

دفاع ختم نبوت

سفیر ختم نبوت، فاتح ربوہ، مناظر اسلام
حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ

مترتب
مولانا محبوب علی الحسن
مدد من جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا



دفاع ختم نبوت

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ



المیزان پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ

المنیر مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph.: 042-7122981, 7212762

E-mail: al.mezan@gmail.com

تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر یادگار محبت

دفاعِ ختمِ نبوت

سفیرِ ختمِ نبوت، فاتحِ ربوہ، مناظرِ اسلام
حضرت مولانا منظور احمد چنبیوی رحمہ اللہ

ترتیب

مولانا محبوب الہمدانی
مدرس جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

المیزان ناشرانِ باجران کتب

الکفریہ مارکیٹ آزاد و بازار، لاہور پاکستان فون: ۷۲۲۶۲۶۲، ۷۲۲۶۹۸۱-۳۳

- 285 جاوودہ جو سرچڑھ کر بولے
- 286 مرزا کے دجل کا دوسرا جواب
- 287 ڈوبنے کو تنکے کا سہارا
- 287 سہارے ٹوٹ گئے
- 287 عیسائی سائل کو کیا جواب دو گے
- 288 رفع آسمانی کی قرآن سے تائید
- 289 رفع جسمانی کا ثبوت
- 291 عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام در حدیث
- 294 نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں
- 295 قرآن سے رفع و نزول کی دوسری دلیل
- 296 حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایک مزید قرآنی دلیل
- 297 وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ سے کیا مراد ہے؟
- 298 نزول مسیح اور ختم نبوت
- 300 عقلی دلیل
- 300 علامات مسیح اور مرزا قادیانی
- 301 حیات عیسیٰ علیہ السلام کے بارے مرزائیوں کا دھوکہ دینے کا انداز
- 302 مرزائیوں کے دجل کا جواب
- 302 مرزائیوں کا دوسرا اعتراض
- 303 مرزائیوں کی فریب کاری کی نقاب کشائی
- 305 کسی قوم میں عدم موجودگی موت کو تسلیم نہیں
- 306 عیسیٰ علیہ السلام کے "مَا دُمْتُ حَيًّا" نہ کہنے کی وجہ
- 306 توفیقینی کے ترجمہ میں قادیانی تکلیس اور ان کا جواب
- 307 حدیث بخاری شریف سے مرزائیوں کا استدلال

- 309 پہلا جواب
- 310 دوسرا جواب
- 311 تیسرا جواب
- 311 آیت اوصافی بالصلوة والزکوٰۃ سے مرزائیت کا سفحانہ استدلال
- 312 بعد از نزول عیسیٰ علیہ السلام کا پہلا عمل
- 313 مذکورہ بالا تقریر کی تاثیر (حضرت چنیوٹی کی آپ بیتی)
- 315 مرزائیوں کا وفات عیسیٰ علیہ السلام پر قرأت شاذہ سے استدلال
- 316 ترجیح ارجح و تصحیح اصح
- 317 تطبیق و توفیق
- 318 حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے گئے؟
- 319 عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں؟
- 320 مرزائیوں کے لئے ایٹم بم
- 322 سرسید کا نظریہ
- 323 جھوٹ آفر جھوٹ ہے
- 324 جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا کفر ہے
- 325 حیات مسیح اور خسوف و کسوف 9
- 326 خطبہ
- 328 ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے
- 328 حسن محمود عودہ کا قبول اسلام
- 330 مرزا کا کردار مرزائیوں کے لئے موت (دو واقعے)
- 331 پہلا واقعہ
- 331 دوسرا واقعہ

- 332 مرزائیوں کی مذہبی حمیت
- 333 مرزائے موت کا اعلان سن کر اذان دینا
- 335 ارادے جن کے پختہ ہوں
- 337 اللہ تعالیٰ کا سوال
- 338 اعتراض کا انداز
- 338 قادیانی کے اشکال کا جواب
- 339 نکتہ
- 339 بارگاہ ایزدی میں عیسیٰ علیہ السلام کی طویل گفتگو کا راز
- 339 سوال
- 340 عیسیٰ بن مریم کہنے میں راز
- 341 عیسیٰ کی نرالی شان
- 342 مرزا کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں کوئی باتیں کیں
- 344 الکتاب والحدیث سے مراد قرآن ہے (اعتراض کا جواب)
- 345 اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات کا احسان جتنا بھیجے
- 346 مرزا قادیانی کا عیسیٰ علیہ السلام کے تمام معجزات سے انکار
- 346 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا کی گستاخیاں
- 347 مرزا کی تحریر اور ایمان بالقرآن
- 348 عیسیٰ علیہ السلام کی ذات اقدس پر مرزا کے الزامات
- 348 حوالہ نوٹ کرو
- 348 خسوف و کسوف کی وضاحت
- 349 خسوف و کسوف کے ذریعہ صداقت مرزا پر استدلال
- 350 مرزائیوں کے دجل کے جوابات
- 351 امام کا قول حدیث نہیں ہوتا

- 352 سند کے لحاظ سے یہ قول ضعیف ہے
- 353 مرزا امام باقر کے قول کے مطابق بھی جھوٹا ہے
- 353 مرزائیوں کی تاویل کی مثال
- 355 مذکورہ بالا قول کی قادیانی تاویل
- 355 مرزا کی تاویل کے جوابات
- 355 جواب نمبر 1
- 356 جواب نمبر 2
- 356 قول باقر سچا ہو تو بھی مرزا جھوٹا
- 357 دوسری شراک کہاں ہیں؟
- 358 ہم کو آپ سے دشمنی نہیں
- 359 10۔ رد مرزائیت پر تاریخی گاؤں میں تاریخی خطاب
- 360 گاؤں کا تعارف
- 361 خطبہ
- 362 بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے
- 364 ہم مرزائیوں کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں
- 365 اکمل ملاحون کی مرزا کی عقیدت میں کفر یہ نظم
- 366 قادیان "دارالامان" کہاں؟؟
- 367 اگر مرزا "مہدی" تھا تو اسن قائم کیوں نہ ہوا
- 368 چند سے مانگنے والا مہدی
- 368 چودھویں صدی کا مجدد کون؟؟
- 370 مرزا کے کردار کی چند جھلکیاں
- 370 مرزا کی خوبصورتی کا معیار

عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات
27	تقدیم از حضرت مولانا عبدالحفیظ کی دامت برکاتہم العالیہ
30	رائے گرامی، حضرت مولانا محمد نافع دامت برکاتہم العالیہ
31	تقریظ از حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ العالی
33	تقریظ از حضرت مولانا محمد عالم طارق مدظلہ العالی
34	عرض مرتب
41	1۔ توحید اور مسئلہ الہ (خطبہ جمعۃ المبارک)
42	توحید اور مسئلہ الہ
43	مسئلہ الہ کی اہمیت
44	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت و صداقت اور مشرکین مکہ
45	کفار مکہ کی پیش کش
45	خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب
46	مسلمانوں کا حال
46	پہلی امتوں کی برائیاں امت مسلمہ میں
47	یہود و نصاریٰ کی مذمت
48	آج کل ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے
48	آیات کا مطلب
50	دوسندروں اور دریاؤں کا حال
51	مصیبت زدوں کا مشکل کشا
52	قدرت الہیہ کی نشانیاں
53	معاشرہ کا حال



عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات - ۲۵۴

محمد شاہ عادل نے

زاہد بشیر پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اردو بازار لاہور سے شائع کی۔

371	حسن مصطفیٰ ﷺ کے کیا کہنے؟
373	مرزا قادیانی کی نرالی شان
374	شاعری نبوت کے منافی ہے
374	مرزا کے رنگ و روپ
376	مرزا اور منارۃ الاسحٰ
377	امن کہاں؟؟
377	اکمل کی بقیہ کفریہ نظم
378	آدمی پر یہودیوں کا خاتمہ
379	تصفیف اور نبوت
380	نظم کے آخری کفریہ اشعار
381	چودھویں صدی کا مغالطہ
381	لوگ استطاعت کے باوجود ج نہیں کرتے
382	اصلی مسیح اور مہدی ج کریں گے
382	سوسالہ جھوٹ کا خاتمہ
383	وظیفہ
384	حضور ﷺ کی پیش گوئی
384	مرزائیوں کی عبادت گاہ کا نام
385	نائیجیریا میں مناظرہ
385	مناظرہ کا عمومی انداز
386	نئے انداز میں مناظرہ میں دو سوال
387	عامۃ الناس بھی مرزائیوں سے مناظرہ کر سکتے ہیں
387	مرزا قادیانی کا حضور ﷺ پر جھوٹ
388	چیلنج

389	مسیح و مہدی جنہی کیسے؟؟
389	شکست کا عجیب نظارہ
392	مرزا کا دوسرا بین الاقوامی جھوٹ
392	عنایت پور بھٹیاں میں مرزائیوں کی بدترین شکست
393	جھوٹ کے متعلق مرزا کے فتوے
394	مرزا اظہار کا دجل
395	دعوت مباہلہ
395	مباہلہ گھر بیٹہ کر نہیں ہوتا
396	مرزا قادیانی کی وصیت
396	مرزائی سربراہوں کی پاک دامنی
398	سوالات کے جوابات
398	سوال نمبر 1۔ مسئلہ افغانستان
399	لکھنؤ رام کے متعلق پیش گوئی
400	چیلنج
400	سوال نمبر 2
402	مرزا قادیانی کا گمراہ کن اصول
402	جوابات
404	11۔ مرزا کی موت و حیات
405	خطبہ
406	26 مئی کی مظلومیت
407	مرزائی اور مرزا کا یوم مرگ
408	اہم موضوع

- 54 سرتاجِ رسلؐ کا عمل
- 55 توحیدِ کامل
- 55 شرک کی غیر شعوری تبلیغ
- 56 سوالات ربانی
- 58 غیب کا علم اللہ کے پاس
- 59 پیام خرافات میں کھو گئی
- 59 کائنات کی مذمت اور انکا علاج
- 60 قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس
- 61 خلاصہ کلام
- 63 پیغام رسالت اور ختم نبوت
- 64 خطبہ
- 65 عمل سے زندگی بنتی ہے
- 66 سیرت و صورت میں تبدیلی لاؤ
- 67 تصحیح نیت
- 68 نیت کا اجر
- 69 سیرت منائی نہیں اپنائی جاتی ہے
- 70 خلفائے راشدین کا طرز اور موجودہ خرافات
- 72 گانوں کے سماع پر حضورؐ کا عمل
- 72 محبت نبویؐ کا تقاضا
- 73 حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں
- 74 ربیع الاول میں حضورؐ کی پیدائش اور وفات کی حکمت
- 75 بانی دارالعلوم دیوبند کا حضورؐ کی شان میں قصیدہ

-2

- 78 مسلمانوں کی اعتقادی حالت زار
- 79 حضورؐ کی سیرت جامع اور اکمل ہے
- 81 چرواہے کیلئے نمونہ
- 82 نبوت کا دروازہ بند ہے
- 83 میں پڑوسیوں کا خیر خواہ ہوں
- 84 ”ربوہ“ کا پس منظر
- 85 لفظ ”ربوہ“ سے نئی نسل کے گمراہ ہونے کا خطرہ
- 86 حکومت سے ربوہ کے نام کی تبدیلی کا مطالبہ
- 86 قادیانیوں کا جھوٹ
- 87 اب تک یہود و نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تلاش نہیں کر سکے
- 88 مشرک کیسے مہدی و مسیح ہو گیا
- 88 چیلنج
- 89 میرا دعویٰ
- 90 قادیانیوں کا امام مالک پر بہتان عظیم
- 91 قادیانیو! تعصب کی عینک اتار دو
- 91 انہیں کی محفل سنوارتا ہوں
- 92 میری تقریر کا جواب دو
- 93 قادیانیوں کے پیشوا کے اخلاق کی جھلک
- 93 مسلمانو! تمہاری غیرت کدھر گئی؟
- 94 قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق
- 96 سیدنا صدیق اکبر کی استقامت
- 97 مقام مصطفیٰ کا تحفظ کرو
- 99 مرتد کی شرعی سزا نافذ کرو

- 409 کذاہوں کی آمد
- 410 انگریز کی ضرورت
- 411 دعویٰ نبوت کا اثر
- 412 مرزا کی عظیم خدمت
- 413 فرمان رسول ﷺ کی صداقت
- 414 مرزا کی پیدائش
- 414 لطیفہ
- 415 آیت خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی
- 415 پہلا جواب
- 416 دوسرا جواب
- 417 پیدائش کی پیش گوئی
- 418 تعلیم اور استاد
- 420 مرزا قادیانی کا انبیاء علیہم السلام پر بہتان عظیم
- 422 مرزا کا امی ہونے کا دعویٰ
- 423 جھوٹ اور مرزا
- 424 واعظین کیلئے انتباہ
- 425 بچپن کی بات
- 426 لطیفہ
- 426 راکھ سے روٹی
- 427 جراتی کا واقعہ (ادھر ادھر)
- 429 سات سو روپیہ کا مصروف
- 431 مرزا کی شاعری
- 432 نبی شاعر نہیں ہوتا

- 433 معیار نبوت
- 433 مولانا ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ
- 435 خدائی فیصلہ
- 437 مرزائیوں کی تاویل باطلہ کا جواب
- 438 تاریخی مناظرہ
- 439 عبرت ناک موت
- 441 مقام مرگ
- 443 نقش قادیان کی طرف کس طرح؟؟
- 443 نبی کریم کی تدفین (دعوت فکر)
- 446 12- مرزا کا کردار
- 447 تعارف تقریر
- 448 مولانا چنیونیؒ کی گولگی میں جرأت مندانہ آمد
- 455 خطبہ
- 457 مرزائیت سے تائب ہونے والے افراد کو مبارک باد
- 458 نو مسلم ہم سے بہتر ہے
- 458 پاکستان میں تقریر کرنے سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا
- 460 مرزائیو! میدان میں آکر بات کرو
- 462 مرزائیو! ضد چھوڑ دو
- 463 مرزائیوں سے نبیؐ کا آسان طریقہ
- 464 ضمیر کی آواز
- 466 مرزا محمودؒ "تاریخ محمودیت" کے آئینے میں
- 467 ہم گالیاں نہیں دیتے
- 468 مرزا پر لعنت خدا بھیج رہا ہے

- دینی غیرت کی بیداری ہماری اولین ضرورت 100
- مرزائیوں کے اخلاق کی حقیقت 100
- عسائی علیہ السلام کا قیامت کے قریب نزول 102
- نزول عسائی علیہ السلام کی کیفیت حدیث کی روشنی میں 102
- مسح پہلے منارہ بعد میں 103
- لطیفہ 104
- حضرت عسائی علیہ السلام کی دوزخ و چادروں کے متعلق مرزا کا ہدیہ 104
- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام 105
- مرزا کی عیب زدہ شخصیت 106
- امام مہدی کی امامت 107
- حسینی خون چھپ کر نہیں بیٹھ سکتا 107
- 313 کب اور کہاں؟؟؟ 107
- عارف والا قرآن لے آؤ 108
- اہلسنت کے مہدی کا تعارف 109
- مرزا حج پر کیوں نہیں گیا 109
- سچے مہدی اور مسیح کو کوئی قتل کر سکتا ہے؟ 110
- عسائی علیہ السلام کے رفع و نزول کی حکمت الہی 111
- مرزا کی دعوت الی اللہ 111
- مرزا قادیانی کے عجیب و غریب دعاوی 112
- ختم نبوت کیلئے عمدہ ترین مثال 112
- مرزا کی جسارت 113
- لاہوری پارٹی کا حکم 114
- آخری نبی کا آخری پیغام 115

- نبی اکرم ﷺ کے آخری پیغام کی تشریح و اہمیت 116
- دونوں ہاتھ کھڑا کرانے میں راز 116
- غلاموں کے بارے آخری وصیت 117
- داڑھی سنت انبیاء 117
- داڑھی کا حکم 118
- مردہ سنت کو زندہ کرنے کا ثواب 118
- 3- ختم نبوت پر قرآنی شہادت 121
- خطبہ 122
- لندن میں ختم نبوت کانفرنس جاری کرنے کی وجہ 123
- ختم نبوت کے دلائل سکھو 123
- قرآن کی ابتدائی آیات ختم نبوت کی لاجواب دلیل 124
- ہم قادیانیت کے دشمن ہیں قادیانیوں کے نہیں 125
- مرزائیو! مرزا کے کردار کی خبر لو! 125
- مرزا کی شخصیت و کردار 128
- خاتم الانبیاء کی سیرت 127
- مرزا قادیانی کا آسمان ہلادینے والا دعویٰ 127
- مہابہ کیا ہے؟ مرزا قادیانی کا عدالت میں توبہ نامہ 128
- مرزا کی سربراہوں سے مہابہ کی روداد 129
- مرزا طاہر کو دعوت مہابہ 130
- مسلمان تبلیغ نہیں کرتے 130
- دلیل ختم نبوت 131
- آیات کا ترجمہ و تشریح 131

- قرآن میں "وما انزل من بعدك" کے الفاظ کیوں نہیں؟ 132
- مرزا کی شیطانی وحی 133
- مرزا کا فرشتہ اور کذب بیانی 134
- نبی کی وحی کی زبان 134
- کیا مرزا انٹرنیشنل نبی ہے؟ 135
- مرزائیوں سے سوال کرنے کا طریقہ 136
- قرآن کو مانیں یا مرزا کو؟ 136
- مرزائی میرے ساتھ حیات مسیح پر گفتگو نہیں کر سکتے 137
- آخری بات 138
- 4- عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل ختم نبوت 139
- خطبہ 140
- عقیدہ کی اہمیت 141
- عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے 142
- تحفظ ختم نبوت کیلئے سیدنا صدیق اکبرؓ کی عظیم قربانی 144
- حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کا فرمان 144
- حضرت شاہ صاحب کا مرض وفات میں علماء کرام سے بیان 145
- ناموس ختم نبوت کیلئے پہلی جنگ 145
- جذبہ فاروقی 147
- حضرت وحشی کی تڑپ 148
- نقداریہ سے مسئلہ کا مکمل حل نہیں ہوگا 149
- مسلمانوں کی ذمہ داری 149
- ختم نبوت پر قرآنی دلیل 150

- آیت کا شان نزول 150
- کفر کا پروپیگنڈا اور جواب الہی 152
- خاتم النبیین کی وضاحت بزبان نبویؐ 154
- آمد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت 156
- قصر نبوت کی تکمیل 157
- لطیفہ 158
- مرزا کی خوبصورتی کا معیار 158
- مرزائیوں سے مطالبہ 160
- انڈین پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی رسوائی 160
- لفظ خاتم کے معنی پر مرزائیوں کا اعتراض 161
- مرزا قادیانی کی زبان سے جواب 161
- قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں اور مسلمانوں کی غفلت 163
- تحفظ ختم نبوت کا طریقہ کار 166
- قادیانیوں کی تنظیمیں 166
- 5- ختم نبوت پر یادگار خطاب 169
- خطبہ 170
- نبی کی ہر پیش گوئی سچی ہوتی ہے 172
- نبویوں کے ہاں جانا شرعاً ممنوع ہے 173
- پاکستان کی حالت زار 173
- تنبیہ خدائی حکم سے پیش گوئی کرتا ہے 174
- مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت 174
- قرآن میں تو حید و رسالت کی طرح ختم نبوت کا ذکر 175

- 469 قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی کی وجوہات
- 471 عیسائی پادریوں سے مسئلہ کفارہ پر گفتگو
- 472 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت
- 473 مرزا سچا ہے یا سدا کا بیٹا؟
- 475 حضرت محمد ﷺ کو عائے ابراہیمی کا شمر
- 476 حضور ﷺ ہی بشارت عیسیٰ علیہ السلام کے مصداق
- 477 سچے نبی کی ہر پیش گوئی سچی
- 478 چیلنج
- 478 نبوی ایمانی ڈاکو
- 479 جعلی پیر کا واقعہ
- 480 پیش گوئی کی سچائی علامت نبوت نہیں
- 481 چیلنج
- 482 مرزا قادیانی کی ایک پیش گوئی بھی سچی نہیں ہوئی
- 483 مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں اور ان کا انجام
- 483 پیش گوئی نمبر 1
- 484 پیش گوئی نمبر 2
- 486 پیش گوئی نمبر 3
- 487 محمدی بیگم کا قصہ
- 489 حسرت اور غیرت
- 491 سلطان محمد
- 492 بیوہ کا الہام
- 493 جنت اور جہنم کے باراتی
- 493 شرم ناک تاویل

- 494 مرزا کی زندگی کا اخلاقی معیار
- 495 مرزا صاحب کا انتخاب حسن (گول اور لمبا منہ)
- 496 مولانا لال حسین اختر کا مقولہ
- 496 یاد خدا میں استغراق؟؟؟
- 497 پیش گوئی نمبر 4
- 498 عبداللہ آتھم والی پیش گوئی نمبر 5
- 500 مرزائیوں کی تاویلات اور ان کا جواب
- 501 حکیم نور الدین کی نبوی کا خواب
- 503 مرزائی جماعتیں (گروپ)
- 504 قادیانیوں کا اختلاف حقیقی نہیں
- 505 مرزائیو! چنیوٹی تمہارا خیر خواہ ہے
- 507 13۔ لا اکراہ فی الدین کا مطلب اور مرتد کی سزا
- 508 خطبہ
- 509 تعلیم یافتہ طبقہ کی جہالت
- 510 اسلامی مطالبات کے خلاف ہرزہ سرائی
- 510 تین عنوان
- 511 لا اکراہ فی الدین کی تشریح
- 512 لوگوں کو جہنم سے بچانا جبر نہیں
- 512 مذہبی ذمہ داریاں
- 513 لا اکراہ فی الدین کا خلاف اصل معنی
- 514 بہترین مثال
- 514 دین تماشائی نہیں
- 515 مرتد کون؟؟؟

- مرتبہ کی سزا بایان نبوت 516
- خلافت صدیقی میں پہلا اجتماع 516
- فہم قرآن کی ضرورت 517
- مرتبہ کو تین دن کی مہلت 518
- قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکنے کی وجوہات 519
- وجہ نمبر 1۔ منافقوں کی مسجد گرا دی گئی 519
- وجہ نمبر 2۔ مرزائی اور دیگر کافروں میں فرق 520
- کفار کی اقسام 521
- کافروں کے احکام میں فرق کی مثال 522
- مرزائیت کا حکم 523
- قادیانی "مخارب" کافر ہیں 523
- مرتبہ کی سزا نافذ کی جائے 524

☆☆☆

﴿تقدیم﴾

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم (مکہ مکرمہ)

الحمد لله وحده و الصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعده و علی آلہ

و اصحابہ و ازواجہ و اتباعہ اجمعین

ابا بعد! "انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ" کی طرف سے سالانہ "انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس" ۷ ستمبر ۲۰۰۴ء چناب نگر میں منعقد ہوئی تو یہ سیاہ کار راقم حسب معمول اس میں شریک ہوا۔ وہاں عزیز مکرم مولانا ثناء اللہ چنیوٹی نے جناب برادر مہال احمد "استاذ ادارہ دعوت و ارشاد چنیوٹ" اور جناب برادر محبوب احمد کی مرتب کردہ کتب "دفاع ختم نبوت" اور "صراط مستقیم" عقائد و اعمال کے مسودات دکھائے اور مجھے فرمایا کہ اس پر مقدمہ لکھوں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس پر حضرت اقدس مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔

لیکن چونکہ اس وقت یہ سیاہ کار بالکل آگے سفر کے لیے تیار کھڑا تھا اور سابقہ پروگرام کے مطابق لگاتار کئی شہروں کا سفر طے تھا۔ اس لیے ان حضرات سے اسی وقت لکھنے کی معذرت کر کے چند ملاخانات ان سے متعلق لے لئے کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر ان شاء اللہ لکھ کر بھجوادوں گا۔

یہاں مکہ مکرمہ پہنچ کر بھی مختلف اہم کاموں میں مشغول ہو گیا۔ اور آج بھجوا دینا وقت نکال کر یہ طور لکھنے بیٹھا۔

فاتح قادیانیت غیر ختم نبوت حضرت اقدس مولانا منظور احمد چنیوٹی قدس اللہ سرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے علم راسخ سے نوازا ہوا تھا۔ عموماً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت چنیوٹی کو صرف رد قادیانیت اور مسائل ختم نبوت پر ہی عبور تھا۔ حالانکہ حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام ہی شرعی علوم پر کمال کا عبور حاصل تھا۔ اسی طرح فتنہ شکن کو علمی اور تحقیقی انداز سے رد کرنے کا اللہ تعالیٰ نے

- 175 جھوٹے مدعیان نبوت کا سہارا
- 176 "سجاح" کا استدلال
- 177 حضور اکرم ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوگئی
- 177 میری خوشی
- 175 سنگین جھوٹ
- 178 صدیقی پریم کورٹ کا فیصلہ
- 178 مرتد کی شرعی سزا
- 179 مرتد کی تعریف
- 180 ناموس ختم نبوت کیلئے عظیم قربانی
- 180 صدیق اکبر کا منفرد انداز میں جذبہ ایمانی
- 181 امت کیلئے صدیقی مثال
- 181 عقیدہ ختم نبوت اور اسلام لازم مزموم
- 183 مرزا کا دجل
- 184 مرزا کی شیطانی وحی کا تعارف
- 185 قرآن مجید کے متعلق چیلنج
- 185 قدرت خداوندی کا عجیب ظہور
- 186 خدا کا دور ہے کہ نہیں؟
- 187 قادیانیوں سے سوال
- 187 مرزا کی شیطانی وحی
- 188 ٹیپچی کا معنی
- 189 ٹیپچی فرشتہ کے اوصاف
- 190 کوئی قادیانی تمہارے سامنے پانچ منٹ نہیں ٹھہر سکتا
- 190 علماء کنونشن میں مطالبہ

- 190 کافر اسلامی ملک میں تبلیغ نہیں کر سکتا
- 191 کفر کی انواع
- 192 مرزا قادیانی کے نزدیک مسلمان کنجریوں کی اولاد
- 193 صدر ضیاء الحق کی قادیانیت سے لاقلمی
- 193 صدر ضیاء الحق کے خلاف سازش
- 194 عقیدہ ختم نبوت بیان کرنے پر کوئی پابندی قبول نہیں
- 195 مرزا کے نزدیک مسلمانوں کا مقام
- 195 میں مرزا کی گالیاں سنایا کرتا ہوں
- 196 مرزا قادیانی کی تعلیم
- 197 چاہ کن راجا درویش
- 197 پسیلی
- 198 قول و فعل میں تضاد کا عجیب معیار
- 199 مرزا قادیانی کی شرافت
- 199 مرزا کے عجیب و غریب دعاوی
- 200 حضرت مریم علیہا السلام کی پریشانی
- 201 مرزا قادیانی کا حضرت مریم علیہا السلام پر لرزہ خیز الزام
- 202 پشمانوں پر مرزا قادیانی کا بہتان
- 202 مرزا کا حضرت مریم پر بہتان عظیم
- 203 1980ء کے علماء کنونشن میں میرا مطالبہ
- 203 حضرت مریم کا قصہ
- 204 مرزا قادیانی کا عجیب فریب
- 205 حضرت مریم علیہا السلام کو ہدایات ربانی اور یہودیوں کی افترا بازی
- 206 عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت مریم کی گود میں گفتگو

- مرزا قادیانی کا انٹرنیشنل جھوٹ 207
- دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج 207
- ”قادیانی وحی“ کی زبان 208
- قادیانی امت کو چیلنج 211
- قادیانیوں کی بوکھلاہٹ اور اس کا جواب 212
- قادیانیوں کی بوکھلاہٹ کا دوسرا جواب 212
- مرزائیوں کو لا جواب کیجئے 213
- ”محمدی بیگم“ کے متعلق وحی اور اس کا انجام 214
- مرزائیوں کی تاریخی بے غیرتی 214
- ڈوبتے کو تنکے کا سہارا 215
- مرزا کی بیوی غیر کے پاس کیوں رہتی؟ 215
- مرزا کی صفت ”اعطیت صفۃ الافناء والا حیاہ“ کہاں؟؟ 215
- مرزائیوں کا اخلاقی پہلو 216
- قادیانی ملک و ملت کے غدار 216
- مرزائیوں کی وطن دشمنی کا واقعہ 217
- تخریبی کارروائی کے پیچھے قادیانی سازش 217
- مرزا بشیر کی وصیت 218
- شہادت سعادت ہے 219
- چیچہ وطنی کے قادیانی کا میرے قتل کے بارے دعویٰ اور میرا چیلنج 219
- قادیانی دعویٰ کی دھجیاں اڑ گئیں 220
- ناموس ختم نبوت کیلئے جان فدا کرنا میری قلبی آرزو ہے 221
- عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت 221
- ایرانی جھوٹے نبی ”بہاء اللہ کا تعارف“ 221

- مرزا قادیانی کی علمی حالت 222
- حوالہ بیان کرنے کا طریقہ 223
- مرزا قادیانی سے سوال لا جواب 225
- قادیانیوں سے سوال کرنے کا طریقہ 226
- عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے بارے میں امام اعظم ابوحنیفہ کا فتویٰ 227
- فاروقی علاج 228
- لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے 229
- حلالی بیٹا دلیل طلب نہیں کرتا 231
- 6- حیات عیسیٰ علیہ السلام 233
- خطبہ 234
- امت کا اجماعی عقیدہ 235
- قرآن کریم اور حیات عیسیٰ علیہ السلام 236
- سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی 237
- مرزا کی کذب بیانی 238
- غور طلب چیز 240
- مرزائیوں کا اعتراض 240
- جواب 241
- حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکرین 242
- تکے کی بات 243
- عیسائیوں اور یہودیوں کے عقائد 244
- ہمارا سوال 246
- چیلنج 247

عجیب ملکہ دیا تھا۔

اس سلسلہ میں کمران جناب بلال احمد اور محبوب احمد صاحبان نے جو یہ مختلف مواضع و مضامین پر مشتمل کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اس سے خوب ظاہر ہو جائے گا کہ حضرت چنیوٹی کو دین و علم کے مختلف شعبوں پر کتنا عبور تھا۔ البتہ چونکہ قندہ قادیا نیت ان کے نزدیک تمام نعمتوں سے انتہائی طور پر زیادہ خطرناک فتنہ تھا۔ اس لیے ان کی ساری صلاحیتیں اور کوششیں اسی کی سرکوبی کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں مرتبین کرام کو جزاء خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے بہت اہم مجموعہ تیار کر دیا۔

دفاع ختم نبوت

اس میں جیسے کہ معلوم ہوا ہے کہ دفاع ختم نبوت میں مسئلہ توحید باری تعالیٰ، شان رسالت، ختم نبوت، حیات مسیح، مرزا کا کردار وغیرہ کا محققانہ انداز سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور مرتبان کرام نے بھی خوب محنت کر کے ان کے اصل حوالہ جات کا اندراج فرمایا ہے جو علمی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ جلد رد مرزا نیت کے مختلف مسائل پر مشتمل ہے۔

صراط مستقیم:

یہ جلد فی الحقیقت (دلائل اہل سنت یعنی رد رافضیت پر مشتمل ہے) اس میں نہایت اہم مسائل کو محققانہ انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر مسئلہ تحریف قرآن مجید، مسئلہ امامت، پاک مذہب کے پاک مسائل، مسئلہ متعہ و تقیہ، عظمت صحابہ و اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، واقعہ کربلاء وغیرہ کو نہایت محنت کے ساتھ باحوالہ قلم کیا گیا ہے۔ اور حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ان محرر کردہ پر نظر ثانی فرمائی جو ان کے قابل اعتماد ہونے کی دلیل ہے۔

عقائد و اعمال:

اس جلد میں خالص علمی و تبلیغی انداز میں مختلف عبادات پر خصوصاً روزہ، زکوٰۃ و حج وغیرہ امور پر تقاریر کا مبارک مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ”مضامین و مقالات“ ہیں جنہیں مرتبین کرام نے باقاعدہ حوالہ جات سے مزین فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مرتبان کرام کو اپنی شایان شان جزاء خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے نہایت اہم علمی و تحقیقی کام کر کے ہم سب پر خصوصاً احسان فرمایا اور امت اسلامیہ کے لیے ایک نہایت اہم اور قیمتی مواد مرتب فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان حضرات کی اس مبارک محنت کو قبولیت سے سرفراز فرما کر اپنی مخلوق اور خصوصاً حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے محبین و معتقدین کے لئے نافع بنائیں۔

حضرت چنیوٹی قدس سرہ العزیز کے رفع درجات کا ذریعہ بنا کر عام مسلمان قارئین کو ان کے علوم و معارف اور فیوض سے مستفیض فرما کر اپنی رضا و محبت و قرب سے نوازیں۔ آمین
و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین، صلی اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ و سید رسلہ و خاتم الانبیاء سیدنا و حبیبنا و مولانا محمد
النسی الامی الکرم و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اتباعہ اجمعین و
بارک و سلم تسلیما کثیرا۔

کتبہ الفقیر الی رحمۃ رب الکرم

عبد الحفیظ المکی

مکہ مکرمہ

بروز ہفتہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

بمطابق ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء

رائے گرامی

یادگار اسلاف محقق العصر

حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ العالی

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ختم نبوت کے کامل استاد تھے۔ آپ کے خطبات، مقالات اور درس و اسباق کو آپ کے شاگرد مولانا محبوب احمد نے زیر قسط اس کیا ہے۔ یہ بہت اہم کام تھا۔ اس مجموعہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ جدید حوالہ جات سے بھی مزین ہے اور یہ نہایت مفید علمی کاوش ہے۔ اس سے استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور ان مجموعہ جات کو علماء، خطباء اور مدرسین حضرات کے لیے نافع اور مفید بنائے۔ آمین

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ

محمدی شریف

۹ جولائی ۲۰۰۳ء

تقریظ

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

نحمدہ تبارک و تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی تحریک ختم نبوت کے عظیم جرنیل تھے۔ جنہوں نے ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب میں گزاردی اور ایسا کامیاب تعاقب کیا کہ چنیوٹ کے پڑوس میں ڈیرہ وگنے والی قادیانی خلافت کو بالآخر اپنے آقاؤں کے پاس لندن میں پناہ لینا پڑی۔ مولانا چنیوٹی کا عقنوان شباب تھا اور پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کا خواب دیکھنے والا قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود ایک کایاں اور جہاں دیدہ شخص تھا۔ جو اس ارادے سے دریائے چناب کے کنارے آ بیٹھا تھا کہ ”ربوہ“ کے نام سے مرکز بنا کر پاکستان کے اقتدار میں کمین گاہیں قائم کرے گا۔ اس کو فوج اور سول میں اعلیٰ عہدوں پر فائز بہت سے افسروں کے علاوہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان آنجمانی کی مکمل حمایت و تائید حاصل تھی۔ مگر اسی دریائے چناب کی دوسری جانب چنیوٹ کا یہ نوجوان عالم دین پنجابی محاورہ کے مطابق اس کی ”ناک پر لڑ گیا“ مولانا چنیوٹی نے مرزا بشیر الدین محمود کے مد مقابل مورچہ قائم کیا اور اس جانفشانی اور جنون کے ساتھ جنگ لڑی کہ قادیانیوں کو اپنا مورچہ چھوڑنا پڑا اور انہوں نے سات سمندر پار لندن میں نیا مورچہ قائم کر لیا۔ مگر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے وہاں بھی تعاقب جاری رکھا اور نام نہاد قادیانی خلافت ان کے ہاتھوں مسلسل زچ ہوئی رہی۔

مولانا چنیوٹی نے عقیدہ ختم نبوت، حیاتِ نبوی علیہ السلام، مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب اور دیگر متعلقہ موضوعات پر ملک کے طول و عرض، بلکہ امریکہ، یورپ، افریقہ، خلیج عرب

- 247 ہمیں حکمت دریافت کرنے کی اجازت نہیں
- 248 حدیث نبویؐ اور مرزائیوں کو چیلنج
- 249 ایٹم بم نمبر 1 "سنہری اصول"
- 251 ایٹم بم نمبر 2
- 253 عیسیٰ کیلئے موسیٰ
- 254 چیلنج
- 255 دعوت فکر
- 256 شیطان کا شیطانی اصول
- 258 جواب چیلنج
- 259 ہمارا چیلنج
- 7- عیسائیوں اور یہودیوں کے غلط عقائد اور قرآن حکیم
- 262 مسئلہ حیات مسیح کی ضرورت
- 262 قابل حفظ اصول
- 263 اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار کے غلط عقائد کی تردید
- 264 یہودیوں اور عیسائیوں کا ہر عقیدہ غلط نہیں
- 264 اہل کتاب اور دوسرے کافروں میں فرق
- 265 شرک میں مبتلا مسلمان
- 266 حقیقت شرک سے ناواقف
- 267 ہم ہر اختلاف کو قرآن کے مطابق پرکھیں
- 267 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نظریات
- 268 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ
- 268 مسلمانوں کا عقیدہ

- 269 قرآن سے عیسائیوں کی تردید
- 269 یہودیوں کے متعلق قرآن کا حکم
- 270 یہودی مرزائی بھائی بھائی
- 271 حضرت مریم علیہا السلام پر بہتان، مرزا کا "انٹرنیشنل کفر"
- 271 لاہوری پارٹی کیوں کافر ہے؟
- 272 یہودیوں کے باطل نظریات کا رد
- 272 روح اللہ کی وجہ تسمیہ
- 273 عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت
- 273 حضرت مریم پر بہتان کی حقیقت بزبان قرآن
- 274 باطل عقائد کی تردید
- 275 رفع و نزول عیسیٰ کے بارے قرآنی فرمان
- 276 یہودیوں کا دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام
- 276 عقیدہ صلیب کے بارے قرآن کی وضاحت
- 277 چیلنج، رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید قرآن سے دکھلاؤ
- 8- حیات عیسیٰ علیہ السلام پر یادگار گفتگو
- 279 خطبہ
- 280 رفع و نزول کیلئے بنیادی اصول
- 280 یہودیوں کا رد
- 281 عیسائیوں کے عقائد کا رد
- 282 عیسائیوں کا رفع و نزول کا عقیدہ اور قرآنی تائید
- 283 مرزا قادیانی سے سوال
- 285 مرزا قادیانی کے دجل بھرے جوابات

اور ایشیا کے سینکڑوں شہروں میں ہزاروں خطابات کیے ہیں۔ اور ان کا ہر خطاب گھنٹوں پر محیط ہوتا تھا۔ ان کی خطابت میں گمن گرج کے ساتھ ساتھ دلائل کا بھی انبار ہوتا تھا اور وہ قادیانیوں کی کتابوں کے حوالوں کے ذریعہ پورے اعتماد اور جرأت کے ساتھ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے چلے جاتے تھے۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے جو خطابات و افادات محفوظ ہیں انہیں حضرت کے شاگرد مولانا محبوب احمد نے مرتب کر کے شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کی پہلی جلد اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

یہ خطابات و افادات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے بیش بہا ذخیرہ ہیں اور حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کا صدقہ جاریہ ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محبوب احمد کو اس پروگرام کی تکمیل کی توفیق اور اسباب مہیا فرمائیں، قبولیت سے نوازیں اور رہتی دنیا تک لوگوں کے ایمان و عقیدہ کے تحفظ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۲۱ ستمبر ۲۰۰۳ء

تقریظ

برادر شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا محمد عالم طارق مدظلہ (العالی)

الحمد لله وحده والسلام على من لا نبي بعده و على الله واصحابه اجمعين
آج حضرت مولانا ثناء اللہ چنیوٹی نے عزیزان مولوی محمد بلال اور مولانا محبوب احمد صاحبان کا مرتب کردہ مسودہ دکھایا جو حضرت استاذ المکرم سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی کے افادات پر مشتمل ہے جس میں مرزائیت پر حضرت کی طرف سے مخصوص انداز میں رد ہے۔ جو یقیناً اہل علم کیلئے بالخصوص اور عوام الناس کیلئے بالعموم افادات ہی ثابت ہونگے۔ حضرت استاذ مکرم رحمۃ اللہ علیہ ان چند گئے چنے علماء میں سے تھے جنہیں اللہ پاک نے کم لفظوں میں مضبوط بات کہنے کا سلیقہ عطا فرمایا تھا۔ وہ میدان مناظرہ کے شاہ سوار تھے۔ میں پورے وثوق سے یہ بات کہتا ہوں کہ ان افادات سے اہل علم کو وہ نکات حاصل ہونگے جو کئی سالوں کے مطالعہ سے شاید حاصل نہ ہو سکیں۔ لہذا ان افادات کا رسمی خطابات سے بہت کرپوری توجہ اور گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو یقیناً قارئین کو اسلاف کی جدوجہد اور علمی میدان میں کاوشوں کا اندازہ ہوگا۔ بندہ کو حضرت استاذ محترم کا شاگرد و برگزائنوئے تلمذ ملنے کرنے کا موقع ملا ہے وہ بندہ کیلئے سرمایہ افتخار ہے۔

مسودہ کو دیکھ کر بے ساختہ عزیزان کیلئے دل سے دعائیں نکل رہی ہیں۔ اللہ انہیں برکت عطا فرمائیں اور حضرت استاذ کیلئے صدقہ جاریہ بنائیں۔

محمد عالم طارق

۱۷-۰۵-۰۵

عرض مرتب

اسلام ایک مکمل و آخری دین ہے یہ ماننا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اسلام کو آخری دین ماننے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے بعد کوئی نیا نبی اور امت مسلمہ کے بعد کوئی نئی امت نہیں آئی گی یہ اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اس کے تحفظ ہی میں اسلام کے باقی عقائد و اعمال کی بقاء ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنگین ترین حالات میں بھی منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد و لشکر کشی کا حکم کیا۔ جسو نے مدعیان نبوت کے قلع قمع تک آپ نے سکھ کا سانس نہیں لیا۔ مصلحت بینی کے تمام مشوروں کو نظر انداز کر کے حق تعالیٰ کی جانب سے ودیعت شدہ وسیع تر قوت قلبیہ سے تحفظ ختم نبوت کا حق ادا کر دیا۔ جسکی شہادت حضرت ابو ہریرہؓ نے یوں دی۔

انہ قام یوم الردة مقام الانبیاء

فتنہ ارتداد کے دوران حضرت صدیق اکبرؓ کی استقامت کی شان انبیاء علیہم السلام کی طرح تھی۔

ہر دور میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی (میکون فی امتی ثلاثون کذابون و فی روايتہ دجالون کلہم یزعم انہ نبی اللہ و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

کہ غفریب میری امت میں تیس بڑے بڑے جسو نے اور ایک روایت میں ہے کہ تیس بڑے بڑے دجال ہونگے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) کے مطابق نبوت کے جسو نے دعویدار پیدا ہوتے رہے۔ لیکن ہر زمانہ میں وراثت نبوت کے حاملین نے صاحب نبوت کے ذاتی تشخص کے تحفظ میں کبھی تساہل اور غفلت نہیں برتی۔

برضخیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعائے نبوت کا شرخ برطانوی استعمار کے سایہ میں

پروان چڑھا جس کا مقصد انگریزی حکومت کو مستحکم کرنے کے ذرائع مہیا کرنے تھے۔ مرزا صاحب نے یہ مقصد پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا جس پر انکی یہ تحریر شاہد ہے۔ ”سو اس نے مجھے بھیجا اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سے سب سے زیادہ واجب ہے کیوں کہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔“

انگریزی اقتدار نے برصغیر کے مسلمانوں کو شدید مشکلات سے دوچار کیا۔ انگریزی اقتدار کی چھتری نے مرزا قادیانی کے تحفظ میں عظیم کردار ادا کیا۔ لیکن بے چینی اور بے کلی کے اس غا لم میں حق کیلئے مٹنے والے اہل جنوں امید کی کرن بن کر آئے۔ علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس دجالی فتنہ کے خد و خال کو دنیا پر واضح کیا۔ قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، پیر مہر علی شاہ صاحب گوڑوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، محدث کبیر مولانا بدر عالم مہاجر مدنی، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان جیسے دیگر جید علماء کرام نے فتنہ قادیانیت کے استیصال و تقاب میں شاندار خدمات انجام دیں۔ تحریک ختم نبوت میں اگرچہ قائدانہ کردار علماء دیوبند کا رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ قادیانیت کی تردید میں تمام مکاتب فکر نے مجاہدانہ اور سر فروشانہ خدمات انجام دیں۔

قیام پاکستان کے بعد مرزائی امت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود انتہائی ہزیمت سے دارالامان (قادیان) کو چھوڑ آیا۔ پاکستان میں اپنی رہائش کیلئے پنجاب کے پسماندہ ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے ”بستی بستی“ کا انتخاب کیا۔ جس کا بعد میں انتہائی دخل کیسا تھا ”ربوہ“ نام رکھ دیا گیا۔

(جو الحمد للہ اب تبدیل ہو کر چناب نگر کے نام سے موسوم ہے)

مرزا بشیر الدین کے بالمقابل اسی دریائے چناب کے مشرقی کنارے چنیوٹ شہر سے حق تعالیٰ نے ایک مرد مجاہد کو بھی تکوینی طور پر ختم نبوت کے تحفظ کیلئے منتخب فرمایا۔ اس عظیم المرتبت شخصیت نے پوری دنیا میں اس فتنہ کا تعاقب کیا۔ قریہ قریہ بستی بستی عظمت ختم نبوت کی صدا لگائی اور بت کدہ قادیان میں ختم نبوت کے ترانے گائے۔

اس مقدس مشن کیلئے بارہا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حکومتی پابندیوں کی پرواہ کئے بغیر حصول منزل کی دھن میں سرگرداں رہے۔ اپنی زندگی میں مرزا بشیر الدین سے لیکر موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور تک ہر قادیانی سربراہ کو دعوت مہبلہ دی لیکن میدان میں آنے کی کسی کو بھی ہمت نہ ہوئی۔ آپ ایک کامیاب ترین مناظر تھے۔ متعدد مرتبہ مرزائی مناظرین سے آمنا سامنا ہوا۔ لیکن آپ کے سامنے الحمد للہ کوئی بھی نہ ٹھہر سکا۔ حتیٰ کہ مرزائیوں کے رئیس المناظرین قاضی نذیر احمد کو کئی مرتبہ ذلت آمیز شکست سے دو چار کیا۔ مذہبی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کی سیاسی خدمات بھی سنہری حروف میں لکھی جائیگی۔

آخری مرتبہ صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے دوران مرزائیت کے گڑھ ”ربوہ“ کا نام تبدیل کر دیا۔ آنے والی سطوں کو مرزائی امت کی تلمیس سے محفوظ رکھنے والا یہ عظیم کارنامہ صدیوں یاد رکھا جائے گا۔

☆☆☆

جامعہ عربیہ چنیوٹ کے زمانہ طالب علمی کے پہلے سال ہی اس عظیم القدر شخصیت کے سامنے زانوائے تلمذ طے کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت کا انداز تدریس انتہائی پرکشش تھا۔ گھنڈہ

ہائے گھنڈہ کے درس میں بھی اکٹاہٹ نام کی کوئی چیز قریب نہیں پہنچتی تھی۔ آپ مشکل سے مشکل بات سہل انداز میں ذہن نشین کرانے کا ملکہ نامہ رکھتے تھے۔ دوسرے سال شعبان کے پندرہ روزہ ”رودادِ یانیت کورس“ کے دوران خیالات نے انگڑائی لی کہ اس ناغہ روزگار شخصیت کے افادات و خطبات کو اگر یکجا کر کے شائع کر دیا جائے تو مشن ختم نبوت کے کارکنوں کیلئے عظیم دستاویز ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کام کا ریکارڈ تلاش کرنا نہایت پرکھن کام تھا۔ حق تعالیٰ نے دیکھیری فرمائی کہ مختصری مدت میں حضرت کے نایاب خطابات و افادات میسر آ گئے۔ (اسی تلاش میں حضرت مولانا بدر عالم مہاجر مدنی، حضرت مولانا یوسف کاندھلوی اور حضرت مولانا مفتی محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہم کے افادات بھی ہاتھ لگ گئے۔ جو حضرت استاذ یم چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیے تھے۔ جو انشاء اللہ عنقریب زبور طبع سے آراستہ ہو جائیگی)

حضرت کا انداز خطاب انتہائی علمی اور سادہ ہوتا تھا۔ جس موضوع پر خطاب کرتے اس کے اہم پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتے۔ زمانہ شباب کی رد مرزائیت پر مبنی تقاریر میں ہر حوالہ مرزائی کتب سے دکھاتے۔ غیر مستند گفتگو یا حوالہ کی شدت سے تردید کرتے تھے۔

حضرت کے بیانات و افادات میں اگرچہ مخصوص مروجہ مقررانہ اور خطیبانہ انداز کے متلاشی تو حقیقی محسوس کریں گے۔ لیکن رد مرزائیت پر حقائق اور دل سوزی کے طلب گار انشاء اللہ اپنے دامن کو خالی نہیں پائیں گے۔

☆☆☆

یہ کام جیسے عرض کیا ہے حضرت کی زندگی ہی میں شروع کیا تھا۔ حضرت کی طرف سے حوالوں کی اصل کتب کے جدید ایڈیشنز سے مراجعت کا حکم انتہائی تاکید تھا۔ اپنی کم مائیگی اور بنے بشاعت کی وجہ سے مراجعت میں حد درجہ تاخیر ہوئی۔ لیکن اس تاخیر کے باوجود حضرت نے کمال شفقت کرتے ہوئے دفاع ختم نبوت اور صراط مستقیم پر اکثر غیر ملکی اسفار کے دوران نظر ثانی فرمائی اور مفید اضافوں کیساتھ عمدہ مشوروں سے بھی نوازا۔

حضرت کی نظر ثانی مستند ہونے کیلئے کافی سمجھتا ہوں۔

دفاع ختم نبوت اور صراط مستقیم اور مقالات کی ایک جلد حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ہی تیار ہو چکی تھیں۔ مگر کمپوزنگ اور تصحیح کے مراحل باقی ہونے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی جلد طباعت کیلئے بڑی خواہش تھی اور وفات سے دو ماہ قبل خصوصی طور پر مسودات کی پروف ریڈنگ خود دیکھی اور ڈھیروں دعائیں دیں۔ آج یہ افادات ایسے موقع پر شائع ہو رہے ہیں جب حضرت کے سایہ عاطفت سے ہم محروم ہو چکے ہیں۔ حق تعالیٰ اس حقیر کی شش کوان کی روح کیلئے علانیت اور علین میں اعلیٰ مقام سے سرفرازی کا باعث بنائیں۔

☆☆☆

حضرت استاذ یم رحمۃ اللہ علیہ کو میں جب بھی پیش لفظ یا مقدمہ کیلئے کہتا تو حضرت گہرا سکوت اختیار فرماتے۔ کچھ دیر بعد مسکراتے اور کہتے ”اچھا“ لکھ لیتے۔ آخری ملاقاتوں میں جب گستاخانہ اصرار حد سے بڑھا تو فرمایا خود ہی لکھ لینا اور یہ بھی تحریر کرنا کہ یہ باقاعدہ تصنیف نہیں ہے لہذا اسکا اسلوب تحریری نہیں بلکہ تقریری ہے۔ آج حضرت کی اسی جامع اور مبنی بر حقیقت نصیحت ہی کو پیش لفظ کے طور پر رقم کر رکھا ہوں۔

☆☆☆

افادات کی پہلی جلد رومرزاہیت میں ہے اس میں تمام تربیانات و افادات ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا کے کردار کے متعلق ہیں۔ ابتداء میں توحید کے موضوع پر حضرت کا ایک مختصر خطاب بھی درج کیا ہے۔ اس کا نام ”دفاع ختم نبوت“ تجویز کیا گیا ہے۔

تکرار اور حشو و زوائد سے حتی الوسع گریز کیا گیا ہے۔ البتہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع میں اور دیگر بعض واقعات میں تکرار ہے۔ وہ ان شاء اللہ ”کند مکر“ کا مصداق ہوگا۔ یہ جلد کارکنان ختم نبوت علماء و طلباء کیلئے ایک عظیم ہتھیار اور گرم گشتہ راہوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ ان شاء اللہ

اس ترتیب میں بہت ساری غلطیاں بھی ہوں گی۔ مجھے ہچمدانی کا اقرار ہے۔ نو آموز اور نا تجربہ کار ہوں۔ بطور مرتب یہ میری پہلی کاوش ہے۔ اہل علم سے انتہائی ادب سے گزارش ہے کہ

جو خامی نظر آئے وہ میری نالائقی اور جہالت ہے۔ حضرت استاذ یم علیہ الرحمۃ اس سے بری الذمہ ہیں۔ البتہ آپ حضرات پائی جانے والی لغزشوں سے ضرور مطلع فرمائیں اور عند اللہ اس کی قبولیت کی دعا بھی فرمائیں۔ ❶

☆☆☆

اس کتاب کی ترتیب کے سلسلہ میں ممنون ہوں۔

اپنے اکابر علماء حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ العالی

اور حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب مدظلہ العالی کا

جنکی حوصلہ افزائی سے یہ کام آسان ہو گیا۔

اپنے استاذہ بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد اللطیف مدنی صاحب، حضرت مولانا محمد ایوب چنیوٹی صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ، حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، جانشین سفیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب، مناظر اسلام حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ناظم عمومی دارالعلوم محمدیہ اٹھارہ ہزاری (جھنگ) کا جنکی سرپرستی اور شفقتوں سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔

اپنے برادر مکرم مولانا بلال احمد صاحب کا جنہوں نے اکثر حوالوں کی مراجعت کی اور مستقل میرے دست بازو بنے رہے۔ ان کے تعاون کے بغیر یہ کام سرانجام دینا میرے لئے انتہائی مشکل تھا۔

حضرت صاحبزادہ مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب اور صاحبزادہ مولانا محمد بدر عالم چنیوٹی

❶ حوالہ جات کی ترتیب میں ایک چیز غلط خاطر رہے کہ مرزا قادیانی کی تمام تصانیف کو روحانی خزائن کے نام سے یکجا کیا گیا ہے۔ اصل کتاب کے حوالہ کے ساتھ روحانی خزائن کے حوالہ کیلئے صرف مختف الفاظ ”ر، خ“ استعمال کئے گئے ہیں۔

صاحب کا جنہوں نے افادات کی ترتیب کیلئے حضرت کا نایاب ریکارڈ مہیا کیا۔ اور مخلصانہ مشوروں کے ساتھ ساتھ ہر قسم کا تعاون فرمایا۔

برادر عزیز احمد علی تبسم، مولانا محمود الحسن توحیدی (ہجرات) اور ان متعدد مخلص احباب کا جنہوں نے مسودہ کی تیاری میں ہر نوعیت کا تعاون فرمایا۔ اور آخر میں مکتبہ المیزان لاہور کے رئیس عمومی محمد ادریس اعوان اور ناظم محمد شاہد اعوان کا بھی مشکور ہوں جن کی سعی اور کوشش سے یہ مسودہ اشاعت پذیر ہوا اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرما کر آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ان والدین کا جنگی دعائیں ہر وقت بندہ کی پشتپائی کرتی رہتی ہیں۔

محتاج دعا

محبوب احمد

مدرس جامعہ مفتاح العلوم

چوک سٹیٹ انٹ ناؤن سرگودھا

حال وارد

ادارہ مرکز یہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

۹ جمادی الاول ۱۴۳۶ھ

برطانیہ ۱۷ جون ۲۰۰۵ء

جمعة المبارک

﴿توحید﴾

خطبہ جمعۃ المبارک

(چنیوٹ)

حضرات محترم!

رجب کا مہینہ ختم ہو چکا ہے اور شعبان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ رجب سے متعلقہ کچھ مسائل بیان ہوئے اور کچھ رہ گئے۔ اسی رجب کے مہینہ میں حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک عظیم معجزہ جسے معراج کہا جاتا ہے پیش آیا۔ اس کے بارے میں کچھ بھی نہ کہا جاسکا۔ کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ کا یوم وفات بھی اسی ماہ کی 22 تاریخ کو تھا۔ اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں بتایا۔ اسی طرح کوئٹہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

اب شعبان شروع ہو چکا ہے اس سے متعلقہ کچھ مسائل ہیں جن کا انشاء اللہ میں ذکر کرتا رہوں گا۔ آئندہ جمعہ شب برات کے متعلق کچھ کہوں گا۔ آج خالی ذہن تھا۔ ہمارے صوفی صاحب نے کہا کہ 19 پارے کا انیسواں رکوع سناؤ تو انیسویں پارے کا انیسواں رکوع ہے ہی نہیں۔ البتہ میں نے بیسویں پارے کا پہلا رکوع تلاوت کیا ہے جو کہ سورۃ النمل کا رکوع ہے۔

مسئلہ اللہ کی اہمیت:

اس رکوع کے اندر عقلی دلائل کے ساتھ توحید کو ثابت کیا گیا ہے کہ حاجت روا، مشکل کشا، عبادت کے لائق، فریاد و پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

در اصل مسئلہ صرف اللہ کا ہے۔ اس مسئلے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء علیہ السلام تشریف لائے۔ جتنے بھی انبیاء تشریف لائے ہر نبی اپنی قوم اور علاقے میں معزز، خاندانی شرافت والا اور اعلیٰ حسب و نسبت والا انسان تھا۔

نبی پر اپنی ذات کے اعتبار سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ نبیوں کی جو بھی مخالفت کی گئی ہے۔ ان کو جو ایذائیں دی گئیں وہ سب ”مسئلہ اللہ“ کی وجہ سے دی گئیں۔ اگر وہ مسئلہ اللہ بیان نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید نہ کھولتے ”لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ کرواتے“ تو انبیاء اپنے علاقے میں اس قدر محرز و محترم تھے کہ وہاں ان کی ہر قسم کی عزت اور احترام کیا جاتا تھا۔ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دی جاتی۔

مسئلہ توحید والہ

الحمد لله و الصلوة والسلام على من لا نبي بعده

اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمن الرحيم
امن خلق السموت والارض و انزل لكم من السماء ماء۔ الخ (النمل):

(۶۰ تا ۶۶)

صدق الله العلي العظيم

خاتم الانبیاء ﷺ کی دیانت و صداقت اور مشرکین مکہ:

حضور ﷺ آپ کے ساتھ عرب کے لوگوں کی جس قدر عقیدت اور محبت تھی اس کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ابھی آپ جوانی کی عمر میں تھے نبوت کا اعلان نہیں کیا تو حید کی دعوت نہیں دی ابھی تک مسئلہ الہ کا بیان نہیں کیا۔ تو انکا جب بھی کوئی جھگڑا ہوتا تو وہ آپ کے پاس چلے جاتے کہ محمد ﷺ سے فیصلہ کرا لو جو وہ فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے۔

جب خانہ کعبہ تعمیر ہو رہا تھا تو جنت سے آیا ہوا ایک پتھر حجر اسود ہے۔ جو شان والا عزت والا ہے۔ اس کے نصب کرنے میں جھگڑا ہوا کہ کون اٹھا کر اسے مقررہ جگہ پر رکھے۔ اب ہر ایک چاہتا تھا کہ اس پتھر کو ہم اٹھائیں اور دیوار میں نصب کریں۔ ہر ایک یہ سوچتا تھا کہ یہ شرف ہمیں حاصل ہو جائے۔

اب نبی کریم ﷺ کی اس وقت عمر 25-30 سال کے لگ بھگ تھی۔ اور تمام قریش نے قرعہ ڈالا۔ حضور ﷺ کا نام نکلا۔ سب نے کہا کہ حضور ﷺ کو بلاؤ جو وہ فیصلہ کر دیں ہم سب کو منظور ہے۔ ورنہ تلواریں نکل رہی تھیں۔ لڑائی پر آمادہ ہو چکے تھے۔

چنانچہ حضور ﷺ کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی اور اپنے ہی دست مبارک سے اس پتھر کو اٹھا کر چادر کے اوپر رکھ دیا۔ اب ان تمام قبیلے کے لوگوں کو بلایا کہ ایک ایک کونے کو پکڑ لو۔ جھگڑا ختم۔ کسی کو کوئی اولیت و فوقیت نہیں۔ سب نے مل کر اس حجر اسود کو اٹھایا اور خانہ کعبہ کے پاس لے گئے۔ اور جو جگہ اس کے لگانے کی تھی وہاں آپ نے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر لگا دیا۔ لڑائی ختم ہو گئی۔

اس طرح ان کی امانتیں آپ کے پاس ہوتی تھیں۔ آپ کو امین اور سچا مانتے تھے کہ جس رات آپ نے مکہ چھوڑا اس رات بھی آپ کے پاس ان کی امانتیں تھیں۔ حالانکہ تیرہ سال ہو گئے آپ ﷺ کو تو حید بیان کرتے ہوئے۔ اور وہ آپ ﷺ کی سخت مخالفت کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کو نعوذ باللہ قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اتنی مخالفت کے باوجود بھی ان کی امانتیں

آپ کے پاس موجود تھیں۔

کفار مکہ کی پیش کش:

معلوم ہوا کہ نبی کی ذات سے مخالفت نہیں تھی۔ آپ کو سچا اور دیا مند امانتے تھے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کو حید بیان کرتے تھے ایک ”الہ“ کی دعوت دیتے تھے تو تمام عرب کے سرداروں نے اکٹھا ہو کر آپ کے چچا ابوطالب کو بلایا اور ان سے کہا کہ:

اے ابوطالب! تم اپنے بھتیجے کو چاکر پیشکش کرو! تین باتیں ہیں کوئی ایک مان لے لیکن ہمارے انہوں (معبودوں) کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے۔ برا بھلا بھی وہ کوئی نہیں کہتے تھے۔ صرف یہ کہتے تھے کہ ایک ہی ذات حاجت روا، مشکل کشا اور عبادت کے لائق ہے۔ اس کی پوجا کرو ان کو چھوڑ دو۔ تمام عرب کے قبائل نے اکٹھے ہو کر پیشکش کی۔

اگر آپ ﷺ کسی عورت سے شادی کے خواہش مند ہیں تو عرب کی حسین سے حسین عورت جس کی طرف آپ اشارہ کر دیں تو ہم وہ آپ کی لونڈی بنادیں گے۔ اگر آپ مال و دولت کے خواہش مند ہیں تو ہم عرب کی ساری دولت آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ ”الہ“ والا مسئلہ چھوڑ دیں اور اگر آپ عرب کی سربراہی چاہتے ہیں تو آج سے ہم آپ کو اپنا سربراہ مانتے ہیں۔ آپ کو ہم تاج پہناتے ہیں لیکن یہ الہ والا مسئلہ چھوڑ دیں۔ یہ انہوں نے آپ کے چچا ابوطالب کو پیشکش کی۔ ابوطالب آپ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ یہ عرب والے آپ کی اس دعوت کو حید سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور وہ یہ تین باتوں کی پیش کش کرتے ہیں اگر آپ کی ان تین میں سے کوئی خواہش ہے تو ہم پوری کرتے ہیں۔ لیکن یہ ”الہ“ والا مسئلہ چھوڑ دیں۔

خاتم الانبیاء ﷺ کا جواب:

تو آپ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ اے چچا جان! یہ مال و دولت، خوبصورت عورت یا علاقے کی چوہدرائیت تو دنیا کی چیزیں ہیں۔ اے چچا جان سن لو!

”اگر یہ لوگ میرے ہاتھ پر چاند یا سورج بھی لا کر رکھ دیں تو میں یہ کام دعوت و تو حید

والا نہیں چھوڑ سکتا۔“

اس کا مطلب کیا تھا؟ یہ تو دنیا کی باتیں کہہ رہے ہیں اگر عالم بالا کا بھی مجھے اختیار مل جائے۔ چاند اور سورج بھی میرے قبضے میں آجائیں تو بھی میں خدا کی توحید کو نہیں چھوڑ سکتا۔ تو نبیوں سے ان کی قوموں کو جو عداوت تھی وہ ان کی ذات سے نہ تھی۔ ہر نبی کو ہجرت کرنی پڑی ملک چھوڑنا پڑا رشتہ دار عزیز واقارب چھوڑنے پڑے ہر نبی کو ہجرت کرنی پڑی۔ (خدا کی توحید کے لئے)

اگر وہ اللہ کی توحید چھوڑ دیتے وہ ان کی ہر خواہش کو پورا کر دیتے لیکن یہ مسئلہ اتنا کڑوا تھا کہ وہ ہاتھ جو آپ پر پھول برساتے تھے وہی آپ پر پتھر برسانے لگے۔ انہی لوگوں نے آپ کو لہو لہان کر دیا۔

طاائف میں آپ کا جسم لہو لہان ہو گیا۔ احد میں دندان مبارک شہید ہو گئے۔ یہ مسئلہ اتنا کڑوا ہے کہ آج بھی اگر وہی توحید والا مسئلہ بیان کیا جائے تو اپنے لوگ ہی مخالف ہو جاتے ہیں۔

مسلمانوں کا حال:

یہ آیات جو تلاوت کی ہیں ان میں اللہ نے مسئلہ توحید کو بیان فرمایا۔ یعنی مسئلہ ”الہ“ کو بیان کیا۔ حاجت روا، مشکل کشا، عبادت کے لائق، فریاد و پکار کے لائق، نذر و نیاز کے لائق، سجدے کے لائق اللہ کی ذات ہے اللہ کے علاوہ کوئی ذات نہیں ہے۔

آج مسلمان قوم اگر ذکر بھی کہو تو سو میں سے اسی مسلمان شرک کر رہے ہیں۔ قدم قدم پر شرک ہے منہ پر شرک ہے۔ بول بول میں شرک ہے پتہ بھی نہیں ہے کہ میں شرک کر رہا ہوں۔ وہ یا کہ نہیں؟

پہلی امتوں کی برائیاں امت مسلمہ میں:

آپ ﷺ نے فرمایا جو بری رسمیں اور غلط عقائد پہلی امتوں میں تھے وہ سارے میری امت میں بھی آجائیں گے۔ فرمایا:

”جو پہلی امتوں کی برائیاں تھیں وہ ساری تم میں آجائیں گی۔“

اگر پہلی امتیں شرک کرتی تھیں تو یہ امت بھی شرک کرنے لگی۔ (پہلی امت نے شرک کیا کہ نہیں؟ کیا ہے)۔

تو جب پہلی امتوں نے شرک کیا ہے تو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ امت بھی شرک کرے گی یا نہیں؟ (کرے گی)

اب کسی شرک کرنے والے شخص کو کہہ دو کہ یہ شرک ہے تو وہ کبھی بھی نہیں مانے گا۔ شرک کر بھی رہا ہے۔ شرک میں جتنا بھی ہے۔ لیکن اس کو کہہ دو کہ یہ شرک ہے تو وہ کبھی نہیں مانے گا۔ لیکن نبی ﷺ کی بات سچی ہے۔ جو تم سے پہلے قومیں گزری ہیں۔ جو برائیاں ان میں تھیں جو خرابیاں تھیں وہ تم میں آجائیں گے۔

حتیٰ کہ فرمایا کہ اگر پہلی امت میں کسی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تو میری امت میں بھی ایسے بد بخت ہوں گے جو یہ کام کریں گے۔

ہر وہ برائے جو پہلی امتوں میں تھا وہ اس امت میں آ گیا۔ لیکن ہم اس کو برا سمجھتے نہیں۔ پہلی امتیں اگر زنا کرتی تھیں تو آج یہ امت بھی زنا میں مبتلا ہے۔ اگر وہ کم تولنے اور کم ناپنے کی بیماری میں مبتلا تھیں تو یہ امت کم تولنے اور کم ناپنے کی بیماری میں مبتلا ہے۔

اگر پہلی امتیں بد فعلی کا ارتکاب کرتی تھیں۔ تو وہ لوط علیہ السلام کی قوم والی بیماری اس امت کے اندر بھی موجود ہے۔ اگر پہلی امتیں شرک کرتی تھیں پوجا پاٹ کرتی تھیں نذر و نیاز کرتی تھیں فریاد و پکار کرتی تھیں تو آج یہ امت وہ سارے کام کر رہی ہے۔

یہود و نصاریٰ کی مذمت:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لعن اللہ الیہود و النصارى اتَّخَذُوا قُبُورِ انبیاءہم مساجدا۔

”اللہ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت کی کہ وہ لوگ اپنے نبیوں کی قبروں پر جا کر سجدہ کرتے

تھے۔“

اتَّخَذُوا قُبُورَ انْبِیَاءِہُمْ مَسَاجِدًا۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوں بزرگوں کی قبروں پر
عبدے شروع کر دیئے تھے۔ اللہ نے ان پر لعنت کر دی۔

آج کل ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے:

میں آج آپ سے پوچھتا ہوں۔ آج آپ کے ہاں ہندوستان اور پاکستان میں نبی تو
موجود نہیں۔ لیکن بزرگوں کی قبریں موجود ہیں یا نہیں۔ ان پر عبادے ہو رہے ہیں یا نہیں؟ طواف
ہو رہے ہیں یا نہیں؟ چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں یا نہیں؟

طواف صرف خدا کے گھر بیت اللہ کا ہے اس کے سوا طواف نہیں۔ عبادے صرف اللہ کو ہے اس
کے سوا کسی کو نہیں۔

نذرو نیاز صرف اللہ کے نام کی ہے اللہ کے نام کے علاوہ کسی کی نہیں۔ لیکن یہ سب کچھ
مزاروں پر قبروں پر ہوتا ہے یا نہیں؟

وہ بزرگ تو نہیں کہہ گئے۔ وہ تو خدا کی توحید کا درس دینے والے تھے۔ لیکن آج ان کے نام
لیو اسارے شرک کر رہے ہیں۔ تو جو برائیاں پہلے تھیں۔ وہ سب آج امت میں موجود ہیں۔

آیات کا مطلب:

اللہ تعالیٰ ان آیات میں عقلی دلائل سے سمجھاتے ہیں کہ:

پوجا پاٹ کے لائق صرف اللہ ہی ہے
مدد کرنے کے لئے لائق صرف اللہ ہی ہے
عبدے کرنے کے لائق صرف اللہ ہی ہے
اور نذرو نیاز کے لائق صرف اللہ ہی ہے

کیوں؟ فرمایا:

(امن خلق السموات والارض۔) (النمل)

بتلاؤ! پوچھو ان لوگوں سے جو غیروں کی پوجا کر رہے ہیں۔ جو نبیوں ولیوں کی پوجا کر رہے
ہیں۔ ان سے پوچھو تو کہی کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔

(و انزل لکم من السماء ماء۔)

آسمان سے پانی بارش کا کس نے نازل کیا تھا۔

(فانبتنا بہ حدائق ذات بھجۃ۔)

پھر اس پانی کے ذریعہ سے ہم نے طرح طرح کے باغ اگائے۔

(ما کان لکم ان تنبتو شجرھا۔)

کیا تم میں سے کسی کی قدرت تھی کہ ایک پودا اگا سکتا۔ اگر اللہ نہ اگاتا تو کس کی طاقت کہ وہ
پودا اگائے؟ آسمان سے پانی کس نے اتارا؟ (اللہ نے)

زمین کو طاقت کس نے دی؟ (اللہ نے)

اس پانی کے ذریعہ سے زمین سے طرح طرح کے پودے کس نے اگائے؟ (اللہ نے)

(اللہ مع اللہ)

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے۔

اللہ خود پوچھتا ہے کہ

اللہ مع اللہ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور شریک ہے؟ کوئی نہیں۔ کہہ دو کوئی نہیں۔

اللہ مع اللہ اللہ کے ساتھ کوئی ”الہ“ ہے؟ کوئی نہیں۔

کوئی اور پانی برسانے والا ہے کوئی اور زمین سے کھیتی اگانے والا ہے۔ (کوئی نہیں کہہ دو)
اللہ کے سوا۔ کوئی نہیں۔

(بل ہم قوم یعدلون)

یہ قوم حق کے راستے سے ہٹی ہوئی ہے۔

(امن جعل الارض قوارا وجعل خللھا انہرا)

اُسے پیغمبر! ان سے پوچھو۔ بتلاؤ تو سہی۔

زمین کو قراری جگہ کس نے بنایا؟ کہہ دو..... اللہ نے۔

دوسمندیوں اور دریاؤں کا حال:

﴿وَجَعَلَ خَلَلَهَا انْهَارًا﴾

اس زمین میں دریا کس نے بنائے۔

﴿وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِي﴾

اور پھر اس پر بڑے بڑے پہاڑوں کی میخیں کس نے لگائیں؟..... اللہ نے۔

﴿وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا﴾

اور دوسمندیوں کے درمیان ایک پردہ جو وہ نظر نہیں آتا۔ اس کو کس نے قائم کیا۔

دور دریا جارہے ہیں دوسمندی جارہے ہیں۔ پانی ہے دونوں طرف کوئی پردہ نہیں درمیان میں۔ لیکن کیا مجال ہے کہ یہ پانی ادھر آئے اور وہ پانی ادھر بہاؤ۔ وہ جارہے ہو لیکن میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کے آیا ہوں۔ ادھر جاؤ انک سے آگے تو ”دریائے کابل“ اور ”دریائے سندھ“ آپس میں مل رہے ہیں۔ دونوں میلوں تک جارہے ہیں لیکن آپس میں ملتے نہیں۔

جنوبی افریقہ جب ہم گئے کپٹون میں جو جنوبی افریقہ میں زمین کا آخری کنارہ ہے زمین جہاں ختم ہو رہی ہے۔ پہاڑوں کا ایک ادھر سے سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اور ایک ادھر سے جاری ہوتا ہے دونوں آگے جا کر مل جاتے ہیں دونوں پہاڑوں کی نوک کے بعد ان پہاڑوں کے دامن میں ایک شہر ہے دنیا کا آخری شہر جس کو کپٹون کہتے ہیں۔

اس نوک پر ہم گئے اور یہاں ایک سمندر ادھر آ رہا ہے اور ایک سمندر ادھر سے آ رہا ہے۔ بند۔ دو بڑے سمندر ہیں جو اس نوک پر آ کر مل رہے ہیں اور میلوں تک اکٹھے چلے جاتے ہیں۔ لوگ دور نہیں لگا کر دیکھتے ہیں۔ سیاح لوگ آتے ہیں بڑے دور دور سے اس نوک کو دیکھنے کے لئے کہ دوسمندی مل رہے ہیں جارہے ہیں اور ایک کا پانی دوسرے کے پانی میں شامل نہیں ہوتا۔ ایک سمندر کڑوا دوسرا میٹھا دونوں پانی ہیں۔

ایک کارنگ اور ہے دوسرے کا اور ہے رنگ جدا جدا کتہ جدا۔

پانی دو جا رہے ہیں آپس میں ملتے نہیں۔ وہ کون سی طاقت ہے جو انہیں ملنے سے روک رہی ہے؟ فرمایا:

﴿وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا﴾

کہ اللہ نے اپنی قدرت سے ان دو دریاؤں میں ایک قدرت کا پردہ قائم کر دیا ہے۔ وہ خدا کی قدرت کا پردہ ہے اور ایک پانی دوسرے سے مل نہیں رہا۔

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ﴾

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور ”الہ“ ہے؟

کوئی اور ”الہ“ ہے جو اس کو روکنے والا ہے۔ کون روک رہا ہے؟

﴿بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

افسوس اور شکوہ یہ ہے کہ میری قدرت کے ایسے ایسے مظاہر جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔ آنکھوں والا اور ہر عقل مند دیکھ سکتا ہے۔ لیکن بڑا افسوس ہے کہ یہ لوگ اس بات کو جانتے نہیں۔

﴿أَمِنْ يَجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ﴾

ان سے سوال کیجیے۔

مصیبت زدوں کا مشکل کشا:

جب کوئی آدمی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ اور ہر طرف سے ناامید ہو جاتا ہے۔ مایوس ہو جاتا ہے کوئی اس کی دیکھیری کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور کوئی اس کی فریاد سننے والا نہیں ہوتا۔

مضطرب مجبور انسان جب اللہ کو پکارتا ہے۔ جب وہ تمام قوتوں سے مایوس ناامید ہو کر رو کر گڑ گڑا کر اللہ کے حضور سر جھکاتا اور اللہ کو پکارتا ہے روتے ہوئے کہ:

اے اللہ! تیرے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔ تیرے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔

فرمایا:

﴿اِذَا دُعِیْتُ وَیُكْشَفُ السُّوءُ﴾

جب اللہ کو پکارتا ہے اس کی تکلیف دور کرنے والا کون ہے؟ (اللہ ہے)

اور

﴿وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ﴾

اور پھر اللہ ہی کی ذات ہے جس نے زمین پر تمہیں خلیفہ بنایا۔ پہلوں کو بنایا تو کسی اور کو لایا ان کو بنایا تو کسی اور کو بنایا۔

ملک دینے والا چھیننے والا کون؟ (اللہ)

عزت دینے والا اور لینے والا کون؟ (اللہ)

﴿اِنَّهُ مَعَ اللَّهِ﴾

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اس کام میں شریک ہے۔ (کوئی نہیں)

﴿قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾

بڑا افسوس ہے کہ بہت تھوڑے لوگ ہیں تم میں سے جو نصیحت کو پکڑتے ہیں اور اس صحیح بات کو سمجھتے ہیں۔

قدرت الہیہ کی نشانیاں:

﴿اَمِنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾

بھلا اور ان سے پوچھیے اگر تم سفر کر رہے ہو خشکی میں..... رات کی تاریکی اور اندھیرے ہوں۔ ان تاریکیوں میں ان اندھیروں میں جب تم جنگلوں میں سفر کر رہے ہو تو کون ہے تمہاری رہنمائی کرنے والا؟..... کون تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ کون راستہ بتانے والا ہے؟ والا بحر۔ اتنا بڑا سمندر جس میں تم چلتے ہو اس میں سفر کرتے ہو..... کون تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ سفر میں ہے کوئی اللہ کے سوا؟ وہی رہنمائی کرتا ہے۔ (اللہ ہی)

﴿وَمَنْ يُوسِلْ الرِّیَاحَ بِیْسُورٍ بَيْنَ يَدَيَّ وَرَحْمَتِهِ﴾

اور بارش سے پہلے پہلے خوشگوار ہوا نہیں۔

خوشخبری دینے والی ہوا نہیں۔

جو بارش کی خوشخبری لانے والی ہیں۔

وہ ہوا نہیں کون چلاتا ہے؟

بارش کون برساتا ہے؟ (اللہ تبارک و تعالیٰ)

ہوا نہیں چلانے والا؟ (اللہ تبارک و تعالیٰ)

بارشیں برسانے والا؟ (اللہ تبارک و تعالیٰ)

زمین سے پیدا کرنے والا؟ (اللہ تبارک و تعالیٰ)

جب سب کچھ کرنے والا اللہ ہے تو فریاد و پکار کے لائق اللہ ہی ہے۔ عبادت کے لائق اللہ

ہی ہے یا کوئی اور؟

تعالیٰ عما یشور کون۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند ہے اس سے جو تم شرک کرتے ہو۔ تم غور نہیں کرتے۔ عقل سے

کام نہیں لیتے۔ یہ ایسے مشاہدے ہیں۔ جو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ کیا ان میں خدا کے ساتھ

کوئی شریک ہے۔

بارش برسانے میں زمین سے کھیتی اگانے میں۔

ان باتوں میں اللہ کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

معاشرہ کا حال:

پھر لوگ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا غیروں کو پکار رہے ہیں..... مدد مانگ

رہے ہیں..... برکت چاہ رہے ہیں..... برکت دینے والا بھی..... مدد دینے والا بھی۔ اللہ ہے۔

سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے۔

اس لئے فریاد اور پکارنا بھی اللہ ہی کو چاہیے۔ اور مدد بھی اللہ ہی سے مانگنی چاہیے۔

اور ہم کس سے مانگتے ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ سے ”یا علی مدد“ ”مولا علی مدد“ ”پیراں دی مدد“ اگر وہ نہیں تو ”پنجتن پاک“ کی مدد پھر ساتھ اللہ کو بھی ملا لیا۔ کیا اللہ اکیلے مدد نہیں کر سکتا؟ کیا اللہ پنجتن پاک کا محتاج ہے؟

بولو! پنجتن پاک کس سے مدد مانگتے تھے؟

پنجتن پاک کون ہیں؟

پیارے نبی ﷺ تھے۔ وہ کس سے مانگتے تھے؟؟ (اللہ سے)

سرتاجِ رسل کا عمل:

آپ ﷺ نے جنگ بدر میں جب ۳۱۳ مجاہد مورچوں میں کھڑے کر دیے تھے اور ادھر سے ایک ہزار مشرک اور ان کی فوج مسلح تھی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے سجدہ میں گر کر مدد کس سے مانگی۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یاد کرو۔

﴿اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبِّكُمْ﴾ (انفال)

اے پیغمبر یاد کر جب میدان بدر میں اپنے صحابہ کو مورچوں پر کھڑا کر کے جو بغیر اوزار کے تھے۔ جو بے سرو سامان تھے۔ ان کو کھڑا کر کے اپنے رب سے تم فریادیں کر رہے تھے۔ تو حضور ﷺ کس سے فریاد کر رہے تھے۔ (اللہ سے)

تو ہمیں کس سے فریاد کرنی چاہیے؟ (اللہ سے)

آج کتنے آدمی ہیں جو پیروں سے علی رضی اللہ عنہ سے پنجتن پاک سے مدد مانگتے ہیں۔

خدا کا وہ پیغمبر جس کی خاطر خدا نے اس کائنات کو وجود بخشا اگر میرے پیغمبر نہ ہوتے تو نہ

آسمان ہوتا اور نہ زمین ہوتی۔ کوئی چیز دنیا کی نہ ہوتی؟

وہ پیغمبر کس سے فریاد کر رہے تھے؟؟؟

﴿اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبِّكُمْ﴾

اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اور میں تمہیں تسلی دے کر کہہ رہا تھا۔

﴿اِنِّیْ مَعُکُمْ﴾

میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔

توحیدِ کامل:

تو مدد کرنے والا کون ہے؟ (اللہ تعالیٰ)

زور سے کہہ دو مدد کرنے والا؟ (اللہ ہے)

تو مدد کس سے مانگنی چاہیے؟ (اللہ ہی سے مانگنی چاہیے)

اللہ کے علاوہ کسی سے مانگنا اسی کو شرک کہتے ہیں۔ شرک کے سر پر سنگ نہیں ہیں۔

یا علی مدد کہنا شرک ہے۔

یا رسول اللہ مدد کہنا شرک ہے۔

یا غوثِ اعظم مدد کہنا شرک ہے۔

چاہے کوئی ناراض ہو یا راضی ہو۔

﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾

اے اللہ تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

ہاتھ باندھ کر کہتے ہو کہ نہیں کہ اے اللہ ہم تجھ سے ہی (مدد مانگتے ہیں) تجھ سے ہی (مدد)

مانگتے ہیں۔

جب علی رضی اللہ عنہ سے بھی غوثِ اعظم سے بھی کسی اور سے بھی مدد نہیں مانگی جاسکتی تو پھر مدد کس

سے مانگنی چاہے؟

مدد صرف اللہ سے ہی مانگنی چاہیے وہی مدد کرنے والا مشکل کشا ہے۔

شرک کی غیر شعوری تبلیغ:

اب ٹرکوں اور بسوں اور دیگر گاڑیوں کے سامنے اسی طرح مکانوں کے سامنے ”یا علی مدد“ یا

علیٰ مشکلی کشا“ اور ”پنجتن پاک مدد“ وغیرہ شریک جملے لکھے ہوتے ہیں وہ جہاں جہاں سے گزرتی جائیں گی اور شرک برابر لکھا ہوا ہے تو شرک کی تبلیغ ہوگی۔ ہوگی یا نہیں؟..... ہوگی۔

اس کی بجائے اگر لکھا جائے ”یا اللہ مدد“ تو کیا اس کی تبلیغ ہوگی یا نہیں؟ البتہ اب کچھ کچھ رواں چڑھے۔ ”یا اللہ مدد“ کے سیکر بن گئے۔ کچھ کچھ دکھائی دیتے ہیں۔ یا اللہ مدد لکھا ہوا۔ لیکن اب بھی ”یا علی مدد“ کے سیکر زیادہ ہیں۔ وہ لکھا ہوا زیادہ نظر آتا ہے۔ خدا کہتا ہے یہ شرک ہے جبکہ لکھتا اس کو مسلمان ہے۔

خدا کہتا ہے مدد میں کرتا ہوں۔ میرے سوا کوئی مدد کر سکتا ہی نہیں۔ خدا کا نبی بھی اللہ ہی سے مدد مانگتا تھا۔ علیؑ بھی اللہ سے ہی مدد مانگتے تھے۔ اور پنجتن پاک بھی اللہ سے ہی مدد مانگتے تھے۔

سوالاتِ ربانی:

﴿امن یبدء الخلق ثم یعیدہ۔﴾

فرمایا! اس سے پوچھو کہ یہ مخلوقات ابتداء کس نے پیدا کیں؟ بولو!..... اللہ نے۔

آدم کو کس نے بنایا؟..... اللہ نے۔

یہ درخت یہ پہاڑ یہ دریا بلکہ یہ آسمان یہ سورج یہ چاند یہ ستارے کس نے بنائے؟..... اللہ نے۔

اس مخلوق کو پیدا کس نے کیا؟؟؟

ثم یعیدہ پھر ایک وقت آئے گا کہ ساری کائنات ختم ہو جائے گی فنا ہو جائے گی۔

بھائی ان آیات میں چند سوالات ہیں۔ جو اللہ نے کئے ہیں کہ ان سے پوچھو۔

﴿امن یبدء الخلق۔﴾

ذرا ان سے دریافت کرو کہ اس مخلوق کو ابتداء سے بنایا کس نے۔

﴿ثم یعیدہ﴾

پھر جب ایک وقت آئے گا ساری مخلوق ختم ہو جائے گی۔ سارا جہاں فنا ہو جائے گا۔ تو پھر دوبارہ اسے کون بنائے گا۔

کہہ دو اللہ (اللہ بنائے گا)

دوبارہ کون بنائے گا (اللہ تعالیٰ)

﴿و من یوزقکم من السماء﴾

اور ان سے پوچھئے کہ آسمان سے روزی کون دیتا ہے۔ اور زمین سے روزی کون دیتا ہے۔ بولو؟..... اللہ تعالیٰ۔

کیا خدا کے ساتھ کوئی اور شریک ہے؟

﴿قل ہاتو برہانکم ان کنتم صدقین۔﴾

اے پیغمبرانِ مشرکین سے کہہ دو۔

﴿ہاتو برہانکم﴾

کوئی دلیل ہے..... تو لے آؤ۔

﴿ان کنتم صدقین۔﴾

اگر تم سچے ہو اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو لے آؤ جتنے کام ہم نے تم کو گوائے ہیں۔ ان کاموں میں اگر اللہ کے ساتھ کوئی شریک ہے تو تم لے آؤ۔

جب یہ سارے کام میں ہی کرنے والا ہوں تو عبادت کے لائق بھی میں ہی ہوں۔ اور کوئی نہیں۔

فریادِ پکار کا سننے والا میں ہی ہوں

مدد کرنے والا بھی میں ہی ہوں

سجدے کے لائق بھی میں ہی ہوں

نذر و نیاز کے لائق بھی میں ہی ہوں

اگر کوئی اور ہے تو

﴿هاتوا برهانکم﴾

تو پھر تم دلیل لے آؤ۔

غیب کا علم اللہ کے پاس:

﴿قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ﴾

یہ بھی ایک دلیل ہے۔

اے پیغمبر کہہ دو۔

﴿لا یعلم من فی السموات والارض﴾

کہ جو مخلوق آسمان میں رہتی ہے اور جو زمینوں میں رہتی ہے اس کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ غیب کو سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

آسمان میں کون رہتے ہیں؟ فرشتے۔

تو نہ تو علم غیب فرشتے رکھتے ہیں۔

اور زمین میں کون سی مخلوق رہتی ہے؟ انسان اور وحش اور دوسری مخلوقات..... کہا

کہ یہ سب بھی میرے سوا کچھ نہیں جانتے..... کوئی غیب کو نہیں جانتا۔

جبکہ یہاں تو طوطے بھی غیب کا علم جانتے ہیں۔ طوطے بھی فال نکالتے ہیں ناں؟

طوطے آئندہ افعال کے بارے میں بتلاتے ہیں ناں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان و زمین میں جو بھی رہنے والا ہے علم غیب کو نہیں جانتا۔ آئندہ جو

کچھ ہونے والا ہے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ لیکن یہاں نجومی بیٹھے ہیں۔ علی شاہ نجومی فلاں نجومی

فلاں نجومی اور بڑی بڑی دیواریں کالی ہوئی پڑی ہیں۔ بورڈ لگے ہوئے ہیں۔

دکانیں کھولی ہوتی ہیں۔ ۵۰۰ روپے فیس پہلے لیتے ہیں۔ پھر جھٹ پٹ کوئی کوئی

بات کر دیتے ہیں۔ جبکہ اللہ کے سوا کوئی غیب جاننے والا نہیں۔

یہ امت خرافات میں کھو گئی:

آج کل یہ حال ہے کہ پڑھے لکھے لوگ طوطوں سے فال نکالتے ہیں۔ ایک بابا گندرا بیٹھا ہوتا

ہے۔ کارڈ اس کے پاس چھپے ہوتے ہیں۔ سب پر تقریباً ایک جیسی عبارتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

ساتھ ایک طوطا بھی ہوتا ہے۔ طوطے کو بھیجتے ہیں۔ وہ ایک کارڈ اٹھا کے لاتا ہے۔ اس میں سے

پڑھ کر وہ بتا دیتے ہیں۔ اور وہ بے وقوف لوگ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ بتاؤ طوطے کو کیا معلوم؟

خاک معلوم ہے اس کو جو وہ کارڈ اٹھا کے لاتا ہے۔

یہ سب کون کرتے ہیں؟..... (مسلمان)

اور اچھا خاصا پڑھا لکھا طبقہ اس میں مصروف ہے۔ غیب کی باتیں معلوم کرنے جاتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں۔ ماضی حال مستقبل میں سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ جو گزر گیا ہے جو اس

وقت ہو رہا ہے اور جو تمہارے ساتھ ہوگا یا ہونے والا ہے وہ سب ہم بتا سکیں گے۔

جو چاہو سو پوچھو..... سب بتاتے ہیں۔

بولو! یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کوئی غیب کی بات نہیں جانتا۔

یہ سب جھوٹ بولتے ہیں مت کسی نجومی کے پاس جاؤ مت کسی سے اپنی قسمت پوچھو

قسمت تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں۔

کاہنوں کی مذمت اور ان کا علاج:

حضرت علیؓ نے فرمایا:

من انی کاهنا۔

جو کسی کاہن نجومی کے پاس جاتا ہے آئندہ کی کوئی بات پوچھتا ہے۔ چالیس دن تک اسکی

عہادت قبول نہیں ہوتی۔ دیکھو آج پاکستان میں کتنے نجومی موجود ہیں۔ کتنے لوگ ان کے پاس

جاتے ہیں اور ان کی روزی چلی ہوئی ہے۔ جانے والے مرد عورتیں ان کے پاس وہ مسلمان

ہیں۔ کوئی ہندو آ رہا ہے انڈیا سے؟ کیوں جی انڈیا سے ہندو آ رہے ہیں۔ (نہیں) مسلمان جا

رہے ہیں وہ سب مسلمان ہیں۔

تو کیا یہ شرک اور کفر نہیں اگر نہیں تو کیا ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو ان سب کو کوڑے لگائے جاتے، ان سب کو جیل میں بھیج دیا جاتا۔ کسی نجومی کو نہ چھوڑا جاتا۔ اگر مجھے ایک دن کی حکومت مل جائے تو ان سب کو پکڑ کر درے لگاؤں اور جیل بھیج دوں۔ پاکستان میں ایک نجومی بھی نہ چھوڑوں یہ دوسرے خدا بنے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے آپ کی خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں پوچھو جو چاہو۔

ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے۔ کہا جائے تو بہ کرو۔ اگر تین دن میں تو بہ کر لو تو پھر جو تمہیں معافی ورنہ ان کی گردنیں اڑا دو یہ واجب القتل ہیں۔ ان کے لئے یہ حکم ہے اگر تو بہ نہ کریں۔ یہ خدائی کے دعوے دار ہیں۔

اور ہماری حکومت نے ہر ایک کو جو خدا بن جائے، نبی بن جائے، مجدد بن جائے، مسیح بن جائے جو مرضی بن جائے جو مرضی بن جائے سب کو چھٹی جو کچھ کرے۔ جہاں جھوٹ کی چھٹی، ملاوٹ کی چھٹی، ہر بات کی چھٹی اور حکومت خود خالص نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ ان باتوں پر قابو بھی نہیں پاسکتی۔

قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے:

حضرات محترم!

﴿أَفَلَا لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

کہہ دو اے پیغمبر! کہ آسمانوں اور زمینوں میں سننے والی مخلوق چاہے وہ فرشتے ہوں۔ چاہے وہ انسان ہوں چاہے وہ جن ہوں۔ اللہ کے سوا غیب کو کوئی نہیں جانتا۔

﴿وَمَا يَعْلَمُونَ اِيٰنَ يٰعٰثُوْنَ﴾

اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ ان کو کب اٹھایا جائے گا۔ ایک مرتبہ دنیا فنا ہوگی۔ کائنات کی ہر چیز ختم ہوگی پھر دوبارہ ان کو اٹھایا جائے گا۔ کب برپا ہوگی؟ فرمایا کسی کو

معلوم نہیں۔ وہ کب ہوگی۔

﴿اٰیٰلَ اَدْرٰكُ عِلْمِهِمْ فِی الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ عَنْهَا مُعْمٰوْنَ﴾

فرمایا: ان کا علم آخرت کے متعلق صفر ہے۔

کوئی پتہ نہیں قیامت کب آئے گی۔ انہیں کچھ بھی معلوم نہیں کب برپا ہوگی۔ اور بلکہ یہ تو قیامت کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب ان کو کہا جاتا ہے قیامت آئے گی۔ انسان مر جائے گا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگا تو یہ لوگ شک کرتے ہیں۔ جی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں۔ مٹی ہو گئیں ہیں پھر زندہ کیسے ہوگا؟

اللہ فرماتے ہیں یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا:

﴿اٰیٰلَ هُمْ مِنْهَا عَمٰوْنَ﴾

بلکہ یہ تو اندھے ہو چکے ہیں۔

یہ نہیں سوچتے کہ جس رب نے پہلے بنایا تھا دوبارہ بھی وہی بنائے گا۔ وہ بعد میں بھی بنا سکتا ہے۔ جس رب نے پہلے یہ چاند ستارے سورج آسمان زمین اور تم کو بنایا ہے وہ پھر دوبارہ نہیں بنا سکتا؟..... وہ قادر ہے یا نہیں؟؟؟ (قادر ہے)

خلاصہ کلام:

بہر حال ان آیات میں اللہ نے توحید کا بیان کیا ہے اللہ نے دعوت دی ہے کہ اے عقلمندو سوچو! یہ ساری چیزیں پیدا کرنے والا کون ہے؟ یا ان کے بنانے میں اللہ کے ساتھ کوئی اور شریک ہے؟ (نہیں)

جب ان چیزوں کے بنانے میں اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی ساتھی نہیں تو عبادت میں بھی اللہ کا کوئی ساتھی اور شریک کوئی نہیں۔ اور چاہے زبان کی عبادت ہو چاہے بدن کی عبادت ہو چاہے مال کی عبادت ہو۔ تو فی فعلی بدنی جو بھی عبادت ہو وہ اللہ کے لائق ہے۔

حضرات محترم!

یہ آیات توحید کے بارے میں تھیں جن کا میں نے ترجمہ کر کے چند باتیں ذکر کر دیں۔

اللہ تعالیٰ اس امت کو شرک کرنے سے بچائے۔ (آمین)

آج یہ امت ۸۰-۹۰ فیصد شرک میں مبتلا ہے۔ لوگوں کو سمجھایا کرو۔

جو شرک کا کلمہ کہے جو اللہ کے سوا فیروں کی قبروں پر اور زندوں مردوں کو سجدہ کرے۔ نذر و

نیاز چڑھاوے چڑھائے ان کو سمجھایا کرو۔ عورتیں مرد سب اس میں برابر کی شریک ہیں۔ عورتوں

کو بھی سمجھاؤ اور جو مرد اس قسم کی ناجائز حرکتیں کرتے ہیں۔ ان کو بھی سمجھاؤ کہ خدا کے ایک لاکھ

چوبیس ہزار پیغمبر اسی توحید کو سمجھانے آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو توحید پر صحیح طور پر عمل کرنے والا بنائے اور شرک سے بچائے۔

(آمین)

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

☆☆☆

﴿پیغام رسالت اور ختم نبوت﴾

تاریخی خطاب

(بمقام خانیپور)

پیغام رسالت اور ختم نبوت

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْتِيهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَشَفِيعَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ - مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ - وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْعَثَ ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ دَجَالُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي - وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قُضِلَتْ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ بِسِتَّةِ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ -

وَنَصَرْتُ بِالرَّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى كَافَّةِ النَّاسِ بِشِيرٍ أَوْ نَذِيرٍ وَخَتَمَ بِي النَّبِيُّونَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَأَنْتُمْ رَاجِعُ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَبِوْ شَكُنْ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا - وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِهَادُ مَاضٍ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ارْتَدَّ فَاغْتُلُّوهُ صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ لَمِينُ الشَّاهِدِينَ وَالشُّكْرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَوَصِّلْ عَلَيْهِ -

واجب الاحترام صدر گرامی!

آپ کے اس تاریخی و عظیم الشان شہر میں جہاں علم و عرفان کی پارشیں ہوری ہیں اور جہاں ہمارے قائد محترم حافظ الحدیث حضرت درخواستی (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ انکی عمر، صحت، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائیں (آمین)

(اب تو وہ رب کے ہاں پہنچ چکے ہیں اللہ انہیں جوار رحمت میں بلند درجات عطا فرمائے) وہ یہاں علم و عرفان کے درس دیتے رہے ہیں۔ میں نے بھی یہاں غالباً ۱۹۵۲ء میں حاضر ہو کر حضرت کی خدمت میں بیٹھ کر درس تفسیر حاصل کیا ہے۔ لیکن اتفاق کی بات ہے کہ تقریر و خطاب کیلئے آپ کے ہاں مجھے پہلی مرتبہ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپ کے ضلع رحیم یار خان میں تو کئی دفعہ حاضری ہوتی رہی لیکن آپ کے ہاں تقریر کیلئے یہ پہلی حاضری ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق بات کہنے اور سمجھانے کی توفیق عطا فرمائیں اور مجھے آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاک اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ تاری

سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر ملک بھر میں سرکاری و غیر سرکاری سطح پر جلسے اور کانفرنسیں ہوری ہیں جس سلسلہ کی ایک کڑی یہ جلسہ بھی ہے۔ میں اپنے موضوع کو عرض کرنے سے قبل ایک بات اپنے آپ سے بھی اور آپ بھائیوں سے بھی عرض کرتا ہوں جو میں ہمیشہ سیرت کے جلسوں میں کہتا ہوں۔

ویسے تو کوئی بھی جلسہ ہو، دینی پروگرام ہو اس میں یہ ارادہ کر کے آنا چاہئے کہ:

ہم جو نیں اس پر رب تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر صرف سننے کی نیت سے آئیں گے تو عمل کی توفیق نہیں ہوگی (یاد رکھیں) عمل ہوتا ہے ارادہ اور نیت کے بعد۔ آپ نے یہاں آنے کا ارادہ کیا تو تب پہنچے۔ ارادہ پہلے تھا یا پہنچے پہلے ہیں؟ ارادہ پہلے تھا، ارادہ کیا تو پہنچے۔ اگر ارادہ نہ کرتے تو آپ نہ پہنچ سکتے۔

تو ارادہ اور نیت پہلے عمل بعد میں

تو آپ اگر سیرت کے جلسوں میں شریک ہو کر سکر چلے گئے گو سننا بھی ایک عبادت ضرور ہے لیکن اگر عمل نہیں ہے تو وہ سننا بعض اوقات وبال جان بن جاتا ہے۔

ان كنت لاتدرى معصية وان كنت تدرى فالعصية اعظم

اگر تونا واقف و جاہل ہے تو یہ بھی ایک جرم ہے۔ بے علمی بھی ایک جرم ہے اور اگر جاننے کے باوجود عمل نہیں کرتا تو یہ دو گنا گناہ ہوگا۔ اسلئے کم از کم جب ہم ایسی محفل میں آئیں تو ارادہ اور نیت تو عمل کی کر لیا کریں۔

آج ہوتا یہ ہے کہ لا ماشاء اللہ سنانے والے کی بھی نیت صرف سننے کی اور سننے والے کی نیت بھی صرف سننے کی۔۔۔ عمل کہاں سے آئے؟۔۔۔ جب عمل کی نیت ہی نہیں۔

اگر سیرت کا جلسہ مہینہ بھر سننا رہا اور بہترین سے بہترین مقرر آتے رہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں آپکی سیرت بیان ہوتی رہی اور ہماری سیرت اور صورت میں کوئی فرق نہ آیا کوئی تبدیلی نہ آئی تو سوچئے ہم نے کیا حاصل کیا۔

سیرت و صورت میں تبدیلی لاؤ:

میرے ایک تیسری جماعت کے استاذ تھے وہ بڑے ہی محنتی اور شفیق استاذ تھے۔ اللہ کی ان پر کروڑوں رحمتیں ہوں۔ جب وہ محنت کرتے اور سمجھاتے اور پھر کسی شاگرد سے پوچھتے اور وہ کچھ نہ جانتا تو بڑے دیکھی دل سے کہتے اسوقت سمجھ نہ آتی بچے تھے اب سمجھ آئی ہے۔ وہ کہتے کہ

”پتھر کھمب کرایا تے پھر کورے دا کورا“

اگلے زمانے ”کورا اٹھا“ ہوتا تھا اسکو بھٹی (آگ) میں چڑھاؤ تو وہ سفید ہو جاتا۔ پنجابی

میں کہتے ہیں کھمب ہو جانا۔ کیونکہ رنگ بدل گیا سفید ہو گیا یعنی کپڑے کو بھٹی چڑھایا تو رنگ بدل گیا۔ سفید ہو گیا۔ پتھر کو دس دفعہ بھی بھٹی چڑھاؤ تو وہ کورے کا کورا۔
تو وہ کہتے۔

”پتھر کھمب کرایا تے پھر کورے دا کورا“

یعنی دس دفعہ مغل کھپایا تو پھر بھی یہ پتھر کا پتھر رہا اگر ایک مہینہ سیرت کا جلسہ سنا۔ اور سیرت کا جلسہ سکر ہماری سیرت و صورت میں کوئی تبدیلی نہ آئی تو ہم پتھر ہوئے یا انسان؟ (پتھر ہوئے)۔۔۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم پتھر نہ بنیں بلکہ انسان بنیں ہماری سیرت، صورت میں کچھ تبدیلی آنی چاہئے۔ جو نبی کی سنت منڈاتا ہے وہ ویسے ہی منڈاتا ہے؟ جو سینا جاتا ہے وہ ویسے ہی جاتا ہے۔؟

جو جو اٹھتا ہے وہ ویسے ہی کھلتا ہے؟ جو اور غلط کام کرتا ہے وہ کرتا رہے؟

کوئی سیرت میں فرق نہیں آتا تو اس نے نبی کی سیرت سے کیا سبق حاصل کیا؟

صحیح نیت:

تو میری گزارش یہ ہے کہ کم از کم درجہ نیت کا ہے۔ نیت تو کرلو۔ نیت آدمی کر لے تو وہ کبھی نہ کبھی ضرور پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے تبلیغی حضرات پہلے سال پھر تین چلے پھر چلے پھر تین دن ورنہ نیت ہی سہی۔ کا کہتے ہیں نیت بھی فائدہ دیتی ہے۔

مجھ سے بھی طالب علمی زمانہ میں نیت کرائی تھی ان تبلیغی بھائیوں نے۔ ہم نے بھی نیت کر لی اور دل میں سوچا کہ کون تین چلے لگائے گا؟۔۔۔ ہم تو دین کا علم پڑھیں گے۔ لیکن اس زمانہ کی کی ہوئی نیت تھی۔ میں 1958ء میں کوئٹہ تین دن اجتماع کیلئے گیا۔ وہ تین دن تین چلوں میں بدل گئے۔ میں نے کہا کہ وہ طالب علمی والی نیت پوری ہوگئی۔

اللہ تو بڑے کریم ہیں آپ نیت تو کر لیں ابھی سے ثواب شروع ہو جائیگا۔ عمل تو بعد میں ہوگا گناہ کی نیت کرو گناہ نہیں ملیگا جب تک گناہ نہ کرو اور خدا اکتنا کریم ہے کہ نیکی کی نیت کرو نیکی

گانوں کے سماع پر حضور علیہ السلام کا عمل:

نبی کے پاس امت کے اعمال جارہے ہیں۔ وہ کیا فرماتے ہو گئے؟

میں نے امت کو سبق کیا دیا تھا اور آج یہ کر کیا رہے ہیں؟

نبی کی سیرت سنو۔ سننا اور عمل کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ نبی کی سیرت یہ ہے کہ آپ سفر میں جارہے ہیں۔ ایک خادم ساتھ ہے پوچھنے شیخ الحدیث صاحب بیٹھے ہیں۔ راستے میں بانسری کی آواز آئی۔ بانسری کوئی بہت بڑا ساز نہیں ہے۔ چھوٹی سی ٹکلی میں چند سوراخ ہوتے ہیں۔ اور آواز نکلتی ہے۔۔۔ وہ بانسری ایک آدمی بجاتا ہے۔ میرے آقا علیہ السلام کے کانوں میں اس کی آواز آتی ہے۔ کانوں میں فوراً انگلیاں ڈال لیتے ہیں۔ وہ راستہ چھوڑ دیتے ہیں دوسرا راستہ لے لیتے ہیں اور جب دور چلے جاتے ہیں تو اپنے خادم سے پوچھتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ آواز تو نہیں آرہی؟۔۔۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ اب آواز نہیں آتی تو میرے آقا نے انگلیاں کانوں سے باہر نکالیں۔

جس نبی کی سیرت یہ ہو اور اگر یہ حدیث نہ ہو۔۔۔ یہ واقعہ نہ ہو۔

بانسری کی آواز سنکر نبی نے کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی ہوں۔

تو جو چور کی سزا دینی میری۔۔۔ اور اگر نبی کا عمل یہ ہے تو

ان گانوں اور ان ریکارڈنگ کا ثبوت کیا ہوگا؟

نعرہ بکیر۔۔۔۔۔۔ اللہ اکبر

شان رسالت۔۔۔۔۔۔ زندہ باد

محبت نبوی کا تقاضا:

سوچے خود غور کیجئے:

یہ جلوس جو نبی کے نام پر ہیں!!

کیا نبی کی توہین نہیں ہے؟

کیا نبی کی گستاخی نہیں ہے؟

نبی تو کانوں میں انگلیاں ڈال لے!!

نبی تو وہ راستہ چھوڑ دے!!

اور تم وہ کام کرو اور سمجھو کہ نبی خوش ہو رہا ہے!!

یہ نبی کی گستاخی ہے!!

یہ نبی کی صریح خلاف ورزی ہے!!

یہ کوئی محبت نہیں!!

تَعَصَّى الرِّسُولَ وَ اَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّهٖ هَذَا الْعَمْرٰى فِى الْفِعَالِ بَدِيعِ

اِنْ كَانَ حَبْلَكَ صَادِقًا لَا طَعْنَهُ اِنَّ الْمَحْبَبَّ لَمَنْ يُحِبُّ يُطِيعُ

”تو رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنی محبت ظاہر کرتا ہے قسم خدا کی یہ تو عجیب بات ہے“

”اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو انکی اطاعت کرتا کیونکہ محبت اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے“

محبت تو یہ ہے کہ اپنے محبوب کے اشارے پر مرجا۔۔۔ یہ کوئی محبت ہے۔

کہ محبوب جس بات سے روکتا ہے تو وہ اسکے نام پر وہی کرتا ہے۔

حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں:

ایک بات کہہ کر میں اپنا اصلی موضوع شروع کرتا ہوں۔۔۔ میں ایک بات

سیرت کے جلسوں میں کہا کرتا ہوں ”ربیع الاول“ کے مہینہ میں۔

توجہ اور دھیان سے سنیں اور غور کریں۔

آپ علیہ السلام کی پیدائش تشریف آوری ربیع الاول میں ہوئی۔

اور مشہور روایت کے مطابق تاریخ بھی ۱۲ ہے۔ اگرچہ بعض محققین نے ۹ بھی لکھی ہے لیکن مشہور

۱۲ ہے اور دن کونسا تھا؟ سوموار اور وفات کا مہینہ کونسا تھا؟۔۔۔ ربیع الاول کا

اور تاریخ بھی یہی تھی۔ ۱۲ ربیع الاول

سنو! بانی دارالعلوم دیوبند حضور علیہ السلام کی شان میں ایک قصیدہ کہتے ہیں۔

اس میں ایک سو ستر (170) اشعار ہیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ:-

لگاتا ہاتھ نہ پتے ابوالبشر کو خدا

اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخر کار

اے آمنہ کے لالہ اگر آپ نہ آتے۔ آپ کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو رب آدم کے پتلے کو بھی نہ بناتا۔

دوسرے شعر میں حضور علیہ السلام کی مدح میں فرماتے ہیں۔

تو بوائے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی

تو نور دیدہ ہے مگر ہیں وہ دیدہ بیدار

دیکھئے!

پھول میں اصل مقصود خوشبو ہوتی ہے۔ اگر میں اور نبیوں کو آنکھ کھوں تو آپ اس آنکھ کا نور ہیں۔ آنکھ بغیر نور کے کس کام کی ہے۔ ذہیلہ ہے کچھ بھی نہیں ہے۔ نور چلا گیا تو آنکھ کچھ بھی نہیں ہے۔

بے کار ہے۔۔۔ آنکھ کی قیمت نور سے ہے۔

تو سارے نبی آنکھ میں آپ ﷺ کا نور ہیں۔

میرے آقا تشریف لاتے ہیں تو آپکی تشریف آوری کی خوشی ایک مومن کیلئے ساری خوشیوں سے بڑھ کر ہے۔ اور اگر آپکی وفات کو دیکھیں تو آپکی وفات کا صدمہ اور غم بھی ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے۔ اور آپکی وفات کا صدمہ اور غم بیٹے کی وفات سے زیادہ ہے۔

باپ کی وفات سے زیادہ ہے۔

اگر کسی کے دل میں اپنے نوجوان بیٹے کی وفات کا غم زیادہ ہے اور آئینہ کے لال کی وفات کا غم کم ہے۔ تو سمجھ لے کہ اس کا ایمان ناقص ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہما جمین جو آپ کے عاشق تھے انکی حالت کیا تھی؟

آپ کی وفات پر فاروق اعظم جیسا مضبوط شخص بھی اپنے حواس پر قابو نہ رکھ سکا۔

حضور علیہ السلام کی وفات کے صدمے سے غلی تلوار لیکر نکلتے تھے اور کہتے تھے کہ

جو کہے گا کہ محمدؐ کی بیعت ہو گئے ہیں۔ میں اپنی تلوار سے اسکی گردن اڑا دوں گا۔

حضرت فاطمہ الزہرا خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

صَبَّ عَلَى الْمَصَائِبِ لَوْ أَنَّهَا صُبَّتْ عَلَى الْيَوْمِ صِرْنَ لَهَا لَهَا

آج میرے لہا کے جانے سے

آفتاب رسالت کے جانے سے

جو مجھ پر مصیبتوں کے پہاڑ آن پڑے ہیں۔

اگر یہ مصیبتیں ان روشن دنوں میں آتیں،

تو وہ دن کالی راتیں بن جاتیں۔

تو حضور کی وفات مومن کیلئے غم کی بات ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے۔ اب کیا کریں خوشی منائیں

باغِ غم؟ ----- (یا اگلے نام خوشی پھیلے پہر غم) خوشی کا بھی وہی دن غمی کا بھی وہی دن۔

عام طور پر دنیا کا اصول یہ ہے کہ جب خوشی اور غم دونوں اکٹھے ہوں تو غم غالب ہو جاتا ہے۔

مثلاً کسی کے ہاں بیٹا ہوا۔ اب انہیں کے گھر میں کوئی مر جائے تو بیٹے کی پیدائش کی خوشی پر غم

عالم آباد جائیگا یا نہیں؟۔۔۔ آجائیگا۔ یا مثلاً اگر کسی کے ہاں شادی ہو اور اسی گھر میں غمی ہو جائے تو

شادی غالب یا غنی غالب؟۔۔۔ غنی غالب۔

خوشی پہلے ہوئی بعد میں ہوتا بھی غم غالب

غمی پہلے ہو بعد میں خوشی ہو تب بھی غم غالب

اگر ایک گھر میں غمی ہو کوئی مرا ہوا ہوا در ساتھ ہی کوئی پیدا ہو گیا ہو تو غم کے ساتھ خوشی ہو تو

اس وقت بھی غم غالب ہو گا یا خوشی؟۔۔۔ غم غالب ہو گا۔ اصول تو فطرت کا یہ ہے کہ جب غم اور خوشی

اگلے ہوں تو غم غالب ہوتا ہے خوشی غالب نہیں ہوتی۔

اس اصول کو دیکھیں تو آپکی خوشی کا بھی وہی دن

[illegible]

اسلئے کہ آپ کی امت نہ تو آپ کی پیدائش کے جشنوں میں گئے۔ بلکہ یہ امت آپ کے مشن کو لیکر نکلے۔ نبی کی پیدائش اسلئے نہیں کہ آپ اسکی پیدائش کے جشنوں میں گم جائیں یا وفات کے سوگوں میں لگیں بلکہ جس مشن کیلئے اسنے اپنی جان دے دی۔

اس مشن کو لیکر نکلا اور پوری دنیا میں پھیلاؤ
آج بھی جس دین کو لے کر آئے تھے۔
جس کیلئے آپ نے مصائب جھیلے تھے۔

تین سال شعب ابی طالب کی قید بھوک و پیاس میں کاٹی تھی۔
طائف میں جا کر پتھر کھائے اور بدن ابو لہان کرایا تھا۔
جس توحید کی خاطر نبی نے خدا کا گھر خانہ کعبہ چھوڑا تھا۔

مسلمانوں کی اعتقادی حالت زار:

آج اس توحید کو دیکھو قدم قدم پر شرک ہو رہا ہے۔
آج قوم شرک میں ڈوبی ہوئی ہے

چوراہوں میں شرک۔۔۔ سڑک پر شرک
مکانوں پر شرک۔۔۔ بسوں اور ٹرکوں پر شرک
اکثر بسوں اور ٹرکوں پر لکھا ہوتا ہے ”یاعلیٰ مدد“
”مولو یاعلیٰ مدد مشکل کشا“

اور پر لکھا ہوتا ہے ”نَصْرُ مِنَ اللَّهِ“ مدد اللہ کی اور نیچے لکھا ہوگا ”یا علی مدد“

”نف ہے ان پر“

یا "نصر من اللہ" نہ لکھو یا "یا علی بد"

”نصر من اللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ مدد اللہ تعالیٰ کی

اب دیکھئے ”یا علی مدد“ اور ”مولا علی مدد“ مشکل کشا

ٹوک بھاگ رہے ہیں ، بسیں بھاگ رہی ہیں

شرک دوڑ رہا ہے اور پھیل رہا ہے۔

تبلیغ ہو رہی ہے۔ یا اللہ مدد! چکوم نظر آئیگا۔

ایک دفعہ سب کہو یا اللہ ہمد (یا اللہ ہمد)

میرا ساتھی ہے۔ جب ہم کبھی سفر میں بس پر چڑھتے ہیں۔ تو وادھی والے کو منگ دیکھ کر کہتے ہیں۔ ”یا علی مدد“ یہ ساتھ زور سے کہہ دیتا ہے۔۔۔ ”یا اللہ مدد“

دیکھو! شرک کا بول بولتے کسی کو شرم و حیا نہیں آتی اور وہ شرک والا اعلانیہ سڑکوں پر بے دھرمک بول رہا ہے۔ اور آپ تو حید والے ذررہ ہیں۔ کہ یا علی مدد کے جواب میں یا اللہ مدد کہہ دیا تو لوگ کیا کہیں گے؟۔۔۔ کوئی آسمان ٹوٹ پڑیگا؟۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔ اگر شرک کرنے والا اعلانیہ کرتا ہے تو تو بھی خدا کی تو حید اعلانیہ بیان کر۔ بہر حال عرض یہ کر رہا ہوں کہ نبی کی سیرت اپنائی جاتی ہے۔

حضور علیہ السلام کی سیرت جامع اور اکمل ہے

میرے بزرگو! دوستو!

میں نے آپ کے سامنے دو آیتیں پڑھیں دونوں کا مضمون تو مشکل ہے۔

بہر حال تھوڑا سا عرض کرونگا۔ سیرت کے جلسوں میں آپ عام طور پر جو یہ آیت سنتے ہیں اللہ نے اس میں بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے۔

فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

میں نے تمہارے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کو بہترین نمونہ بنایا ہے۔

آپ کامل نبی۔ کامل نور، آپ کی شریعت بھی کامل اور آپ بھی کامل
نہ آپ جیسا کوئی کامل انسان ہوا اور نہ ہوگا۔

اور اس جیسی کوئی شریعت آئی اور نہ ہوگی۔

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت

لكم الاسلام ديناً

فرمایا:۔

آج ہم نے دین مکمل کر دیا۔

تو دین بھی کامل اور نبی بھی کامل۔

اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی اتباع کا حکم دیا

قیامت تک کے لئے آپ کو نمونہ بنا دیا۔

اسی سے ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا۔

نبی امت کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔

ہر نبی اپنی امت کیلئے نمونہ ہوتا ہے۔

اگر حضور علیہ السلام کے بعد بھی نبی ہوتا تھا تو وہ اپنی امت کیلئے نمونہ بننا، اللہ نے یہ اعلان کر کے کہ قیامت تک کیلئے آمنہ کے لال نمونہ ہیں۔ تو واضح کر دیا کہ اب قیامت تک کوئی اور نبی نہیں ہیں۔

نبی نمونہ ہوتا ہے اور جب یہ طے ہو گیا کہ اب قیامت تک اور کوئی نمونہ نہیں تو طے ہو گیا کہ اب قیامت تک کوئی نبی بھی نہیں۔ اسلئے کہ طے ہو گیا اب کامل نمونہ دے دیا۔

شریعت طریقت میں کامل۔۔۔ ایسا کامل کہ ہر انسان اسکی سیرت سے رہنمائی لے گا۔ اگر کوئی امام مسجد آپکی سیرت سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ تو میرا نبی مسجد نبوی میں امام تھا۔ آپ دس سال

مسجد نبوی میں امام رہے۔ تو امام مسجد کیلئے آپکی سیرت نمونہ ہوگی یا نہیں؟۔۔۔ ہوگی۔ اور آپ مسجد نبوی کے خطیب بھی تھے تو خطیب کیلئے بھی آپکی سیرت نمونہ ہوگی۔

حضور علیہ السلام مفتی اعظم بھی تھے اور آپ مفتی اعظم کیلئے بھی نمونہ۔ اور آپ اسوقت چیف جسٹس بھی تھے تمام قضایا اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والے تھے۔ آپ آج چیف جسٹس کیلئے بھی نمونہ ہیں اور آپ اس پہلی اسلامی مملکت (مدینہ) کے سربراہ بھی تھے۔ آج ایک اسلامی مملکت کے سربراہ کیلئے بھی میرا پیارا آقا ایک نمونہ ہے جس طرح ایک امام و خطیب کیلئے نمونہ ہیں۔

آپ اسلامی فوج کے کمانڈر انچیف بھی تھے۔ بدر میں اسلامی فوج کی کمانڈ آپ کر رہے تھے یا نہیں؟۔۔۔ کر رہے تھے۔ تو آج ایک کمانڈر انچیف کیلئے بھی آپکی ذات نمونہ ہے۔ تو ایک فوجی کیلئے بھی نمونہ ہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر ایک عام فوجی کی طرح ہاتھ میں کدال لیکر خندق کھود رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ کمانڈر انچیف کسی ایئر کنڈیشنر کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ کمانڈر انچیف ایک فوجی کی طرح خندق کھود رہے ہیں۔

ایک صحابی بھوک سے نڈھال ہو کر آپکی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اللہ کے رسول! تین دن سے بھوکا ہوں۔ اب تو کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا۔ پیٹ پر ایک پتھر باندھا ہے تاکہ کمر سیدھی کر سکوں۔ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھاتا ہے کہ دیکھیے پیٹ کو سیدھا کرنے کیلئے ایک پتھر باندھا ہوا ہے۔ تو کمانڈر انچیف ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھا کر دکھلایا کہ اگر تو تین دن سے بھوکا ہے تو تیرا کمانڈر انچیف تین دن سے نہیں چھ دن سے بھوکا ہے۔ تو نے ایک پتھر باندھا ہوا ہے۔ تیرے پیٹ نے دو پتھر باندھے ہوئے ہیں۔

یہ ہے نبی۔ یہ ہے پیغمبر

چرواہے کیلئے نمونہ:

ایک بکریوں کے چرواہے کیلئے بھی میرا نبی نمونہ ہے۔

ایک تاجر کیلئے نمونہ ہے

ہر انسان کیلئے نمونہ ہے

حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام ایک سفر سے واپس آرہے ہیں۔ گرمی کا موسم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھوک و پیاس سے بے تاب ہیں۔

جنگل آگیا۔ آرام کرنے کیلئے ٹھہر گئے۔

اپنی سواریاں چھوڑ کر سامان اتار دیا۔

اب صحابہ پیاس سے بے تاب ہیں۔

کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

ایک پیلو کا درخت نظر آیا۔

صحابہ نے سواریاں چھوڑیں اور درخت کے آس پاس گھوم گئے۔

حضور علیہ السلام نے اپنے یاروں کو محبت بھری نگاہ سے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ

بھئی کالے رنگ کی چن کر کھانا۔ وہ بڑی لذیذ ہوتی ہیں۔

ایک صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کونسا پیلو بیٹھا کونسا کڑوا؟

یہ تو ایک جنگل میں ریوڑ چرانے والا جانتا ہے۔

آپ تو نبی ہیں۔ شہر میں رہتے ہیں۔ آپ کو کیسے پتہ ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ

میں نے بچپن میں بکریاں بھی چرائی ہیں۔ تو ایک بکریوں کا چرواہا بھی آپ علیہ السلام کی سیرت

سے اسی طرح رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مملکت کا سربراہ آپ کی سیرت سے رہنمائی

حاصل کریگا۔

نبوت کا دروازہ بند ہے:

آپ جیسا کامل نبی نہ سابقہ انبیاء میں تھا اور آئندہ کیلئے تورب نے سلسلہ بھی بند کر دیا۔ ایک

دفعہ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں چند

اوراق دیکھے۔۔۔ پوچھا اے عمر تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟

تو عرض کیا کہ:-

اے اللہ کے رسول! تورات کے ورق ہیں۔ تورات کس پر نازل ہوئی تھی؟

۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

تو آپ علیہ السلام کا چہرہ انور غصے سے سرخ ہو گیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آپ کو غصہ آتا

تھا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اتار آچکے رخساروں پر ٹھوڑ دیا گیا ہو۔

آپ منبر پر تشریف لائے اور خطبہ فرمایا کہ

لو كان موسى حياً لَمَّا وَسَّعَ لَهُ آلَا اتِّبَاعِي

آج موسیٰ علیہ السلام بطور پر رب سے باتیں کرنے والا زندہ ہوتا۔ تو انکے لئے میری اتباع

کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ موسیٰ علیہ السلام جیسا جلیل القدر اور صاحب شریعت نبی آج میرے

آنے کے بعد میرے دور میں ہوتا تو آج موسیٰ کی نجات بھی نہ تھی جبکہ میری اتباع نہ کرتا۔

میں پڑوسیوں کا خیر خواہ ہوں:

یہاں چلتے چلتے آپ کو اپنے پڑوسیوں مرزائیوں کی بات بھی سناتا چلوں۔ میں ربوہ کا پڑوسی

ہوں۔ پڑوسیوں کی زیادہ خدمت کیا کرتا ہوں۔

میں ابھی اس مضمون کی طرف نہیں گیا۔

مسیاہوں کا حق ہوتا ہے۔ سنا ہے کہ یہاں بھی میرا کوئی ہمسایہ رہتا ہے قادیانی۔ میں تو اپنے

مسیاہوں کا خیر خواہ ہوں۔

ان سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم میں چل رہا ہے۔ وہ تو جہنمی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ تو

جہنم کا ایندھن بن گیا لیکن یہ اسکے پیچھے لگ کر جہنم میں نہ چلے جائیں۔ خدا کی قسم میرے دل

میں شفقت ہے۔ پیار ہے۔

کہ یہ جہنم سے بچ جائیں۔

دشمن کیلئے نہیں ان سے محبت ہے۔

کہتا ہوں کہ آؤ یا سمجھو یا سمجھاؤ۔

آؤ یا مجھے اپنے ساتھ ملا لو یا تم میرے ساتھ مل جاؤ۔

”ربوہ“ کا پس منظر:

انکے اور میرے درمیان صرف دریا کا فاصلہ ہے انہوں نے دریا کے مغربی کنارے شہر بسایا

ہے۔ جس کا نام ہے ”ربوہ“۔

ہمارے شیخ القرآن فرماتے تھے کہ ”رب۔ واہ“ شہر کے اس نام میں بھی کیا دخل ہے۔

میرے مطالبات میں سے ہے کہ

ربوہ کا نام بدلنا چاہئے۔ اس میں بھی دخل ہے۔

انہوں نے ۱۹۴۷ء میں قادیان چھوڑا اور ہمارے ہاں آ گئے اور انگریزوں سے زمین کا ٹکڑا لے لیا

اور اس پر مستقل اپنا ایک شہر بنالیا۔ اب اس کا نام تجویز کرنے لگے۔ کسی نے کہا کہ

اس کا نام۔ رکھو محمود آباد

کسی نے کہا۔ ناصر آباد

کسی نے کہا۔ غلام آباد

کسی نے کہا۔ دارالہجرت وغیرہ۔۔۔ کئی نام

ایک انکا مولوی تھا جلال الدین شمس۔ اس نے کہا کہ میں نام بتلاتا ہوں اس کا نام رکھو ”ربوہ“

دیکھئے ربوہ نام میں کشش نہیں ہے کوئی خوبصورتی نہیں ہے حسن نہیں ہے۔ عام طور پر نام

رکھے جاتے ہیں بڑے لوگوں کے نام پر اب لاکھو رکھا نام فیصل آباد رکھا تو کسی بڑے کے نام پر

رکھا لیکن انہوں نے نام ربوہ رکھا دخل تھا، غریب تھا۔

انصار ہویں پارے کی آیت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔

وَ اُوَيْنٰهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَ مَعِينٍ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مائی مریم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں جب انہوں نے

ہجرت کی تھی اور ہجرت کر کے مصر چلے گئے۔ تو اللہ فرماتے ہیں ہم نے ماں اور بیٹے دونوں کو پناہ

دی اونچی جگہ پر ”ربوہ“ کا معنی اونچی جگہ، بلند، مصر اونچی جگہ تھا۔ چشمہ بھی جاری ہے دریائے

نیل، قمر کی بھی جگہ ہے۔ وہاں پناہ دی۔

اب جب قادیانی یہاں آئے تو مرزا بشیر الدین نے تین ضلع انتخاب کئے۔ ایک ضلع

سیالکوٹ، ایک شیخوپورہ اور ایک جھنگ۔ اور کہا کہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرو۔ کمیٹی

بنائی۔ سیالکوٹ سر ظفر اللہ کا شہر ہے جسکو بچپن میں کہتے تھے، سر ظفر اللہ، ولعہ اللہ۔

پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بھی یہی تھا۔ سیالکوٹ میں (پنجاب میں) اس وقت سب سے زیادہ

قادیانی ہیں۔ شیخوپورہ کا ضلع اس لئے چنا کہ وہاں سکھوں کی ریاستیں تھیں۔ تو سکھ ادھر گئے انکی

جگہ ہم قابض ہو جائیں گئے۔ تیسرا ضلع جھنگ ہمارا ہے۔ اس کا انتخاب کیا۔ یہ پسماندہ علاقہ ہے۔

جاہلوں کا علاقہ ہے۔ شاید یہاں ہماری نبوت زیادہ چلے گی۔ دریائے چناب کے مغربی کنارے

زمین کا ایک ٹکڑا پڑا تھا قادیانیوں نے پاکستان بننے کے بعد قادیان کو چھوڑ دیا اور پاکستان میں

دریائے چناب کے مغربی کنارے کئی ایکڑ زمین (1034) ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین دس

روپے فی ایکڑ کے حساب سے سو سال کیلئے خرید لیا۔ اور یہاں آکر بس گئے اور اس کا نام

”ربوہ“ رکھ دیا۔ یہ کسی شہر کا نام نہیں تھا۔ بلکہ اس کا معنی ہے اونچا ٹیلہ۔ اب اس نام کا شہر دنیا پر وجود

میں آ گیا۔

اب قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن میں جو ”ربوہ“ آیا ہے وہ یہی ربوہ ہے جو دریائے چناب کے

مغربی کنارے پر ہے۔ بولو کیا وہ یہی ربوہ ہے جو قرآن میں آیا ہے؟ (نہیں)

لفظ ”ربوہ“ سے نئی نسل کے گمراہ ہونیکا خطرہ:

اب شاید آپ کو تو یہ دخل معلوم ہو لیکن نئی نسل کو کوئی علم نہیں ہے ”ربوہ“ 1948ء میں

بنایا یہ پہلے نہیں تھا۔

غیر ممالک میں تو آج کل بیچارے لوگوں کو اس بارے کوئی علم نہیں ہے۔ میں افریقہ کے دو دورے کر چکا ہوں۔ نا نجر یا، گھانا وغیرہ جہاں جہاں قادیانی ہیں وہاں وہاں دورے کر چکا ہوں۔ وہاں ان افریقی لوگوں کو سمجھنا مشکل تھا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ تو بڑا مقدس شہر ہے قرآن نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ آج ہی سے اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ ہمارے سامنے بنا ہے یہ پہلے نہیں بنا تھا۔

حکومت سے ربوہ کے نام کی تبدیلی کا مطالبہ:

میں گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں۔ ہر حکومت سے اسلئے کرتا آ رہا ہوں۔ ضیاء صاحب سے بھی کر رہا ہوں کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کوئی اور رکھنا چاہئے۔ تاکہ آنے والے کروڑوں انسان اس گمراہی کا شکار نہ ہو جائیں۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟۔۔۔ ٹھیک ہے۔

اب آپ دیکھیں کہ جس آیت میں مکہ یا مدینہ کا ذکر ہو تو غیر شعوری طور پر آدمی کا ذہن ادھر جاتا ہے یا نہیں؟۔۔۔ جاتا ہے۔

اب آئندہ نسلیں یہ آیت وَ اُوْنِيْهُمَا اِلٰى ذٰلِكَ (المومنون) پڑھیں گے تو ”ربوہ“ سنا ہوگا کہ پاکستان میں ربوہ ہے تو انکا ذہن منتشر ہو سکتا ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہو سکتا ہے۔

کتنا بڑا دجل ہے۔ میرے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ یہ بھی ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کرو۔ آپ تائید کرتے ہیں؟ (تائید میں فلک شکاف نعرے)

(نوٹ: الحمد للہ اب ربوہ کا نام تبدیل ہو چکا ہے۔ جس پر حضرت کی تصنیف ”ربوہ سے چناب گمریک“ منظر عام پر آ چکی ہے شائقین حضرات اس کا مطالعہ فرمائیں۔)

قادیانیوں کا جھوٹ:

میں قادیانیوں کا پڑوسی ہوں تو میں ذرا انکی خدمت کیا کرتا ہوں۔ پڑوسیوں کا حق ہوتا ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ قادیانی کیا کہتے ہیں کہ جناب حدیث میں آیا ہے کہ لوکان عیسیٰ جیا

حالانکہ حضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

لو کان موسیٰ حیا۔

کیونکہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں اوراقِ تورات کے تھے یا انجیل کے (تورات کے) تو تورات کس پر نازل ہوئی تھی؟۔۔۔ موسیٰؑ پر تو حضورؐ نے موسیٰؑ علیہ السلام کا نام لینا تھا یا عیسیٰؑ علیہ السلام کا؟۔۔۔ موسیٰ کا

اب تک یہود و نصاریٰ عیسیٰؑ علیہ السلام کی قبر تلاش نہیں کر سکے:

قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ لو کان عیسیٰ حیاؑ اگر حضرت عیسیٰؑ زندہ ہوتے

(حالانکہ جھوٹ ہے حدیث میں حضرت موسیٰؑ کا نام ہے)

تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ کشمیر (سری نگر) میں انکی قبر ہے۔ 1900 (ایک ہزار نو سو) سو سال تک کسی یہودی، عیسائی کو تو وہ قبر نہیں ملی اور نہ کسی مسلمان کو۔ اور یہ راز صرف مرزا قادیانی پر ہی آکر منکشف ہوا؟۔۔۔ اور وہ بھی ۵۲ سال بعد!

۵۲ سال تک مرزا قادیانی کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ عیسیٰؑ آسمانوں پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آئیں گے۔ بعد میں جب خود کو عیسیٰؑ بننے کا شوق ہوا تو کہنے لگا کہ فوت ہو گئے ہیں اور میں ہی عیسیٰؑ ہوں۔

وہ جب فوت ہو گئے ہیں تو پھر انکی قبر ڈھونڈنی تھی

پہلے کہا کہ:

انکی قبر یروشلیم میں ہے۔

پھر کہنے لگا کہ:

فلسطین میں ہے۔

پھر کہنے لگا کہ:

کلیل میں ہے۔ ①

پھر کہئے لگا کر:

میری تحقیق یہ ہوئی ہے کہ اگلی قبر کشمیر میں ہے۔ ②

میں قادیانیوں سے سوال کیا کرتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ایک دفعہ ہوئے اور فوت کئی دفعہ ہوئے؟۔۔۔ کیونکہ تمہارا لہا۔۔۔ عیسیٰ کی چار قبریں لکھ رہا ہے۔

پہلے یہ فیصلہ کرو کہ وہ فوت ہوئے ہیں یا نہیں؟

اگر فوت ہوئے ہوتے تو قبر ایک ہوتی تھی یا چار؟

مشرک کیسے مہدی و مسیح ہو گیا:

۵۲ سال تک تو وہ خود کہتا رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور وہ قیامت کے قریب آئیں گے۔ اب کہتا ہے کہ جو عیسیٰ کو زندہ مانے گا وہ مشرک ہوگا۔ ③

میں کہتا ہوں کہ جو ۵۲ سال تک مشرک رہا ہے وہ آج کیسے مجتہد اور کیسا مہدی و مسیح بن گیا؟

۵۲ سال تک شرک کی تبلیغ کرتا رہا۔ اب کہتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور میں عیسیٰ بن گیا ہوں۔

چیلنج:

اب کہتے ہیں کہ حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ ”لو کان عیسیٰ حیًّا“ نبیؐ نے کہا تھا کہ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا۔

سنو! میرا تمام کائنات کے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اگر کوئی صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث دکھلا دے کہ جس میں حضورؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ”لو کان عیسیٰ حیًّا“ فرمایا ہو وہ دس ہزار روپے نقد انعام بھی لے اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرونگا۔

① از الدوام جلد دوم ص ۳۷۳ رخ ص ۳۵۳ جلد ۳

② مسیح ہندوستان میں ص ۳۷۱ رخ جلد ۱ ص ۳۹۹

③ الاستفتاء فیہ فیہ الوفی رخ جلد ۲ ص ۲۶۰

لیکن یاد رکھو!

۔ نہ نخر اٹھے گا نہ تلواریں ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آسمان ٹوٹ سکتا ہے۔ چاند اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے۔ ستارے ٹوٹ سکتے ہیں۔

ماں نے وہ بیٹا نہیں بننا جو صحیح سند کے ساتھ یہ دکھلا سکے کہ عیسیٰ مر گئے ہیں۔ دنیا کو دھوکہ دیتے

ہو کہ عیسیٰ مر گئے ہیں۔

میرا دعویٰ:

سنو مسلمانو!

میرا نبی فرماتا ہے کہ ان عیسیٰ لم یَمُتْ حسن بصری کی روایت صحیح سند کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ

اِنَّ عِيسٰی لَمْ یَمُتْ -

کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے۔

آؤ میرا دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ مجھے ایک ضعیف سے ضعیف حدیث دکھلا دیں جس میں حضورؐ نے فرمایا ہو کہ

ماث عیسیٰ -

دس ہزار انعام دوں گا۔

میں کہتا ہوں کہ حضورؐ نے فرمایا:

حسن بصری کی روایت کہ

اِنَّ عِيسٰی لَمْ یَمُتْ

کہ بے شک عیسیٰ فوت نہیں ہوئے

اور فرمایا:

وَ اِنَّهٗ رَاجِعُ الْیَکُم

اور وہ لوٹ کر تمہاری طرف آنے والا ہے۔

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ❶

قیامت سے پہلے پہلے

اور بتاؤ کہ عیسیٰ نازل ہونے کے بعد کیا کریں گے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

يَنْزِلُ وَيُؤَدِّئُهُ لَمْ يَمُوتْ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ فَيَمُوتَ فِي قَبْرِى ❷

کہ عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے اولاد ہوگی اور اسکے بعد فوت ہو کر فرمایا کہ میرے ساتھ دفن ہو گئے۔ اور یہ موت مضارع کا صیغہ ہے اسکا معنی ہے کہ فوت ہو گئے۔ یہ موت کا کیا یہ معنی ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں؟۔۔۔ نہیں

مرزائی امت قیامت تک احادیث کے ذخیرہ سے منات عیسیٰ کے الفاظ نہیں دکھلا سکتے

میرا چیلنج ہے کہ لفظ یہ موت میں دکھلاتا ہوں۔ مات تم دکھلاؤ۔

قیامت تک کوئی مرزائی "مات عیسیٰ" نہیں دکھلا سکتا۔

قادیانیوں کا امام مالکؒ پر بہتان عظیم:

اے جھوٹو!

تم امام مالکؒ کی طرف منسوب کرتے ہو کہ

قَالَ مَالِكٌ مَاتَ عِيسَى

حالانکہ امام مالکؒ بھی حیات عیسیٰ کے قائل ہیں۔

جہاں سے تم یہ عبارت نقل کرتے ہو جرأت ہے تو وہ کتاب پیش کرو جس کتاب میں یہ صاف

لکھا ہوا ہو۔ کتاب میں صاف لکھا ہوا ہے کہ یہ امام مالکؒ کا قول نہیں ہے۔ بلکہ بعد میں جس نے

یہ قول انکی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:

❶ درمنثور ص ۳۶ ج ۲

❷ مشکوٰۃ شریف ص ۸۰ فصل چالٹ

وَلِى الْعَتَبَةِ قَالَ مَالِكٌ بَيْنَ النَّاسِ قِيَامٌ يَسْتَمْعُونَ الْإِقَامَةَ الصَّلَاةَ

فَتُغْشَاهُمْ غَمَامَةٌ فَإِذَا نَزَلَ عِيسَى ❶

ترجمہ: عتبیہ میں ہے کہ کہا مالک نے لوگ نماز کے لئے بکیر کہہ رہے ہوں گے کہ

ایک بدلی چھا جائے گی اور حضرت عیسیٰ نازل ہو گئے۔

اسی طرح آپ کے مقلدین اور معتقد حیات عیسیٰ کے قائل ہیں۔ علامہ زرقانی ماکی لکھتے ہیں

دفع عیسیٰ وهو حى على الصحيح ❷

قادیانیو! تعصب کی عینک اتار دو:

ایک نبی کی حدیث تم نہیں دکھلا سکتے میں تمہیں یہ موت دکھلاتا ہوں۔ لم یمت دکھلاتا ہوں۔

تم اسکی ضد دکھلاؤ کہ مات، وہ مر گیا۔

آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ حدیث میں ہے "فَيُؤَدِّئُهُ" کہ عیسیٰ دفن کیے جائیں گے۔ یہ بھی

مضارع کا صیغہ ہے۔ کہ دفن کیے جائیں گے۔

میں اپنے قادیانی بھائیوں سے کہوں گا کہ تعصب کی عینک اتار دو۔ خدا کیلئے تعصب سے ہٹ

کر میری گفتگو کو ساعت کرو۔ خدا تمہیں ہدایت دے۔

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات انکی:

میرے متعلق تم نے مشہور کر رکھا ہے کہ یہ بڑا بد زبان ہے۔ یہ گالیاں بکتا ہے۔ یہ "ایسا"

ہے۔ یہ "ویسا" ہے لیکن میں تمہارے قادیانی سے زیادہ گالیاں نہیں دیتا۔ میرا صرف اور صرف

قصور یہ ہے کہ میں کبھی کبھی اسکی گالیاں سنایا کرتا ہوں۔

میری تو یہی مثال ہے کہ

۔ انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات انکی

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی

❶ شرح الکمال الاکمال جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۶۶ ❷ شرح مواہب لدنیہ

میں اپنے پاس سے کچھ بھی نہیں کہتا میں تو صرف وہ گالیاں سنایا کرتا ہوں جو نجاست و غلاظت اور بے حیائی کے پتلا مرزا قادیانی نے دی ہیں۔

جو ایک بازاری عورت بھی نہیں دیتی۔

اسلئے تم کہتے ہو کہ منکھور چنیوٹی گالیاں دیتا ہے۔

آؤ میں چیلنج دے رہا ہوں سنو!

میری تقریر کا ایک ایک لفظ نوٹ کرو۔ تقریر ریکارڈ ہو رہی ہے۔ میری جو گالی ہوگی وہ بھی ریکارڈ ہو جائیگی۔ اگر میری تقریر میں سوائے ان گالیوں کے جو مرزا نے علماء، مسلمان عوام، اور دوسرے لوگوں کو دی ہیں کوئی اور گالی ہو تو میں واجب القتل ہوں۔ یا میں اگر تمہارے مجھ دو مسیح اور نبی کی عبارات سے فحش گالیاں نہ دکھلا سکوں تو پھر بھی میرا خون معاف ہے۔ میں تو اسکی باتیں نقل کیا کرتا ہوں۔

میری تقریر کا جواب دو:

تم نے میرے متعلق ایک پروپیگنڈا کر رکھا ہے کہ اسکے قریب مت جانا اسکی باتیں نہ سننا۔ سنو!

اگر تم میں جرأت ہے تو میری تقریر کا جواب دو۔

آؤ نبی کی حدیث دکھلاتا ہوں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ ”بُذِّقْنِ“ کہ عیسیٰ دفن کیے جائیں گے میرے مقبرے میں۔

حضور کے مقبرہ میں تین قبریں ہیں۔ ایک ابوبکرؓ، ایک عمرؓ کی اور ایک میرے آقا ﷺ کی ہے چوتھی قبر کی جگہ پڑی ہے۔

هَذَا مَوْضِعُ قَبْرِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کی قبر کی جگہ

فرمایا ”بُذِّقْنِ“ کہ دفن کیا جائیگا۔ تم کہتے ہو کہ عیسیٰ دفن ہو گئے ہیں۔ آؤ میرا چیلنج ہے کہ

بُذِّقْنِ میں دکھلاتا ہوں اگر یہ غلط ہے تو ذُفِّنِ تم دکھلا دو۔ کہ دفن ہو گیا۔

احادیث کے پورے ذخیرہ سے ایک ضعیف حدیث بھی تم نہیں دکھلا سکتے اگر دکھلا دو تو تمہیں دس ہزار روپے کا انعام بھی دوں گا اور تمہارے ہاتھ پر بیعت بھی کروں گا۔

قادیانیوں کے پیشوا کے اخلاق کی جھلک:

مرزا کہتا ہے کہ میرے پیچھے مخالف مرد جنگلوں کے خنزیر ہو گئے اور عورتیں بھریاں ہوں گی۔ ❶ یہ قادیانیوں کے مجدد مسیح اور نبی صاحب کی زبان مبارک ہے کیا نبی کی ایسی زبان ہوتی ہے (العیاذ باللہ)

ہمارے نبیؐ تو ایک ایک امتی کو سمجھا رہے ہیں۔

وَلَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا بِاللَّعَانِ (مشکوٰۃ)

کہ مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے نہ لعنتیں کرنے والا ہوتا ہے نہ گالیاں دیتا ہے نہ فحش کام کرتا ہے۔

مرزا نے وہ گالی دی ہیں جیسا کہ ایک عام شریف آدمی بھی تھوڑی نہیں کر سکتا۔ یہ قادیان کا مسیح کذاب ہے۔ جسکو بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی (العیاذ باللہ)۔۔۔ ولی، مجدد، مسیح اور نبی مان بیٹھے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

مسلمانو! تمہاری غیرت کدھر گئی؟

لیکن دوستو!

میں اصل بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو آپ کو خنزیر سمجھتے ہیں تمہاری بیویوں کو کتیا سمجھتے ہیں۔ کنجریوں کی اولاد کہتے ہوں اور تمہارے اندر اتنی بھی غیرت نہ ہو کہ تم انکے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ، پیو، انکے ساتھ مجلس میں جا کر بیٹھو۔ جو مجھے کنجری کا بیٹا کہے اسکے ساتھ کھانے کا مقصد یہ ہوا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے ٹھیک کہتا ہے۔ اگر تم میں غیرت ہے تو انکے پاس بھی نہ بھگو۔ لیکن اگر پھر بھی تم نبی

صحابہ، اہلبیت کے گستاخوں اور ختم نبوت کے منکروں کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ، پیو تو ڈوب کر مر جاؤ۔ کیا یہ بے غیرتی کی انتہا نہیں ہے؟

قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق:

فرق نمبر 1:-

تم کہتے ہو کہ ارے ہم ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں سے بھی تو کھانی لیتے ہیں۔ تجارت بھی کر لیتے ہیں اگر قادیانیوں کے ساتھ بھی کھالیا اور تجارت کر لی تو کیا فرق ہو جائیگا؟ آؤ مسئلہ سمجھو!

آج چنیوٹی آیا ہے مسئلہ کھل کر سمجھا جائیگا۔

سنو!

ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، اور قادیانی میں کیا فرق ہے؟

یہودی، ہندو، سکھ وغیرہ آپ کے ملک میں رہ سکتا ہے۔

اپنی عبادت کر سکتا ہے۔

تجارت کر سکتا ہے۔

ہندو اپنے آپکو ہندو کہتا ہے۔

عیسائی اپنے آپکو عیسائی کہتا ہے۔

یہودی اپنے آپکو یہودی کہتا ہے۔

سکھ اپنے آپکو سکھ کہتا ہے۔

اور ہمیں کیا کہتے ہیں؟۔۔۔ مسلمان

لیکن قادیانی اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں اور ہمیں کافر کہتے ہیں۔ فرق ہوا یا نہ ہوا (فرق ہوا) یہ ہمیں چہنشی، کافر، کتوں کی اولاد اور خنزیر کہتے ہیں۔ کیا سکھ، یہودی، عیسائی بھی ہمیں یہ گالیاں دیتے ہیں؟ (نہیں)

تو فرق ثابت ہوا کہ سکھ، ہندو، عیسائی اپنے آپکو کافر اور ہمیں مسلمان کہتا ہے۔ لیکن قادیانی اپنے آپکو مسلمان اور ہمیں کافر کہتے ہیں۔

فرق نمبر 2:-

دوسرا فرق یہ ہے کہ قادیانی مرتد ہیں یا زندیق ہیں۔ حکومت نے قادیانیوں کو ابھی تک غیر مسلم قرار دیا ہے۔ قادیانی ابھی تک کیا ہیں؟۔۔۔ غیر مسلم کافروں کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔

علماء کی اور آپ کی کوششوں اور قریبانوں سے 1974ء میں یہ طے ہو گیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ کافر ہیں۔ لیکن کافروں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ان میں یہ تعین کرنا ہے کہ ان میں یہ کونسی قسم ہے۔

دیکھئے!

عیسائی، یہودی

اہل کتاب وہ بھی کافر ہیں

ہندو اور سکھ بھی کافر ہیں

ذنی بھی کافر

مشرک و منافق بھی کافر

مرتد بھی کافر

زندیق بھی کافر

کافروں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ علماء جانتے ہیں۔

ہر کافر کا حکم علیحدہ ہے۔

دیکھئے عیسائی کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال۔

عیسائی عورت سے نکاح کرنا جائز۔

اس میں نظام مصطفیٰ نہیں آسکتا۔ کیونکہ جس مصطفیٰ علیہ السلام کی بدولت یہ نظام ملا ہے۔ جب تک اس کی عزت و ناموس کا تحفظ نہیں کرے گا اس ملک میں اس وقت تک اسلامی نظام نہیں آسکتا۔ آپ اس کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

پہلے اس کا انتظام کیجئے۔ یہاں ہر مرتد کو اجازت ہے۔ کہ کھلی تبلیغ کر رہا ہے۔

عیسائیوں کو چھٹی۔

قادیانیوں کو چھٹی۔

میں نے کہا کہ ایک طرف آپ اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں کرتے ہیں اور دوسری طرف اسلام دشمن طاقتوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ پہلے ان پر پابندی لگاؤ۔ اسلامی ملک میں کسی غیر مسلم کو کفر و ارتداد کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ میں نے کہا کہ گاڑی کے دو پیسے ہیں۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر

دونوں کو استعمال کریں تو بات بنے گی۔

ایک طرف آپ اسلامی نظام کیلئے کوششیں کر رہے ہیں۔

اور دوسری طرف جو اسلام دشمن طاقتیں ہیں ان پر پابندی بھی نہ لگائیں، انہیں کھلی چھٹی دے رکھیں۔ تو اس سے کبھی اسلام نہیں آئے گا۔

آج بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ (صدر ضیاء) اسلامی نظام لانے میں مخلص ہیں تو مقام انبیاء اور مقام ختم نبوت کا تحفظ کریں۔ ورنہ اسلامی نظام کے دعوے جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری باتوں کو چھوڑ کر پہلے مقام نبوت کا تحفظ کیا ہے۔ اسلام کے اس بنیادی عقیدے کی حفاظت کی تھی۔ اگر ختم نبوت نہیں تو پورا دین ختم ہو جاتا ہے۔ پورے دین کی بنیاد اور روح ختم نبوت ہے۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کرو:

آجکل میں سیرت کے ہر چلے میں یہ بیان کر رہا ہوں اور آپ کی سیرت کا یہ فرض ہے کہ ہم مقام محمد ﷺ کا تحفظ کریں اور جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے یا جھوٹی نبوت کی تبلیغ کرے اس کے لئے وہی سزا ہو جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری کی تھی۔

من ارتد فاقتلواۃ۔۔۔ مرتد کو قتل کرو۔

اسلام میں مرتد کی سزا کیا ہے؟۔۔۔ قتل

سب سے پہلے مرتد کی سزا نافذ کرو۔ کہ جو مرتد ہوا اس کو قتل کرو۔ میں آپکو یقین سے کہتا ہوں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو بائیس ہزار قتل کرنے پڑے تھے اور آج تو شاید بائیس بھی قتل نہ کرنے پڑیں۔ ایک ہی مرزا ناصر جو انکی جماعت کا امیر ہے اسے ہی قتل کر دہا باقی سب تو بہ کر لیں گے۔ یہ اتنے ہی پکے نہیں میں کہتا ہوں اگر بائیس ہزار ہی قتل کرنے پڑیں تو کیا ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو بارہ سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جمعین قتل کرا کر بائیس ہزار کا فر مرتد قتل کرائے تھے۔ تو آج اگر ضیاء الحق کو بائیس لاکھ بھی قتل کرنے پڑیں تو ان کا فرض ہے کہ نبی کے دین اور ختم نبوت کی حفاظت کیلئے وہ کریں۔

اور میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان اس وقت پاک ہوگا جب ان مرتدوں سے پاک ہوگا۔

وہ ملک پاک نہیں ہے جس میں محمد علیہ السلام کے باقی رہتے ہوں۔ جس میں مرتد رہتے ہوں۔ کسی اسلامی ملک میں کوئی مرتد تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

مسئلہ یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی اجازت دی جاتی ہے۔ تین دن کے اندر یا تو بہ کر لو یا ہمارا ملک چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں کرتا تو مرتد کی سزا قتل ہے۔ قادیانی ہندو اور سکھ کی طرح نہیں ہیں۔ اگر آج مرتد کی سزا نافذ ہو جائے یا تو یہ تو بہ تابع ہو جائیں گے یا تین دن کے اندر ملک چھوڑ جائیں گے یا انکی گردنیں اڑادی جائیں گی۔

بس۔ یہی علاج ہے۔

دینی غیرت کی بیداری ہماری اولین ضرورت:

ارے ہندو اور سکھ تو ذمی ہیں۔ کاروبار کر سکتا ہے اور مرتہ تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ اسلامی ملک میں اسکو کاروبار کی اجازت نہیں ہے۔ اسلئے قادیانی سے لین، دین کرنا، کھانا پینا حرام ہے۔ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ اگر مسلمانوں میں غیرت ہو تو ان کے قریب نہ جائیں۔

جو ہمیں خنزیر کہتا ہے۔

جو ہمیں کنجریوں کی اولاد کہتا ہے۔

انکے ساتھ کھاتے پیتے ہوئے کوئی غیرت نہیں ہے

جو محمد مصطفیٰ علیہ السلام کا باقی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتا ہے؟

اس سے ہماری غیرت میں کوئی جھنجھش نہیں آتی۔

نہ ایمان رہتا ہے نہ غیرت رہتی ہے۔

مرزا یوں کے اخلاق کی حقیقت:

بعض کہتے ہیں کہ قادیانی بڑے خوش اخلاق ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انکا جو نبی تھا وہ تو بد اخلاق ہے اسکی امت کیسے اخلاق والی ہو سکتی ہے؟

میں نے آپکو انکی مغلظات نہیں سنائیں اگر سنا تا تو آپ پر حقیقت واضح ہوتی۔

[illegible][illegible][illegible]

عورتوں سے ”مُنکھیاں“ وہ بھراتا تھا

ہر قسم کا عیب اس میں۔۔۔۔۔ تھا۔

[illegible]

ہزار ہزار لغتیں وہ بھیجتا تھا۔

اس کی امت کیسے خوش اخلاق ہو سکتی ہے؟

یہ جو چائے پلا دیتے ہیں یا میٹھی زبان سے بولتے ہیں یہ اخلاق نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں:

یہ اخلاق ایسے ہیں جیسے بازاری عورت کے ہیں۔ بازاری عورت کی زبان بھی تو میٹھی ہوتی

ہے۔ اگر وہ پیشگی زبان استعمال نہ کرے تو وہ شکار کیسے پھنسا سکتی ہے؟

بازاری عورت کا اخلاق اور اسکی مٹھاس جیسے شکار کیلئے ہے ایسے ہی انکا اخلاق بھی آپ کا

ایمان شکار کرنے کیلئے ہے۔

آپکو چائے پلا کر

آپ کو کھانا کھلا کر

پیشگی زبان بولکر

آپ کو ”نوکری“ کا لالچ دیکر

”چھو کری“ کا لالچ دیکر

آپ کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

نوکری و چھوکری کا لالچ تو عام ہے۔ میرے پاس ثبوت ہیں۔ یہ اخلاق نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ انکی مثال ایسے ہے۔ جیسے دربارِ مچھلی کے شکاری جاتے ہیں۔ اور وہ مچھلی کا

ایک چھوٹا سا بچہ ”کیڑا“ لیتے ہیں اور کھانا لیتے ہیں اسکو ایک ڈوری سے باندھتے ہیں۔ وہ کیڑا اس

کانٹے بڑا کر دریا میں بھینک دیتے ہیں تاکہ مچھلی سمجھے کہ ”حاتم طائی کا باب“ آگیا ہے۔

دیکھئے وہ کیسی ہمدردی کر رہا ہے کیسا اخلاق سے کہ مہری خوراک دریا میں پھنجا رہا ہے۔ لیکن

بھولی مچھلی تھمتے کہا۔۔۔ وہ تھمتے کھانے کیلئے سب کچھ کر رہا ہے۔

سہ قادیانی جو تمہارے ساتھ اخلاقاً کر رہا ہے۔ تم ایمان برپا کرنے کیلئے۔ شکار کرنے کیلئے

سے۔ اخلاق کرتا تو میرے ساتھ کرتا، میرا نام لو اور پھر انکار نہ دیکھو۔ میرے ساتھ کبھی نہیں

کہنے لگا کہ ہاں! مجھ سے غلطی ہو گئی۔ اب مجھے چندہ دو کہ میں مینار بنادوں۔ ایک اشتہار چھاپا ہے اسکا نام ہے ”چندہ برائے منار کا مسخ“۔^① یہ کیسی ”الوقوم“ ہے۔

مرزا یوں کو چاہیے تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کہتے کہ اگر تو مسیح تھا تو منار پہلے ہونا چاہیے تھا یا ہم سے تو نے چندہ لیکر بنانا تھا؟۔۔۔ یہ کیسی بے وقوف قوم ہے اس سے کہتی کہ ارے تو مسیح ہوتا۔۔۔ تو منار پہلے ہوتا تو اسپر نازل ہوتا یا چندہ ہم سے لیکر منار بنانا ہے؟ اب منار شروع ہوا۔ اب منارہ کی تکمیل سے قبل ہی مرزا قادیانی فوت ہو گیا۔

”واہ اللہ تیری قدرت“

جس منارہ پر مسیح نے اپنے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کرنا تھا وہ مسیح صاحب منارہ کی تعمیر سے پہلے ہی فوت ہو کر ایک قوم کو فتنہ میں ڈالکر چلے گئے۔ لیکن وہ مینارہ بعد میں بنا۔ انکی زندگی میں مسیح صاحب کا منارہ نہ بنا۔

لطیفہ:

یہ تو ایسے ہی ہوا جیسے ایک ”بھنگی“ تھا وہ افیون کھاتا تھا۔ وہ جنگل میں قضائے حاجت کیلئے گیا اور پانی کا لونہا بھی ساتھ لے گیا۔ لونہا ٹوٹا ہوا تھا اس نے کہا کہ میرے قضائے حاجت کے فارغ ہونے تک سب پانی بہ جا ریگا۔ لہذا میں پیشاب کرنے سے پہلے ہی استنجا کر لوں۔ پاخانہ چلو بعد میں آریگا۔ اسی طرح حضرت صاحب پہلے آگئے اور منارہ بعد میں بنا اور وہ بھی انکی وفات کے بعد۔ فیما للعجب۔

حضرت عیسیٰؑ کی دوزرد چادروں کے متعلق مرزا کا ہذیان:

چلو اب مینارہ بھی بن گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی جو دوزرد چادریں ہو گئی۔ اب کہتا ہے کہ اس سے مراد یہ کپڑے کی چادریں نہیں بلکہ اس سے مراد وہ بیماریاں ہیں۔ ایک نچلے دھڑ والی، ایک

① خطبہ الہامیہ ص ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴

وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ يَلِدِ النِّسَاءُ

کہ آپ جیسا آج تک ماں نے کوئی بیٹا جنای نہیں ہے۔ دیکھنا کیا ہے؟

جب آپ جیسا پیدا ہی کوئی نہیں ہوا۔

آگے فرمایا:-

خُلِقْتُ مَبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

کہ اے آمنہ کے لال علیہ السلام اللہ نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے۔

کہہ دو کہ نبی ہر عیب سے پاک ہوتا ہے (بے شک)

آگے فرمایا:-

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

گویا آپ ایسے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے۔

کوئی آدمی کہتا ہے کہ میرے اندر عیب ہو؟ (نہیں)

حضور بے عیب۔ ہر نبی بے عیب۔

کیوں؟ اللہ تو قادر ہے چاہے وہ عیب والا بنے لیکن وہ خود بے عیب ہے اسلئے اسکا نبی

”نمائندہ“ بھی بے عیب ہے۔

اسلئے قادیانی اگر بالفرض والہال نبی ہوتا تو بے عیب ہوتا۔

مرزا کی عیب زدہ شخصیت:

بتاؤ دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرنا عیب ہے یا نہیں؟ (عیب ہے) جو کہے کہ عیب نہیں ہے

اسکے لئے ہاتھ اٹھا کر کہو کہ اگر یہ دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرنا عیب نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ یہ

صفت تجھے دے دیں۔ یہ تو ہوگی مرزا قادیانی کی نچلے حصہ کی چادر۔ اور اوپر والے حصہ کی چادر یہ

ہے کہ ہر وقت مجھے سر میں چکر سے چڑھے رہتے ہیں۔ مانگو لیا۔ مراق۔ سر کی بیماری لگی رہتی

ہے۔

کیا یہ ذہال۔۔۔ عیسیٰ ہو سکتا ہے؟۔۔۔ نہیں

امام مہدی کی امامت:

بہر حال جب عیسیٰ تشریف لائیں گے تو مسلم شریف کی روایت ہے امام مہدی اسوقت

موجود ہونگے اور عیسیٰ کو دعوت دیں گے کہ

تعال صل لنا

آئیے ہمیں نماز پڑھائیے۔

تو عیسیٰ فرمائیں گے کہ آپ ہی جماعت کرائیں تاکہ امت محمدیہ کا شرف واضح ہو کہ سابقہ

امتوں کا نبی محمد کے امتی کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔

حسینی خون چھپ کر نہیں بیٹھ سکتا:

مہدی غار میں نہیں چھپے ہوئے۔ ہم ایسے بزدل کو بھی مہدی ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں جو تیرہ

سوسال سے غار میں چھپ کر بیٹھا ہے۔ نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ شیعوں کی اس پر بڑی نظریں لگی ہوئی

ہیں۔ شعبان میں اور دیگر مقدس راتوں میں اسکے نام چٹیاں جاری کرتے ہیں۔

حسین رضی اللہ عنہ کا خون اس میں ہو۔ سید خاندان کا ہو اور پھر غار میں چھپ جائے۔ بلکہ

حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھا تو۔۔۔ کبھی نہ چھپتا بلکہ حسینؑ تو کر بلا بنانے والے ہیں۔ نبی

کے دین کی یہ حالت ہے۔ چوراہوں پر نبی کے دین کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہوں شعائر اللہ کی تو

ہین ہورہی ہو۔ جھوٹے نبی پیدا ہو رہے ہوں۔ دین کی بے حرمتی ہو رہی ہو۔ وہ (مہدی) سب

کچھ دیکھ بھی رہا ہو سن بھی رہا ہو لیکن وہ نماز میں بیٹھا ہو۔ ہم ایسے مہدی کو ماننے کیلئے تیار نہیں

ہیں۔

313 ”مومن“ کب اور کہاں؟

شیعوں کی ایک کتاب احتجاج طہری ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ بارحواں امام مہدی غار سے

اسوقت آئیگا جب 313 مومن ہونگے۔ اگر 313 بھی ان تمام شیعوں میں سے مومن پیدا ہو

جائیں تو وہ آجاتا۔ یا تو روایت غلط ہے اگر روایت صحیح ہے تو پھر شیعہ مومن نہیں ہیں۔ اگر یہ (شیعہ) مومن ہیں اور وہ انہیں رہا تو بولو وہ غلط ہے۔ کیونکہ انکے قول کے مطابق 313 مومنوں کے پیدا ہونے کے بعد آئے گا۔ اگر روایت صحیح ہے تو پھر یہ مومن نہیں۔ کیونکہ ۳۱۳ مومنوں کے بعد اس نے آجاتا ہے۔ جب کہ وہ ابھی تک چھپا ہوا ہے۔ خلاصہ یہی ہے کہ یا تو روایت غلط ہے اور مہدی غار میں نہیں ہے اور اگر روایت صحیح ہے تو پھر یہ شیعہ مومن نہیں ہیں۔

غار والا قرآن لے آؤ:

اور امام غار میں بیٹھا ہے۔۔۔ ستر گز لمبا اور اونٹ کی ران جتنا مونا قرآن لے گیا ہے۔ ان غریبوں کے پاس قرآن بھی نہیں ہے۔ مجبوراً یہ قرآن پڑھتے ہیں۔ جو صحابہؓ کو نہ مانے وہ صحابہؓ کا قرآن کیوں پڑھتا ہے؟ جاؤ اپنا غار والا قرآن لے آؤ۔۔۔ لیکن قرآن تو ایک ہی ہے تمہیں پارہ والا۔

شرق، مغرب، جنوب، شمال ہر جگہ یہی قرآن ہے۔

یورپ، برطانیہ، امریکہ ہر جگہ یہی قرآن ہے۔

شیعہ اس قرآن کو نہیں مانتا۔

تمہیں اس قرآن کے پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟ جب ہم نے تحریک فقہ حنفیہ کے نفاذ کی تحریک چلائی۔ تو شیعوں نے فقہ جعفریہ کے نفاذ کی تحریک چلائی۔ تو صدر رضی اللہ عنہما بحق بڑا پریشان ہوا کہ وہ اب کیا کرے؟ میں نے کہا کہ پریشانی کا ہے؟ قانون کے مسودہ میں ہے کہ وہ قانونِ قرآن و سنت کے مطابق ہو۔

ان کے قرآن کی آیات سترہ ہزار ہیں۔ موجودہ قرآن کی آیات 6666 چھ ہزار چھ سو چھیانوے ہیں۔ شیعوں کے قرآن کے مطابق تو اس میں ساڑھے دس ہزار آیات نہیں ہیں۔ وہ سترہ ہزار آیات والا قرآن۔ ستر گز لمبا اور اونٹ کی ران جتنا لمبا جو غار میں انکے بارہویں امام مہدی کے پاس ہے۔ میں نے صدر کو کہا کہ ان فقہ جعفریہ والوں سے کہو کہ میاں تم اپنا ستر گز لمبا قرآن

لے آؤ ہم تمہاری فقہ نافذ کر دیں گے۔ سنیوں کو میں راضی کر لوں گا۔ لیکن نہ قیامت تک کسی اور قرآن نے آتا ہے اور نہ تمہیں فقہ نافذ کرنی پڑے گی۔ اس قرآن کے علاوہ نہ کوئی قرآن ہے اور نہ کوئی آتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی مہدی نامی شخص آل رسول میں سے کسی غار میں چھپا ہوا ہے یہ شیعہ کا دجل و فریب ہے۔

اہلسنت کے مہدی کا تعارف:

بہر حال مہدی ہم بھی مانتے ہیں۔ نام محمد ہوگا۔ باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا رخسار پر تل کا نشان ہوگا۔ زبان میں لکنت ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ خانہ کعبہ کے سامنے مقام ابراہیم کے ساتھ ہی امام مہدی بیٹھے ہوئے ہونگے اور لوگ انکی بیعت کر رہے ہونگے۔

نوٹ:

یاد رہے کہ شیعوں کا انکی کتب کے مطابق امام مہدی کے بارے میں یہ تصور ہے کہ وہ ہمارا بارہواں امام ہے۔ جو پانچ سال کی عمر میں اصلی قرآن، صحیفہ فاطمہ، تابوتِ سکینہ وغیرہ لیکر حالات کی ناموافقت کیوجہ سے عراق میں موجود غارِ سامرہ میں چھپ گیا تھا وہ آئینہ اور تنگی حالت میں ہوگا اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔۔۔ (العیاذ باللہ) وہ ابو بکر و عمر کو سولی پر لٹکائے گا۔ عائشہ کو زندہ کر کے کوڑے مارے گا۔ سنیوں کا قتل عام کریگا۔۔۔ (العیاذ باللہ)

مرزا حج پر کیوں نہیں گیا؟

اس مرزا قادیانی کو خانہ کعبہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ ❶

یہ مہدی کیسے بنا؟ کچھ تو ہوش کرو خانپور کے مرزا نیو! آؤ اسی بات پر غور کرو اگر مرزا مہدی تھا یا عیسیٰ تو دونوں حالتوں میں اس نے حج نہ کیا۔ مرزا نے حج نہیں کیا۔ راہِ فرار اختیار کیا۔ یہ مہدی عیسیٰ کیسا؟ مہدی حج کریگا۔ عیسیٰ حج کریگا۔

مرزا یوں کی اپنی کتاب میں مرزا نے خود مانا ہے کہ عیسیٰ بھی حج کرے گا۔ ❶

مرزا قادیانی کو جب علماء نے کہا کہ سب باتیں چھوڑ و صرف ایک حج والا کام ہی کر چھوڑو کیونکہ عیسیٰ و مہدی نے توجہ کرنے ہیں اور تو نے توجہ نہیں کیا۔

مرزا کہنے لگا کہ تم بڑے عجیب ہو ایک طرف مجھے مرتد، کافر اور واجب القتل قرار دے رکھا ہے تمہارا خیال ہے کہ میں حج پر جاؤں اور قتل ہو جاؤں۔

آپکو معلوم نہیں کہ حج کی شرطوں میں لکھا ہوا ہے کہ امن بھی ہو میرے لیے تو امن نہیں ہے تمہارا تو جی چاہتا ہے۔ کہ میں جاؤں اور قتل ہو جاؤں۔ ❷

سچے مہدی و مسیحؑ کو کوئی قتل کر سکتا ہے؟

اس مضبوط الحواس سے کوئی پوچھے کہ یہ بتلاؤ اگر تو مہدی تھا یا عیسیٰ تھا تو تجھے کوئی قتل کر سکتا تھا؟ سچے مہدی کو کوئی قتل کر سکتا ہے؟ اسے تو جانا ہے۔ حج کرنا ہے۔ فوت ہونا ہے اسے کون مار سکتا ہے؟ سچے عیسیٰ نے بھی آنا ہے۔ حج بھی کرنا ہے۔ روضہ پر آکر درود و سلام بھی پڑھنا ہے حتیٰ کہ سچے عیسیٰ نے تو دفن بھی محمدؐ کے پہلو میں ہونا ہے۔

یہ (مرزا) دجال تھا۔

جھوٹا۔۔۔۔۔ تھا

کذاب۔۔۔۔۔ تھا

جانی۔۔۔۔۔ نہیں سکا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

دجال پر مکہ اور مدینہ کے دروازے بند ہیں۔

مرزا دجال تھا۔۔۔۔۔ اسلئے جانی نہیں سکا۔

❶ ایام الصلح ص ۲۹، ۳۱ ج ۱۳

❷ اخبار الفضل قادیان جلد ۷، نمبر ۲۱ ص ۷ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۴۳۳

عیسیٰ کے رفع و نزول کی حکمت الہی:

بہر حال عیسیٰ آسمان سے نازل ہو گئے۔ امام مہدی موجود ہو گئے وہ عیسیٰ کو فرما بیٹھے کہ آؤ ہمیں نماز پڑھائیے۔ عیسیٰ فرمائیں گے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں تاکہ محمد رسول اللہ کی امت کا شان واضح ہو کہ پہلی امت کا نبی مقتدی اور محمدؐ کی امت کا امتی امام ہو۔ یہ اس امت کی شان ہے۔

حضور ﷺ کا امتی کیا بن رہا ہے؟۔۔۔۔۔ امام

اور پہلی امت کا نبی کیا بن رہا ہے؟۔۔۔۔۔ مقتدی

اسلئے اللہ نے عیسیٰ کو اٹھایا اور قیامت کے قریب بھیجیں گے۔ تاکہ آکر اس امت کو بتلائیں کہ آج میری نجات بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں ہے اور تمہاری نجات بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں ہے۔ جو اصلی عیسیٰ ابن مریم ہو گئے وہ تو یہ کہیں گے کہ تمہاری اور میری نجات محمد ﷺ کی اتباع میں ہے۔

مرزا کی دعوت الی اللہ:

اور یہ جو نقلی، بنا سیتی اور چراغ بی بی کا بیٹا مرزا قادیانی عیسیٰ ہے یہ کہتا ہے کہ آج میری اتباع میں نجات ہے یہ محمد رسول اللہ کے منصب کا دعویٰ کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ جو جی مجھ پر نازل ہوئی ہے اللہ نے اسکو نوح کی کشتی کی مانند ٹھہرایا ہے۔ جو نوح کی کشتی میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا پار ہو گیا۔ ❶

آج قرآن کے ہوتے ہوئے۔

محمد ﷺ کی رسالت کی موجودگی میں۔

محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے دعویٰ کرنے والے

اگر مجھ پر ایمان نہ لے آئیں۔

اور میری وحی کا اتباع نہ کریں۔

❶ اربعین نمبر ۳ روحانی خزائن ص ۳۳۵ ج ۱۷

تو وہ جہنم میں جائیں گے۔

جو کشتی میں سوار نہیں ہوگا وہ جہنم میں جائیگا۔

جو مقام تیرے نبی کا تھا۔

اس وجہ سے اس مقام کا دعویٰ کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے عجیب و غریب دعاوی:

یہ صرف مجدد و غیرہ ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ بختی باشد ❶

کہ

کلیم خدا بھی میں ہوں، مسیح زماں بھی میں ہوں

محمد بھی میں ہوں اور بختی بھی میں ہوں۔

بلکہ مرزا کی کتاب ہے ایک غلطی کا ازالہ اس میں کہتا ہے کہ:

یہ آیت محمد رسول اللہ والذین معہ میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ ❷

کہتا ہے کہ ایک میرا نام محمد رسول اللہ رکھا گیا ہے۔

ارے اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں خاتم الانبیاء ہوں ❸ (العیاذ باللہ)

کیسی جرأت و نڈری کیساتھ یہ کافر انبیاء کرام کی توہین کرتا گیا ہے۔

حضور ﷺ کی ختم نبوت کیلئے عمدہ ترین مثال:

میں آپ کو کیا بتاؤں؟

❶ تریاق القلوب ص ۱۸۳ ج ۱۵

❷ ایک غلطی کا ازالہ ص ۴۳ ج ۱۸ ص ۲۰۷

❸ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰۸ ج ۱۸ ص ۲۱۴

حضور اکرم ﷺ نے ختم نبوت کی مثال دی ہے کہ جیسے کسی نے مکان تعمیر کیا۔ نہایت ہی

شاید ارادہ ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی۔ کیسی پیاری مثال دیکر سمجھایا۔ کہ صرف ایک اینٹ کی

جگہ باقی رہ گئی تھی مکان مکمل ہو گیا تھا تو میں نے آکر وہ مکان مکمل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

قصر نبوت کی آخری اینٹ تھے جنہوں نے آکر اس مکان کی تعمیر کامل کر دی (اب یہ مرزا قادیانی

کالی گئی)

کالی ”دبچی“ ہانڈی لیکر آیا جیسے ہندوؤں کے ہاں رواج ہے کہ وہ نظر بد سے حفاظت کیلئے

مکان کی چھت کے ایک سرے پر رکھتے ہیں۔

مرزا کی جسارت:

مرزا دجال اپنی کتاب (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۳ ج ۱۶ ص ۲۷۵) میں کہتا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلی رات کے چاند تھے۔

میں تو چودھویں رات کا چاند ہوں۔

خدا کی کر دہ لعنت ہو مرزا قادیانی تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر۔

آگے کہتا ہے کہ جو حضورؐ نے فرمایا تھا کہ:

میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں

یہ وہی الفاظ اپنے بارے کہتا ہے کہ:

میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ ❶

مرزا کا ایک اور کذب سن لو۔ تمہیں کیا کیا دہل سناؤں؟ مرزا قادیانی اپنی کتاب (براہین احمدیہ

حصہ پنجم ص ۱۱۳ ج ۱۳ ص ۱۴۳ ج ۲۱ دورِ مشین اردو ۱۳۵) میں کہتا ہے کہ

کہ روضہ آدم کہ جو تھا نامکمل اب تک

میرے آنے سے ہوا کامل بچملہ برگ و بار

❶ خطبہ الہامیہ ص ۸۷ ج ۱۶ ص ۱۷۸

﴿ختم نبوت پر قرآنی شہادت﴾

عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۹۸۶ء

لندن

ختم نبوت اور قرآنی شہادت

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ، مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ فِى مَقَامٍ اٰخَرَ ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اَنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَا اَنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هٰذٰى مِنْ
رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَرَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

صدق اللہ مولانا العلیٰ العظیم

لندن میں ختم نبوت کانفرنس جاری کرنے کی وجہ

صدر گرامی واجب الاحترام علمائے کرام

صبح سے آپ علماء کی تقاریر و خطابات سماعت فرما رہے ہیں۔ میں بھی انشاء اللہ چند اہم
مذاہرات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کروں گا۔ لندن میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیوں
کیا؟

ابھی میرے بھائی مولانا ضیاء القاسمی جیسے بتا رہے تھے کہ یہ کانفرنس پچھلے سال لندن میں
شروع ہوئی تھی۔ انشاء اللہ یہ اسی طرح انگلستان میں منعقد ہوتی رہے گی۔ قادیانی پہلے ربوہ میں
کانفرنس کرتے تھے دسمبر کی 26، 27، 28 کو ان کے مقابلے میں ان دنوں ہمارے پٹیوٹ میں
ختم نبوت کانفرنس ہو کر تھی۔

الحمد للہ حالات بدلے۔ قادیانیوں کو کافر قرار دیدیا گیا۔ ضیاء الحق نے بھی آرڈی نینس
جاری کر دیا۔ اب یہ ربوہ میں جلسہ نہیں کر سکتے انکی کانفرنس کیلئے پہلے بڑی بڑی مہمیں چلائی جاتی
تھیں۔ کراچی، کوئٹہ، پشاور تک ایڈورٹائز ہوتی تھی۔

اب الحمد للہ پاکستان میں اسلام کے نام پر اس کفر کی تبلیغ کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا گیا
ہے۔ وہاں کانفرنس ختم ہوئی تو انہوں نے اس کانفرنس کو یہاں منتقل کر لیا۔ تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دیوانے بھی انکا پیچھا کرتے رہیں گے اور یہ کانفرنس انگلستان میں انکے
مقابلے میں ہوتی رہیگی۔ اور جلد ہی انشاء اللہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچ جائیگی۔ یہ ختم نبوت
کانفرنس اس کفرستان انگلستان میں ہوتی رہے گی۔

ختم نبوت کے دلائل سیکھو:

میرے دوستو!

رد قادیانیت کے دلائل جاننا اور تبلیغ اسلام ضروری ہے۔

قبل اسکے کہ میں آپ کو دیگر مسائل کی طرف لے جاؤں کو ختم نبوت کی اس عظیم الشان کافر نس میں ختم نبوت کی ایک دلیل قرآن کریم سے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کے پاس ختم نبوت کے اسے دلائل ہوں کہ اگر کوئی قادیانی تبلیغ کر رہا ہو۔ کیونکہ یہ غیر مسلم ملک ہے یہاں پر ہر ایک کو آزادی حاصل ہے کہ جس طرح اسکے دل میں آئے کرے اور جوئی مرضی ہو مذہب اختیار کرے جس مذہب کی تبلیغ کرے اسکی مرضی۔ ہر قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کے بالقابل ہمارے مسلمان بھائی اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔ آج قادیانی جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کو العیاذ باللہ ثابت کرنے کیلئے قرآن کریم کی آیات پڑھتا ہے۔ جو لوگ واقف نہیں ہوں گے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس لیے آج آپ کو یہ عزم کرنا ہے کہ ہم ختم نبوت کے دلائل دیکھیں گے۔ اور مرزا قادیانی کے کریکٹر کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کریں گے۔

قرآن کی ابتدائی آیات ختم نبوت کی لا جواب دلیل:

میں اس وقت پہلے پارے کی ابتدائی آیات جو ختم نبوت کی روز روشن کی طرح واضح دلیل ہیں۔ پیش کروں گا۔ کہ جسکا کوئی قادیانی جواب نہیں دے سکتا۔ اگر مرزا قادیانی قبر سے اٹھ کر بھی آجائے۔ میرا چیلنج ہے وہ بھی اس دلیل کا جواب نہیں دے سکتا۔

الحمد للہ قرآن کریم کی اس دلیل کو سن کر کئی قادیانی تائب ہو کر میرے اس گنہگار ہاتھوں پر مسلمان ہو چکے ہیں۔

فیصل آباد کے ایک حاجی صاحب تھے حاجی نور حسین اور وہ مری میں رہتے تھے۔ آج سے 25 سال قبل حضرت شیخ القرآن نے مجھے راوی پنڈی بلایا۔ اور اس حاجی نور حسین کے بھائی کو بلوا کر مجھے مری بھیجا۔ دو دن صبح و شام اسکے سامنے دلائل رکھے۔ مرزا قادیانی کی کتب ساتھ تھیں ان کے حوالے نکال نکال کر بتائے۔ وہ جواب اُڑ چڑھیں دے سکتا تھا۔ لیکن مطمئن بھی نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن جب میں نے یہ آیت پیش کی۔ تو کہنے لگا۔ کہ مولانا بس! میری تسلی ہوگئی ہے۔ مجھے کلمہ پڑھا

کر مسلمان کریں۔ ابھی وہ زندہ ہے۔ اسی طرح کئی حضرات ہیں جنکو اللہ راہ راست پر لے آیا ہے۔ میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ اگر کوئی قادیانی یہاں C.I.D کیلئے بیٹھا ہو تو وہ تھوڑی دیر کیلئے جانیر دارانہ عقیدت و سوچ سے ہٹ کر غیر جانبدار ہو کر قادیانیت سے والہانہ عقیدت کی عینک اتار کر میری گفتگو سنے۔ شاید رب العالمین اس کیلئے بھی ہدایت کے دروازے کھول دیں۔ ہم قادیانیوں کے خیر خواہ ہیں۔

ہم قادیانیت کے دشمن ہیں قادیانیوں کے نہیں:

ہم قادیانیت کے دشمن ضرور ہیں۔ تھے۔ اور ہیں گے۔ لیکن قادیانیوں کے دشمن نہیں ہیں۔ میں سمجھنے جیسے کوئی مریض ہو۔ اور اسکو کوئی انتہائی برامرض ہو تو ہمیں مریض سے کوئی عداوت نہیں ہوگی۔ بلکہ مرض سے خوف اور ڈر ہوگا۔ بعینہ یہی مسئلہ قادیانیوں کے ساتھ ہے۔ انسانیت کے اعتبار سے ہمیں ان سے کوئی بغض اور عداوت نہیں ہے۔ ہمارا مقصد ہے کہ یہ جہنم کے عذاب سے بچ جائیں محمد کے دامن ختم نبوت کیساتھ وابستہ ہو جائیں۔ تو بہ تائب ہو جائیں تو ہم آج بھی انکو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔

ہم انکو اپنے سینے سے لگانے کیلئے تیار ہیں۔ ہمیں انکی ذات سے کوئی دکھ نہیں ہے۔ وہ ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ کہ وہ جہنم سے بچ جائیں۔

مرزا نیو! مرزا کے کردار کی خبر لو!

قادیانی مرزا غلام احمد کی سیرت بیان کرنے سے زہر پینے کو ترجیح دینگے۔ کل بھی عرض کیا تھا۔ آج بھی عرض کرتا ہوں کہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک طریقہ نہ مناظرہ کا دونوں فریق اپنے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں۔ اور عوام فیصلہ کر لیتی ہے۔ بیج فیصلہ کر لیتا ہے۔ میں آج ایک بار پھر اس عالمی و عظیم الشان کانفرنس میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر (نجس) کو چیلنج کرتا ہوں کہ آؤ تم مرزا قادیانی کو اپنی کتابوں ہی کی رو سے شریف انسان ثابت کرو۔ تم قیامت کی صبح تک ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ مولانا لال حسین اختر جی فرمایا کرتے تھے

کہ قادیانی زہر کا یہالہ پی سکتا ہے۔ مرزا کی سیرت پر بحث نہیں کر سکتا ہے۔ آج میں پھر دعوتِ دج ہوں کہ مرزا طاہر! طاہر کہ نجس؟ (نجس) کیا اس نے میرے مقابلے میں اپنی شرافت کی قسم کھائی ہے؟۔۔۔ نہیں

تو پھر مجھے حق ہے کہ:

اسکو کہیں! مرزا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا باپ..... نبی

[illegible]

پلیڈ کا۔۔۔۔۔ پلیڈ کا۔۔۔۔۔ پلیڈ

اے قادیانیو!

تم ہمیں کہتے ہو کہ یہ مہذب زبان استعمال نہیں کرتے۔ ذرا اپنے دادا کی زبان اپنی کتابوں میں دیکھو، ہم تو مسلمانوں کو صرف اسکی زبان بتلاتے ہیں۔
ہم گالی نہیں دیتے۔

مرزا ظاہر کا دادا مناظرے کرتا تھا۔ سکھوں سے اور عیسائیوں سے۔ دیگر قوموں سے تو اسے کونسا ڈر ہے۔ آئے کہ چیخ قبول کرے۔ دنیا کا جو سما ملک اسکی مرضی چاہے مقرر کرے۔ لندن میں جس ہال میں اسکی مرضی ہے۔ مقرر کرے آئے بحث کرے۔ مناظرہ کرے۔ لیکن یاد رکھو! نہ نخبگر اٹھے گا نہ تلواریں ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مرزا کی شخصیت و کردار:

ابھیں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی ذات پر ہمارے ساتھ بحث کر سکے۔ آؤ ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ ❶

① خطوط امام بنام غلام ص ۵۵ از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی

دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بائیاں جوتا دائیں میں پہنتا تھا۔ اوپر کا کالج نیچے بٹن میں اور نیچے والا اوپر میں کیسا کارٹون ہوتا ہوگا؟ ❶

آج تین چار سال کا بچہ بھی دائیں بائیں کی پہچان رکھتا ہے۔ مرزا کی بیوی نے اس کے جوڑے پر دائیں بائیں کے نشان بھی لگائے۔ لیکن پھر بھی الٹائی پہناتا تھا۔ اگر ہم یہ ثابت نہ کر سکے تو ہماری سزا جو مرضی اور اگر وہ شراب پیتا تھا۔ اور دیوانوں جیسی حرکتیں کرتا تھا۔ اور پھر مقابلہ آمنے کے لال جیسے مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

جو بچپن کے عالم کے اندر بھی حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب کبھی میرا جی چاہتا کہ میں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جھسے والی چھاتی سے اضافی طور پر انکے دوسرے بھائی کے جھسے والی چھاتی سے دودھ پلاؤں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکو منہ بھی نہیں لگاتے تھے۔ مقابلہ آمنہ کے لال سے جو اماں کی گود میں بھی دائیں بائیں کی تمیز رکھتے تھے۔ انکے مقابلے میں اس بے ایمان کے بارے میں کیا کہا گیا؟

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
محمد پھر اتر آئے ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں ②
(العباد باللہ)

مرزا قادیانی کا آسمان کو ہلا دینے والا دعویٰ:

العیاذ باللہ یہ چراغِ نبی کے گھر پیدا ہونے والا بد معاش آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

① میرت المہدی جلد دوم ص ۱۴۶ روایت نمبر ۴۳۳، ص ۶۷ روایت نمبر ۳۸ ج ۱

② اخبار پیدر ۱۲۵ کتب

وہاں سے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے تم سے کچھ نہیں سنا ہے۔
- وہاں سے پہلے ہی کہہ دیا کہ میں نے تم سے کچھ نہیں سنا ہے۔

[illegible][illegible]

۱۰: اور کی سہنہ سے مینا کے کہنا

ماہنامہ سائنس و صنعت - ستمبر ۱۹۷۷ء

۵۰۰ تہمتیں پتھر پتھر سے لگائی گئیں۔

۱۰۹

[illegible]

۱۹۔ اے مجھ کو بتا کہ اس پر قیامت کی کیا آفتیں آئیں گی۔

کے لئے ہے اور اس کے لئے کہ وہ اس کے لئے ہے

[illegible]

ہم نے ان کی باتوں سے متاثر ہو کر ان کے لیے کچھ کرنا شروع کیا۔

۱۰۰

129

[illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۴۰۰) ((المؤمنين)) الذين كفروا ولا يأتونك من قبلهم بأية حجة

۱۱۷۲-۱۱۷۳

۱۶۸۱/۱۲۸۲ :-

سید محمد حسین علی نقوی صاحب مدظلہ العالی:

میت-۱۰

سیدنا ابوبکرؓ کے قتل کے بعد حضرت عمرؓ نے اپنی جگہ پر بیٹھ کر حضرت عثمانؓ کو بلا کر کہا کہ:

[illegible]

● ၁၉၄၆ ခုနှစ် ဇူလိုင်လ ၁ ရက်နေ့

ក្រុមហ៊ុន ភីអិលអិល ភីអិលអិល ភីអិលអិល

تتضمن دورة التدريب على:

۱- در صورتی که در یک سال، بیش از یک بار به دلیل مشکلات مالی و اقتصادی، نیاز به دریافت وام داشته باشید، می‌توانید درخواست وام مجدد کنید.

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا فَتَدَارَكُوا أَلَمًا لَّيِّنًا

۱- در این کتاب، به بیان احوال و سیرت ائمه و اولاد ائمه پرداخته شده است.

میں نے یہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔ (۱۰۰) (۱۱۰) (۱۲۰) (۱۳۰) (۱۴۰) (۱۵۰) (۱۶۰) (۱۷۰) (۱۸۰) (۱۹۰) (۲۰۰) (۲۱۰) (۲۲۰) (۲۳۰) (۲۴۰) (۲۵۰) (۲۶۰) (۲۷۰) (۲۸۰) (۲۹۰) (۳۰۰) (۳۱۰) (۳۲۰) (۳۳۰) (۳۴۰) (۳۵۰) (۳۶۰) (۳۷۰) (۳۸۰) (۳۹۰) (۴۰۰) (۴۱۰) (۴۲۰) (۴۳۰) (۴۴۰) (۴۵۰) (۴۶۰) (۴۷۰) (۴۸۰) (۴۹۰) (۵۰۰) (۵۱۰) (۵۲۰) (۵۳۰) (۵۴۰) (۵۵۰) (۵۶۰) (۵۷۰) (۵۸۰) (۵۹۰) (۶۰۰) (۶۱۰) (۶۲۰) (۶۳۰) (۶۴۰) (۶۵۰) (۶۶۰) (۶۷۰) (۶۸۰) (۶۹۰) (۷۰۰) (۷۱۰) (۷۲۰) (۷۳۰) (۷۴۰) (۷۵۰) (۷۶۰) (۷۷۰) (۷۸۰) (۷۹۰) (۸۰۰) (۸۱۰) (۸۲۰) (۸۳۰) (۸۴۰) (۸۵۰) (۸۶۰) (۸۷۰) (۸۸۰) (۸۹۰) (۹۰۰) (۹۱۰) (۹۲۰) (۹۳۰) (۹۴۰) (۹۵۰) (۹۶۰) (۹۷۰) (۹۸۰) (۹۹۰) (۱۰۰۰) (۱۰۱۰) (۱۰۲۰) (۱۰۳۰) (۱۰۴۰) (۱۰۵۰) (۱۰۶۰) (۱۰۷۰) (۱۰۸۰) (۱۰۹۰) (۱۱۰۰) (۱۱۱۰) (۱۱۲۰) (۱۱۳۰) (۱۱۴۰) (۱۱۵۰) (۱۱۶۰) (۱۱۷۰) (۱۱۸۰) (۱۱۹۰) (۱۲۰۰) (۱۲۱۰) (۱۲۲۰) (۱۲۳۰) (۱۲۴۰) (۱۲۵۰) (۱۲۶۰) (۱۲۷۰) (۱۲۸۰) (۱۲۹۰) (۱۳۰۰) (۱۳۱۰) (۱۳۲۰) (۱۳۳۰) (۱۳۴۰) (۱۳۵۰) (۱۳۶۰) (۱۳۷۰) (۱۳۸۰) (۱۳۹۰) (۱۴۰۰) (۱۴۱۰) (۱۴۲۰) (۱۴۳۰) (۱۴۴۰) (۱۴۵۰) (۱۴۶۰) (۱۴۷۰) (۱۴۸۰) (۱۴۹۰) (۱۵۰۰) (۱۵۱۰) (۱۵۲۰) (۱۵۳۰) (۱۵۴۰) (۱۵۵۰) (۱۵۶۰) (۱۵۷۰) (۱۵۸۰) (۱۵۹۰) (۱۶۰۰) (۱۶۱۰) (۱۶۲۰) (۱۶۳۰) (۱۶۴۰) (۱۶۵۰) (۱۶۶۰) (۱۶۷۰) (۱۶۸۰) (۱۶۹۰) (۱۷۰۰) (۱۷۱۰) (۱۷۲۰) (۱۷۳۰) (۱۷۴۰) (۱۷۵۰) (۱۷۶۰) (۱۷۷۰) (۱۷۸۰) (۱۷۹۰) (۱۸۰۰) (۱۸۱۰) (۱۸۲۰) (۱۸۳۰) (۱۸۴۰) (۱۸۵۰) (۱۸۶۰) (۱۸۷۰) (۱۸۸۰) (۱۸۹۰) (۱۹۰۰) (۱۹۱۰) (۱۹۲۰) (۱۹۳۰) (۱۹۴۰) (۱۹۵۰) (۱۹۶۰) (۱۹۷۰) (۱۹۸۰) (۱۹۹۰) (۲۰۰۰) (۲۰۱۰) (۲۰۲۰) (۲۰۳۰) (۲۰۴۰) (۲۰۵۰) (۲۰۶۰) (۲۰۷۰) (۲۰۸۰) (۲۰۹۰) (۲۱۰۰) (۲۱۱۰) (۲۱۲۰) (۲۱۳۰) (۲۱۴۰) (۲۱۵۰) (۲۱۶۰) (۲۱۷۰) (۲۱۸۰) (۲۱۹۰) (۲۲۰۰) (۲۲۱۰) (۲۲۲۰) (۲۲۳۰) (۲۲۴۰) (۲۲۵۰) (۲۲۶۰) (۲۲۷۰) (۲۲۸۰) (۲۲۹۰) (۲۳۰۰) (۲۳۱۰) (۲۳۲۰) (۲۳۳۰) (۲۳۴۰) (۲۳۵۰) (۲۳۶۰) (۲۳۷۰) (۲۳۸۰) (۲۳۹۰) (۲۴۰۰) (۲۴۱۰) (۲۴۲۰) (۲۴۳۰) (۲۴۴۰) (۲۴۵۰) (۲۴۶۰) (۲۴۷۰) (۲۴۸۰) (۲۴۹۰) (۲۵۰۰) (۲۵۱۰) (۲۵۲۰) (۲۵۳۰) (۲۵۴۰) (۲۵۵۰) (۲۵۶۰) (۲۵۷۰) (۲۵۸۰) (۲۵۹۰) (۲۶۰۰) (۲۶۱۰) (۲۶۲۰) (۲۶۳۰) (۲۶۴۰) (۲۶۵۰) (۲۶۶۰) (۲۶۷۰) (۲۶۸۰) (۲۶۹۰) (۲۷۰۰) (۲۷۱۰) (۲۷۲۰) (۲۷۳۰) (۲۷۴۰) (۲۷۵۰) (۲۷۶۰) (۲۷۷۰) (۲۷۸۰) (۲۷۹۰) (۲۸۰۰) (۲۸۱۰) (۲۸۲۰) (۲۸۳۰) (۲۸۴۰) (۲۸۵۰) (۲۸۶۰) (۲۸۷۰) (۲۸۸۰) (۲۸۹۰) (۲۹۰۰) (۲۹۱۰) (۲۹۲۰) (۲۹۳۰) (۲۹۴۰) (۲۹۵۰) (۲۹۶۰) (۲۹۷۰) (۲۹۸۰) (۲۹۹۰) (۳۰۰۰) (۳۰۱۰) (۳۰۲۰) (۳۰۳۰) (۳۰۴۰) (۳۰۵۰) (۳۰۶۰) (۳۰۷۰) (۳۰۸۰) (۳۰۹۰) (۳۱۰۰) (۳۱۱۰) (۳۱۲۰) (۳۱۳۰) (۳۱۴۰) (۳۱۵۰) (۳۱۶۰) (۳۱۷۰) (۳۱۸۰) (۳۱۹۰) (۳۲۰۰) (۳۲۱۰) (۳۲۲۰) (۳۲۳۰) (۳۲۴۰) (۳۲۵۰) (۳۲۶۰) (۳۲۷۰) (۳۲۸۰) (۳۲۹۰) (۳۳۰۰) (۳۳۱۰) (۳۳۲۰) (۳۳۳۰) (۳۳۴۰) (۳۳۵۰) (۳۳۶۰) (۳۳۷۰) (۳۳۸۰) (۳۳۹۰) (۳۴۰۰) (۳۴۱۰) (۳۴۲۰) (۳۴۳۰) (۳۴۴۰) (۳۴۵۰) (۳۴۶۰) (۳۴۷۰) (۳۴۸۰) (۳۴۹۰) (۳۵۰۰) (۳۵۱۰) (۳۵۲۰) (۳۵۳۰) (۳۵۴۰) (۳۵۵۰) (۳۵۶۰) (۳۵۷۰) (۳۵۸۰) (۳۵۹۰) (۳۶۰۰) (۳۶۱۰) (۳۶۲۰) (۳۶۳۰) (۳۶۴۰) (۳۶۵۰) (۳۶۶۰) (۳۶۷۰) (۳۶۸۰) (۳۶۹۰) (۳۷۰۰) (۳۷۱۰) (۳۷۲۰) (۳۷۳۰) (۳۷۴۰) (۳۷۵۰) (۳۷۶۰) (۳۷۷۰) (۳۷۸۰) (۳۷۹۰) (۳۸۰۰) (۳۸۱۰) (۳۸۲۰) (۳۸۳۰) (۳۸۴۰) (۳۸۵۰) (۳۸۶۰) (۳۸۷۰) (۳۸۸۰) (۳۸۹۰) (۳۹۰۰) (۳۹۱۰) (۳۹۲۰) (۳۹۳۰) (۳۹۴۰) (۳۹۵۰) (۳۹۶۰) (۳۹۷۰) (۳۹۸۰) (۳۹۹۰) (۴۰۰۰) (۴۰۱۰) (۴۰۲۰) (۴۰۳۰) (۴۰۴۰) (۴۰۵۰) (۴۰۶۰) (۴۰۷۰) (۴۰۸۰) (۴۰۹۰) (۴۱۰۰) (۴۱۱۰) (۴۱۲۰) (۴۱۳۰) (۴۱۴۰) (۴۱۵۰) (۴۱۶۰) (۴۱۷۰) (۴۱۸۰) (۴۱۹۰) (۴۲۰۰) (۴۲۱۰) (۴۲۲۰) (۴۲۳۰) (۴۲۴۰) (۴۲۵۰) (۴۲۶۰) (۴۲۷۰) (۴۲۸۰) (۴۲۹۰) (۴۳۰۰) (۴۳۱۰) (۴۳۲۰) (۴۳۳۰) (۴۳۴۰) (۴۳۵

۱۰۰

آپ ان اسکا کوئی نمائندہ آکر اپنے مذہب کی صداقت ثابت کر سکا۔ الحمد للہ ہم اس عظیم الشان فتح ہر سال وہاں جاتے رہے۔ اور انکو دعوت دیتے رہے۔ ۱۹۶۵ء میں مرزا ناصر جانشین بنا۔ اسکو بھی مباہلہ کی دعوت دی۔ آؤ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ اسکے بعد مرزا طاہر خلافت کا جانشین بنا اسکو بھی مباہلہ کی دعوت دی۔ آؤ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کا غضب نازل ہو۔ ایمان سے تلاء کہ حق و باطل کے آخری فیصلے کیلئے خدا کے اس بتائے ہوئے طریقے میں اگر مرزا کی صداقت میں میدان میں آنے کی جرأت کیوں نہیں؟

مرزا طاہر کو دعوت مباہلہ:

آج انگلستان میں ختم نبوت کی عظیم الشان کانفرنس میں مرزا طاہر کو پھر وہی دعوت دیتا ہوں کہ آؤ تمہارا دوا بھی جھوٹا ہے۔ تمہارا باپ بھی جھوٹا ہے۔ تم بھی جھوٹے ہو۔ جرأت ہے تو میدان مباہلہ میں قدم رکھ کر دکھاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ جھوٹے ہیں۔ کبھی میدان میں نہیں آسکتے۔ تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ:

میں آپ کی خدمت میں قرآن مجید کے پہلے پارے میں سے ابتدائی آیات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس کی دلیل کو یاد رکھیں۔ کسی قادیانی سے گفتگو ہو تو آپ ان آیات کو بطور دلیل ختم نبوت پیش کر سکتے ہیں۔

جو قرآن کریم پڑھے ہوئے ہیں انہیں تو یہ آیت یاد ہوگی اور جو قرآن کریم نہیں پڑھے ہوئے ان سے میری درخواست ہے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں۔

مسلمان تبلیغ نہیں کرتے:

میری خواہش یہ ہے کہ آپ ایک ختم نبوت پر دلیل ایک حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اور ایک مرزا کے جھوٹے ہونے پر دلیل یاد کریں۔ اگر آپ نے میری باتوں کو پلے باندھ لیا تو انشاء اللہ کوئی قادیانی آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ کو چاہیے کہ آپ از خود تبلیغ کریں! اگر وہ قادیانی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جو جھٹکے ہوئے ہیں۔ تو آپ کیوں نہیں کرتے جو راہ درست پر ہیں۔ تاکہ جھٹکے

ہوئے صحیح راستے پر آجائیں۔ اگر آپ نے اس چیز کی کوشش کی تو اسکے اچھے ثمرات مرتب ہونگے۔ (ان شاء اللہ)

دلیل ختم نبوت

آیات کا ترجمہ و تشریح:

(الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِأَخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝)

(البقرة)

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے والے مومنین کو چند نشانیاں اور علامات بتلائی ہیں۔ کہ وہ ایمان لے آتے ہیں۔ اس وحی پر جو آپ پر نازل ہوئی اور اس پر بھی جو آپ سے قبل کی ہے۔ اور قیامت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اور یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اللہ نے فرمادیا کہ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اور کامیاب..... کون؟ جو وہ جیوں پر ایمان لے آئیں۔

کون..... کہہ رہا ہے؟

رب..... کہہ رہا ہے۔

کہ جو وہ جیوں پر ایمان لے آئے وہ کامیاب ہے۔

وہ..... وحیاں

ایک وہ وحی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور ایک وہ وحی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہوئی۔

یہ بتلاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کی جو وحی ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے؟۔۔۔ نہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرنا صرف ایمان لے آنا ضروری ہے۔ اسکے بغیر ہم مسلمان نہیں۔ اگرچہ وہ وحی آج ہم میں صحیح حالت میں موجود بھی نہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو اسکا یا اسکی وحی کا تو خصوصیت سے ذکر ہوتا۔ لیکن اسکا ذکر نہیں ہے۔ اگر حضور صلی اللہ

اگر ان پر ایک زبان میں وحی ہوئی ہے تو مرزا جو اپنے آپکو انکا نفل اور بروز کہتا ہے۔ اس پر مختلف زبانوں میں وحی کیسے نازل ہوگئی۔

مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں وحی کا نازل ہونا ہی کیا جھوٹے ہونے کی دلیل ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

مرزا نیوں سے سوال کرنے کا طریقہ:

تو اگر آپ یہی بات اپنے پلے باندھ لیں تو انشاء اللہ کوئی مرزائی آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ قادیانی سے سوال کریں کہ کیا مرزا پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس سے کہیں کہ کس زبان میں ہوتی تھی؟ تو آپ کو کہے گا۔ کبھی عربی، کبھی سنسکرت، کبھی پنجابی، کبھی انگلش میں اور کبھی ایسی زبان میں جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔

تو انکو کہو کہ اگر یہ خدا کا نبی تھا اور اسکو خدا کی طرف سے وحی ہوتی تھی تو اس پر صرف انکی مادری زبان میں ہوتی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کذاب و دجال ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے آنا تھا اور اس پر وحی نازل ہوتی تھی اور ایمان لے آنا ضروری تھا تو اس وحی کا ذکر قرآن مجید میں ہونا چاہیے تھا یا نہیں؟

سوال یہ ہے کہ قرآن کہہ رہا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان سے پہلے والی وحی پر ایمان لے آئے وہ کامیاب اور سچے مومن ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والی وحی جو مجھ پر نازل ہوئی ہے جب تک جو اسکو نہ مانے وہ کامیاب نہیں ہے۔ بلکہ وہ جہنمی ہے۔

قرآن کو مانیں یا مرزا کو؟

اب قرآن سچا ہے یا مرزا قادیانی؟۔۔۔ قرآن مجید

تو قرآن جن کو کامیاب۔۔۔۔۔ کہہ رہا ہے۔

مرزا قادیانی انکو۔۔۔۔۔ جہنمی کہتا ہے۔

تو مرزا قادیانی سچا ہوا یا جھوٹا؟۔۔۔۔۔ جھوٹا

مرزا قادیانی کے نزدیک جو مرزا پر ایمان نہیں لے آئے چاہے وہ نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہوں، زکوٰۃ دیتے ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوں۔ کلمہ پڑھتے ہوں۔ لیکن وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی ہیں۔۔۔ العیاذ باللہ

سر قمر اللہ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ اسلئے اسکے نزدیک ہر کلمہ گو جو مرزا پر ایمان نہ لے آئے وہ کافر ہے۔ اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ آیا خدا کا قرآن جھکو کامیاب کہہ رہا ہے۔ مرزا انکو جہنمی کہتا ہے اب ان میں سچا کون ہے؟

مرزا یا خدا کا قرآن؟۔۔۔۔۔ خدا کا قرآن

مرزائی میرے ساتھ حیات مسیح پر گفتگو نہیں کر سکتے:

دوسری بات یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ قادیانی دھوکہ دیتے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمانوں پر موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے وہ آسمان سے اتریں گے۔ جو اس عقیدے کا منکر ہو وہ قرآن وحدیث رسول اجماع امت کا منکر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق مرزا ناصر نے ۱۹۷۸ء میں یہاں ایک کانفرنس کی تھی۔ جسکا نام تھا وفات مسیح کانفرنس اور اسیں چیلنج کیا تھا۔ کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کرے۔ الحمد للہ اسوقت بھی میں نے اس کے چیلنج کو قبول کر کے جرأت بہادری اور دلیری کیساتھ قرآن وحدیث میں بیشمار دلائل کی موجودگی کی وجہ سے چیلنج کیا تھا۔ آؤ ہم حیات مسیح ثابت کرتے ہیں۔

یہاں (لندن) میں آکر آپ کے خادم نے حیات مسیح کانفرنس مقابلے میں کی تھی۔ آج بھی ان میں جرأت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر میرے ساتھ بحث کریں۔ مجھے آپکی تحکات کا احساس مجبور کر رہا ہے کہ میں اپنی گفتگو کو مختصر کروں۔

آخری بات سنیں:

یہ بتاؤ کہ اب صدی کنسی ہے چودھویں یا پندرھویں؟۔۔۔۔۔ پندرھویں

پندرھویں صدی دلیل ہے۔ اس بات کی کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ اگر مرزا قادیانی سچا ہوتا

تو پندرہویں صدی نہ آتی۔ قادیانیوں سے بحث کرنے کیلئے زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں۔

آخری بات:

صرف آپ یہ کہہ دیں کہ مرزا قادیانی کہتا تھا کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے کہتا تھا کہ میں مہدی ہوں، بیٹنی ہوں، چودھویں صدی کا مجدد ہوں، یہ چودھویں صدی آخری صدی ہے۔ اسکے بعد کوئی صدی نہیں ہوئی۔ اسکے بعد قیامت قائم ہو جاتی ہے لیکن اب پندرہویں صدی آگئی ہے۔ اگر چودھویں صدی آخری ہوتی تو پندرہویں صدی نہ آتی۔ پندرہویں صدی کا ہر سال، ہر مہینہ، ہر ہفتہ، ہر دن، ہر گھنٹہ، ہر منٹ، ہر سیکنڈ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ آپ کو کوئی قادیانی ملے تو آپ صرف پانچ دفعہ کہہ دیں کہ

پندرہویں صدی آگئی، پندرہویں صدی آگئی،

پندرہویں صدی آگئی، پندرہویں صدی آگئی،

پندرہویں صدی آگئی،

اسی سے وہ سمجھ جائیگا کہ یہ مرزا کے کذاب و دجال ہونے کا غرہ لگا رہا ہے۔ کیونکہ مرزا کہتا تھا کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے لیکن اب تو پندرہویں صدی آگئی ہے۔ یہ کیوں آئی؟ یہ مرزا کے کذاب پر دلالت کرنے آئی ہے۔

ایک اور بات سنیں کہ مرزائی ربوہ میں صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ کیونکہ مرزا کو اعلان نبوت کیے ہوئے سو سال گزر گئے تھے۔ سو ملکوں کے نمائندے آئیں گے سوز بانوں میں تقریریں ہوگی، سوز بانوں میں اشتہار چھپیں گے۔ پچیس کڑور روپے اس جشن کیلئے مختص کیے گئے۔ غیرت خداوندی کو جوش آیا کہ ایک جھوٹے نبی کی نبوت کا جشن منایا جائے۔ لہذا اس پر پابندی لگ گئی اور خدا کی قدرت دیکھیں کہ پاکستان میں مرزائی جماعت کے سربراہ کو کوئی جائے پناہ ملے اور بالآخر یہاں بھاگ آیا اور اب یہ پاکستان نہیں جاسکتا۔ کیونکہ اس پر وہاں مقدمات ہیں۔

یہ ان شاء اللہ کبھی بھی پاکستان نہیں جاسکے گا۔ اللہ سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

﴿عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل ختم نبوت﴾

تعارف

دوکنگ (لندن) کی تاریخی شاہ جہاں مسجد ہے جو بیگم بھوپال نے تعمیر کرائی تھی اور ایک مدت دراز تک قادیانیوں کے قبضہ میں رہی علماء اور مسلمانوں کی کوششیں رنگ لائیں اب وہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اور پاکستانی سفارت خانہ کے زیر اہتمام ہے۔ ریجنٹ پارک لندن کی مرکزی مسجد میں بھی دو روزہ ”حیات مسیح“ کانفرنس کرنے کے بعد اس تاریخی شہر میں دو روزہ ”ختم نبوت کانفرنس“ منعقد کی گئی تھی جس میں ختم نبوت کی اہمیت کے موضوع پر حضرت چنیوٹی کا یہ تاریخی خطاب ہوا۔ (از مرتب)

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل ختم نبوت

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد
فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم - مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ ابْنًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

صدق الله مولنا العلي العظيم -

عقیدہ کی اہمیت

میرے دوستو بزرگو!

دین کے احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ دین کے بنیادی رکن ہیں۔ انکا انکار کفر ہے۔ لیکن
ان تمام اعمال کا دار و مدار عقیدہ پر ہے۔

اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر ان اعمال کا وزن ہے۔ قیمت ہے۔

اگر عقیدہ صحیح نہیں تو پھر چاہے لاکھ نمازیں پڑھ لے ساری زندگی روزے رکھے ساری زندگی
حج کرے، صدقات دے، مسجدیں بنائے، قرآن شائع کرے، لیکن اسکے لئے رائی کے برابر بھی
ثواب نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الکہف آیت ۱۰۵)

سب اعمال برباد۔ انکے لئے قیامت کے دن کوئی وزن نہیں۔

عقائد میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پہلے سمجھنا چاہتا ہوں۔ اسلئے کہ آج مسلمانوں کے
دلوں سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت ہی نکل گئی۔

آج ارتداد و کفر پھیل گیا

انکے مراکز قائم ہیں

جہاں سے جھوٹی نبوت کا پرچار اسلام کا لیبل لگا کر کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے غلط ترجمے شائع ہو رہے ہیں۔

اسلام کے نام پر کفر و زندہ یقین پر مبنی غفلت شائع ہو رہے ہیں۔ لاکھوں لوگ مرتد ہو گئے
اور ہم غفلت کا شکار ہیں۔

کیا ہماری بھی ذمہ داری ہے یا نہیں؟

ہمیں کوئی احساس نہیں۔

میں انکا قلع قمع کر دوں گا۔ منکرین ختم نبوت کو اتنی مہلت ہی کیوں دی جائے؟

لڑائی ہوئی تو عارضی طور پر شکست ہوگئی جس سے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑا دکھ ہوا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت منکرین زکوٰۃ مالک بن نویرہ وغیرہ سے قتال کرنے گئے ہوئے تھے۔ وہ اس مہم سے فارغ ہو کر آ گئے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو فوراً حکم دیکر بھیجا کہ اب تم تینوں (عکرمہ، شرحبیل، خالد) جرنیل اکٹھے ہو کر پھر مسیلہ سے لڑائی کرنا۔ کیونکہ اس لڑائی میں مسلمانوں کا بڑا نقصان ہو گیا تھا۔ اب تینوں جرنیل (عکرمہ، خالد بن ولید، شرحبیل رضی اللہ عنہم) اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے بالاتفاق اسکی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑے ہیں۔ ان دونوں جرنیلوں نے انکی قیادت میں یہ تاریخی جنگ لڑی۔ یہ اتنی بڑی جنگ ہوئی کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اتنی بڑی تاریخی جنگ نہیں لڑی گئی۔

اس جنگ میں 1200 مسلمان شہید ہوئے۔ سات سو کے قریب حفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے۔

جنگی شہادت کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا ابو بکرؓ! قرآن کو کتابی شکل میں لکھوا لو اگر تم نے ایک اور ایسی جنگ لڑی تو حافظ ختم ہو جائیں گے۔ قرآن لکھا ہوا تو ہے نہیں، سینوں میں محفوظ ہے۔ قرآن کو کتابی شکل میں لکھوا لو۔ کیوں؟ سات سو صرف حافظ صحابہؓ شہید ہو گئے۔

مجھے خیال ہوا میں نے نبی اکرم علیہ السلام کے زمانہ سیرت کو دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں کل شہید ہونے والے صحابہؓ کی تعداد کتنی ہے؟

تو ”رحمۃ اللعلین“ جو قاضی سلمان منصور پوری کی کتاب ہے اسکو میں نے دیکھا۔ اس میں 259 دوسواٹھ اور مولانا مناظر احسن گیلانی کی کتاب النبی الخاتم میں بھی 259 دوسواٹھ ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ شہید ہونے والی تعداد دوسواٹھ ہے اور ایک ختم نبوت کی جنگ میں کتنے صحابہ رضی

اللہ عنہم شہید ہوئے۔ (بارہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم)

جذبہ فاروقی رضی اللہ عنہ

اس جنگ کی عظمت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو۔

کون فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟

بے حضور علیہ السلام نے خلاف کعبہ پکڑ کر لیا۔

جو مراۃ بنیغبر بنا۔

کون فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟

جب تک وہ نہیں آیا اسلام گھر کے اندر رہا جب وہ اسلام میں آیا تو اسلام گھر سے باہر آیا۔

جس نے سب سے پہلے اعلانیہ نماز مسلمانوں کو بیت اللہ میں ادا کروائی۔

وہ فاروق صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ رہا ہے کہ میرے ساتھ سودا کر لو۔

میری ساری زندگی کی نیکیاں لے لو اور مجھے اپنی راتوں میں سے ایک رات دے دو اور دنوں میں سے مجھے ایک دن دے دو۔

کونسی راتوں میں سے ایک رات؟

وہ تین راتیں جو آپ نبی کو لیکر غار ثور میں رہے تھے۔

ان میں سے ایک رات کی نیکیاں مجھے دے دو اور دنوں میں سے ایک دن دے دو جب تم مجھ کو مدی نبوت، مسیلہ کذاب سے جنگ لڑ رہے تھے۔ جو مشکل ترین دن تھے۔ ان دنوں میں سے ایک دن مجھے دے دو۔

باقی میری ساری زندگی کی عبادت تم لے لو

تو ختم نبوت کے تقدس کیلئے لڑی جانے والی جنگ کے دن کیسے تھے؟

انکی قدر جا کر فاروق اعظمؓ سے پوچھیے کہ ساری زندگی کی نیکیاں اس ایک دن کے بدلے دے رہا ہے۔ جن دنوں میں مسیلہ کذاب سے جنگ ہو رہی تھی۔

حضرت وحشیؑ کی تڑپ:

آؤ!

ختمِ نبوت کیلئے لڑی جانے والی جنگ کی عظمت ایک اور صحابی کے کردار سے پوچھو! حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کون وحشی رضی اللہ عنہ؟

جنہوں نے حضور علیہ السلام کے چچا کو شہید کیا تھا۔

حضور علیہ السلام کے پہلوان چچا جن کی آنکھیں نکال دی گئی تھیں۔ کان، ناک کاٹ دیے گئے تھے۔ انکے قاتل حضرت وحشیؑ جب حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے آئے تو حضور علیہ السلام نے انکا اسلام منظور کر لیا اور فرمایا:-

وحشی! تیرا ایمان قبول ہے لیکن میرے سامنے نہ آنا۔ کیونکہ تیرے سامنے آنے کی وجہ سے چچا کی شہادت کا دلخراش منظر سامنے آ جاتا ہے۔ تو حضرت وحشیؑ اسکے بعد مدت العمر حضور علیہ السلام کے سامنے نہ آئے اور دل میں تڑپ رہتی تھی۔ کہ جیسے اسلام کے نامور پہلوان کو قتل کر کے حضور علیہ السلام کو دکھ پہنچایا ہے اب ایسے ہی اسلام کے کسی بڑے دشمن کو ختم کر کے آقا علیہ السلام کو خوش کرونگا۔

تو جب مسلمانہ کذاب کیلئے لشکر تیار ہونے لگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر تیار کیا تو فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے نام لکھوایا اور اسی وقت عزم کر لیا کہ اس جھوٹے مدعی نبوت کو میں انشاء اللہ خود قتل کرونگا۔ لشکر دوسرے فوجیوں سے لڑیگا۔

جنگ شروع ہو گئی۔ بائیس ہزار آدمی مسلمانہ کے قتل ہوئے۔ حضرت وحشیؑ کہتے ہیں کہ مجھے بڑی جدوجہد کے بعد معلوم ہوا کہ مسلمانہ قلاں قلعہ میں ہے اور قلعہ میں اپنی فوج کی کمان کر رہا ہے۔ وہ سر تا پا لوہے کی زرہ میں ملبوس تھا صرف اسکی آنکھیں نظر آتی تھیں۔ اب میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہتے ہیں میں نے اسکی آنکھوں کو نشانہ بنا کر تیر پھینکا (نشانہ باز یہ حضرات تو تھے ہی سہی) تو وہ تڑپ کر گرا اور میں دیوار بھلا لگ کر اندر گیا اور اسکے گلے گلے کر دیے اور اسکی نعش کا اسی

طرح مشہ کیا جس طرح حضور علیہ السلام کے چچا امیر حمزہؑ کا کیا تھا۔ اسوقت میرا دل خوش ہوا کہ آج حالت اسلام میں کفر کے اس دھبے اور داغ کو دھو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری یہ خدمت قبول کرے۔ (آمین)

تقاریر سے مسئلہ کا مکمل حل نہیں ہوگا:

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اتنی عظیم جنگ لڑ کر امت کو سمجھایا کہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کیا ہے؟

یہ تقریروں سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔

اس مسئلہ کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ اپنے خون پیش کئے ہیں۔

اب یہ جھوٹی نبوت اپنے مراکز کے ساتھ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ ابھی مرزا نیوں نے لندن میں انٹرنیشنل وفات مسیح کانفرنس کی ہے۔ چھ سات لاکھ پونڈ خرچ کئے ہیں۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اسکی تشہیر کی ہے۔ اور یہ پروپیگنڈا کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اگلی قبر کشمیر میں ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم آئیگا۔ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ یہ آگیا ہے اس پر ایمان لے آؤ۔

مسلمانوں کی ذمہ داری:

دوستو بزرگو!

ختم نبوت کا عقیدہ جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے لیکن آج مجھے اسبات پر افسوس ہے کہ مسلمانوں میں نانوائے فیصد (99%) حضرات کو ختم نبوت جیسے بنیادی عقیدہ پر ایک آیت بھی یاد نہیں ہوگی۔ ہمارے لئے شرم کی بات ہے۔

قادیانیوں کے دس سالہ بچے کو بھی مرزا کی جھوٹی نبوت پر کذب بھری تاویلات کے ساتھ دس آیات یاد ہو گئی۔

میں تو کہتا ہوں:-

کہ یہ فرض ہے ہر مسلمان پر جیسے کلمہ شریف فرض ہے کہ ہر مسلمان کو ختم نبوت کی ایک آیت ضرور یاد کرے۔

کیا ہم جواب دینے حضور علیہ السلام کو؟

حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو مانتے ہیں لیکن ختم نبوت پر ایک آیت بھی نہیں پڑھ سکتے۔

یہ آیت:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (سورة احزاب ۴۰)

یاد کرو گے؟ (جی)

وعدہ کرتے ہو؟ (جی)

قادیانیوں کا تو بچہ بھی آٹھ، دس آیتیں یاد کئے ہو قادیانی کی جھوٹی نبوت کو پیش کرنے کیلئے اور ہم حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے ایک آیت یا حدیث بھی پیش نہ کر سکیں۔ آؤ آیت کا ترجمہ مختصر تشریح ہی سنتے جاؤ۔

ختم نبوت پر قرآنی دلیل:

اور کچھ نہیں تو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر یہی ایک آیت تو یاد کر لینی چاہئے۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (سورة احزاب ۴۰)

محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

آیت کا شان نزول:

اس آیت کے شان نزول میں ایک واقعہ ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام کی پھوپھی زاد بہن

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ جن کا نکاح آپ ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا حضور علیہ السلام کے بیٹے تو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔ انکی شادیاں اور اولادیں بھی ہوئیں لیکن بیٹا ایک بھی بڑا نہیں ہوا۔ انکی حکمت خود بتائی۔

بخاری شریف کی حدیث ہے

لَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ لَّعَاشَ إِبْرَاهِيمَ (بخاری)

اگر میرے بعد نبی ہونا ہوتا تو میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا

تو حضور علیہ السلام کے بیٹے زندہ نہ رہے کیونکہ آپ کے بعد نبی کوئی نہیں ہوتا۔

اگر حضور علیہ السلام کا بیٹا زندہ رہتا اور نبی نہ بنتا تو یہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔ اور نبیوں

کے بیٹے تو نبی ہوں مگر آمنہ کے لال علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوں۔

آپ کا بیٹا بھی ہو

خوبصورت بھی ہو

عقلمند بھی ہو اور

پھر وہ نبی نہ ہو۔؟

ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا نبی

یعقوب علیہ السلام کا بیٹا نبی

ذکر یا علیہ السلام کا بیٹا نبی

لیکن نبیوں کے سردار حضور علیہ السلام کا بیٹا ہو لیکن نبی نہ ہو تو یہ آپ کی شان کے خلاف ہے اور اگر بیٹا ہوتا اور نبی بنتا تو یہ آپ کی شان ختم نبوت کے خلاف تھا۔ اسلئے اللہ نے بچپن ہی میں سنبھال لیے۔

حکمت سمجھو؟

قادیانی ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ

لو عاش ابراهيم لكان صديقاً نبياً

اسکی نہ کوئی سند ہے نہ کوئی صحیح روایت ہے۔

جسکی سند صحیح ہے۔ بخاری کی حدیث کو نہیں مانتے۔

تو بہر حال حضور علیہ السلام کا منہ بولا بیٹا جوان ہوا تو آپ نے پھوپھی کی بیٹی مائی زینب سے انکی شادی کر دی۔ اتفاقاً دونوں کا آپس میں مزاج نہ ملا۔ آخر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دے دی۔ جس پر آنحضرت علیہ السلام کو بڑا صدمہ اور دکھ ہوا۔ اسلئے کہ سارے خاندان نے شادی کی وقت مخالفت کی تھی کہ زید غلام ہے۔ پتہ نہیں کہاں کا؟

اور یہ اونچا ہاشمی خاندان؟ اس لڑکی کی شادی کر کے دے رہے ہو۔۔۔؟؟

اس پر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوئی۔ اب طلاق پر زیادہ برا لکھتے ہوئے لیکن بہر حال نبی کریم علیہ السلام کو بڑی تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مائی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا اور فرمایا وَ زَوْجَتُكُمَا اے محمد علیہ السلام ہم نے آپ کا نکاح زینب سے کر دیا۔ (سورۃ احزاب)

کفر کا پروپیگنڈہ اور جواب الہی:

جو نبی لوگوں کو اس بات کا پتہ چلا کہ زینب حضور علیہ السلام کی بیوی بن گئی ہیں تو ایک طوفان برپا ہو گیا۔ کہ (العیاذ باللہ) کہنے لگے کہ یہ کیسا نبی ہے؟

جس نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا ہے۔ کیونکہ منہ بولا بیٹا تھا تو اسکی بیوی بہو بنی۔ تو اس پر یہ آیت اتری۔ اللہ نے فرمایا:-

ماکان محمد اباً احدی من رجالکم

کہ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ تو جب انکا لڑکا ہی نہیں ہے تو انکی بہو کیسے بن گئی؟ کیونکہ کسی کو منہ سے بیٹا کہنے سے وہ حقیقی بیٹا تو نہیں بن جاتا۔

کسی کو منہ سے بیٹی کہنے سے وہ حقیقی بیٹی یا منہ سے بہن یا ماں کہہ دینے سے وہ حقیقی ماں، بہن بیٹی

نہیں بن جاتی۔

شریعت نے مسئلہ سمجھانا تھا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے اسکے احکام بیٹوں یا بیٹیوں والے نہیں ہو جاتے۔

تو اگر حضور علیہ السلام نے اسکو بیٹا کہہ دیا تھا لیکن وہ آپکے گھر پیدا تو نہیں ہوا تھا وہ تو اپنے باپ کے گھر پیدا ہوا تھا۔ تو اسلئے حضرت زینب حضور علیہ السلام کی بہو نہیں بنتی۔ تو فرمایا۔

ماکان محمد اباً احدی من رجالکم

محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں

تو اسکی بہو کیسے آگئی؟ یہ غلط کہتے ہیں۔

آگے فرمایا:-

ولکن رسول اللہ

اور لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں۔

جب آپ سے یہ نفی کی کہ آپ جسمانی طور پر کسی کے باپ نہیں ہیں۔ تو فرمایا کہ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اسکی بیویاں امت کی روحانی مائیں ہوتی ہیں۔

وَ ازواجہ امہاتہم

ایہیاء تو دوسرے بھی روحانی باپ ہیں اس روحانی باپ اور دوسروں میں فرق کیا ہوا؟ روحانی باپ تو اور بھی ہوئے رسول تو اور بھی ہوئے تو اس رسول اور دوسرے رسول میں کیا فرق ہوا؟ کہ یہ رسول خاتم النبیین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ نے جس طرح اپنی توحید قیل و قال اللہ کہہ کر بیان کی ہے اور حضور علیہ السلام کی رسالت محمد از رسول اللہ کہہ کر بیان کی ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو خاتم النبیین کہہ کر بیان کیا ہے۔

یہ آیت خاتم النبیین حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔ اگر کوئی اور آیت نہ بھی ہوتی تب بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے یہی کافی ہوتی۔

خاتم النبیین کی وضاحت بزبان نبوی علیہ السلام:

اب خاتم النبیین کا ترجمہ سمجھو یہ لفظ تو قادیانی بھی مانتے ہیں۔ ہیرا پھیری جتنی ہے وہ معنی میں ہے وہ اسکا معنی مہر کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نبیوں کی مہر ہیں۔ اگرچہ مہر کا معنی بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ جس چیز پر مہر لگ جائے اور سیل ہو جائے وہ بند ہو جاتی ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ تو اس وقت خاتم النبیین کا معنی ہے کہ ہمارے نبیوں کی زینت ہیں۔ کبھی یہ معنی خاتم النبیین کا افضل کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں خاتم اللحدّین کہ اس پر حدیث ختم ہے گویا اس نے کمال کر دیا ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ اس نبی پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔ یعنی کہ یہ کمال کا نبی ہے خاتم النبیین کا یہ معنی ہے۔

اب آؤ میں آپکا اسکا معنی بتاؤں۔ پہلا تو وہ معنی جو خود نبی نے اسکا کیا ہے وہ سنو! جو نبی نے معنی کیا ہے وہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ (ہوگا)

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ میری امت میں دجال، کذاب پیدا ہونگے۔ آپ نے امت کو خبردار کیا اور ایک حدیث میں فرمایا:-

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون

کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک کئی کذاب اور دجال پیدا نہ ہوں۔ اور آپ علیہ السلام دجالوں سے پناہ مانگتے تھے۔

اللهم اني اعوذ بك من فتنة مسيح الدجال (بخاری)

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک تو بڑا دجال آئیگا اس سے پہلے کئی دجال آئیں گے۔ انکا سر غنہ کا نادر دجال ہوگا۔ مرزا کہتا ہے کہ نادر دجال سے مراد انگریز ہے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ وہ دجال گدھا پر ہوگا اس سے مراد

ریل گاڑی ہے ① اور مرزا قادیانی خود اس گدھا پر سوار ہوتا تھا۔ ② بلکہ اسکی لاش بھی اسی گدھے پر لادی گئی۔ ③

بہر حال حضور علیہ السلام نے دجالوں کے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔ چودھویں صدی کا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور یہ فتنہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ تو جس فتنہ سے حضور علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے کیا وہ معمولی ہو سکتا ہے؟ ان دجالی فتنوں سے بچنے کیلئے سورہ کہف ہر جمعہ پڑھا کرو۔

حضور علیہ السلام نے اس آیت کا خود ترجمہ کر کے بتلادیا۔

فرمایا:-

ميكون في اقمتي ثلثون كذابون دجالون كلهم يزعم انه نبي الله

وَ انا خاتم النبيين لا نبي بعدى (مسلم)

کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب و دجال ہونگے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں یا درکھنا۔

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ہاں! یہ فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سے جو نئے دجال ہونگے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں گے۔ ان سے خبردار رہنا اور محفوظ رہنا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ دجال، کذاب ہونگے وہ خاتم النبیین کا ترجمہ کچھ اور کریں گے اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود معنی بتا گئے۔

انا خاتم النبيين لا نبي بعدى

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ اسکا معنی مہر والا بھی کریں گے زینت والا بھی کریں گے۔ افضل بھی

① از الدواہام ص ۳۰ رخ جلد ۳ ص ۳۹۳

② از الدواہام ص ۸۳۹ رخ جلد ۳ ص ۵۵۵

③ مجدد اعظم جلد ۲ ص ۱۱۲ بحوالہ ذریع اصول ص ۳۵۰

یہ آیت خاتم النبیین حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔ اگر کوئی اور آیت نہ بھی ہوتی تب بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے یہی کافی ہوتی۔

خاتم النبیین کی وضاحت بزبان نبوی علیہ السلام:

اب خاتم النبیین کا ترجمہ سمجھو یہ لفظ تو قادیانی بھی مانتے ہیں۔ میرا پھیری جتنی ہے وہ معنی میں ہے وہ اسکا معنی مہر کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نبیوں کی مہر ہیں۔ اگرچہ مہر کا معنی بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ جس چیز پر مہر لگ جائے اور سیل ہو جائے وہ بند ہو جاتی ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ تو اس وقت خاتم النبیین کا معنی ہے کہ ہمارے نبیوں کی ذیبت ہیں۔ کبھی یہ معنی خاتم النبیین کا افضل کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں خاتم اللحدۃ شین کہ اس پر حدیث ختم ہے گویا اس نے کمال کر دیا ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ اس نبی پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔ یعنی کہ یہ کمال کا نبی ہے خاتم النبیین کا یہ معنی ہے۔

اب آؤ میں آپکا اسکا معنی بتاؤں۔ پہلا تو وہ معنی جو خود نبی نے اسکا کیا ہے وہ سنو! جو نبی نے معنی کیا ہے وہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ (ہوگا)

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ میری امت میں دجال، کذاب پیدا ہونگے۔ آپ نے امت کو خبردار کیا اور ایک حدیث میں فرمایا:-

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون

کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک کئی کذاب اور دجال پیدا نہ ہوں۔ اور آپ علیہ السلام دجالوں سے پناہ مانگتے تھے۔

اللهم اني اعوذ بك من فتنة مسيح الدجال (بخاری)

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک تو بڑا دجال آئیگا اس سے پہلے کئی دجال آئیں گے۔ انکا سر غنہ کا نادجال ہوگا۔ مرزا کہتا ہے کہ نادجال سے مراد انگریز ہے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ وہ دجال گدھا پر ہوگا اس سے مراد

ریل گاڑی ہے ① اور مرزا قادیانی خود اس گدھا پر سوار ہوتا تھا۔ ② بلکہ اسکی لاش بھی اسی گدھے پر لادی گئی۔ ③

بہر حال حضور علیہ السلام نے دجالوں کے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔ چودھویں صدی کا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور یہ فتنہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ تو جس فتنہ سے حضور علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے کیا وہ معمولی ہو سکتا ہے؟ ان دجالی فتنوں سے بچنے کیلئے سورہ کہف ہر جمعہ پڑھا کرو۔

حضور علیہ السلام نے اس آیت کا خود ترجمہ کر کے بتلادیا۔

فرمایا:-

سيكون في اقمتي ثلثون كذابون دجالون كلهم يزعم انه نبي الله

وَ انا خاتم النبيين لا نبي بعدي (مسلم)

کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب دجال ہونگے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں یا درکھنا۔

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ہاں! یہ فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سے جو نے دجال ہونگے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں گے۔ ان سے خبردار رہنا اور محفوظ رہنا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ دجال، کذاب ہونگے وہ خاتم النبیین کا ترجمہ کچھ اور کریں گے اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود معنی بتا گئے۔

انا خاتم النبيين لا نبي بعدي

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ اسکا معنی مہر والا بھی کریں گے ذیبت والا بھی کریں گے۔ افضل بھی

① ازالدواہام ص ۳۰ رخ جلد ۳ ص ۳۹۳

② ازالدواہام ص ۸۳۹ رخ جلد ۳ ص ۵۵۵

③ مجدد اعظم جلد ۱ ص ۱۱۲ بحوالہ ذریعہ اصول ص ۳۵۰

کذاب ہونگے و جال ہونگے نبوت کے دعوے کریں گے ان سے بچ رہنا۔

مرزائیوں سے مطالبہ:

آداب دو حوالے پیش کر کے ختم کرتا ہوں۔ خاتم النبیین کا ترجمہ خود مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے۔ مرزائی اب اگر حضور علیہ السلام کا ترجمہ نہ مانیں تو انہیں اپنے نبی کا ترجمہ

ماننا چاہیے آیت کے لفظ میں تو جھگڑا نہیں۔ جھگڑا تو معنی میں ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس آیت میں انکا اور ہمارا جھگڑا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ تم تیرہ سو سال میں سے کسی مجدد مفسر کا ترجمہ دکھلاؤ۔ جو تم کرتے ہو تم قرآن کی تمیں آیتیں پیش کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ عیسیٰ مر گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آیتیں پہلے محمد دین نے بھی پڑھی یا نہیں؟

کسی مجدد کا ترجمہ دکھلاؤ؟

کسی ایک مفسر کا قول اپنی تائید میں پیش کرو؟

انڈین پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی رسوائی:

میرا گیارہ سال سے چیلنج چمپا ہوا ہے کہ تیرہ سو سال میں سے کسی ایک مجدد کا قول پیش کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔ دس ہزار روپیہ بھی دوں گا اور تمہارا مذہب بھی قبول کروں گا۔

یہ اشتہار آج سے گیارہ سال پہلے لکھا تھا جب 16 دسمبر 1966ء کو انڈیا کی پارلیمنٹ میں یہ بحث آئی تھی کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے یا کہ نہیں؟

قادیانی کہتے تھے کہ ”قبر ہے“ تو بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ یہ جھوٹ ہے۔ اسکی کوئی حقیقت نہیں عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی قبر کشمیر (سری نگر) میں نہیں ہے۔ ہمارے جنگ اخبار میں بھی خبر چھپی جس پر میں نے اشتہار شائع کر دیا۔

کہ مرزائیوں کے جھوٹ کی قلعی کھل گئی۔

اس اشتہار میں میں نے یہ چیلنج بھی لکھ دیا کہ کوئی مرزائی تیرہ سو سال میں کسی مفسر، مجدد، امام

کا قول پیش کر دے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔

تو دس ہزار انعام دوں گا اور مذہب مرزائی بھی قبول کروں گا۔ لیکن ماں نے آج تک کوئی بیٹا نہیں جنا جو اسکا جواب دے اور قیامت تک اسکا کوئی جواب نہیں دیگا۔ یاد رکھو! یہ جھوٹ بولتے ہیں۔

دھوکہ دیتے ہیں۔

کوئی ہمارا بزرگ یا امام اس بات کا قائل نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔

کیا تیرہ سو سال کے مجدد یہ معنی نہیں جانتے تھے۔ جو آج مرزائی کرتے ہیں۔

لفظ خاتم کے معنی پر مرزائیوں کا اعتراض:

قادیانیو! اگر محمد رسول اللہ ﷺ کا بتلایا ہوا معنی نہیں مانتے تو اپنے مرزا کا تو مانو۔ خاتم النبیین کا معنی مرزا سے میں بتاتا ہوں۔

آیت ماکان محمد ابا احد میں

جو لفظ خاتم ہے۔ یہ ”ت“ کی زبر سے ہے۔ اور ہم اسکا معنی کرتے ہیں اسم فاعل والا۔ ختم کرنے والا حالانکہ جب یہ زبر کے ساتھ ہو تو یہ اسم آلہ کا وزن بنتا ہے۔ خاتم بروزن فاعل۔

مرزائی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ یہ اسم آلہ کا وزن ہے۔

اسم فاعل کا وزن نہیں ہے۔ اسلئے ختم کرنیوالا ترجمہ غلط ہے۔

اس کا معنی ختم کرنے والا تب ہوتا جب اس پر زبر ہوتی۔ یعنی خاتم ہوتا ختم کرنیوالا۔ جیسے کاتب کے معنی لکھنے والا۔ قاتل کے معنی قتل کرنے والا، شارب کے معنی پینے والا ہمیں وہ کہتے ہیں تم غلط معنی کرتے ہو۔

مرزا قادیانی کی زبان سے جواب:

حوالہ نمبر 1:- تو میرے پاس اسکے بڑے جوابات ہیں۔ لیکن آپکی تھکاوٹ کی وجہ سے

صرف مرزا اسی کے دو حوالے دیتا ہوں۔

مرزا کی کتاب ”ازالہ اوہام ص ۶۱۴ رخ ص ۳۳۱ جلد ۳“ پر یہی آیت ماکان محمد لکھی ہے اور اس کا ترجمہ بھی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ نے اس سے لکھوایا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت ہے۔ (سبحان اللہ)

اور اللہ بعض اوقات اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے۔

مرزا نے خود اس کا ترجمہ لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ

”میں نے محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ لیکن وہ رسول ہے اللہ کا

اور ختم کر نیوالا نبیوں کا“

نعرہ بگیر : اللہ اکبر

شان رسالت : زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوت : زندہ باد

یہ میرے اللہ کی قدرت ہے۔ یہ اسم فاعل والا معنی ہے یا نہیں؟ (اسم فاعل والا ہے)

اب اگر کوئی قادیانی تمہیں کہے کہ تم ”ذیر والا“ معنی کیوں کرتے ہو؟

انکو کہو کہ تمہارے تاج نے کیا ہے۔ اس سے پوچھو کیا وہ یہ نہیں سمجھتا تھا۔

اسے کیوں کیا؟

اپنے نبی سے لڑو، اسے فاعل والا ترجمہ کیا ہے۔

جب مرزا نے خاتم کا معنی ختم کر نیوالا کیا ہے۔ تو تم مہر والا افضل والا، اب کچھ اور کیسے کر

سکتے ہو؟

مرزا نے خود لکھا ہے اور لکھا بھی اس زمانے میں ہے جب خود دعویٰ نبوت کر چکا تھا۔

دوسرا حوالہ:- مرزا کی ایک دوسری کتاب ہے جس کا نام ہے تریاق القلوب۔ آئیں مرزا

اپنی ولادت کے بارے لکھتا ہے کہ میں اور میری بہن اکٹھا جوڑا پیدا ہوئے تھے۔ پہلے پہلے میری

بہن نکلی تھی پیچھے پیچھے میں نکلا تھا۔

کہتا ہے کہ:

”میری بہن کے سر میں میرا پاؤں تھا (جیسے سارا نقشہ دیکھ کر آیا ہو)“ ❶

تو مرزا کہتا ہے کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔

تو کہتا ہے کہ:

پہلے میری بہن یعنی جنت نکلی پھر دوزخ یعنی مرزا نکلا اور کیا پیدا ہونے کو نکلا کہتے ہیں؟ نکلا

تو یہ ہے کہ خود چل پھر کر چلے گئے جیسے اب ہم چلے جائیں گے۔ اب آگے کہتا ہے کہ:

میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں انکے لئے خاتم

الاولا تھا۔

اب ایمان سے تلاء کہ یہاں خاتم کا کیا معنی ہے؟

یہی معنی ہے کہ یہ ختم کر گیا ہے۔ یا اس کا معنی مہر ہے کہ مرزا کی مہر سے اب لڑکے پیدا ہونگے۔

کہ اب جو اولاد ہوگی وہ مرزا کی مہر سے ہوگی۔ جیسے خاتم النہین کا معنی مرزائی کرتے ہیں کہ اب

نبی اکرم علیہ السلام کی مہر سے آگے نبی پیدا ہونگے۔ کیا پھر خاتم الاولاد کا یہی معنی ہوگا؟

کہ مرزا کی ماں کے پیٹ سے ظنی، بروزی اولاد پیدا ہوگئی۔

کیا معنی بنا؟

جو خاتم الاولاد کا معنی یہاں مرزا نے کیا ہے۔ وہی ہم بھی خاتم کا معنی خاتم النہین اور خاتم

الانبیاء کرتے ہیں۔

تو یہ آیت کا ترجمہ مختصر تشریح عرض کی ہے۔

قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں اور مسلمانوں کی غفلت:

اب رہا یہ فقہ قادیانیت جو امت کو گمراہ کر رہا ہے۔ جس فقہ سے حضور ﷺ نے پناہ مانگی تھی۔

❶ تریاق القلوب ص ۳۵۱، ۱۵۶، ۱۵۷، روحانی خزائن جلد ۵ ص ۹۷

امت کو ذرا یا تھا کہ ان وجہ داروں سے خبردار رہنا۔ اب یہ فتنہ پھیلا ہوا ہے اور ہم غافل ہیں۔ سورہ ہے نہیں۔ ٹھیک ہے ہم دین کے دوسرے کام بھی کر رہے ہیں لیکن میں آپ کی توجہ ذرا اس طرف بھی دلاؤں گا کہ ہر مسلمان جو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو مانتا ہے۔ اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کا امتی کہلاتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس کے لیے اپنا مال و جان صرف کرے ورنہ کل قیامت کو وہ مجرم ہے۔

الحمد للہ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ میرا اور سنا، بچو تا ختم نبوت ہے۔ میں اب بھی اسی خدمت کیلئے آیا ہوں۔

مرزا ناصر نے یہاں لندن میں وفاتِ مسیح کا نفرنس کی (1978ء میں) یہاں کے مسلمان غفلت میں سو رہے تھے۔ انکو جگایا۔ اور انکے مقابلے میں حیاتِ مسیح کا نفرنس کی ہے۔ اگر انکی اس کا نفرنس کا جواب نہ دیا جاتا تو پوری دنیا کے کروڑوں، اربوں مسلمان مجرم تھے۔ یہ ہر مسلمان پر فرض و قرض تھا۔

ہم دو سال قبل مغربی افریقہ میں گئے، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا تو ہم دیکھ کر حیران ہو گئے۔ ہزاروں سکول و کالج قادیانیوں کے ہیں۔ میرا لون چھوٹا سا ملک ہے۔ اس میں انکے پندرہ سو سکول ہیں۔ ۴۵ پینتالیس ہائی سکولز و کالجز گھانا کے اندر انکے ہیں۔ ایک سو اسی (180) انکے عبادت خانے (مرزاڑے) ہیں۔

(مرزائیوں کی عبادت گاہ مسجد نہیں کہلاتی)

اسی طرح ہسپتال، ڈسپنسریاں وہ الگ ہیں۔ دس لاکھ قرآن کا نسخہ انہوں نے افریقہ میں تقسیم کیا ہے۔ جس پورے ترجمہ میں کفر بھرا ہوا ہے۔

پہلے صفحہ پر سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ
يُوقِنُونَ ﴿٥﴾ (البقرہ)

میں بتلایا گیا ہے کہ مومن لوگ کون ہیں؟

جو ایمان لائے ہیں اس وحی پر اے پیغمبر جو آپ پر اتاری گئی ہے اور جو آپ سے پہلے اتاری
جی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد وحی کا ذکر نہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کے بعد بھی وحی آتی تھی
”ذکرہ“ آتا ہوتا (جو مرزا کی وحی ہے)

تو اسکا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا یا نہیں؟ (ہونا چاہئے تھا)

لیکن اسکا کوئی ذکر نہیں اور آگے ہے ”وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ“ اور قیامت پر یقین
رکھتے ہیں۔

مرزائیوں نے یہاں پر ایک دجل کیا ہے۔ کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ یہ ہمارے لئے خامی کی چیز
ہے کہ دو وحیوں کا ذکر ہے، تیسری کا نہیں ہے۔

کیونکہ اگر تیسری وحی ہوتی ہوتی تو یہاں ہونا چاہئے تھا۔ ”وَمَا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِكَ
يُوقِنُونَ“

لیکن وَمَا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِكَ نہیں ہے تو انہوں نے وبالِ آخِرۃ کا ترجمہ کر دیا آخری وحی (جو
مسیح موعود پر اتری ہے)

اور انگریزی میں انہوں نے یہ ترجمہ لکھ دیا ہے اور پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اسی طرح
انہوں نے کئی آیات میں تحریف کر دی ہے۔ ابھی مرزا ناصر نے اعلان کیا ہے کہ ہم دس لاکھ قرآن
مجید مترجم امریکہ میں تقسیم کر رہے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔

جہاں جاؤ ہم جس ہونٹ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہر ہر کمرہ میں قادیانیوں کا مترجم قرآن پڑا
ہوا تھا۔ ہمارے پاس وسائل و ذرائع محدود ہیں۔ فنڈز نہیں ہیں۔

قادیانی جہاں گئے، کوئی غیر مسلم دین کا لٹریچر طلب کرتا ہے۔ اسکو فوراً اپنا لٹریچر دے دیا۔ وہ
سے چارہ ناواقفگی میں انکا شکار ہو جاتا ہے۔

میں نے اپنے ملک میں تحریک چلائی ہوئی ہے کہ انکے ترجموں پر پابندی لگاؤ کہ جب وہ
پاکستان سے چھپ کر باہر جائیگا تو وہ ربوہ کو نہیں جائے وہ تو پاکستان کو سندھ جانتے ہیں کہ اس میں
جو کچھ لکھا ہوا ہے ٹھیک ہے۔ لہذا اس پر پابندی ہونی چاہئے۔

(الحمد للہ ضیاء دور میں حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کی کوششوں سے انکے کئی تراجم پر پابندی لگ چکی ہے۔ مرتب)

اب لاکھوں ترجمے وہ چھاپ رہے ہیں اسکے مقابلے میں ہم کیا کر رہے ہیں؟
تحفظ ختم نبوة کا طریقہ کار:

میں آپ کی صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم مرزا نیوں کے مقابلے میں کیا کر رہے ہیں؟ آپ جہاں اور کام کر رہے ہیں۔ آپ بے فکر نہ ہو جائیں، وہاں یہ بھی آپ کے ذمہ ہے کہ تحفظ ختم نبوة کیلئے آپ کردار ادا کریں۔ جس کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں دے دیں۔ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے جو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور خاص کر صدیق اکبرؓ کے عہد میں صحابہؓ اپنی جانیں دیکر مثالیں قائم کر گئے ہیں کہ اگر جان دینی پڑی تو دے دو۔

اگر آج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائیں اور آکر دیکھیں کہ ہر ملک میں جھوٹی نبوت کے مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ انکا لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے۔ انکے مبلغ پھر رہے ہیں تو کیا ہمیں وہ سچا اور پکا مسلمان مانیں گے؟

کیا وہ یہ سب چیزیں برداشت کریں گے۔

قادیانیوں کی تنظیمیں:

سنو!

قادیانیوں کے چار محکے ہیں۔

(۱) واقعین زندگی۔ جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔

(۲) اہلقال الاحمدیہ۔ جنہوں نے اپنے بچے وقف کئے ہوئے ہیں۔

ایک ہے اسی سطح کی تنظیم خدام الاحمدیہ ہے۔ جو نو جوانوں کی تنظیم ہے۔ جنہوں نے اپنی جوانیاں وقف کی ہوئی ہیں۔

(۳) انصار الاحمدیہ۔ جو بوڑھے ریٹائرڈ ہوتے ہیں وہ اپنی باقی زندگی ادھر وقف کر دیتے ہیں۔

(۴) بچہ امانہ اللہ۔ عورتوں کی تنظیم۔ عورتوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ یہ چار تنظیمیں ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں باطل اور جھوٹی نبوت کے پرچار کیلئے وقف کی ہوئی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جائیداد کا دسواں حصہ وقف کیا ہوا ہے یہ کہنا آسان ہے؟

ہم تو سال میں بھی چالیسواں حصہ نہیں دیتے اور وہ مرنے کے بعد اپنی کل جائیداد کا دسواں حصہ جماعت کے نام وقف کرتے ہیں اور انکی تعداد اب 1978ء میں چوبیس ہزار 24000 تک پہنچ چکی ہے۔ میں ساری دنیا پھرتا ہوں مجھے تو پوری دنیا میں حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے بنکر واں حصہ بھی دینے والا کوئی نہیں ملا۔

بہر حال آپ جہاں اور دین کے کام کرتے ہیں۔ آپکا ختم نبوت کا فنڈ بھی ہونا چاہئے۔ ختم نبوت کیلئے آپکو کام کرنا چاہئے۔

اگر قیامت والے دن حضور علیہ السلام پوچھ لیں کہ جھوٹی نبوت کے مرکز قائم تھے۔ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ تم نے کیا کیا؟

قادیانیت اور فتنہ ارتداد کے خلاف آپ نے کتنی جان، مال اور وقت لگایا تھا؟

ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اگر جان و وقت نہیں لگا سکتے تو فنڈ ہی لگائیں۔ اگر آمدنی کا دسواں حصہ نہیں دے سکتے تو بنکر واں حصہ تو دیدو۔

ختم نبوة کیلئے علیحدہ فنڈز وقف رکھیں تاکہ قیامت کے روز لہو لگا کر ہم بھی شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔ ختم نبوت کے اس لشکر میں جسکے مجاہدین نے اپنی جانیں قربان کی تھیں مل جائیں گے جسکے سپہ سالار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہو گئے۔

خدا کرے اس لشکر کے سپاہیوں کی جوتیاں اٹھانے والوں میں ہمارا نام بھی آجائے۔

بہر حال ہر مسلمان ختم نبوة کے اس کام میں حصہ لے۔ میں یہاں آیا تھا۔ اس فرض و قرض کو

ادا کرنے کیلئے جو قادیانیوں نے وفات مسیح کا نفیس کر کے دنیا کے ہر مسلمان پر چڑھایا تھا۔
الحمد للہ ہم نے اس قرض کو اتارا اور ہم نے وہاں حیات مسیح کا نفیس کی۔ انکو مناظرے کا چیلنج
کیا۔ وہ مناظرے سے بھاگ گئے۔ انکار کر دیا۔ انہوں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔
اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو ختم فرمائے۔ دوسرے بھی اسلام مخالف فتنوں کو ختم فرمائے۔ اور ہم لوگوں
کو دین کیلئے قبول فرمائے اور میں نے دین کی جو چند باتیں عرض کی ہیں اللہ ان کو قبول فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

﴿ختم نبوت پر یادگار خطاب﴾

بہ مقام: منڈی بہاؤ الدین

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده
اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم -
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ
كَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

وقال النبی ﷺ انا خاتم النبیین لا نبي بعدی
صدق الله العلی العظیم

حاضرین مکرم، دوستو بزرگو! آج کا پروگرام حضور خاتم الانبیاء پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عنوان پر رکھا گیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اسکے تقاضے بتلائے جائیں اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے شکوک و شبہات اور دجل و فریب سے اپنے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔

میرے دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل امت کو خبردار کرتے ہوئے پیشگوئی کر دی تھی کہ لا تقوم الساعة کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

حتى یبعث دجالون کذابون
یہا تک کہ کئی کذاب و دجال پیدا ہو گئے۔
کُلُّهُمْ یُرِیْ عَمَّ اِنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰہِ
ہر ایک یہ دعویٰ کریگا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔

فرمایا۔

انا خاتم النبیین لا نبي بعدی
یاد رکھنا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
ایک حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ:-

ان الرسالة والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبي بعدی (ترمذی)
کہ رسالت بھی میرے اوپر ختم اور نبوت بھی ختم قیامت تک اب نہ کوئی نبی آئیگا اور نہ رسول ایک اور ایک حدیث شریف میں فرمایا کہ:-

انه سيكون في امتي
کہ جو جو جوئے نبی پیدا ہو گئے وہ عیسائیوں، یہودیوں میں سے نہیں ہو گئے بلکہ فرمایا میری

انکے پاس جو جاتے ہیں کیا وہ ہندوستان سے ہندو آتے ہیں۔ یا یہی ہمارے مسلمان بھائی ہوتے ہیں۔؟ (ہمارے مسلمان بھائی ہوتے ہیں)

جب مسلمان بھائی ہیں تو کتنے عقیدے کمزور ہو چکے ہیں۔ آج مسلمان جا کر انکے پاس حالات معلوم کرتا ہے۔ وہ انکل بچو لگا کر بتلا دیتے ہیں کوئی بات صحیح ہو گئی ورنہ سب باتیں غلط ہوتی ہیں۔

پیغمبر خدائی حکم سے پیشگوئی کرتا ہے:

لیکن خدا کے پیغمبر بھی پیشگوئی کرتے ہیں۔ وہ خدا کے بتلانے سے کرتے ہیں۔ نبوی تو انکل بچو لگا لیتے ہیں لیکن خدا کے پیغمبر جو پیشگوئی کرتے ہیں وہ خدا کے بتلانے سے کرتے ہیں۔ خدا کا نبی اللہ کے بتلانے سے بات کرتا ہے۔ اسلئے خدا کے کسی پیغمبر کی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ کوئی دشمن اسلام حضور ﷺ کی ایک پیشگوئی بھی دکھائے جو اپنے وقت پر پوری نہ ہوئی ہو۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشگوئی کا پورا ہونا:

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو اس نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا و پورا کر دیا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بھی ہوں۔ کیا کہتا ہے؟

حضور ﷺ کا امتی ہوں بلکہ بھی پڑھتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں، نبی بھی ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

سیکون فی امتی

والی پیشگوئی کا مصداق یہ ٹھہرایا نہ ٹھہرا؟ (ٹھہرا)

یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے نبی بنایا ہے حالانکہ خدا نے تو آمنہ کے لال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر اعلان فرمادیا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (احزاب: ۴۰)

قرآن میں ایک سو آیت حضور ﷺ کی ختم نبوت پر موجود ہے۔ ایک سو آیت میں آپ کی ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن میں تو حید و رسالت کی طرح ختم نبوت کا ذکر ہے:

قرآن میں جس طرح خدا نے اپنی توحید کو بیان فرمایا:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

کہ اللہ ایک ہے، دو نہیں، تین نہیں۔

اور جس طرح اللہ نے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بیان فرمایا کہ:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اسی طرح آپ کی ختم نبوت کو بیان فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (احزاب: ۳۷-۴۰)

کہ میرا پیارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول بھی ہے اور آخری نبی بھی ہے۔

جھوٹے مدعیان نبوت کا سہارا: (قابل غور نکتہ)

خدا کے نبی کو یہ تھا کہ جو کذاب و دجال پیدا ہو گئے وہ قرآن بھی پڑھیں گے۔ قرآن میں موجود آیات ختم نبوت کو بھی پڑھیں گے اور اس پر ایمان بھی لے آئیں گے مگر ان آیات کے معنوں میں ہیرا پھیری کریں گے۔

آج قادیانی قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہیں یا نہیں؟ (پڑھتے ہیں)

اس امت میں جتنے جھوٹے نبی پیدا ہوئے ہیں۔ کیا وہ اس آیت کو پڑھتے ہو گئے یا نہیں؟ پڑھتے ہو گئے ابھی آپ میرے عزیز سے سن رہے تھے کہ حضورؐ کی وفات کے بعد آپ کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عسیٰ نے طلحہ نے ایک عورت نے بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جس کا نام سجاح تھا وہ کہتی تھی کہ:

میں بھی نبی ہوں۔۔۔ یعنی ہوں

”سجاح“ کا استدلال:

لوگوں نے کہا کہ آج تک کوئی عورت نبی نہیں بنی تو کیسے بن گئی؟ حضرت آدم سے لیکر جتنے بھی نبی آئے ہیں وہ مرد ہی آئے ہیں عورت تو کوئی نبی نہیں بنی وہ کہنے لگی اسی لیے کہ اب ہی تو عورتوں کی نبوت کا زمانہ آیا ہے۔

لوگوں نے کہا کہ وہ کیسے زمانہ آیا ہے؟

کہنے لگی کہ حدیث میں نہیں آیا کہ:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

یعنی مرد نبی نہیں ہوگا۔

کہتی ہے کہ: میں اس حدیث کو مانتی ہوں۔ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہوں کہ حضور علیہ السلام کے بعد اب کسی مرد نے نبی نہیں ہونا بلکہ اب عورتوں نے نبی بنتا ہے۔ چنانچہ اس جھوٹی مدعیہ نبوت کا جھوٹے مدعی نبوت مسلمانوں نے آپس میں لٹا جھگڑا۔ یہ بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔ لیکن اس وقت میں اسکو نہیں چھیڑتا۔

مجھے کہنا یہ ہے کہ جو جھوٹے نبی پیدا ہوئے اس سے میرے نبی کی بات سچی ہو گئی سچی ہوئی یا

نہیں؟ (ہوئی)

حضور اکرم علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو گئی:

آپ نے جو فرمایا تھا کہ جھوٹے نبی میری امت میں سے ہوں گے۔ مسلمانوں کا اب بھی نبی علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا تھا۔ اسود عسیٰ بھی نبی علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا تھا۔ عورت سجاح جھوٹی مدعیہ نبوت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ رہی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو گئی کیونکہ آقائے زمانہ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے میری امت میں سے ہوں گے میرا کلمہ پڑھنے والے ہوں گے کیونکہ یہ سب جھوٹے مدعیان نبوت کا ذہن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے حضورؐ کی امت میں سے ہوئے۔

میری خوشی:

لیکن میں بڑا خوش ہوتا ہوں کہ اللہ کا بڑا شکر ہے کہ وہ جھوٹے نبی صدیق اکبرؐ خلیفہ بافضل کے زمانے میں پیدا ہوئے اگر آج کے دور میں پیدا ہوتے تو کوئی بھی ہماری بات ماننے کو تیار نہ ہوتا۔ ہم کہتے ہیں کہ کذاب وہ جال میں یہ کافر ہیں۔ واجب القتل ہیں ہماری کوئی بھی بات نہ مانا۔ الزام لگاتے کہ مولویوں کا دماغ خراب ہے۔ یہ تو ہر کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں۔ جناب دیکھئے کلمہ پڑھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں یہ کافر کیسے ہوئے؟

لیکن خدا کا کتنا احسان ہوا کہ جھوٹے نبی جنہوں نے نقد پر جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو بہر حال کر دیا تھا۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچی ہوتی تھی لیکن میں خوش اس بات پر ہوتا ہوں کہ وہ جھوٹے نبی پہلے خلیفہ صدیق اکبرؐ کے زمانہ میں ہوئے۔

پہلے خلیفہ کے زمانہ میں جھوٹے نبیوں کے پیدا ہونے کا یہ فائدہ ہوا کہ امت کے سامنے عمل آگیا کہ جھوٹے نبی اور انکو ماننے والے چاہے وہ نمازیں پڑھتے ہوں انکا حکم کیا ہے؟

عدالت صدیقی نے فیصلہ دیا۔ صدیقی ہائیکورٹ نے فیصلہ دے دیا کہ یہ لوگ مرتد ہیں۔ نبی نے تو

دجال و کذاب کہا تھا کہ جو میرے بعد دعویٰ نبوت کریں گے وہ دجال و کذاب ہونگے۔ کذاب کا معنی جھوٹا نہیں بلکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت بڑا جھوٹا۔ پر لے درجے کا جیسے صادق کا معنی سچا اور صدیق جو ابوبکر کا لقب ہے اس کا کیا معنی؟ بہت بڑا سچا۔

زور سے بولو صدیق کا کیا معنی؟ (بہت بڑا سچا)

نبی نے کیا فرمایا کہ جو میرے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ صرف جھوٹا نہیں بلکہ کذاب، بہت بڑا جھوٹا ہے۔

سنگین جھوٹ:

ایک جھوٹا وہ ہوتا ہے جو آپ کے اور میرے ساتھ جھوٹ بولتا ہے اور ایک جھوٹا وہ ہے جو خدا اور رسول کے ساتھ جھوٹ بولتا ہے۔ جو حضور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولتا ہے۔ اس سے بڑا کوئی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ کذاب (بہت بڑے جھوٹے) ہونگے۔ دجال ہونگے دجال کا معنی کہ بہت بڑے فریبی و مکار ہونگے۔ دھوکے باز ہونگے۔

صدیقیؒ سپریم کورٹ کا فیصلہ:

حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے بعد اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور جو بھی اس شخص کی جھوٹی نبوت پر ایمان لے آئے صدیقیؒ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا جس پر عمل ہر مسلمان حکمران کے ذمہ واجب ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ مرتد ہیں۔ جو شخص اب حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا جو شخص اس کی نبوت کا ذبہ پر ایمان لے آئے وہ مرتد ہے۔

زور سے بولو یہ کون ہیں؟ (مرتد ہیں)

مرتد کی شرعی سزا:

مرتد کی سزا شریعت نے مقرر کر دی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمادیا تھا۔

من ار تعدا فتلوا

جو مرتد ہوا سے قتل کر دو۔

یہ تو وہ جانتے تھے۔ کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے۔ صدیق اکبرؓ نے یہ بتلایا کہ جو شخص حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے چاہے وہ کلمہ پڑھے یا نمازیں پڑھیں۔ اگر ختم نبوت کے عقیدہ سے انکار کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا۔ اس وجہ سے اس پر مرتد کی سزا جاری ہوگی۔

مرتد کی تعریف:

آؤ مسئلہ سمجھو ہم سمجھتے ہیں کہ مرتد وہ ہوتا ہے جو پہلا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں جو شخص اسلام چھوڑ کر نعوذ باللہ عیسائی ہو جائے، ہندو بن جائے، سکھ بن جائے سارا مذہب بدل جائے وہ مرتد ہے۔ اگر کوئی مسلمان خدا نخواستہ عیسائی بن جائے تو ہم اسے کیا کہیں گے؟ (مرتد) یعنی وہ سارے دین سے پھر گیا اس لیے مرتد ہے لیکن صدیق اکبرؓ نے بتلایا کہ سارے دین سے پھر جائے تب بھی مرتد۔ دین کے ایک عقیدے سے پھر جائے تو تب بھی مرتد۔ سارے دین کا انکار کفر، دین کے ایک حصے سے پھر جانے کا نام بھی کفر ہے۔

جیسے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ قرآن کریم کے تیس پارے ہیں ایک شخص سارے قرآن کا انکار کر دے وہ کیا ہوگا؟۔۔۔۔۔ کافر

ایک شخص سارا قرآن مانے مگر ایک آیت نہ مانے تو کیا ہوگا؟۔۔۔۔۔ کافر

کہے کہ سارا قرآن ٹھیک ہے مگر میں ایک آیت کو نہیں مانتا جس طرح سارے قرآن کا انکار کر نیوالا کافر اسی طرح ایک آیت کا انکار کرنے والا بھی کافر۔ کافر ہوگا یا نہیں۔۔۔ کافر ہے

دیکھئے قرآن کریم نے ایک مسئلہ کو واضح کیا ہے۔ خدا کہتا ہے کہ جس نے میرے ایک نبی کو جھٹلایا اس نے میرے تمام نبیوں کو جھٹلایا۔ یعنی ایک نبی کا جھٹلانا سارے نبیوں کو جھٹلانا ہے۔

قرآن کی ایک آیت کا انکار سارے قرآن کا انکار ہے۔ دین کے ایک رکن و عقیدے سے پھر جانے سے پورے دین سے پھر جانا ہے صدیق اکبرؓ نے حضور کے بعد مدعیان نبوت اور ان پر

ایمان لانے والوں کا مسئلہ کھول دیا کہ یہ کون ہیں؟ (مرتد) اور ان پر اسلام کی طرف سے عائد شدہ شرعی سزا کو نافذ کیا جو اسلام نے مرتدوں کیلئے مقرر کی وہ سزا کیا ہے؟۔۔۔ قتل کرنا۔

ناموس ختم نبوت کیلئے عظیم قربانی:

حضرت صدیق اکبرؓ نے ناموس عقیدہ ختم نبوت کی خاطر جھوٹے مدعی نبوت مسلمانہ کذاب سے باقاعدہ جنگ لڑی۔ اس ایک جنگ کے اندر بائیس ہزار مرتد قتل ہو گئے اس زمانے کے لحاظ سے وہ تعداد بہت بڑی ہے۔ تھوڑی تعداد نہیں ہے۔ اس زمانے میں تیر، تلواری، نیزے اور ہاتھ کی لڑائی تھی۔ یہ ہندو قیس، بم، گن، مشینیں اور اسٹی دھماکے نہیں تھے کہ جن کے ایک حملے سے ہزار ہا افراد قتل ہو جاتے۔ وہ تو ہاتھ کی لڑائی تھی اس ہاتھ کی لڑائی میں کتنے مرتد قتل کیے؟ (22000)

اور 1200 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید کرائے سبحان اللہ جن میں تقریباً چھ سات سو کے لگ بھگ قرآن کریم کے حفاظ و قراء تھے۔

اتنا قیمتی سرمایہ قربان کرنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کا تحفظ کیا۔

صدیق اکبرؓ کا منفر د انداز میں جذبہ ایمانی:

ہائے صدیق اکبرؓ کا وہ جذبہ و جنون جب اکیلے تلوار کو لٹکا کر باہر نکل آئے تھے اور صدیق اکبرؓ فرمانے لگے کہ میں خدا اور نبی کے دین کی حفاظت کروں گا یہ ناممکن ہے کہ میں زندہ رہوں اور خدا کا دین کم ہو جائے۔ میں اپنی جان دے دوں گا لیکن خدا کے نبی کے دین میں کمی برداشت نہیں کروں گا۔

فرمایا اے لوگو!

تم میرا ساتھ دو یا نہ دو ابو بکرؓ اللہ کے آخری نبی و آخری دین کی عظمت کیلئے اکیلا لڑیگا اور اس وقت تک لڑیگا جب تک یہ دین اسلام کے خلاف فتنے ختم نہیں ہو جاتے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس ایمانی جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا صحابہؓ فرماتے ہیں صدیق اکبرؓ کو اللہ نے انبیاء

والا مقام اور ان جیسی استقامت عطا فرمائی تھی۔ اکیلے ہو کر بھی وہ لڑنے کو تیار تھے۔

امت کیلئے صدیقی مثال:

صدیق اکبرؓ نے یہ عظیم قربانی دیکر ایک عظیم الشان مثال قائم کر دی۔ اور امت کو تعلیم دی کہ جب دیکھنا کبھی کوئی جھوٹا کذاب نبی پیدا ہو تو آپ کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ ایمان سے ہٹاؤ کہ صدیق اکبرؓ کو جو حالات درپیش تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہر طرف ارتداد ہی ارتداد تھا۔ ایسے حالات آج پیش نہیں ہیں۔

ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے)

لیکن صدیق اکبرؓ نے کوئی پرواہ کی تھی؟ (نہیں) اسلام کے بنیادی عقیدے کا تحفظ کیا۔ اتنی عظیم قربانی، قیمتی صحابہؓ، چھ سات سو حافظ و قاری صحابہؓ شہید کرائے بتایا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کی خاطر کٹ مر سکتے ہیں۔

لیکن ختم نبوت کے عقیدے میں آج نہیں آنے دیئے۔

(نعرے)

تو حیرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ نے قیمتی صحابہؓ کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے امت مسلمہ کی لیے تعلیم دی کہ جب بھی کوئی اسلام کے خلاف فتنہ پرداز کرے تو تم اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہو چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔

حالات انشاء اللہ خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ تم کوشش و محنت کرنا اور اسلامی اصولوں کی پاسداری میں کسی قسم کی پس و پیش نہیں کرنی۔

عقیدہ ختم نبوت اور اسلام لازم ملزوم:

ختم نبوت کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔ سارے دین کی اساس ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ محفوظ ہے تو دین اسلام محفوظ ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ ٹوٹا تو پورا دین ختم۔ خدا کی توحید بھی نہیں بچتی اگر عقیدہ ختم نبوت محفوظ نہ ہو تو سن لو! اللہ کی توحید جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء نے بیان کی

وہ بھی سلامت نہیں رہتی۔

مثال :-

مذکورہ دعویٰ کہ اگر عقیدہ ختم نبوہ محفوظ نہ ہو تو خدا کی توحید بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس دعویٰ کی اب دلیل سنو۔ مثال سمجھو! کیا خیال ہے موت و حیات کس کے قبضے میں ہے؟۔۔۔ اللہ کے

هُوَ يَحْيٰ وَيُمِيتُ

مارنے اور زندہ کرنے والا کون؟ (اللہ)

اگر موت و حیات کسی انسان کے قبضے میں ہوتی تو وہ اسکو زندہ چھوڑتا؟ (نہیں)

اگر موت قادیانیوں کے ہاتھ میں ہوتی تو میں زندہ ہوتا؟ (نہیں)

اگر میرے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی قادیانی زندہ ہوتا؟ (نہیں)

موت و حیات نہ میرے ہاتھ میں نہ قادیانیوں کے ہاتھ میں اور نہ کسی اور کے ہاتھ میں ہے بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

لیکن مرزا قادیانی اپنی کتاب ”خطبہ الہامیہ ص ۵۶ رخ ص ۱۶ جلد ۱۲“ میں لکھتا ہے۔ کہ مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت ہے۔ بتاؤ یہ خدا کی صفت ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔

یہ صفت کسی انسان میں ماننا شرک ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

یہ تو حید خداوندی کے خلاف ہے یا نہیں؟----- ہے

اب جو مرزا قادیانی کو نبی مانیں گے انکو تو یہ عقیدہ رکھنا پڑیگا کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں موت کی بھی طاقت تھی اور حیات کی بھی۔

یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اپنے حریف محمدی بیگم کے خاوند کو بھی مار نہ سکا اور اسکی منکوحہ آسانی جسکے متعلق کہتا تھا۔ کہ اس سے میرا آسمانوں پر نکاح ہوا ہے۔ محمدی بیگم کو اسکا خاوند سلطان محمد لے گیا لیکن اگر اس میں موت و حیات کی طاقت تھی تو اسکے خاوند کو مار کر اپنی بیوی کیوں نہ بنا سکا؟ معلوم ہوا کہ موت و حیات کا مالک اللہ ہے۔

مرزا کا دجل

تمہیدی واقعہ:

یہ ہر بات میں ہمارے پیارے نبیؐ سے مقابلہ کرتا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام کا ایک نکاح آسمانوں پر ہوا ہے۔ وہ نکاح کس سے ہوا؟ مائی زہنب سے۔ قرآن حکیم کے بائیسویں پارے میں رب نے بیان فرمایا:-

رَوَّجْنَاهَا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی کی لڑکی تھیں۔ آپ نے اپنے منہ بولے بیٹے زیدؑ سے انکا نکاح کر دیا۔ یہ غلام تھے حضرت زینب اونچے خاندان قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے ایک منہ بولے بیٹے سے کر دیا۔

اتفاق سے دونوں کا تھما ہوا نہ ہو سکا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مائی نہنہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ مائی نہنہ کو صدمہ ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا برادری والوں نے بھی حسب معمول طعنے دیے کہ اپنے گھر سے باہر رشتہ کیا تھا۔ اچھا رشتہ ہوا تھا کہ طلاق ہو گئی ہے بڑی باتیں بنائیں اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ غمگین نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اس نہنہ سے ہم نے کر دیا ہے۔

زَوْجُكَهَا

ہم نے آپ کا نکاح زینب سے کر دیا ہے۔ حضرت زینبؓ دوسری بیویوں، اپنی سوتیلیوں سے کبھی تھیں! تمہارے نکاح فرما دیا۔ بڑھے گئے میرا نکاح رب العالمین نے پڑھایا۔

مائی زینبؓ کا نکاح کس نے پڑھایا؟

اللہ نے

کہاں بیڑ چلایا؟

عرش پر

اور پھر مائی نذیب کا نکاح دنیا پر نہیں پڑھایا گیا۔

مائی نذیب بن گئیں حضور کی بیوی اور تمہاری کیا بن گئیں؟ (ماں)
حضور کی بیویاں ہماری مائیں ہیں۔

میرا نبی تمہارا روحانی باپ ہے اسکی بیویاں تمہاری روحانی مائیں ہیں تو مائی نذیب ہماری کیا ہوئیں؟۔۔۔ ماں
اللہ نے فرمایا کہ:

وَاَزْوَاجُهُ امَّهَاتُهُمْ

کہ اے مومنو! میرے نبی کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔

میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا روحانی باپ ہے۔ تو حضرت نذیب ہماری کیا ہوئیں؟ (ماں)
سنو! مرزا قادیانی ہر بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرتا ہے۔

مرزا کی شیطانی وحی کا تعارف:

آؤ آپکو حوالہ دینے سے پہلے تھوڑا سا مرزا پر نازل ہونے والی وحی کا تعارف کرادوں۔ یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے اسکا نام ”تذکرہ“ ہے۔ یہ مرزا قادیانی پر نازل ہونیوالی ”وحی“ ہے۔ اور اس کا نام رکھا ہے ”تذکرہ“ اور اسکے نیچے لکھا ہوا ہے ”وحی مقدس“

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے خدا کی طرف سے یہ جھوٹ ہے۔ ہاں اتنا میں مانتا ہوں کہ مرزا پر وحی نازل ہوئی ہے لیکن رحمان کی طرف سے نہیں شیطان کی طرف سے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَكَاوُنُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ. (الانعام: ۱۲۱)

ترجمہ: کہ شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی بھیجتا ہے۔

مرزا پر نازل ہونے والی وحی رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔

آؤ اس وحی کا تمہیں تعارف کرادوں میرا دعویٰ ہے کہ یہ وحی شیطانی ہے۔ رحمانی نہیں ہے دیکھئے اسکے صفحات کتنے ہیں؟ 840 صفحات ہیں اور اسکے اوراق کتنے بنتے ہیں؟ 420 سب کہہ دو سبحان اللہ۔

یہ میرے مولا کی قدرت ہے کہ:

ان کا نبی بھی 420

اور اس پر نازل ہونیوالی وحی بھی 420

اگر یہ وحی خدا کی طرف سے ہوتی تو چار سو بیس 420 نہ ہوتی۔

قرآن مجید کے متعلق چیلنج:

ہم مسلمانوں کا قرآن ہے۔ جو ہمارے پاس سامانِ ہدایت ہے۔ اور ہمارے آخری نبی علیہ السلام پر خدا کی آخری وحی نازل ہوئی ہے۔ وہ قرآن مجید بڑے بھی ہیں۔ چھوٹے بھی ہیں۔ مونے بھی ہیں۔ ہاتھ سے لکھے ہوئے بھی ہیں۔ طباعت شدہ بھی ہیں پاکستانی، ہندوستانی، مصری عرب ممالک اور دیگر ممالک میں چھپے ہوئے بھی ہیں آپ کو دنیا میں ایسا کوئی قرآن نظر نہ آئے گا جسکے صفحات یا اوراق ۴۲۰ ہوں۔ مجھے آج تک کوئی قرآن نظر نہیں آیا جسکے صفحات یا اوراق ۴۲۰ ہوں۔

قدرتِ خداوندی کا عجیب ظہور:

مرزائیوں کی مت ماری گئی مولا کریم نے انکی عقلیں ماؤف کر دیں۔ اور حقیقت میں رب نے انکو بتلایا کہ

اونارانو! اگر یہ وحی خدا کی طرف سے ہوتی تو 420 نہ ہوتی۔ اسی سے سمجھ جاؤ کہ یہ 420 ہے۔ اور یہ نبی بھی 420 ہے۔ جب میں نے لوگوں کو یہ بتلانا شروع کیا تو مرزائی بڑے بچھڑے کہ کیا ہو گیا؟

ہماری تو مت ماری گئی ہم ایک ورق گھٹاتے یا زیادہ کرتے اور یہ کیا کر بیٹھے یہ تو میرے مولا

کی قدرت ہے۔ اب یہ کہنے لگے کہ نئے ایڈیشن میں یا گھٹائیں گے یا بڑھائیں گے۔ میں بھی اسی تاثر میں رہا۔ میں انکا ہمسایہ و پڑوسی ہوں یہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں

میں انکو خوب جانتا ہوں۔ چنیوٹ اور ربوہ (چناب نگر) میں صرف دریا کا فاصلہ ہے میں دریا کے مشرق میں ہوں یہ مغرب میں ہیں۔ صرف دریا کا فاصلہ ہے ان کا قریبی پڑوسی و ہمسایہ ہوں۔

جب اس وحی مقدس ”تذکرہ“ کا نیا ایڈیشن چھپا۔ میں نے فوراً منگایا اور منگاکر سب سے پہلے اسکے صفحے دیکھے کہ اب صفحے کم ہیں یا زیادہ مجھے یقین تھا کہ اب 420 اور اوراق تو نہیں رہیں گے یا گھٹائیں گے یا بڑھائیں گے۔ میں نے جب صفحے نکال کر دیکھے تو صفحے تھے 818 اور 818 صفحات کے اور اوراق کتنے بن گئے 409 ورق۔

میرے ذہن میں خیال آیا کہ 409 بھی شاید کوئی انگریزی قانون میں دفعہ ہو۔ کیونکہ نبی جو انگریز ہی تھا۔ چلو ذرا ”تھانہ“ میں جا کے دیکھیں۔ چنیوٹ کا تھانہ صدر ہمارے ادارہ جامعہ عربیہ و دعوت و ارشاد کے سامنے ہے۔ تو میں نے تھانے جا کر (S.H.O) صاحب کو کہا کہ مجھے ”لال کتاب“ دفعات والی دکلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ”خیر ہے“ میں نے کہا ہاں ایک دفعہ دیکھنی ہے۔ جب میں نے دفعات والی کتاب دیکھی تو وہاں لکھا ہوا تھا ”دفعہ 409“ ”خیانت بجرمانہ“ میں نے کہا کہ واہ مولا تیری قد رتوں پر قربان جاؤں سب کہہ دو سبحان اللہ۔

خدا قادر ہے کہ نہیں؟

پہلے کتنے اوراق تھے؟ 420 اور اب کتنے تھے؟ 409

میں نے پھر پہلے ایڈیشن اور اسکو سامنے رکھا پھر میں نے انکی وجوہ کو ملایا کئی وحیاں بدل گئیں۔ کئی وحیاں غائب ہو گئیں۔ تو خیانت ہوئی یا نہ ہوئی؟ (ہوئی)

تو خیانت والی دفعہ ٹھیک ہوئی یا نہ ہوئی۔ پہلی دفعہ 420 والی بھی ٹھیک اور دوسری 409 بھی ٹھیک۔

قادیانی کہتے ہیں کہ ارے صفحوں میں کیا ہے؟ ورقوں میں کیا ہے؟

420 ہو جائیں یا کچھ ہو جائیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

قادیانیوں سے سوال:

میں قادیانیوں سے سوال کرتا ہوں کہ اگر صفحات و اوراق کی تبدیلی سے فرق نہیں پڑتا تو تم نے پہلے ایڈیشن کے 420 ورقوں کو کیوں بدلا۔ وہی کیوں نہیں رہنے دیے؟

اب گھٹائے کیوں ہیں؟

ٹھیک بات ہے یا نہیں

کچھ خرابی تو تھی ہی سہی جسکی وجہ سے تم نے گھٹائے۔

کیوں گھٹائے؟

وہی رہنے دیتے اور اب جو بنے وہ کتنے ورق بنے؟ (409) دفعہ خیانت۔

خیانت بجرمانہ

یہ وحی خدا کی وحی نہیں ہے یہ مرزا قادیانی کا افترا ہے رب العالمین پر

یہ شیطانی وحی ہے۔ رحمانی نہیں ہے۔

مرزا کی ”شیطانی وحی“

حضرات محترم اب دوسری دلیل پیش خدمت ہے کہ یہ وحی شیطانی ہے۔ مرزا اپنی اس وحی میں لکھتا ہے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ میں نے فرشتہ کا نام پوچھا۔ ایمان سے بولو نام پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی۔ نبیوں کی طرف کون فرشتہ آتا تھا۔ (جبرائیل) جبرائیل آتے تھے۔ اگر یہ خدا کا نبی تھا تو اسکے پاس فرشتہ بھی جبرائیل آتے تھے۔

اگر یہ خدا کا نبی تھا تو اسکے پاس فرشتہ بھی جبرائیل ہی آتا تھا یا کوئی اور؟ (جبرائیل ہی)۔ مرزا کہتا ہے کہ:

میرے دل میں خیال آیا کہ میں فرشتہ سے اسکا نام پوچھوں۔

تو میں نے فرشتہ سے پوچھا کہ:

کوئی قادیانی تمہارے سامنے پانچ منٹ نہیں ٹھہر سکتا:

آؤ ایک دلیل آپ کو قرآن سے سمجھاؤں۔ میری باتیں یاد رکھا کرو۔ میرا چیلنج ہے۔ ماں سنا جینا نہیں جتنا جو مقابلے میں آکر آپ کے سامنے بھی ٹھہر سکے۔ اگر میری باتیں یاد رکھیں تو کائنات کا کوئی قادیانی پانچ منٹ بھی آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ یاد کرو ہمیں افسوس ہے کہ آپ ہمارے باتوں کو یاد نہیں رکھتے۔ کیا قادیانی کوئی ماں کے پیٹ سے سکھ کے آتا ہے۔ ہر قادیانی جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کا مبلغ بنا ہوا ہے۔ اور پاکستان کے اندر جھوٹے نبی کی نبوت کی اشاعت ہوئی ہے۔

علماءِ کنونشن میں مطالبہ

صدر ضیاء الحق نے جو علماء کنونشن بلایا تھا جس میں ملک کے اہم اہم علماء بلائے گئے تھے۔ آپ کے اس خادم کو بھی بلایا گیا میں نے جو صدر کے سامنے تقریر کی تھی۔ اب حکومت نے شائع بھی کر دی ہے۔ اس میں میں نے یہ مطالبہ کیا تھا جناب! یہ اسلامی ملک ہے۔ اس میں کافر رہ سکتا ہے۔ ہندو، سکھ، یہودی رہ سکتا ہے۔ کاروبار بھی کر سکتا ہے۔ اور اپنی عبادت بھی کر سکتا ہے۔ ذمی ہے۔

ہم اسکے مال و جان کے محافظ ہیں۔ اسکے ذمہ دار ہیں وہ ہمیں ٹیکس دیتا ہے۔ ہماری رعایا ہے چاہے یہودی ہے چاہے عیسائی ہے۔ چاہے وہ سکھ ہے۔ وہ ہندو ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ انکی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کریں۔ اسکو ہماری طرف سے مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق عبادت بھی کر سکتا ہے۔ گرے والا گر جا گھر بنائے۔ وہ اپنی عبادت اپنی عبادت گاہ میں کریں۔

کافر اسلامی ملک میں تبلیغ نہیں کر سکتا:

یہ ہم اسکو اجازت دیتے ہیں۔ ہماری شریعت اجازت دیتی ہے۔ لیکن کسی کافر کو یہ اجازت

نہیں کہ وہ اسلامی ملک میں اپنے کفر کی تبلیغ کرے۔ پھر سمجھ لو کہ کافر اسلامی ملک میں رہ سکتا ہے۔ کاروبار کر سکتا ہے۔ اس کو تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ اسکو کسی مسلمان کو مرتد بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

میں نے صدر صاحب سے کہا کہ جناب اس گاڑی کے دوہیسے ہیں۔ ایک امر بالمعروف اور دوسرا نہی عن المنکر آپ امر بالمعروف کی تو کوشش کرتے ہیں۔ آپ اسلامی نظام کیلئے تو کوشش کرتے ہیں لیکن جو اسلام کے دشمن ہیں۔ کیونٹ ہیں، قادیانی ہیں، عیسائی ہیں۔ انکو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ کہ وہ اپنی تبلیغ کریں۔ لہذا آپ انکی تبلیغ پر موثر طریقے سے پابندی لگائیں۔ اسلامی ملک کے اندر کسی کافر کو اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کا کوئی حق نہیں ہے۔

کفر کی انواع:

یہ تو علیحدہ بات ہے کہ قادیانی دوسرے کافروں سے منفرد انداز میں کافر ہیں۔ یہ تو ذمی بھی نہیں۔ ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو کافر مانتا ہوں۔

لیکن آؤ دیکھو قادیانیوں میں اور دوسرے کافروں میں فرق کیا ہے۔ بعض ہمارے بھائی کہہ دیتے ہیں کہ چلو جی کافر سی ہندو اور سکھ بھی کافر ہیں۔ قادیانی بھی کافر سی ہم دوسرے کافروں سے بھی برتر تھے رہتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ بھی برتر تھے تو کیا ہو جائیگا؟

سن لو!

فرق کیا ہے؟ ہندو اور سکھ اپنے آپ کو ہندو اور سکھ کہتے ہیں۔ عیسائی اپنے آپ کو

عیسائی کہتا ہے۔ اور ہم کو یہ کیا کہتے ہیں؟۔۔۔۔۔ مسلمان

ہندو، سکھ، یہودی ہم کو کیا کہتے ہیں؟۔۔۔۔۔ مسلمان لیکن قادیانی کیا کہتا ہے اپنے آپ کو مسلمان اور ہمیں کیا کہتا ہے؟ (کافر) سکھ اور قادیانی میں فرق ہوا یا نہیں؟ (ہوا)

کچھ بات سمجھ آئی ہے سکھ اپنے آپ کو کافر کہتا ہے اور مسلمانوں کو مسلمان کہتا ہے لیکن قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور تمام کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔

صرف کافر ہی نہیں بلکہ جہنمی کہتا ہے۔ فرق ہوا یا نہیں؟ (ہوا)
اور بات سنو!

سکھ آچکے کجغریوں کی اولاد نہیں کہتا۔ یہودی آپکو کجغریوں کی اولاد نہیں کہتا۔ یہودی اور مکہ
آپکو کجغریوں کی اولاد سمجھتے ہیں؟ (نہیں)

مرزا قادیانی کے نزدیک مسلمان کجغریوں کی اولاد:

لیکن مرزا قادیانی (ملعون) اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴، ۵۴۸ (روحانی خزائن
ج ۵ ص ۵۴-۵۴۸) پر لکھتا ہے۔

تلك كتب تنظر اليها كل مسلم يعين المحبة و المودة و ينفع من
معارفها و يقبلنى و يصدق دعوتى الا ذرية البغايا الذين ختم الله على
قلوبهم فهم لا يقبلون

یہ مرزا قادیانی کی کتاب کی عبارت پڑھ رہا ہوں یہ نہ سمجھنا کہ کہیں عربی میں قرآن کی کوئی
آیت نہ پڑھ رہا ہوں۔

یہ عبارت کس کی ہے؟ (مرزا قادیانی کی کتاب کی) مرزا قادیانی کہیں کہتا ہے کہ جو مجھ پر
ایمان نہیں لاتے۔ جو مسلمان میری تصدیق نہیں کرتے۔ میری کتابیں نہیں پڑھتے۔ وہ سارے
کجغریوں کی اولاد ہیں (العیاذ باللہ) کیا اس کتاب پر کوئی پابندی نہیں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ جتنے بھی بیٹھے ہیں کیا آپ مرزا قادیانی پر ایمان لے آئے
ہیں؟ (نہیں)

اس کی تصدیق کرتے ہیں؟ (نہیں)

ہمارے صدر صاحب، وزیر صاحب بھی اسکو نہیں مانتے۔ تو آپ سب کو یہ ملعون کجغریوں کی
اولاد کہہ رہا ہے۔

صدر ضیاء الحق کی قادیانیت سے لاتعلقی:

صدر صاحب نے اپنے ہاتھ سے آرڈی نینس نافذ کیا ہے۔ اور ۱۷ اپریل کو جو ہماری صدر
صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پچالیس علماء کی اس میں آپ کا یہ خادم بھی شامل تھا۔ ہمارے سامنے
صدر صاحب نے ایک آرڈی نینس پر عبوری آئین کے اندر دستخط کیے۔

اس میں صدر ضیاء الحق نے اپنے دستخطوں سے لکھا ہے کہ قادیانی اور لاہوری یہ دونوں جماعتیں
کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدر ضیاء الحق صاحب قادیانی تو نہیں
اگرچہ بعض لوگ وسوسے ڈالتے رہتے ہیں۔ لیکن میں اسے ابھی تک قادیانی نہیں کہتا۔ ذمہ داری
کی بات ہے ڈر سے نہیں کہہ رہا۔

سن لو!

ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں نہ کسی کی خوشامد کرتے ہیں۔ ہم نے سارے دور دیکھے ہیں۔
مارشل لائیں بھی دیکھی ہیں۔ بات وہ کرینگے جو حق ہوگی۔ تختہ دار پر وہی بات ہوگی جو اسٹیج پر ہو
گی۔ (فلک شکاف نعرے)

اپنی قبر میں ہر ایک نے جواب دہ ہونا ہے۔ میں اس وقت دیانتداری سے کہتا ہوں کہ
ضیاء الحق میں ہزار کمزوریاں سہیں، خامیاں سہیں لیکن وہ قادیانی نہیں۔

صدر ضیاء الحق کے خلاف سازش:

ہاں قادیانی اسے بدنام کر رہے ہیں اور بعض ایسے افسر و ملازمین ہیں جو حقیقت میں اس
حکومت کے مخالف ہیں اور ضیاء الحق کو بدنام کر رہے ہیں۔ دیکھئے اگر کسی جگہ پر ختم نبوت بیان
کرنے پر کوئی ضلع کا ڈی۔ سی پابندی لگائے کہ ختم نبوت کی تقریر نہ ہو۔ فلاں عالم یا فلاں مولوی
ہمارے ضلع میں مت آئے۔ ختم نبوت کا بیان نہ کرے۔ جب وہ ایسی پابندی لگائے گا۔ اس
پابندی کا اعتراض و الزام جا کر صدر کو ملیگا۔ ٹھیک ہے یا نہیں (ٹھیک ہے)

کہ جناب صدر ایک طرف تو اسلام کیلئے اتنی کوششیں کرتے ہیں دوسری طرف انکے دور

مرزائی کہتے ہیں کہ اسے گالی دی ہی نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ذریعہ ابغایا (کنجریوں کی اولاد کہنا) گالی ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے
یہ کہتے ہیں کہ گالی نہیں ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ذریعہ ابغایا گالی نہیں ہے اگر پھر ذریعہ ابغایا دعا ہے تو پھر وہ دعائیں تمہیں پارسل کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے سب ذریعہ ابغایا ہیں۔ تو پھر انکو اس دعا سے خوش ہونا چاہئے یا نہیں؟ (ہونا چاہئے)

اگر یہ اچھا لفظ ہے تو اپنے لئے پسند کریں۔ اگر یہ لفظ برا ہوئیگی وجہ سے اپنے لئے پسند نہیں کرتے تو ہمارے لئے کیوں کہتے ہیں کہ ذریعہ ابغایا کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسکا کوئی اچھا سامعنی ہوگا لیکن یہ لقب تم اپنے پاس رکھو۔ ہمیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لقب آپ ہی کیلئے خاص ہے۔ کہ تمام قادیانی ذریعہ ابغایا ہیں۔ انکو خطاب دے رہا ہوں۔

انکو اپنے نبی کی دعا دے رہا ہوں۔

مرزا قادیانی کی تعلیم:

مرزا قادیانی کی تعلیم کیا ہے کہ گالیاں سنگرد دعا دینا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں چاہے کوئی گالیاں دیتا رہے ہم اسکو دعا دیں گے۔ یہ ہے دعا انکے نبی کی جو گالیاں سنگر بھی دعا دیتا ہے کیا کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ آپ خود اندازہ لگائیں یہ دعا ہے یا گالی؟ (گالی ہے)
اگر یہ دعائیں ہیں تو تمہیں مبارک ہوں۔ ہم کو ایسی دعاؤں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے بڑی اور گالی کیا ہوگی کہ ہم تمام مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد بنائے۔ اتنا بڑا ظلم کروڑوں، اربوں مسلمانوں کو یہ گالی دی جاتی ہے۔ یہ کتابیں ضبط ہونی چاہئے۔ میرا مطالبہ ہے کہ ایسے لٹریچر پر فوری پابندی لگائی جائے۔

چاہ کن راہ چاہ در پیش۔ جو کسی کیلئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اسی کنویں میں گرتا ہے۔

چاہ کن راہ چاہ در پیش:

خدا کی قدرت دیکھو اللہ بڑا قادر ہے اس نے سب کو گالی دی ہے۔ اللہ نے پھر اسکا تماشا بھی دکھایا کہ مرزا قادیانی کا اپنا بیٹا چلی بیوی سے تھا اسکا نام تھا فضل احمد۔ وہ مرزا پر ایمان نہیں لایا تھا۔

مرزانے اسکا جنازہ بھی۔۔۔۔۔ نہ پڑھا

بیٹے کا جنازہ باپ نے۔۔۔۔۔ نہ پڑھا

کیوں۔۔۔۔۔ نہ پڑھا؟ ❶

کہ وہ اپنے باپ کو نہیں مانتا تھا۔ اسلئے نہیں پڑھا جیسے سر ظفر اللہ نے قائد اعظم کا نہیں پڑھا تھا کیونکہ اسکے نزدیک قائد اعظم کافر تھا۔

سبلی:

میں نے اب ایک بیٹی بنائی ہے۔ بھارت جیسے چھوٹے بچے بناتے رہتے ہیں۔ مرزا صاحب پر جو ایمان نہ لے آئے وہ کنجری کا بیٹا ہے۔ کیونکہ مرزانے یہ خود لکھا ہے۔ تو اب فضل احمد اسکا بیٹا اس پر ایمان نہیں لایا ہے؟ وہ کیا بنا؟ کنجری کا بیٹا۔

اسکی ماں کیا نبی؟ کنجری۔ اسکی ماں جسکے گھر میں تھی وہ کیا بنا؟ کنجری۔ سارا کنبہ کنجروں کا۔ میں تو یہ نہیں کہہ رہا۔ بلکہ میں تو خدا کی قدرت بتا رہا ہوں۔ کہ خدا کی قدرت دیکھو۔ اب کہتے ہیں کہ چنیوٹی آیا اور گالیاں دے گیا۔ میں تمہیں گالیاں دے گیا بلکہ تمہیں اپنے باپ کی لکھی ہوئی گالی بتا گیا کہ تمہارا ابا کتنا شریف انسان تھا۔ کہ جس نے کروڑوں، اربوں انسانوں کو گالی دیں۔ خدا نے لوہا کراسی کے خاندان پر ڈال دیں۔ کہ اگر تم اوروں کو یہ کہو گے تو پھر تمہیں یوں ذلیل کرونگا۔ کتنی ذلت ہے مرزا! تمہارے چھوٹے نبی کیلئے۔ یہ تو میرے خدا کی قدرت ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

حضرت تو گالیاں دیتے ہی نہیں تھے۔

وہ گالیاں سن کر وعادیتے تھے

یہ اسکی دعا کا ادنیٰ نمونہ ہے۔

قول و فعل میں تضاد کا عجیب معیار:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

۱۔ بدترین ہر ایک بد سے وہ ہے جو ہے بد زبان ۱

یعنی جو بدزبانی کرے وہ تمام بدوں سے زیادہ برا ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کیا مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہنا بدزبانی ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے

تو مرزا صاحب اپنے فتویٰ کے مطابق کیا بن گئے؟۔۔۔ بدوں میں سے بدتر یعنی ہر ایک بد سے بدتر خود مرزا صاحب بن گئے۔ میں پوچھتا ہوں کیا علماء کو کہنا کہ اے بد ذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیہ خصلت کو چھوڑو گے اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ

تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیادیا عوام کا لالہ انعام کو پلایا ہے۔ ۲

اے مردار خور مولویو اور گندی روح! ۳

میں پوچھتا ہوں؟

یہ بدزبانی ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے

اگر کوئی کہے کہ یہ بدزبانی نہیں تو میں یہی الفاظ لوٹا کر قادیانیوں کے حق میں کہہ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان کے نزدیک جو یہ گالیاں نہیں ہیں۔

۱۔ قادیان کے آریہ اور ہم ص ۳۲ رخ جلد ۲۰ ص ۳۵۸

۲۔ انجامِ آختم ص ۱۹ بر حاشیہ رد جلد ۱ ص ۲۱

۳۔ ضمیر انجامِ آختم ص ۲۱ بر حاشیہ رد جلد ۲ ص ۳۰۵ جلد ۱۱

مرزا قادیانی کی شرافت:

یہ نہ سمجھیں کہ میں گالیاں دیتا ہوں بلکہ میں تو انکو اپنی دی ہوئی گالیاں سمجھاتا اور تلاتا ہوں۔

مرزا قادیانی کی بدزبانی تلاتا ہوں۔ اب وہ خود کہتا ہے کہ گالی دینا طریق شرافت نہیں ہے۔

مسلمان عوام کو ذریعہ البغایا کہتا۔ علماء کو مردار خود مولوی اور گندی روحیں کہتا کیا گالی نہیں

ہے؟۔۔۔ ہے

اگر یہ گالی ہے تو کیا مرزا اپنے قول کے مطابق بھی شریف انسان ثابت ہوتا ہے؟۔۔۔ نہیں

ارے میرا تو چیلنج ہے کہ:

یہ کہتے ہیں کہ مرزا مسک ہے۔ مہدی ہے نبی و مجدد ہے۔ اگر کسی قادیانی میں جرأت ہے تو

میدان میں آکر مرزا کو شریف انسان تو ثابت کرے۔ ارے شریف انسان تو دور کی بات ہے یہی

پتہ چل جائے کہ وہ عورت ہے یا مرد؟ تو بڑی بات ہے۔

مرزا کے عجیب و غریب دعاوی:

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں دو سال مریم بنا رہا۔ کہتا ہے کہ مجھے ماہواری حیض بھی شروع

ہو گیا۔ پھر میں بن گیا مرد پھر کہتا ہے کہ مجھے حمل بھی ہو گیا۔ وہ میں نہیں بتاتا کہ مرزا کو حمل کیسے ہو

گیا۔ ۱

اگر باہر پنڈال میں جلسہ ہوتا تو میں آپ کو وہ باتیں بھی بتلاتا جو مسجد میں نہیں بتلائی جا

سکتیں۔ کہتا ہے کہ مجھے حمل ہو گیا اور حمل میرا دس مہینے رہا۔ عورتوں کے تو نو مہینے ہوتے ہیں۔ اور

اسکے دس مہینے اسکو اب حمل بھی ہوا ماہواری بھی آئی۔ اب یہ مرد ہوا یا عورت؟۔۔۔ عورت

اب کہتا ہے کہ مجھے دردیں شروع ہو گئیں۔ بچہ جننے کا وقت قریب آیا۔ کہتا ہے کہ پھر میں

جنگل میں چلا گیا۔

فاجاءها المخاض الى جزع النخلة

۱۔ کشمکش نوح ص ۳۷ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۵۰

یعنی پھر مریم کو جو مراد اس سے عاجز ہے، دروازہ کھجور کی طرف لے آئی۔ ❶

حضرت مریم علیہا السلام کی پریشانی:

مرزا ملعون ہر جگہ مقدس شخصیت کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہاں تو مائی مریم پاک دامن تھیں۔ مریم عورت تھیں۔ خدا کی قدرت سے حاملہ ہوئیں اور جب بچہ جننے کا وقت قریب آیا تو مائی مریم پریشانی کے عالم میں جنگل میں چلی گئیں۔ ایک خشک کھجور کا تنا تھا۔ اسکی اوٹ میں بیٹھ گئیں اور رونے لگ گئیں۔ مریم خدا کے سامنے روتی ہیں اور کہتی ہیں کہ کاش

یلبتسی مت قبلہذا و کنت نسبا منسیا (مریم آیت ۲۳)

ہائے اللہ میں مرگئی ہوتی۔ مجھے کوئی جانتا نہ ہوتا۔ اے پروردگار آج بچہ کیسے پیدا ہوگا۔ میرے پاس کوئی نرس، دائی نہیں، میری اماں نہیں، میری بہن نہیں، پہلا بچہ پیدا ہوگا۔ جب کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونا ہوتا ہے اگر اس عورت کے پاس کوئی عورت زاد نہ ہو تو اسکی پریشانی کا کیا عالم ہوگا؟

مائی مریم رورہی ہے۔ کہتی ہے کہ:

ہائے اللہ میں مرگئی ہوتی اس سے پہلے اور یہ وقت میں نہ دیکھتی۔ میں بچہ کیسے جنوں گی۔ پھر بچہ جن بھی دیا تو قوم کے سامنے کس منہ سے جاؤ گی۔ قوم میری بات پر یقین نہیں کریگی۔ اے اللہ تو تو جانتا ہے کہ میرا دامن پاک ہے۔ تو تو جانتا ہے کہ مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا۔ میرا کسی انسان سے جائز، ناجائز تعلق نہیں ہے۔ اے پروردگار میری پاکی کو تو تو جانتا ہے۔ میرے ساتھ کسی انسان کا تعلق نہیں ہے۔

اب جو بچہ قوم کے پاس لجاؤ گی قوم کیسے مانگیگی۔

یہی تھی پریشانی مریم علیہا السلام کو
ہائے وہ مریم پاک دامن مریم
مریم وہ مائی عیسیٰ کی ماں مریم

جسکے متعلق پوری سورت قرآن میں نازل ہوگئی۔ قرآن پڑھے ہوئے جانتے ہیں کہ قرآن میں پوری سورت موجود ہے۔ کسی اور عورت کے نام کی کوئی سورت قرآن میں نہیں ہے۔ صرف حضرت مریم کے نام کی سورت قرآن میں ہے۔ جس میں اللہ نے حضرت مریم کی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔

مرزا قادیانی کا حضرت مریم علیہا السلام پر لرزہ خیز الزام:
لیکن مرزا قادیانی دجال کہتا ہے۔ سن لو! کان کی کھڑکیاں کھول کر سنو۔

قادیانیوں کو اچھا سمجھنے والو۔

کہتے ہو گلہ۔۔۔۔۔ پڑھتے ہیں

نمازیں۔۔۔۔۔ پڑھتے ہیں

دلوں کو قہام کر اس کی بکواس سنو!

پھر سوچو کہ کیا کوئی مسلمان اسکو برداشت کر سکتا ہے؟

مرزا قادیانی اپنی کتاب ایام الصلح میں لکھتا ہے کہ:

حضرت مریم پر بہتان باندھتا ہے کہ مریم کی منگنی ہوگئی تھی یوسف دھر کھان سے۔ اور منگنی کے دوران مریم اپنے منگیتر کے ساتھ سیر و تفریح کیلئے جاتی تھی۔ اور وہ اسکو عیب نہیں سمجھتے تھے۔ آگے پٹھان پر بھی حملہ کیا ہے۔

(خدا انخو استہ جو پٹھان مرزائی ہو جاتا ہے مجھے اس پر بڑا غصہ آتا ہے کہ پٹھان بھی ہو اور مرزائی بھی ہو)

تو مرزا قادیانی آگے کہتا ہے کہ جس طرح پٹھانوں میں عیب نہیں ہے۔ (یعنی منگیتر کیساتھ بھرتا) اور پٹھان بنی اسرائیل قوم تھے۔ اور پٹھانوں میں اس چیز کو عیب نہیں سمجھا جاتا کیونکہ وہ منگنی کو نکاح سمجھتے ہیں اور اپنی منگیتر کو نکاح سے پہلے لیے پھرتے رہتے ہیں۔ ❶ (حالانکہ یہ بہتان ہے)

پنجان بڑا بغیرت ہے۔ ارے ہمارے پنجابی بھی جب ایک بچے یا ماما کے گھر میں رہتے ہوں اور گھر میں پردہ نہیں ہوتا۔ لیکن منگنی کے بعد جب نکاح قریب ہو جائے تو وہ عورت پردے میں چھپ جاتی ہے یا نہیں؟ (چھپ جاتی ہے) یعنی ہمارے پنجاب میں بھی اسکا رواج ہے کہ منگنی ہو نیچے بعد وہ اپنے منگیتر کے سامنے نہیں آتی۔ لیکن پنجان تو اور غیرت مند ہے عیب نہیں کہ وہ منگیتر کو لیے پھرتے رہتے ہیں۔

مرزا کا حضرت مریمؑ پر بہتان عظیم:

تو مرزا کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ کا منگیتر تھا یوسف دھر کھان۔ اور حضرت مریمؑ نکاح سے پہلے منگنی کے زمانے اسکے ساتھ سیر و تفریح کیلئے جاتی تھی۔ (العیاذ باللہ) کہتا ہے کہ اس زمانے آپ کو حمل ہو گیا۔ (یعنی حضرت مریمؑ کو) سب کانوں کو ہاتھ لگا کر تو بہ کریں۔ خدا کی کروڑ لکھ مرزا قادیانی تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر، تجھے کوئی خدا کا خوف نہ آیا۔ ہائے مائی مریمؑ پر اتنا بڑا بہتان۔

مائی مریمؑ پر اتنا بڑا بہتان کیا یہ قرآن کی تکذیب ہے یا نہیں؟ (ہے) یہ مائی مریمؑ خدا کی نیک بندی پر الزام ہے یا نہیں؟ (ہے) کہتا ہے کہ نکاح سے پہلے منگنی کے زمانہ میں یوسف دھر کھان کے ساتھ چلی جاتی تھی۔ حمل ہو گیا۔ اس ضرورت کی بناء پر جلدی نکاح کیا۔ اور اس نکاح سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ (العیاذ باللہ) ❶

میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ ایمان سے بتلاؤ اس سے بڑا کوئی کفر ہے؟۔۔۔ نہیں ایک منٹ کیلئے مرزا قادیانی کے سب کفر چھوڑ دو کیا صرف یہ ایک کفر اس ضعیف دجال کیلئے کافی نہیں؟ (کافی ہے)

۱۹۸۰ء کے علماء کنونشن میں میرا مطالبہ:

۱۹۸۰ء میں جو علماء کنونشن ہوا تھا صدر ضیاء الحق صاحب نے بلوایا تھا۔ تو اس میں چند کتابیں مرزا قادیانی کی ربوہ سے تازہ خرید کر اسکے ساتھ مل، رسیدیں لگا کر میں نے صدر کو پیش کیں میں نے کہا کہ آپ کی اخبارات، رسائل پر سنر شپ ہے کہ آپ کے خلاف کوئی چیز نہیں چھپ سکتی۔ لیکن یہ لٹریچر دیکھئے سیدنا عیسیٰؑ و مریمؑ اور صحابہؓ و اہلبیتؑ کی شان میں بکواس چھپ رہا ہے۔ ربوہ سے میں باز لٹریچر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے لے آیا ہوں۔ آپ کی سنر شپ کہاں ہے؟ اس کفر و غلاظت بھرے لٹریچر پر پابندی کیوں نہیں لگتی؟

میں نے وہ لٹریچر صدر صاحب کے ہاتھ میں دیا اور شاید آپ نے صدر ضیاء کی تقریر سنی ہوگی ٹی۔ وی پر بھی نشر ہوئی تھی جو علماء کنونشن میں صدر ضیاء الحق صاحب نے کی تھی اسنے کہا تھا۔ کہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ قادیانی لٹریچر پر کڑی نظر رکھی جائیگی۔ اور خلاف اسلام مواد ہرگز چھپنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

وہ تقریر چھپ چکی ہے۔ لیکن لٹریچر ابھی تک ربوہ سے چھپ رہا ہے اس پر پابندی لگنی چاہئے یا نہیں؟۔۔۔ لگنی چاہئے

(الحمد للہ ۱۹۸۳ء کے آرڈیننس میں بندہ کے مطالبہ پر پابندی لگ گئی۔ ثم الحمد للہ اللہ تعالیٰ ضیاء الحق کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ منظور احمد عفا اللہ عنہ)

حضرت مریمؑ کا قصہ:

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ مائی مریمؑ وہ خدا کی نیک بندی۔ اس پر کتنا بڑا بہتان مرزا ملعون نے لگایا ہے۔؟

بہتان ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

مائی مریمؑ رورہی ہے۔

فرماری ہیں:

اے پروردگار آج میں مرگئی ہوتی۔ اے اللہ اب بچہ ہوگا قوم کے پاس کس منہ سے یہ کھاؤ گی؟
قوم تو مانے گی نہیں۔

میں قسمیں کھاؤ گی قوم تو نہیں مانے گی۔

اللہ نے کہا کہ:

اے مریم کیوں گھبراہی ہے؟

ذرا تسلی تو کر اس کھجور کے تنے کو دیکھو۔ یہ کھجور کا خشک تنہ ہے۔ کھجوروں کا موسم نہیں۔ میں اس خشک تنے پر کھجوریں لگا رہا ہوں۔ تیرے کھانے کیلئے۔ یہ پتھر والی زمین نے پھٹ کر پانی کا ایک چشمہ اُبل دیا ہے۔" اے مریم ذرا کھجور کے اس تنے کو ہاتھ تو لگا۔ میری قدرت کے کرشمے تو دیکھ جو خدا خشک تنے کو کھجوریں لگا سکتا ہے۔ وہ بغیر خاوند کے تمہیں بیٹا بھی دے سکتا ہے۔ اگر تم پر کوئی اعتراض کرے گا تو وہ اس کھجور کے تنے کو دیکھ کر سمجھ جائے گا۔ جو پروردگار بغیر موسم کے خشک کھجور کے تنے پر کھجور لگا سکتا ہے۔ وہ بغیر خاوند کے مریم کو بیٹا بھی دے سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کا عجیب فریب:

یہاں آپکو ایک بات بتا دوں۔ مریم کو رب نے کہا کہ

اے مریم ذرا کھجور کے تنے کو ہاتھ لگا کے ہلا تو سہی۔ اب مرزا قادیانی بھی مریم بنا بیٹھا تھا اسکو بھی حمل ہو گیا تھا۔ یہ کہتا ہے کہ

فَا جَاهُ الْمَخَاضِ الٰی جِزْعِ النَّخْلَةِ

مجھے بھی درد زہ ہوئی۔ میں کھجور کے تنے کے پاس گیا تو رب نے مجھے کہا

هٰذَا لَيْكَ بِجِزْعِ النَّخْلَةِ تَسَاقُطُ عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِينًا ❶

مریم کو کہا:

ہڑی

وہ بنی سوئٹ۔ اور یہ (مرزا قادیانی) تھا مذکر

اسکو کہا ہوا الیک (ترجمہ) تو بھی ہلاتے کو۔

اے (مرزا قادیانی) جب تو مریم بنا بیٹھا ہے اور جب تو بچہ جنمے والا ہے۔ تو وہی ہڑی رو۔
ہڑا کیوں بنایا۔

مت ماری گئی عقل کے اندھے کی۔

حضرت مریم کو ہدایاتِ ربانی اور یہودیوں کی افترابازی:

سنو! اللہ نے فرمایا مت پریشان ہو۔ اے مریم۔ ذرا میری قدرت کے کرشمے تو دیکھ۔ خشک تنے ہلاتی جا۔ پانی پیتی جا اور کھجوریں کھاتی جا۔ اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈی کرتی جا۔ باقی رہا یہ معاملہ کہ جب تو بچہ کو لیکر قوم کے پاس جا گئی۔ تو اگر کوئی پوچھے۔ تو تم نے نہیں بولنا اور کہنا کہ میں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ آگے میں جانوں اور میرا کام۔
مائی مریم بچے کو لیکر گئی قوم کے پاس تو قوم دوڑتی ہوئی آگئی۔

کہہ دیکھو!

یہ کیسی پاک دامن تھی۔

یہ تو بیت المقدس میں بیٹھا کرتی تھی۔

یہ تو بڑی پاک دامن بنی ہوئی تھی۔

اسے دیکھو!

غضب ہو گیا۔

ظلم ہو گیا۔

بیٹا ہو گیا۔

کیسے ہو گیا؟

لوگ دوڑتے آئے۔

بھاگتے آئے۔

مریم کے گھر کو گھیر لیا
ایک ادھر سے پوچھتا ہے
دوسرا ادھر سے پوچھتا ہے
تیسرا ادھر سے بولتا ہے
چوتھا ادھر سے بولتا ہے
کہتے ہیں۔

یا مریم - یا اخت ہارون

اے مریم!

اے حارون کی بہن تیرا باپ بھی برا نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔

یہ کہاں سے لے آئی ہے؟

بیٹا کیسے آگیا؟

تیرا تو باپ بھی اچھا تھا

تیری تو ماں بھی اچھی تھی

تو تو نے یہ کیا ظلم کیا؟

کیسے بیٹا لے آئی؟

مریم نے اشارہ کر دیا اور کہا میں تو بولی نہیں۔ مجھے تو چپ کا روزہ ہے۔ میں تو بولوں گی نہیں۔
بیٹے کی طرف (عیسیٰ کی طرف) اشارہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ اب تو بڑی پاک دامن بن گئی اور
بڑے چپ کے روزے رکھ کے بیٹھ گئی۔ اور ہمیں کہتی ہے کہ اس بچے سے پوچھو۔ قوم کہنے لگی بچے
سے کیا پوچھیں؟ تو بتلایہ بچہ کہاں سے آیا؟

غیرت خداوندی جوش میں (عیسیٰ کی حضرت مریم کی گود میں گفتگو)

جب قوم اس قسم کے سوالات اور طعنہ بازی کرنے لگی تو غیرت خداوندی جوش میں آگئی اور

اللہ تعالیٰ نے اس ماں کی گود میں دودھ پیتے بیٹے کی زبان میں قوت گویائی عطا فرمائی۔ عیسیٰ ماں کی
گود میں بولتے ہیں کہتے ہیں۔

اتنی عبد اللہ آتشی الکتاب و جعلنی نبیاً (مریم آیت ۳۰)

او یہودیو! میری ماں سے پوچھنے والو! آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ کہ میں کون ہوں؟

اور کہاں سے آیا ہوں؟ عیسیٰ نے ماں کی گود میں باتیں کیں اور بتلایا۔

اتنی عبد اللہ آتشی الکتاب

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے۔

مرزا قادیانی کا انٹرنیشنل جھوٹ:

یہاں بھی مرزا قادیانی مقابلہ کرتا ہے۔ میں آپکو کیسے بتلاؤں۔ وہ تو ہر جگہ مقابلہ کرتا

ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰ نے ماں کی گود میں باتیں کیں تھیں لیکن میرے بیٹے نے ماں

کے پیٹ میں دوسرے باتیں کی ہیں۔ ❶

معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی نے کس وائریس کے ذریعے یہ باتیں سنی تھیں؟

یہ مرزا کا انٹرنیشنل جھوٹ ہے۔ دراصل اپنے بیٹے کو حضرت عیسیٰ سے بڑھانا چاہتا ہے۔ کہتا
ہے کہ حضرت عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کی تھیں۔ لیکن میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں
باتیں کیں۔ پھر ایک دفعہ بھی نہیں بلکہ دو دفعہ باتیں کیں۔ میں دلیل سے ثابت کرتا ہوں کہ یہ
جھوٹ ہے۔

دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج:

میرا کائنات بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے۔ کہ یہ تمہارے ملعون مرزا غلام احمد نے جھوٹ بولا
ہے کہ اسکے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں باتیں کی تھیں۔ اگر کی تھیں تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ باتیں
کیا تھیں؟

میں نے جو باتیں کی تھیں وہ خدا نے قرآن میں بتلائی ہیں۔ بتلائی ہیں یا نہیں؟ (بتلائیں ہیں) اگر مرزا کے بیٹے نے بھی ماں کی گود میں نہیں بلکہ ماں کے پیٹ میں باتیں کی تھیں تو وہ باتیں تو بڑی قیمتی ہوتی تھیں کیونکہ باہر آنے سے قبل اندر ہی سے بول رہا ہے۔

میرا مرزا یوں کو چیلنج ہے اور سوال بھی ہے کہ مرزا سچو! اگر تمہارے نبی کے بیٹے (مبارک احمد) نے ماں کے پیٹ میں باتیں کی ہیں تو بتلائیں کہ وہ باتیں کون سی ہیں؟ میں سوال کر سکتا ہوں یا نہیں؟۔۔۔ (کر سکتے ہیں)

آپ سامعین (قارئین) بھی سوال کر سکتے ہیں ان سے کہو کہ وہ باتیں بتلاؤ جو مرزا کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں کی ہیں یہ تو نہیں کہ وہ چوں چوں کر رہا تھا۔ آخر کوئی قیمتی بات ہی تو تھی جسکی وجہ سے اندر سے بولا۔ ہمیں بتلاؤ کہ وہ قیمتی بات کیا تھی؟

مسلمانو! یاد رکھو یہ مرزا قادیانی کا جھوٹ ہے۔ بہتان ہے خدا کے پیغمبرؐ سے اپنے بیٹے کو بڑھانے کی ناپاک سازش ہے۔

بات دور چلی گئی عرض یہ کر رہا تھا کہ مرزا قادیانی ہر بات میں مقابلہ کرتا ہے۔

قادیانی وحی کی زبان:

اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کا نکاح عرش پر کیا یہ کہتا ہے کہ میرا نکاح بھی عرش پر محمدی پیغمبر سے ہو گیا۔ میں آپ کو مرزا پر نازل ہونے والی وحی ”تذکرہ“ کا ایک حوالہ دینا چاہتا ہوں جس کا نام جی مقدس رکھا ہوا ہے۔

جو وحی حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (تورات)

جو وحی حضرت داؤد پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (زبور)

اور جو وحی حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (انجیل)

اور جو وحی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (قرآن مجید) یہ جو میرے ہاتھ میں کتاب ہے وہی مقدس ”تذکرہ“ یہ کس پر نازل ہوئی؟ مرزا قادیانی پر

واہ اللہ کی قدرت چار سو بیس 420 نبی کی وحی کے اوراق بھی 420 اور اس کا فرشتہ کونسا تھا؟

۔۔۔ بچی

آؤ آپ کو ایک دلیل اور قرآن سے سمجھاؤں کہ یہ وحی شیطانی ہے روحانی نہیں ہے۔ توجہ سے غور سے سماعت فرمائیں۔ قرآن مجید کا تیر حوالہ پارہ ہے۔ قرآن سمجھا رہا ہوں۔ اللہ کی آخری کتاب کے تیر حوالے میں ارشاد باری ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ دَرَسُولٍ إِلَّا يَلْسَنَ قَوْمِهِ لِیُبَيِّنَ لَهُمْ. (ابراہیم / ۱۳: ۴)

”ہم نے جتنے رسول بھیجے تھے ہر رسول پر وحی اسکی اپنی مادری زبان میں بھیجی“

یعنی جتنے نبی بھی حضرت آدمؑ سے لیکر محمد مصطفیٰ ﷺ تک آئے ہیں۔ سب نبیوں پر وحی اسکی اپنی مادری زبان میں آئی۔ ذرا دھیان و توجہ سے یہ دلیل سننا اگر آپ میری صرف ایک دلیل کو بھی یاد رکھیں تو ماں نے کوئی ایسا قادیانی بیٹا نہیں جتنا جو آپ کے سامنے ٹھہر سکے۔ وہ اس کا جواب نہیں دے سکے گا سنو اور سمجھو خدا کا قانون اٹل و بے بدل ہے۔ خدا کہتا ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ دَرَسُولٍ إِلَّا يَلْسَنَ قَوْمِهِ (ابراہیم / ۱۳: ۴)

یہ اصول چلتا رہا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ تو ایک ایک قوم کیلئے نبی تھے۔ ایک زبان والے ایک قوم کیلئے نبی تھے۔ زیادہ زبانوں میں وحی آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن ہمارے نبی کریمؐ جب تشریف لائے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ صرف ایک عرب کیلئے نبی تھے یا ساری دنیا والوں کیلئے؟ (ساری دنیا والوں کیلئے)

پنجابی، سندھی، پشتان، امریکہ اور افریقہ والوں اور سب بولیاں بولنے والوں کیلئے ہمارا نبی مبعوث ہوا ہے۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس زبان میں آئی ہے؟۔۔۔ عربی زبان میں

قرآن کس زبان میں ہے؟ (عربی میں)

”الحمد“ کی ”الف“ سے لیکر ”وہاس“ کی ”س“ تک تیس پارے کا قرآن کس زبان میں ہے؟۔۔۔ عربی میں

بلسانِ عربی مبین (الشعراء آیت ۱۹۵)

حضور کی مادری زبان کیا ہے؟۔۔۔۔۔ عربی

اور قرآن کس زبان میں ہے؟۔۔۔ عربی میں

یہ بات سمجھ آگئی کہ خدا کے نبیوں پر وحی قرآنی اصول کے بتلانے کے مطابق انکی مادری زبان میں آئی۔ ایک زبان میں آئی۔ اسی طرح حضور پر وحی بھی انکی مادری زبان عربی میں آئی ہے

قرآن مجید کتنی زبانوں میں ہے؟۔۔۔ ایک زبان میں

کیا دو زبانوں یا تین زبانوں میں تو نہیں؟۔۔۔ نہیں

اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں یہ مرزا پر نازل ہونے والی وحی ہے۔ اسکا نام کیا ہے؟ (تذکرہ) مرزا کہتا ہے کہ یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ 420 اوراق والی وحی مرزا پر کس زبان میں نازل ہوئی چاہئے تھی؟۔۔۔۔۔ پنجابی میں۔۔۔۔۔

کیونکہ مرزا قادیانی پنجاب کا رہنے والا تھا۔ پنجابی تھا۔ اسکا تعلق قادیان گورداسپور سے تھا۔ مرزا قادیانی کا باپ بھی پنجابی۔ انکی ماں بھی پنجابن یہ پنجاب کا نبی ہے تو انکی زبان کیا تھی؟۔۔۔ پنجابی

اگر یہ وحی خدا کی طرف سے اترتی ہے تو قرآن کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق کس بولی میں آئی چاہئے تھی؟ (پنجابی میں) چلو پنجابی میں نہ آتی تو اردو میں آ جاتی۔ اردو بھی ہماری قومی زبان ہے۔ لیکن ایک زبان میں آئی چاہئے تھی لیکن مرزا کی وحی میں تو آٹھ دس زبانوں کی کچھڑی ہے۔ یہ وحی ہے یا کچھڑی ہے؟

اس میں عربی کی بھی وحی ہے۔

فارسی میں بھی ہے۔

اردو میں بھی ہے۔

پنجابی میں بھی ہے۔

انگریزی میں بھی ہے۔

سنسکرت میں بھی ہے۔

عبرانی زبان میں بھی وحی ہے۔

ایسی زبانوں میں بھی وحی ہے جنکو خود مرزا سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔ کہتا ہے ”کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے لیکن مجھے انکی سمجھ نہیں آئی ہے۔ مجھے سمجھانے والا کوئی آدمی نہیں جس سے میں سمجھوں“ ❶

اے اُنو (مرزا قادیانی) جس بولی کو تو سمجھتا نہیں اس میں وحی کا کیا فائدہ؟ جس وحی کی تجھے خود سمجھ نہیں آتی وہ تو امت کو کیسے سمجھایگا۔ دیکھئے یہ آٹھ دس زبانوں کی کچھڑی ہے۔

میرا سوال ہے کہ اگر یہ 420 ورق کی وحی خدا کی وحی ہوتی تو ایک ہی زبان میں آتی۔ اور وہ کس زبان میں آتی؟۔۔۔۔۔ پنجابی میں

مرزا قادیانی پر نازل ہوئی والی اس وحی میں مرزا قادیانی کی مادری زبان پنجابی کی صرف پانچ آیات ہیں۔ اور دوسری وحی اردو، فارسی، عربی و انگریزی وغیرہ زبانوں میں ہے۔ انگریزی میں یہ وحی بھی ہے۔

I am with you. ❷

I love you. ❸

قادیانی امت کو چیلنج:

میں کہتا ہوں کہ دنیا میں مجھے کوئی ایک نبی بتلاؤ جس پر ایک سے زائد زبانوں میں دو یا تین زبانوں میں وحی آئی ہو۔ اگر مرزا خدا کا نبی تھا اور اس پر یہ نازل ہو نیوالی وحی رحمانی تھی شیطانی نہیں تو پھر ایک زبان میں ہوتی۔ آٹھ دس زبانوں میں کچھڑی نہ ہوتی، اردو، فارسی، انگریزی، عبرانی زبان میں ایک آیت بھی نہ ہوتی۔

❶ نزولِ مسیح ص ۵۷ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۳۳۵

❷ تذکرہ ص ۶۳ ❸ تذکرہ ص ۵۵

یہ بات اور دلیل آپکی سمجھ میں آئی ہے یا نہیں؟۔۔۔ آئی ہے

اسکو پہلے باندھ لو کوئی قادیانی ماں نے بیٹا نہیں جتنا جو اسکا جواب دے سکے۔ بعض جاہل قادیانی کہہ دیتے ہیں جب ہم ان سے کہیں کہ یہ کیا تماشہ ہے؟ نبیوں پر تو ایک زبان میں انکی مادری زبان میں وحی ہوتی تھی مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں وحی کیوں آئی؟

قادیانیوں کی بوکھلاہٹ اور اسکا جواب:

تو مرزائی مرزا قادیانی کی سچائی ثابت کرنے کیلئے ہماری بیان کردہ دلیل کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارا نبی انٹرنیشنل نبی تھا۔ مرزا صاحب پر انٹرنیشنل نبی ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔

میں کہتا ہوں کہ وہ اگر انٹرنیشنل نبی تھا تو محققین لکھتے ہیں کہ دنیا میں اس وقت ساڑھے چار ہزار زبانیں ہیں۔ آپکے پاکستان میں بھی چار پانچ ہیں۔ پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، اردو وغیرہ۔ یعنی ایک ملک میں پانچ سات زبانیں ہیں۔ اگر مرزا انٹرنیشنل نبی تھا تو اس پر ساڑھے چار ہزار زبانوں میں وحی آنی چاہئے تھی۔ یہ بات سمجھ آئی؟۔۔۔ آئی

قادیانیوں کی بوکھلاہٹ کا دوسرا جواب:

قادیانیوں کی جھوٹی دلیل کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی انٹرنیشنل نبی بن گیا ہے۔ جو وہ دعویٰ کرتا ہے ہمارے محمد مصطفیٰ کے غلام ہو نہ سکا۔

ہمارے نبی آمنہ کالال محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ ساری دنیا کیلئے قیامت تک کیلئے نبی ہیں یا نہیں؟ (نبی ہیں) اگر وہ انٹرنیشنل نبی ہیں تو ان پر جب ایک زبان میں وحی نازل ہوئی تو اگر مرزا خدا کا نبی تھا۔ تو اس پر خدا کے اس قانون کے مطابق ایک زبان میں وحی آنی چاہئے تھی یا نہیں؟ (آنی چاہئے تھی)

میں کہتا ہوں ساری باتیں چھوڑ دو۔ یہی وحی بتلا رہی ہے کہ مرزا جھوٹا ہے۔

یہی وحی بول کر بتلا رہی ہے کہ مرزا جھوٹا ہے۔

مرزا کذاب ہے۔

یہ وحی شیطانی ہے۔

یہ وحی رحمانی نہیں۔

یہی بات یاد کر لو۔

مرزائیوں کو لا جواب کیجئے:

اگر کوئی قادیانی آپکو ملے آپ اس سے سوال کریں کہ جناب! یہ بتلائیے کہ آپ کے مرزا صاحب پر وحی نازل ہوئی یا نہیں؟ وہ آپ سے دونوں باتوں میں سے ایک بات کریگا۔ یا تو کہے گا کہ ہوئی اور اگر کہے کہ مرزا پر وحی نازل نہیں ہوئی تو مرزا صاحب کی نبوت گئی کیونکہ نبی پر وحی نازل ہوتی ہے۔ پھر اسکو یہ کتاب مرزا کی وحی مقدس ”تذکرہ“ دکھلائیں اور کہیں کہ اگر مرزا پر وحی نازل نہیں ہوتی تو پھر یہ کیا ”بلا“ ہے؟

اگر کہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی تھی۔ تو آپ دوسرا سوال کریں کہ جناب! کس زبان میں وحی ہوتی تھی؟

تو اس کو بتانا پڑیگا کہ کبھی اردو میں، کبھی فارسی میں، کبھی انگریزی وغیرہ میں۔

تو آپ اس سے کہیں کہ بس جی یہی مرزا کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے۔ کہ اس پر کئی زبانوں میں وحی ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے تیرھویں پارہ کی آیت یاد رکھنا۔

وَمَا ارْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ

میں نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس پر وحی اسکی مادری زبان میں تھی

میری بات سمجھ آتی ہے یا نہیں؟۔۔۔ آتی ہے

اسکو پہلے باندھ لو کہ آپ ان کو کہیں کہ جناب خدا تو کہہ رہا ہے۔ کہ نبیوں پر انکی مادری زبان میں وحی نازل کی اور ایک زبان میں۔ لیکن مرزا قادیانی پر کئی زبانوں میں کیوں ہوئی جناب! بس یہی مرزا کے کذب پر دلالت کرتی ہے۔

بابت لمبی ہو رہی ہے میں آپکو یہ حوالہ دینا چاہتا تھا کہ مرزائیوں کے قرآن ”وحی مقدس“ کے صفحہ ۲۴۴ جدید ایڈیشن پر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی۔

مرزا پر ”محمدی بیگم“ کے متعلق وحی اور اس کا انجام:

نازل ہو نیوالی وحی میں یہ کہا گیا کہ اللہ نے کہا کہ

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكْفُرْ مِنَ الْمُتَشَبِّهِينَ فَبَشِّرْهُ لَكَ فِي النِّكَاحِ وَ زَوْجَتِكَهَا. ①

اے مرزا ہم تجھے نکاح کی خوشخبری دیتے ہیں اور تو شک نہ کر اور ہم نے تیرا نکاح اس سے (محمدی بیگم) سے کر دیا ہے۔

یہ قرآن کی آیات نقل کر کے کہتا ہے۔

یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ اور مجھے کہا کہ اے مرزا تیرا نکاح محمدی بیگم سے پڑھ دیا گیا ہے۔ تو پھر مرزا کی اس بیوی کو جس کا نکاح آسمانوں پر ہوا تھا اسکو سلطان محمد لے گیا۔

مرزائیوں کی تاریخچی بے غیرتی:

اگر مرزا کا نکاح عرش پر ہوا تھا تو پھر مرزا کی بیوی کو ”غیر“ کیوں لے گیا۔ یہ انتقام لینے اگر اور کچھ نہ کرتے تو نکاح پہ نکاح کا مقدمہ ہی کر دیتے۔ مرزائیوں کی غیرت کدھر چلی گئی۔ چلو یہ کہتا کہ:

یہ بیوی میری ہے۔ عرشوں پہ میرا نکاح ہو چکا ہے۔ یہ کون ہوتا ہے۔ لیکر جانو والا؟ لیکن مرزا میں کوئی غیرت نہ تھی۔ مرزائیوں کی ماں کو لے گیا سلطان محمد کیونکہ جب مرزا کے ساتھ عرشوں پہ محمدی بیگم کا نکاح ہو چکا ہے تو پھر یہ مرزا کی بیوی اور مرزائیوں کی ماں بنی یا نہ بنی؟۔۔۔ بنی

جیسے حضرت مائی زینبؓ کا آسمانوں پر حضورؐ کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ تو وہ ہماری ماں ہیں۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

جب مرزا سے اسکے بارے سوال ہوا کہ آپکی بیگم کو سلطان محمد کیوں لے گیا؟ تو مرزا نے کہا کہ کوئی بات نہیں سلطان محمد یہ اڑھائی سال تک مر جا رہا تھا۔ پھر یہ بیوہ ہو کر میرے پاس آ جائے گی۔ مرزا نے کہا کہ اڑھائی سال تک انتظار کر لو یہ اتنی زیادہ مدت نہیں ہے۔ یعنی اڑھائی سالوں میں اسکا خاوند مرے گا وہ بیوہ ہو کر بیوگی کی تمام رسمیں تو ذکر میرے پاس آ جائے گی۔ ①

مرزا کی بیوی غیر کے پاس کیوں رہی؟

مرزا صاحب! عرش پہ اسکے پاس تیرا نکاح ہو چکا ہے۔ پھر وہ اڑھائی سال سلطان محمد کے پاس کیسے رہ سکتی ہے۔ نکاح تیرا۔ بیوی تیری، اسکو غیر لے گیا۔ تیری غیرت کدھر گئی؟ کہ تیری بیوی اڑھائی سال کا عرصہ کسی دوسرے کے پاس گزارے۔ اب تو کہتا ہے کہ اسکا خاوند اڑھائی سال تک مر جا رہا تھا۔

مرزا کی ”اعطیت صفة الافناء والاحياء“ کہاں؟

مرزا نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی صفت اللہ نے دی ہے۔ میں کہتا ہوں مرزا کسی اور کو مارتا یا نہ مارتا اس سلطان محمد کو تو ضرور مارتا جو اسکی بیوی لے گیا۔ بلکہ جس دن سلطان محمد کا محمدی بیگم سے نکاح ہوا تھا اسی دن مارتا۔ جس وقت ڈولی جاری تھی کوئی ایسا پھونکا مارتا کہ وہ ختم ہو جاتا (سلطان محمد) اور وہ ڈولی اسکے ہاں آ جاتی کیونکہ موت و حیات اسکے ہاتھ میں تھی۔ (العیاذ باللہ)

اگر موت اسکے ہاتھ میں ہوتی تو سلطان محمد کو مار لیتا یا نہیں؟۔۔۔ مار لیتا

اس کو ختم کر دیتا یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ختم کر دیتا

اگر یہ سلطان محمد کو مار لیتا تو ڈولی والے ابھی ضرور کہتے کہ واقعہ یہ (مرزا) پہنچی ہوئی سرکار ہے

ڈولی والے خود بخود اسکے پاس آ جاتے اور ڈرتے ہوئے بھی اسکو محمدی بیگم دے دیتی تھی۔ لیکن موت و حیات اسکے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مرزا کذاب جھوٹ بولتا ہے۔ موت و حیات صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

مرزائیوں کا اخلاقی پہلو:

اگر موت و حیات ان مرزائیوں کے پاس ہوتی تو آج میں زندہ نہ ہوتا۔ مجھے ایک قادیانی نے پیچھے وطنی سے خط لکھا۔ گالیوں سے بھرا ہوا۔ میرے پاس وہ خط محفوظ ہے۔ تم خدا کی قسم وہ خط پڑھ بھی نہیں سکتے۔ ایک سطر بھی گالیوں سے خالی نہیں۔ ماں بہن کی تنگی گالیاں۔ انکی گالیاں دینے سے ہمیں ثواب ملتا ہے۔ آپ تو کہتے ہیں کہ قادیانی بڑے بااخلاق ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر اتنے اخلاق والے ہیں تو میرے ساتھ کیوں نہیں اخلاق برتتے۔

اگر پتہ چل جائے کہ منڈی (منڈی بہاؤ الدین) میں مولوی منظور آ رہا ہے۔ تو قیامت آ جاتی ہے۔ مولوی منظور اگر آ گیا تو کوئی زلزلہ آ جاتا ہے۔

یہ ملک ہمارا ملک ہے۔

یہ قادیانیوں کا ملک نہیں ہے۔

تم کون ہوتے ہو روکنے والے۔

یہ قادیانیوں کا ملک نہیں ہے۔

اس میں ہم حضور ﷺ کی ختم نبوت بیان کرینگے کوئی مائی کا لال انشاء اللہ ہمیں روک نہیں سکتا۔

قادیانی ملک و ملت کے غدار:

یہ قادیانی ملک و ملت کے بھی غدار ہیں۔ ملک میں تخریبی کاروائیاں کرتے ہیں۔ فسادات پیدا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ میں تو ہمیشہ کہا کرتا ہوں C.I.D والوٹ کرو کہ قادیانیوں میں اگر جرأت ہے تو مجھ پر مقدمہ کریں۔

میں الزام لگاتا ہوں۔ میرا الزام ہے کہ قادیانی جس طرح اسلام کے غدار ہیں۔ اسی طرح ملک کے بھی غدار ہیں۔ یہ پاکستان کے دشمن نمبر "ون" ہیں۔ قادیانی میرے خلاف مقدمہ چلائیں یا گورنمنٹ میرے خلاف مقدمہ کرے۔ گورنمنٹ میں بڑے بڑے افسر قادیانی ہیں۔ بڑی بڑی پوسٹوں پر تعینات ہیں۔ ڈکنے کی چوٹ پر کہتا ہوں اور تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ آؤ تم میں اگر جرأت ہے تو ہائیکورٹ میں میرے خلاف مقدمہ دائر کرو۔

خدا کی قسم اگر عدالت میں قادیانیوں کو دلائل سے، دستاویزی، ثبوتوں سے ملک کا غدار ثابت نہ کر سکو تو مجھے پھانسی دے دینا۔ (فلک شگاف نعرے)

اور اگر قادیانی ملک کے غدار ثابت ہو جائیں۔ پاکستان کی بڑی عدالت ہائیکورٹ میرے دلائل سن کر انکو غدار ثابت کر دے تو پھر انکے ساتھ غداروں والا سلوک کیا جائے۔

مرزائیوں کی وطن دشمنی کا واقعہ:

ایک بات ذکر کرتا چلا جاؤں۔ میرے پاس بڑے شواہد و ثبوت ہیں۔ ایک واقعہ ہی سے اندازہ لگا لیجئے۔ اخبارات میں آیا ہے کہ پروفیسر جمیل اور سلیم تخریبی کاروائیاں کرتے ہوئے پکڑے گئے ان سے تخریبی لٹریچر بھی پکڑا گیا۔

جن افسروں نے پکڑا صدر ضیاء نے انہیں خصوصی انعام دیا ہے۔ معلوم ہے کہ جمیل و سلیم کون ہیں؟ وہ دونوں قادیانی ہیں جمیل حکیم نور الدین جو مرزا غلام احمد کا پہلا خلیفہ ہے اسکا پوتا ہے وہ تخریبی کاروائیوں میں ابھی تک گرفتار ہے۔ یہ معمولی سا واقعہ ہے میرے پاس بڑے دلائل ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا کوئی قادیانی اپنے کسی امیر کے آرڈر کے بغیر یہ شرارت کرتا ہے؟ خدا کی قسم میرا تو ایمان ہے دشمنی کی وجہ سے نہیں۔ دلائل کی روشنی میں کہتا ہوں۔

تخریبی کاروائی کے پیچھے قادیانی سازش:

جیسا کہ جمال عبدالناصر یہودیوں کا دشمن تھا وہ کہتا تھا دنیا میں جہاں کہیں کوئی فساد ہوتا ہے۔ گزربڑھتی ہے۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت اسنے کہا تھا کہ اگر سمندر کی تہہ میں

دو مچھلیاں آپس میں لڑ رہی ہوں تو یہ بھی یہودیوں کی سازش کی وجہ سے لڑ رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کے ملک میں جو تخریبی کاروائیاں ہوتی ہیں۔ جو گڑبڑ ہوتی ہے۔

اسکے پس پردہ چاہے دس پردوں میں پیچھے تحقیق کرو گے تو قادیانیوں کا ہاتھ نظر آئیگا۔ یہ قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات یہ ملک میں تخریبی حالات پیدا کر رہے ہیں۔ اگر مولوی منظور چنیوٹی آکر ختم نبوت بیان کرے تو کونسا زلزلہ آ جاتا ہے؟

کونسا آسمان ٹوٹتا ہے؟

مولوی منظور چنیوٹی قرآن، حدیث بیان کریگا۔ کیا اب میں نے کوئی انیم بم کا دھماکہ کر لیا ہے؟ ہم پر پابندی قادیانی ایجنٹ لگواتے ہیں۔ یہ ہمارا ملک ہے۔ اس میں رب کی توحید بھی بیان کرینگے۔ نبی کی رسالت بھی بیان کرینگے۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت بھی بیان کرینگے۔ ہمارا راستہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

مرزا بشیر کی وصیت:

یہ ملک ہمارا ہے۔ اسکے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ یہ ملک ہم نے حاصل کیا ہے۔ اسکی ہمیں قدر ہے۔ قادیانی آج بھی اکھنڈ بھارت چاہتا ہے۔ کیا تمہیں پتہ ہے؟

آؤ سنو!

سن۔ آئی۔ ڈی والونوٹ کرو۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں۔ اب پھر نوٹ کرو کہ مرزا بشیر الدین محمود جو مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اور قادیانی قوم کا دوسرا سربراہ ہے۔ اسکی قبر (ربوہ۔ چناب نگر میں) پر یہ وصیت لکھی ہوئی ہے۔

”ہمارے خاندان کی لاشیں یہاں بطور امانت رکھی جائیں جب بھی موقع ملے ہماری میتوں کو نکال کر قادیان (بھارت) میں لپکا کر دفن کیا جائے“

اگر وہ پاکستانی ہیں اور پاکستان کو تسلیم کر لیا ہے اور پاکستان میں مر رہے ہیں اور پاکستان میں اسکی قبریں بن بھی گئی ہیں۔ تو کس قانون کے ساتھ یہ قبریں ادھر منتقل کجا سکتی ہیں؟ (کوئی قانون

نہیں) دراصل یہ مرزا محمود کی پیشگوئی ہے وہ کہتا ہے

پاکستان ختم ہو جائیگا۔ انڈیا اور پاکستان کی حد بندی ختم ہو جائیگی اور یہ اکھنڈ بھارت بنے گا۔ وہ کہتا ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ یہ جلد اکھنڈ بھارت بن جائے اور یہاں ہماری انہوش کو بطور امانت رکھا جائے موقع ملے پر انکو قادیان میں دفن کیا جائے۔ اسکی یہ وصیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے اس ملک کو تسلیم ہی نہیں کیا۔

(نوٹ: غالباً اب یہ تحریر منادی گئی ہے۔ نامعلوم اس تحریر کی تصویر اب کسی کے پاس ہو یا نہ ہو؟) شہادت سعادوت ہے:

یہ ملک ہمارا ملک ہے۔ اسکی ایک ایک چیز مقدس ہے۔ پاکستان کی ایک ایک اینٹ کی حفاظت ضروری ہے۔ پاکستان کیلئے جان دینا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ 65ء کی جنگ میں الحمد للہ میں نے سب سے پہلے خون دیا تھا۔ دوسری جنگ میں بھی دیا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جو اس ملک کا نڈر ہے اسکو چھانسی دو۔ یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا ہے۔ اسکی حفاظت ہم پر ضروری ہے۔ لیکن ملک سے زیادہ تاجدار اہل بیت کی ختم نبوت کی حفاظت ضروری ہے۔ آپ کی ختم نبوت پر ایک نہیں دس پاکستان قربان کیے جاسکتے ہیں۔

بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرے ہاتھ میں موت و حیات ہے۔ میں کہتا ہوں سوائے خدا کے کسی کے ہاتھ میں بھی نہیں۔

چچہ وطنی کے قادیانی کا میرے قتل کے بارے دعویٰ اور میرا چیلنج

چچہ وطنی کے قادیانی کے خط کے بارے بتا رہا تھا۔ شاید آپ بھول گئے ہونگے لیکن ہمیں کچھ نہ کچھ الحمد للہ یاد رہتا ہے۔

تو اس نے خط لکھا، گالیوں سے بھر پور آخر میں لکھتا ہے کہ اگر میں پانچ سال کے اندر تمہیں قتل نہ کروں تو (العیاذ باللہ) میں ماں سے زنا کروں گا (یہ خط میرے پاس محفوظ ہے) انگو ماں بہن، بیوی کا کوئی فرق نہیں ہے۔ کیا کہتا ہے؟

کہ اگر تمہیں قتل نہ کیا تو ماں سے زنا کرونگا۔

میں نے یہ خط چنیوٹ میں جمعہ کے روز اپنی تقریر میں پڑھ کر سنایا۔ C.I.D. والوں سے کہا کہ نوٹ کر لو اگر میں پانچ سال کے اندر اندر قتل ہو جاؤں تو تمہیں اتنا تو معلوم ہو کہ قاتل کون ہے؟

لیکن میں نے کہا کہ مجھے اب یقین ہے کہ اب میں پانچ سال نہیں مرتا۔ مجھے پانچ سال کی گارنٹی مل چکی ہے۔ کیوں؟ زندگی کا تو ایک لمحہ بھر کیلئے بھی کوئی اعتبار نہیں ہے۔ میں پانچ سال کی گارنٹی دے رہا ہوں۔ کیوں؟

اسلئے کہ مجھے یقین ہے کہ جس طرح انکا ابا قادیانی اپنی پیشگوئیوں میں جھوٹا نکلتا تھا۔ اس طرح خدا ان کو بھی جھوٹا کرے گا۔

میں نے کہا کہ:

اب میں پانچ سال نہیں مرتا۔ اب میری گارنٹی ہو گئی۔ میں بڑا خوش ہوتا ہوں جب کوئی مرزائی میری موت کی پیشگوئی کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اب میں اتنے سال نہیں مرتا۔ ان شاء اللہ

میں نے کہا کہ اب میں پانچ سال تو نہیں مرتا انشاء اللہ زندہ رہوں گا۔

قادیانی کے دعویٰ کی دھجیاں اڑ گئیں اور چیچہ وطنی میں خطاب:

اب غالباً اس خط کو بیس سال ہو نوا لے ہیں۔ جب پانچ سال گزر گئے اور میں الحمد للہ زندہ رہا اور اب تک ہوں۔ (خدا تادیر سلامت رکھے) تو میں چیچہ وطنی گیا۔ چیچہ وطنی میں ہمارے بزرگ جی عبداللطیف صاحب تھے۔ انہوں نے جلسہ پر بلایا پانچ سال بعد گیا۔ خط میں ساتھ لے گیا وہاں تقریر کی۔ میں نے کہا کہ بھائی میں زندہ ہوں۔

اب چھٹا سال جا رہا ہے۔ پانچ سال کی مدت گزر گئی ہے۔ ذرا اب اس صاحب سے پوچھو کہ جس نے مجھے خط لکھا تھا۔ کہ اب وہ اپنے خط کے مطابق عمل کر رہا ہے یا نہیں؟

پانچ سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے۔

موت و حیات کا مالک اللہ ہے۔ روزی کا مالک کون ہے؟ (اللہ تعالیٰ ہے) روزی کا دانہ نہ کوئی گھٹا سکتا ہے نہ بڑھا سکتا ہے۔ موت کے وقت نہ کوئی ایک سانس بڑھا سکتا ہے۔ نہ گھٹا سکتا ہے۔

ناموس ختم نبوت کیلئے جان فدا کرنا میری قلبی آرزو ہے: جو موت لکھی ہوئی ہے اگر کسی قادیانی کے ہاتھ سے ہے تو اس سے بڑھ کر بڑی خوش قسمتی کون سی ہوگی۔ میں تو شہادت کی تمنا کرتا ہوں۔

اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک

میرے جیسا بھی کوئی خوش نصیب ہوگا۔ کہ ختم نبوت کی خدمت کرتے ہوئے آپ کی ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے شہادت کی موت مل جائے تو خدا کی قسم میری یہ تمنا ہے خدا مجھے یہ نصیب کرے اور بے شک کسی مرزائی کے ہاتھ سے دے میں تو شہادت کی موت پاؤں گا۔ لیکن اس کا بدلہ جو آپ قوم چکا کیں گے۔ انشاء اللہ انکا بھی ایک وڈیرہ نہیں ملیگا۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت:

میں دراصل آپ کے سامنے حضور کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کر رہا تھا کہ اگر ختم نبوت کا عقیدہ محفوظ ہے تو دین سارا محفوظ ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ گیا تو خدا کی توحید بھی گئی۔ اب جو مرزا قادیانی کو نبی مانیں گے وہ تو مرزا کے اپنے قول کے مطابق مانیں گے کہ مرزا کو موت و حیات کی طاقت ہے۔ آیا یہ قول و عقیدہ "توحید" کے خلاف ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے

ارے ختم نبوت کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔ اگر یہ عقیدہ ختم تو پورا دین ختم ہو جاتا ہے ایرانی جھوٹے نبی "بہاؤ اللہ" کا تعارف:

آپ کو شاید معلوم نہ ہو بہاؤ اللہ ایران میں ایک جھوٹا نبی ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن سارا منسوخ ہے۔ (العیاذ باللہ) دین اسلام ختم، انکا دین یہی ہے۔ قرآن کو وہ بھی مانتے ہیں مگر کہتے

ہیں کہ یہ قرآن اب منسوخ ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ توراہ، انجیل، زبور منسوخ ہے اسی طرح اب قرآن بھی منسوخ۔ پورا دین انہوں نے بدل دیا ہے۔ حتیٰ کہ انکی نمازیں، روزے، حج اور زکوٰۃ الگ ہیں۔

ہم حج کیلئے کہاں جاتے ہیں؟ (مکہ) لیکن وہ حج کرنے کہاں جاتے ہیں؟۔۔۔ مکہ۔
بہائیوں کا کعبہ کہاں ہے؟ فلسطین میں "مکہ"۔

ہم سب مسلمانوں کا قبلہ کہاں ہے؟ (مکہ میں) انکا قبلہ بھی بدل گیا، انکی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ ہر چیز بدل گئی۔ پورا دین بدل گیا۔ اعیانہ باللہ یہ دین اسلام منسوخ ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ حیران ہو گئے نبوت بڑی طاقت و قوت ہے۔ نبی جو بات کہتا ہے وہ ماننی پڑتی ہے۔ انہوں نے سال کے مہینے انیس بنائے ہیں۔ جبکہ اسلامی و انگریزی دونوں کے سال کے مہینے بارہ ہیں۔
قرآن میں فرمایا: آیت

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فَمَنْ يَكْتُمِبِ اللَّهُ يَوْمَ تَخَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (التوبة: ۳۶)

اللہ کے ہاں سال کے مہینوں کی گنتی بارہ ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ سال کے مہینے انیس اور ہر مہینے کے انیس دن ہیں۔ دیکھو کتنی حقیقت بدل گئی۔

نبوت کے بدلنے سے سب چیزیں بدلیں یا نہیں؟ (بدلیں) ختم نبوت کا عقیدہ چھوڑ دیا تو سب چیزیں بدل گئی ہیں۔ اسلئے کہتا ہوں کہ ختم نبوت کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔ پورے دین کی جان ہے۔ سارے دین کی حفاظت کا دار و مدار عقیدہ ختم نبوت پر ہے۔

مہینوں کی بات آئی تو آپ کو ایک دلچسپ واقعہ سناتا چلوں جس میں مرزا قادیانی کے عالم ہونیکے بارے آچکے روشن ہو جائیگی کہ مسئلہ پنجاب کتنی علمی استعداد و صلاحیت کا مالک تھا۔

مرزا قادیانی کی علمی حالت:

میری ایک دفعہ ایک مرزائی سے بات ہو رہی تھی۔ وہ کہتا کہ مرزا ایسا ہے۔ مجدد ہے۔ مسیح ہے

مہدی ہے، فلاں ہے، فلاں ہے، جب میں نے اس کو سیرت مرزا کا آئینہ دکھلایا تو کہتا ہے کہ نہیں جی مرزا آخر ایک عالم شخص تو ہے آپ اسے عالم مانتے ہیں۔ میں نے کہا میں تو اسے عالم نہیں مانتا۔ اس نے کہا کہ آپ تو بڑے ضدی ہیں۔ عالم تو اسے ساری دنیا مانتی ہے۔ میں نے کہا کہ میں نہیں مانتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ عالم ہیں۔

اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ تمہاری تعلیم کتنی ہے۔ اسنے کہا ایف۔ اے ہے تو میں نے کہا کہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ تو میں نے اس سے کہا کہ ذرا یہ بتاؤ کہ اسلامی سال کے کتنے مہینے ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ بارہ۔ میں نے کہا کہ شمار کرو۔ اس نے تمام مہینے گن دیے۔ میں نے پھر پوچھا کہ پہلا مہینہ کونسا ہے اور دوسرا مہینہ کونسا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ پہلا محرم اور دوسرا صفر ہے میں نے کہا کہ نہیں صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ یہ کیسے کہتے ہیں محرم پہلا اور صفر دوسرا ہوتا ہے۔ یہ تو ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ صفر کا مہینہ دوسرا ہوتا ہے جب میں نے اسے خوب زنج کیا کہ نہیں صفر کا مہینہ چوتھا مہینہ ہے تو وہ کہتا ہے کہ آپ یہ کیسے کہتے ہیں؟ تب میں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک بڑے عالم صاحب ہیں اسکے بڑے بڑے مرید ہیں وہ "صفر" کو چوتھا مہینہ کہتے ہیں۔

اسلئے ہم بھی چوتھا کہتے ہیں وہ کہنے لگا وہ بھی کوئی عالم ہے جو صفر کو چوتھا مہینہ کہے وہ تو جاہل اور ان پڑھ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اس نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں ہیں اسکے بڑے بڑے مرید ہیں اسنے کہا کہ جو اس شخص کو عالم کہتے ہیں وہ بھی "الو کے پٹھے" ہیں۔ جب میں نے اس سے یہ کہلوایا تو میں نے بتایا کہ وہ مرزا قادیانی ہے۔ جس نے صفر کو چوتھا مہینہ لکھا ہے وہ کہنے لگا "حضرت صاحب" نے چوتھا لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں "اس الو کے پٹھے" نے چوتھا لکھا ہے۔ کہنے لگا کہ کہاں لکھا ہے؟

حوالہ بیان کرنے کا طریقہ:

اب مجھ سے تھوڑی سی غلطی ہوئی کہ میں نے کتاب کا نام بھی بتا دیا اور ساتھ ساتھ صفحہ بھی بتا

دیا۔ کتاب میرے پاس نہیں تھی۔ میں انکے گھر گیا ہوا تھا۔ ویسے باتیں ہو رہی تھیں۔ اسنے اپنے بیٹے کو کہا کہ جاؤ کتاب لے آؤ۔ کتاب کا نام ہے ”تزیاق القلوب“ تم باتیں یا دیکھیں رکھتے۔ بڑے دکھ کا تو یہ مسئلہ ہے۔ اگر تم میری دوا ڈھائی گھنٹے کی تقریر میں دوا ڈھائی باتیں ہی یاد کر لو جب بھی کوئی مرزائی تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ کاش کہ تم کوئی بات یاد کر لو!

کتاب کا نام؟

تزیاق القلوب

صفحہ اب تم کو بھی نہیں بتایا

پہلے ایک دفعہ غلطی کر بیٹھا ہوں۔ میں اسکو جب بتلا بیٹھا اسنے بیٹے کو کہا کہ جاؤ اندر الماری سے کتاب اٹھا کر لے آؤ۔ وہ گیا اور جب میں صفحہ بتلا بیٹھا تھا تو اسنے صفحہ دیکھ لیا اور واپس آ گیا کہنے لگا کہ اباجی وہ کتاب نہیں مل رہی۔ میں اسکا منہ دیکھ کر سمجھ گیا اور میں نے کہا کہ اباجی اسکو کتاب مل گئی ہے۔ اس سے یہ حوالہ پڑھ کر آیا ہے۔ اس واسطے اب وہ مل نہیں رہی۔ باپ نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور ڈھونڈتا ہوں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اب خود دیکھنے جا رہا ہے۔ باپ صاحب بھی چلے گئے اور کہنے لگے کہ واقعاً مولوی صاحب وہ کتاب کوئی مانگ کر لے گیا ہے۔ اب نہیں مل رہی۔

میں نے کہا کہ اب وہ ملنی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ مجھ سے غلطی ہو چکی ہے۔ اگر میں صفحہ نہ بتلاتا تو تم کتاب لے آتے اور میں خود صفحہ نکال کر دیتا۔ یہ بہت پرانی بات ہے۔ آہستہ آہستہ تجربہ ہوتا ہے۔ پھر تو بات سمجھ آ گئی۔

وہ جو مرزا کا بیٹا تھا جو ماں کے پیٹ میں باتیں کرتا تھا یاد ہے؟ (یاد ہے) اسکا نام تھا مبارک احمد مرزا صاحب اپنے اس بیٹے کی پیدائش کی یادداشت لکھ رہے ہیں۔ اسی کتاب میں جس میں لکھتا ہے کہ میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔ اسی کتاب میں لکھ رہا ہے کہ کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔ پہلا ہو گیا بشیر الدین محمود، دوسرا شریف احمد، تیسرا ہو گیا بشیر احمد M.A اور چوتھا میرا یہ بیٹا ہو گیا مبارک احمد۔

مرزا قادیانی سے سوال لا جواب:

اب مرزا سے پوچھو کہ تیری جو پہلی بیوی تھی اس سے جو سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے وہ کس کے بیٹے تھے؟ کیا وہ کسی اور کے بیٹے تھے؟ یہ جو کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔ کیا پہلی بیوی والے دو بیٹے تیرے نہیں ہیں۔

مرزا کی جو پہلی بیوی ”مکھن دی ماں“ تھی اور اس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام سلطان احمد اور دوسرے کا نام فضل احمد تھا۔

وہ بھی مرزائی کی اولاد تھے چاہے اس پر ایمان لے آئے یا نہیں۔ لیکن وہ بیٹے اس کے تھے۔ انکو شمار کیوں نہیں کیا؟

چھ بیٹے کہنے چاہئے تھے یا نہیں؟ (کہنے چاہئے تھے) اگر وہ اسکے بیٹے نہیں تو بتائے وہ کس کے بیٹے ہیں؟

جناب مرزا صاحب! اگر وہ دونوں تیرے ہیں تو پھر مبارک احمد تیرا چھٹا بیٹا ہے۔ اگر مبارک احمد تیرا چوتھا بیٹا ہے تو تیری پہلی بیوی سے پیدا ہونے والے فضل احمد اور سلطان احمد کو تو اپنا بیٹا شمار نہیں کرتا تو پھر بتاؤ وہ کس کے ہیں؟

خیر یہ بات تو میں نے ضمناً عرض کر دی ہے۔ اس بات کی طرف تو میں نے ویسے ہی اشارہ کر دیا۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

یہ میرا چوتھا بیٹا ہے کون؟ (مبارک احمد) اور اسکو چار کے عدد سے بڑی مناسبت ہے۔ اسکے حق میں اللہ نے مجھے چار مرتبہ پیشگوئیاں کی ہیں۔

لڑکا بھی چوتھا اور پیشگوئیاں بھی چار، یہ لکھ کر آگے کہتا ہے کہ یہ اسلامی مہینوں میں

چوتھے مہینہ میں پیدا ہوا یعنی ”ماہ صفر“ اور ہفتہ کے دنوں میں بھی چوتھا تھا چہار شنبہ یعنی

بدھ حالانکہ (چہار شنبہ) پانچواں دن ہوتا ہے۔ ❶

❶ تزیاق القلوب ص ۹۰ روحانی خزائن ص ۲۱۸ جلد ۱۵

قادیانیوں سے سوال کرنے کا طریقہ:

آپ کو قادیانیوں میں سے اگر کسی سے بات کر نیک موقع ملے یا ویسے کوئی مل جائے تو اس سے تو سوال کریں کہ آپ بڑے اسلام کے ٹھیکے دار بنے ہوئے ہیں۔ بڑے مبلغ بنے ہوئے ہیں۔ ذرا اسلامی مہینوں کے نام تو سناؤ۔ لیکن خود پہلے اسلامی مہینوں کے نام یاد کر لینا اگر خود کو نہ آتے ہوں گے تو سوال کا کیا ہی مزہ ہوگا؟

تو جب وہ مرزاؑ یا تھنا ماہ صفر کو دوسرا مہینہ کہے گا۔ آپ اس سے کہیں کہ تیرا دماغ خراب ہے۔

وہ تمہیں کہیں گا کہ تیرا دماغ خراب ہے۔

تم کہو کہ تیرا دماغ خراب ہے۔

جب جھگڑا ہو جائے تو اس کے بعد یہ کہو کہ اچھا! یہ بتاؤ کہ

جو صفر کو چوتھا مہینہ کہے اس کا دماغ خراب ہے یا نہیں؟

وہ اُلوکا پٹھا ہے یا نہیں؟

وہ مان جائیگا۔

اس کے بعد اس کو یہ حوالہ بتانا کہ تیرے ابا نے لکھا ہے کہ

صفر کا مہینہ چوتھا ہے۔

مرزا لکھتا ہے کہ ہفتہ کے دنوں میں دن بھی چوتھا تھا یعنی چہار شنبہ یعنی بدھ چوتھا دن ہوتا ہے یا پانچواں؟۔۔۔ پانچواں

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دنوں میں سے دن بھی چوتھا یعنی بدھ تھا۔

حالانکہ ہفتہ ایک اتوار دو، سوموار تین، منگل چار، اور بدھ پانچواں بنتا ہے۔

مرزا جاہل کا جاہل اسے اتنی بھی تمیز نہیں کہ بدھ چوتھا دن یا پانچواں اور صفر دوسرا مہینہ ہے یا چوتھا۔

میں کہتا ہوں قادیانیوں کو کہ بھائی شاید مبارک احمد نے جو ماں کے پیٹ میں باتیں کر رہا تھا دوسرے۔ ممکن ہے اسے اندر سے یہی باتیں کی ہوں کہ صفر کا مہینہ دوسرا ہوتا ہے۔ اب میں آ رہا ہوں لہذا اب چوتھا ہو گیا ہے۔ پہلے بدھ کا دن پانچواں ہوتا ہے۔ اب میری آمد کی وجہ سے چوتھا ہو رہا ہے۔ شاید یہی ماورائے عقل باتیں ہی مبارک احمد نے ماں کے پیٹ میں بتائی ہوں۔

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جسکو اتنی بھی تمیز نہیں مہینے کا بھی پتہ نہیں ہے۔ وہ مہدی، مسیح، نبوت تو بڑی دور کی باتیں ہیں۔ ایک عالم پڑھے لکھے شخص کے درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے بارے امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ:

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک بات سن لو پھر ختم کرتا ہوں۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ سنو!

کسی پاکستانی، مصری، عربی ملا کا فتویٰ نہیں۔ دنیا میں فقہ کے سب سے بڑے امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے پوری دنیا میں جن کے مقلدین مسلمانوں میں سے 2/3 ہیں بقیہ آئمہ کے مقلدین اور غیر مقلدین 1/3 حصہ ہیں۔ امام اعظم فتویٰ میں اس قدر مضبوط تھے۔ فرماتے تھے۔

اگر کسی شخص کا قول ہو جس میں نانوے وجوہ تو کفر کی ہوں ایک وجہ ایسی بھی نکل سکتی ہو جو کفر نہ ہو تو اسے اس وقت کافر نہیں کہا جائیگا۔ جب تک یہ تسلی نہ ہو جائے کہ اس نے اس کلمہ سے مراد وہ معنی نہیں لیا جو کفر کا نہیں بلکہ کفریہ معنی مراد لیا ہے۔ حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کہ حضور اکرم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے جو نبوت کی دلیل پوچھیں گے یا معجزہ طلب کریں گے وہ کافر ہو جائیگا فرمایا:

من طلب منه علامة فقد كفر

حالانکہ جو معجزہ یا دلیل طلب کر رہا ہے وہ ابھی اس پر ایمان تو نہیں لایا لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ دلیل طلب کرنے سے ہی کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ دلیل طلب کرنا شک کی علامت

ہے تو وہ اتنے شک کرنے سے کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ دلیل وہاں طلب کی جاتی ہے جہاں گنجائش ہو اب دو اور دو کہتے ہوتے ہیں؟ ”چار“ اگر کوئی کہے ”پانچ یا تین“ تو کیا اس سے اس پر دلیل طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی کہا جائیگا کہ اس کا دماغ خراب ہے۔

اسی طرح اگر کوئی خدائی کا دعویٰ کریں تو کیا اس سے دلیل طلب کرنے کی کوئی ضرورت ہے؟ بالکل نہیں تو جیسے کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا تو اسی طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی انسان نبی بھی نہیں بن سکتا۔ کیا خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسئلہ کذاب اور ظلیہ وغیرہ جھوٹے مدعیانِ نبوت سے کوئی دلیل طلب کی تھی۔ ہرگز نہیں دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ جیسے خدائی کے مدعیان سے دلیل نہیں مانگی جاتی۔

فاروقی علاج:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ اسے پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت نے پوچھا کیوں گرفتار کیا ہے؟۔۔۔ بتایا گیا کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا فرمایا کہ میرا جوتا ہے لے جائیں اور اسے دس جوتے ماریں۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دماغ کا کوئی پرزہ خراب ہو گیا یا کوئی چول ڈھیلی ہو گئی۔ اس سے کوئی سوال و جواب نہیں کیا۔ کیونکہ ضرورت ہی نہ تھی۔ چنانچہ اسے لے جا کر جب جوتے مارنے شروع کئے تو ابھی دس جوتے بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ اس کا دماغ درست ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا جوتا مارنے کو دیا تھا۔ کیونکہ جیسا آپ کا قد بڑا۔۔۔ جوتا بھی اس کے مطابق تھا۔ کہتے ہیں ”جتنا قد اتنا صد“۔ ایک مسئلہ آپ کو بتاؤں مسلمان مرد کیلئے ریشم اور سونا دونوں حرام ہیں۔ خواہ سونے کی انگوٹھی سسرال سے ملے وہ بھی مرد کیلئے پہننی حرام ہے۔ ایسے ہے جیسے آگ کا زیور پہن لیا۔ ہاں انشاء اللہ مومنوں کو جنت میں ریشم اور سونا پہننا ہوگا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر لنگی ہو تو اسکی کئی یعنی کنارہ ریشم کا جائز ہے اور وہ چار انگل ہے۔ اب انگلیاں موٹی بھی ہوتی ہے تلی بھی تو کس کی چار انگل معتبر

ہوگی۔ علامہ شامی نے رد المحتار جو ہمارے فتویٰ کی مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ چار انگل، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اور انکی چار انگلیاں ایک ”باشت“ کے برابر تھیں تو اس سے مسئلہ نکالا گیا کہ لنگی کا ایک باشت کی مقدار کنارہ ریشم کا جائز ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ جب آپ کی چار انگل باشت برابر تھیں تو ماشاء اللہ پاؤں کتنا بڑا ہوگا۔ اور جوتا کتنا بڑا ہوتا ہوگا۔ اسلئے آپ نے فرمایا کہ میرا جوتا لے جائیں اور اس کو دس جوتے لگائیں اس کا دماغ صحیح ہو جائیگا۔ یہ ہے اصل علاج اگر اس سے بحث کرتے، دلیل طلب کرتے تو وہ کئی دلیلیں پیش کر دیتا۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے:

ہمارے علاقہ کا ایک مشہور واقعہ ہے ایک گاؤں میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ چند مشڈنڈے اس کے مرید بھی بن گئے آج تو کوئی بھی دعویٰ کر دے کچھ نہ کچھ الو لوگ اس کے ماننے والے مل جاتے ہیں۔ جو الف تلف ننگا ہو، کہتے ہیں یہ تو بہت پختی ہوئی سرکار ہے یہ ناگئے شاہ ہیں اس کے بھی عقیدت مند مل جاتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی جیسے شخص کو مرید مل گئے جسے دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہ تھی۔ دایان جوتا بائیں پاؤں میں اور بایاں دائیں میں پہنا کرتا تھا۔ بیوی نے تنک آ کر نشان لگا دیئے۔ لیکن ایسی مت ماری ہوئی پھر بھی پتہ نہ لگتا تھا۔ نچلے والا بائیں اوپر والے کاج میں اور اوپر والا نیچے والے میں اور کبھی صدری کا بائیں کوٹ میں اور کوٹ کا صدری میں۔

یہ ”نبی“ تھا یا کوئی ”کارئون“ تھا

جب اس طرح بائیں لگا کر کھٹکا ہوگا تو لوگ کیا کہتے ہو گئے؟ جوتا تک وائٹ شراب پیتا ہو اور ہر وقت نشے میں مدہوش رہتا ہو کبھی کبھی اس کا مرید کہتا ہے کہ حضرت صاحب زنا بھی کر لیا کرتے تھے۔ جب ایسے مدہوش شرابی زانی کو نبی، مسیح اور مہدی ماننے والے موجود ہیں تو خدائی کے دعویٰ کرنے والے کو بھی کچھ الو کے پٹھے مل جاتے ہیں۔ چنانچہ اس پیر نے جب خدائی کا دعویٰ کیا تو اس گاؤں کی بڑھیا مائی تھی اسکا ایک بی بیٹا تھا وہ بھی گمراہ ہو گیا اور اس جھوٹے خدا کا مرید بن

گیا۔ ضلع ہزارہ کے سید احمد شاہ ہزاروی مشہور پیر محمود شاہ ہزاروی کے صاحبزادے تھے وہ بھی بڑے بزرگ اور نیک تھے۔ میں نے بچپن میں انکی زیارت کی ہے۔ وہ بڑھیا مائی ان کے پاس آئی اور کہا کہ پیر صاحب میرا ایک بیٹا لڑکا تھا اور وہ گمراہ ہو گیا ہمارے ہاں ایک پیر نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ اور وہ اسکا مرید بن گیا ہے۔ آپ کوئی چیز دم کر دیں یا کوئی تعویذ لکھ دیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ وہ تعویذ اور دم سے ٹھیک نہیں ہوگا میں آپکے گاؤں میں آؤنگا اور تمہارے بیٹے کو بھی سمجھاؤں گا اور جھوٹے خدا کو بھی۔۔۔ آپ چلی جائیں۔

چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پیر صاحب ان کے گاؤں گئے خدا کو بلایا گیا۔ خدا اور اس کے چند چیلے چائے بھی آگئے۔ پیر صاحب ”خدا“ سے بات چیت کرنے لگے کہ تو کیسے خدا بن گیا ہے۔ لوگوں کا کیوں ایمان خراب کر رہا ہے۔ تو وہ جھوٹا خدا بولا تمیز سے بات کرو۔ تم خدا سے بات کر رہے ہو۔ تمیز نہیں ہے۔ تو تو کر رہا ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ تو خدا کیسا ہے خدا تو وہ ہے جس نے زمین آسمان بنایا اس نے کہا کہ بھولے پیر! یہ سب کچھ میں نے بنایا ہے۔ میں ہی خدا ہوں پیر صاحب نے کہا تو تو کھاتا پیتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ کرتا ہے۔۔۔ کیا خدا ایسا کرتا ہے؟

وہ جھوٹا خدا بولا بھولے پیر میں بشری جامہ میں آیا ہوا ہوں اب پیر صاحب جو بھی اعتراض کرتے وہ کوئی نہ کوئی جواب دے دیتا۔ دراصل پیر صاحب غلط راستہ پر چل پڑے تھے۔ اس سے دلیل کی تو بات ہی نہ تھی۔ جوتا اور ڈنڈا چاہیے تھا۔ جو علاج حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ لوگ چاروں طرف پیر اور خدا کا مکالمہ سن رہے تھے۔ ایک ”جٹ“ کو بات سمجھ میں آگئی کہ اس کا علاج تو اور ہے پیر صاحب غلط چل رہے ہیں۔ وہ پیر صاحب کے پاس آکر کان میں کہنے لگا کہ پیر صاحب اگر آپ اجازت دیں تو وہ باتیں خدا سے میں بھی کر لوں۔ اب پیر صاحب تو تھک بار چکے تھے ان سے کچھ بن نہیں رہا تھا۔ انہوں نے جٹ کو کہا ٹھیک ہے آپ دو باتیں کر لیں۔ اب اس جٹ نے سر سے پنکا اتارا (پگڑی) اور اپنے گلے میں ڈال کر دونوں پلوؤں کو ہاتھوں میں پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب و احترام سے جھوٹے خدا سے کہنے لگا کہ:

جناب آپ خدا صاحب ہے۔ اس نے کہا ہاں میں ہی خدا ہوں۔ اس نے کہا کتنی ہماری

خوش قسمتی ہے کہ آپ ہمیں یہاں زمین پر مل گئے ہم تو آسمانوں پر تلاش کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا ہاں تمہارے لئے ہی تو آیا ہوں۔ جٹ نے کہا کہ خدا مارتا ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔ آپ بھی مارتے ہیں اور زندہ کرتے ہیں۔ جھوٹے خدا نے کہا کہ ہاں میں ہی مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں۔ جٹ نے جھٹ سے اپنا پنکا اپنے گلے سے نکال کر جھوٹے خدا کے گلے میں ڈال کر مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا کہ میرا ایک بیٹا تھا وہ بھی تو نے مارا اور کل میری بھینس مر گئی وہ بھی تو نے ماری اب تو خدا ہے میری بھینس اور میرا لڑکا زندہ کر ادھر سے پگڑی کو وٹنا بھی چڑھاتا جائے اور یہ بھی کہتا جائے کہ کر زندہ جب ”جٹ“ کا خوب ”وٹنا“ چڑھاتا تو جھوٹے خدا کا گلہ بند ہو گیا۔ اور دم گھٹنے لگا۔ آنکھیں باہر آگئی، پیر صاحب کو بھی خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ جھوٹا خدا مر گیا تو میرے ذمہ لگے گا۔ بڑی مشکل سے جٹ کے ہاتھ چھڑائے خدا صاحب تو ہو گئے بے ہوش اب لوگ اس کے ہاتھ پاؤں ملنے لگے۔ منہ میں پانی ڈالا جب جھوٹے خدا کو کچھ ہوش آئی تو جٹ نے جوتا اتار لیا اور کہاں نکل یہاں سے اگر پندرہ میل کے ایریا تک تیری گرد بھی نظر آئی تو تجھے جان سے مار دوںگا۔ جھوٹے خدا کا بھاگتے پتہ بھی نہ چلا تو جھوٹے خداؤں اور جھوٹے نبیوں کا علاج یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جوتا یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے ان سے مناظرے کرنے اور دلائل سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔

حلالی بیٹا دلیل نہیں طلب کرتا:

تو میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کر رہا تھا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہے۔ کیونکہ دلیل طلب کرنا شک کی علامت۔۔۔ میں ایک اور طریقے سے بھی سمجھایا کرتا ہوں اگر ایک شخص اپنے باپ کا حلالی بیٹا ہے اس کے پاس کوئی آدمی آئے اور وہ اس سے کہے کہ میں تیرا باپ ہوں۔ تو بتائیں کہ اگر وہ حلالی ہے تو وہ اس سے دلیل پوچھے گا کہ آپ میرے باپ ہیں کیا دلیل ہے؟ یا جوتا اتار کر اس کا دماغ صحیح کر لیا کہ تو کون ہوتا ہے میرا باپ بننے والا۔ نبی امت کا باپ ہوتا ہے۔ نبی کی بیویاں امت کی

مائیں ہوتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

از واجہ اُمہاتہم

نبی کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں اور نبی امت کا باپ ہوتا۔ ہمارے روحانی باپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ ہمارا باپ بننا چاہتا ہے۔ تو جیسے حلالی پر کسی دوسرے باپ بننے والے سے دلیل طلب نہیں کرتا اسی طرح ہم بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلالی امتی ہیں ہمیں کسی نبوت کے دعویدار سے دلیل طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو انکا علاج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تلواریں سے کیا جائیگا۔ یاد رکھئے انشا اللہ تعالیٰ پاکستان میں ایک وقت آئیگا جب مرتد کی شرعی سزایہاں نافذ ہو کر رہے گی۔ اگر ۱۹۷۷ء سے پہلے والے حالات نہیں رہیں تو یہ حالات بھی نہیں رہیں گے۔ قادیانیوں کو ایک مہلت ہے کہ اب بھی سچے دل سے توبہ کر کے مرزا قادیانی کذاب و دجال کو چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا و انبیائی کی ختم نبوت سے وابستہ ہو جائیں۔ ہم ان کو اب بھی گھٹے سے لگانے کیلئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمادیں اور اس کذاب کو چھوڑنے کی ہمت عطا فرمائیں۔ آمین

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

﴿حیات عیسیٰ علیہ السلام﴾

بہ مقام: قلعہ دیدار سنگھ

لیکن عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں تب بھی مرزا قادیانی جھوٹا ہے اور اگر خدا نخواستہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہوں تب بھی مرزا جھوٹا ہے۔ اس لئے مرزا کے ساتھ ہمارا اس مسئلہ پر کوئی تعلق نہیں ہے۔ مرزا دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں نہ تو مسیح بن سکتا ہے نہ یہ مہدی بن سکتا ہے۔ مرزا اپنے تمام دعوؤں میں جھوٹا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرآن و سنت اور اجماع امت کے مطابق آسمانوں پر زندہ ہیں۔ اس کے اوپر کسی مسلمان کا اختلاف نہیں اور جو عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ نہ کہے تو اس کے لئے بھی امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ اور اگر تو بد نہ کرے تو واجب القتل ہے۔

اور قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور کشمیر سری نگر محلہ یارخان میں ان کی قبر ہے۔ ❶

قرآن کریم اور حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام:

میں نے پہلی آیت تیسرے پارے کی

وَمَكْرُوا اللَّهَ وَاللَّهُ خَبِيرُ الْمَاكِرِينَ (سورۃ آل عمران)

اس آیت کے اندر اللہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا۔۔۔

وَمَكْرُوا کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی خلاف سازش اور ان کے قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔

وَمَكْرُوا اللَّهَ

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے تدبیر کو ناکام بنانے کیلئے اپنی تدبیر اختیار کی۔ اللہ نے لفظ ”مکر“ کا استعمال کیا۔

پہلی بات تو یہ سمجھیں کہ ”مکر“ کا کیا مطلب ہے؟

❶ تحفہ گولڑیہ حاشیہ ص ۲۲۸ روحانی خزائن ص ۳۱۳ جلد ۱

”مکر“ کا معنی جو ہماری زبانوں اردو اور پنجابی میں ہوتا ہے۔۔۔ عربی میں اس کا معنی وہ نہیں ہوتا۔

عربی کا ”مکر“ اور ہے اور اردو اور پنجابی کا ”مکر“ اور ہے۔

یہ کئی الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو مختلف زبانوں میں بولے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا معنی اور مفہوم اور ہوتا ہے۔

عربی میں ”مکر“ کہتے ہیں کوئی خفیہ تدبیر یا سازش کرنا

مثلاً قرآن کریم میں

وَمَكْرُوا وَا مَكْرُوا اللَّهَ وَاللَّهُ خَبِيرُ الْمَاكِرِينَ

یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تدبیر کی

وَمَكْرُوا اللَّهَ۔۔۔۔

اور اللہ نے ان کے بچانے کی تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔

یہودیوں نے۔۔۔۔۔

عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تدبیر کی اور اللہ نے ان کو بچانے کی تدبیر اختیار کی اور اللہ تعالیٰ

خبیر الماکرین

اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب ہو گئی۔۔۔۔۔

اور یہودیوں کی تدبیر مغلوب ہو گئی۔۔۔۔۔

اسی آیت کے اوپر تیرہ سو سال کے مفسرین نے لکھا ہے کہ خدا نے کوئی تدبیر کی ہے؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی:

یہودی نے 30 روپے لیکر کہا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑا دیتا ہوں۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام

جس مقام پر تھے۔۔۔۔۔

وہ اندر جاتا ہے۔۔۔۔۔ تاکہ دیکھے اور باہر والوں کو اطلاع دے اور عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوائے۔۔۔۔۔ لیکن خدا کی قدرت۔۔۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھالیا۔ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کو بھیج کر روشن دانوں کے ذریعہ اس مقام سے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا۔ اور جو آدمی اندر گیا تھا اسکو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ کچھ لمحات کے بعد باہر انتظار کرنے والوں نے سوچا کہ ہمارا آدمی واپس نہیں آیا۔۔۔۔۔ کہہ رہے ہیں؟

لہذا ہم خود ہی اندر جاتے ہیں۔

تو جب وہ اندر گئے تو عیسیٰ علیہ السلام کو تو رب نے آسمانوں پر اٹھالیا تھا وہ آدمی جو ان کا بھیجا ہوا تھا عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل شدہ بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس کو پکڑ لیا وہ کہتا تھا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں۔ اس وقت اس کی بات کون سنتا تھا۔۔۔؟

کیونکہ اس کی شکل ہی عیسیٰ علیہ السلام جیسی تھی وہ کہتے کہ تم عیسیٰ ہو؟۔۔۔ علیہ السلام وہ کہتا میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں

اس وقت اس کی بات کون سنتا تھا؟

کیونکہ اس کی شکل ہی عیسیٰ علیہ السلام جیسی تھی

وہ کہتے کہ تم ہی عیسیٰ علیہ السلام ہو۔!!!

انہوں نے جو کچھ کرنا تھا کیا۔۔۔ مارا پیٹا، تھوکا، پسلیاں توڑیں اور سولی پر چڑھا دیا۔ ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے آسمان پر لے گئے یہ تدبیر لکھی ہے تمام مفسرین کرام نے۔۔۔۔۔

مرزا کی کذب بیانی:

مرزا قادیانی نے کیا لکھا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے پکڑ لیا اور پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں پیش کیا۔ ان پر فرد جرم لگایا کہ ان کو کانٹوں کا تاج بنا کر پہنایا گیا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کہتے تھے کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر ایک کانٹوں کا تاج بنا کر عیسیٰ علیہ السلام کو پہنایا۔ اور کہا کہ یہ ہمارا بادشاہ ہے۔ (العیاذ باللہ)

ان کے منہ پر تھوکا۔ ان کو برا بھلا کہا پھر ان کو جوتے مارے پھر ان کی پسلی توڑی پسلی میں سوراخ کیا۔ اور اس کے اندر کچھ چیزیں ڈالیں اور پھر کافی توہین و تذلیل کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا۔ ①

اور انہوں نے سمجھا کہ یہ مر گیا ہے چنانچہ شام ہو گئی یہ جمعہ کا دن تھا اور دوسرے دن سچر کا دن تھا اور ساتھ دو اور آدمی بھی پھانسی لگائے تھے۔۔۔۔۔

شام بھٹکی رات یہودیوں کے ہاں عزت والی رات ہے جس طرح مسلمانوں کے ہاں جمعہ کی رات عزت والی رات ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ رات ”خلاص“ آگئی ہے اور ان کو سولی سے اتار دیں۔ مغرب سے قبل اندھیری آگئی اندھیرا چھا گیا انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں شام نہ ہو جائے انہوں نے اسی اندھیرے میں تینوں کو سولی سے اتار دیا۔

حضرت عیسیٰ نے ابھی وفات نہیں پائی تھی (بقول مرزا قادیانی کے)

ابھی جان کچھ باقی تھی۔۔۔۔۔ لیکن یہودیوں نے سمجھا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

دو چلے گئے۔ ②

اور عیسیٰ ربانی کے بعد وہاں سے چوری سے کھسک گئے اور اپنا علاج کرایا۔۔۔۔۔ عیسیٰ علیہ السلام نے مرہم بنائی اور اپنے زخموں پر مرہم لگائی اور جب ٹھیک ہو گئے تو وہاں سے چوری سے کھسک گئے اور نصیبین میں چلے گئے۔۔۔۔۔ وہاں سے فلسطین چلے گئے۔۔۔۔۔ پھر وہاں سے کوہ بنگمان میں رہے۔۔۔۔۔ وہاں سے کشمیر میں آ کر چھپ گئے۔ 87 برس کشمیر رہے۔ 125 سال عمر

① از الزام باہم ص ۳۸۱ تا ۳۸۵ جلد ۳ ص ۲۹۶ تا ۲۹۵

② از الزام باہم ص ۳۸۱ تا ۳۸۵ جلد ۳ ص ۲۹۶ تا ۲۹۵

پاکروغاث پاگئے اور سری نگر کے محلہ یارخان میں دفن ہو گئے۔ ❶

غور طلب چیز:

میں آپ کو غور کی دعوت دیتا ہوں کہ اگر یہ مرزا کی بات مانی جائے تو۔۔۔۔۔ میں پوچھتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

اللہ پاک نے جو فرمایا ہے:

وَمَكْرُومٌ وَمَكْرُومٌ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

اللہ نے تدبیر کی ہے اور اللہ کی تدبیر بہتر اور غالب ہے۔

تو اللہ کی پھر یہ کیا تدبیر ہوئی۔۔۔

کہ یہودی جو کچھ کرنا چاہتے تھے انہوں نے سب کچھ کر لیا اور پھر خدا کی تدبیر کہاں گئی؟؟؟ جس وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مکہ کے کافر اور مشرک اکٹھے ہوئے۔۔۔ تلواریں لے آئے۔۔۔ اور آپ کے گھر کا محاصرہ کیا اور آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا پروگرام بنایا وہاں پر بھی اللہ نے فرمایا:

وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

اور اللہ نے یہاں اپنے آخری نبی کو ایسے بچایا کہ کوئی انکو ہاتھ بھی نہ لگا سکا۔۔۔۔۔۔۔

کافروں کے گروہ میں ایسے محفوظ نکل گئے کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

اسی طرح رب نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ آسمان پر اٹھایا اور یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور انہیں کچھ خبر نہ ہوئی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو کب اور کیسے اٹھایا گیا؟

مرزا نیوں کا اعتراض:

مرزا کی کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں اتنے ناری کھڑے ہیں وہاں سے جگر بھلا انسان وہاں

کیسے جاسکتا ہے؟ کہتے ہیں کہ:

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے مشرکوں نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تیرے اوپر اس وقت ایمان لائیں گے کہ تم ہمارے سامنے آسمانوں پر چڑھو اور ہمارے سامنے آسمانوں سے کوئی کتاب لے آؤ تو پھر ہم ایمان لے آئیں گے۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ ہم آپ کو نہیں مانیں گے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

هل كنت الا بشرا رسولا (بنی اسرائیل)

کہ میں تو ایک بشر اور رسول ہوں۔ میرے بس میں نہیں کہ میں آپ کے سامنے آسمانوں پر چڑھ جاؤں۔۔۔۔۔ اگر دو جہانوں کا سردار آسمانوں پر نہیں چڑھ سکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کیسے چڑھ گئے۔۔۔۔۔

یہ ان کی دلیل ہے۔

جواب:

میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ کبھی نہیں کہتے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چڑھے ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر جاسکتے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ رب ان کو اوپر لے گیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر کون لے گیا؟؟؟۔۔۔ اللہ

میں پوچھتا ہوں رب لے جاسکتا ہے یا نہیں؟؟؟۔۔۔ لے جاسکتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی خدا لے گیا۔

معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ لے گئے۔

آپ نہیں جاسکتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن کیا خدا بھی لے جاسکتا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ لے جاسکتا ہے

سبحان الذی امرئ بعیدہ

فرمایا پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔۔۔۔۔

سوال جانے کا نہیں لے جانے کا ہے جو کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔
نبی نہیں جاسکتا۔۔۔۔۔

میں پوچھتا ہوں اس سے کہ اللہ لے جاسکتا ہے یا نہیں؟
اگر کوہِ خدا نہیں جاسکتا تو بے ایمان بنو۔
تو پھر پورا بنو۔۔۔۔۔

اور اگر خدا نہیں لے جاسکتا تو وہ پھر خدا کس چیز کا ہوا؟
یاد رکھو!

جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا قائل نہیں ہے۔
وہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا بھی نہیں مانتا۔
یا اس طرح کہو!

کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا نہ مانے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج بھی نہیں مانتا۔

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے منکرین:

سر سید احمد خان جو مرزا سے کچھ دن پہلے ہوا ہے اس نے تمام معجزات کا انکار کیا ہے۔۔۔۔۔!
عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر جانے کا اس نے انکار کیا ہے۔ اور دوبارہ نازل ہونے کا بھی
انکار کیا ہے اور غلام احمد قادیانی نے انکار کیا۔۔۔۔۔

اس نے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے جانے کا انکار کیا۔۔۔۔۔
پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا بھی انکار کیا۔۔۔۔۔
اور غلام احمد پرویز نے بھی انکار کیا۔۔۔۔۔

یہ تینوں بھائی بنے یا نہ بنے؟
سر سید احمد غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز تینوں بھائی ہیں۔۔۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا پہلا انکار کرنے والا کون ہے؟۔۔۔۔۔ ابو جہل
آج جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا انکار کرے گا وہ
ابو جہل کا بھائی۔۔۔۔۔

اس کا نام چاہے غلام احمد ہو۔۔۔۔۔ چاہے سر سید ہو۔۔۔۔۔ چاہے کوئی اور ہو۔
اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا انکار کرے گا وہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر جانے کا
منکر ہوگا۔ اور جو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا مان لیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج بھی
مان لے گا اس کیلئے کوئی مشکل نہیں۔۔۔۔۔

نکتے کی بات:

میں ایک بات نکتے کی آپ کو سمجھا دوں۔
قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تاکہ قرآن اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی غلط باتوں کی
تردید کرے اور صحیح باتوں کی تائید کرے۔۔۔۔۔

آیت:

وما انزلنا عليك الكتاب الا للبين لهم الذي اختلفوا فيه وهدى ورحمة
لقوم يؤمنون (سورة نمل آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ:۔۔۔ اور ہم نے انہاری تجھ پر کتاب اس واسطے کہ کھول کر سنا دے تو ان کو وہ چیز
کہ جس میں جھگڑ رہے ہیں اور سیدھی راہ سمجھانے کو اور واسطے بخشش ایمان لانے
والوں کی۔

ذرا توجہ سے سماعت کریں۔
عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کے چند عقیدے ہیں۔۔۔۔۔
یہودیوں کے چند عقیدے ان کے بارے۔۔۔۔۔
ہم اللہ پاک کی اس آخری کتاب سے پوچھتے ہیں۔

کہ سچ ہیں یا غلط۔۔۔؟

عیسائیوں اور یہودیوں کے عقائد:

پہلا عقیدہ:- عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھا کہ کیا عیسائیوں کا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟ تو قرآن نے بتلایا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ (مانندہ: ۷۱)

فرمایا کہ وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام خود خدا ہیں عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں۔ دوسرا عقیدہ:- عیسائیوں کا ایک یہ عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام تین خداؤں میں سے ایک خدا ہیں۔ اللہ کی کتاب سے پوچھا تو قرآن نے بتلایا:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَلَاثُ لُحَّةٍ (مانندہ آیت ۷۲)

ترجمہ:- وہ لوگ بھی کافر ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں سے ایک خدا ہے۔ تیسرا عقیدہ:- عیسائی یہ بھی کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ تو قرآن نے بتلایا وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ مَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ (التوبہ: ۳۰) عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے۔

ذَالِك قَوْلُهُمْ بِإِفْوَاحِهِمْ

فرمایا یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (سورہ اخلاص)

نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔

چوتھا عقیدہ:- عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی پر لٹکائے گئے ہیں اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بن گئے۔

یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو قتل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا رد کیا اور فرمایا:-

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ

کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے نہ قتل کیا اور نہ سولی پر لٹکایا یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم

کہ یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے قتل کیا ہے یہ جھوٹ ہے۔

وَمَا قَتَلُوهُ

کہ یہودیوں نے قتل نہیں کیا۔

وَمَا صَلَبُوهُ

اور عیسیٰ علیہ السلام کو سولی بھی کسی نے نہیں لٹکایا۔

جس طرح قرآن کریم نے عیسائیوں کے چار غلط عقیدوں (الوہیت مسیح، تثلیث مسیح، ابنیت مسیح، صلیب مسیح) کی واضح اور واشگاف الفاظ میں تردید کی ہے۔ اس طرح یہودیوں کے غلط عقائد کی بھی بڑے واضح الفاظ میں تردید کی ہے اور ان کے ملعون ہونے کے اسباب کو بھی ذکر فرمایا:

وعلیٰ مریم بهتاناً عظيماً

مریم پر بہتان عظیم لگایا

جسکی وجہ سے وہ مردود ہوئے اسی طرح وہ قتل مسیح کے مدعی تھے اس کا ذکر فرمایا:

قتلنا المسيح عيسى ابن مريم

ہم نے قتل کیا عیسیٰ بن مریم کو اس کہنے سے وہ مردود ہوئے قتل کا فعل واقع نہیں ہوا بلکہ ایک غیر خدا کیلئے یہ کہنا کہ ہم نے اسے قتل کیا یہ بھی انکے مردود ہونے کا سبب ہے وہ قتل نہیں ہوئے۔ تیسرا ان کا عقیدہ تھا کہ عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اس کا بھی ذکر فرما کر واضح الفاظ میں انکی تردید فرمائی:

وقالت اليهود عزيز بن الله

عزيز الله كاینائیس اللہ تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہیں یہ انکی منہ کی باتیں ہیں۔

تو آؤ اب دیکھو!

عیسائیوں کے چار غلط عقائد کی قرآن نے تردید کی ہے عیسائیوں کا ایک اور عقیدہ ہے۔ وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے۔ قبر میں گئے، پھر زندہ ہوئے۔

آسمانوں پر اٹھائے گئے اور قیامت سے پہلے انہوں نے آنا ہے۔ یہ آج بھی بائبل اور چاروں انجیلوں میں لکھا ہوا ہے۔ ①

مرزا قادیانی نے بھی یہ مانا ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور قیامت سے پہلے نازل ہونگے۔ ②

ہمارا سوال:

اب میرا ایک سوال ہے کہ اگر عیسائیوں کا یہ رفع و نزول والا عقیدہ غلط ہے تو قرآن وحدیث سے اس کا رد دکھائیں۔

چار عقیدوں کا واضح الفاظ میں رد میں نے دکھایا ہے۔

وَمَا قَتَلُوهُ

وَمَا صَلَّبُوهُ

وَمَا مِنْ إِلَهٍ وَاحِدٍ

تثلیت کا رد کیا الوہیت کا رد کیا

ابنیت کا رد کیا صلیب اور قتل کا رد کیا

① رسولوں کے اعمال باب ۱، آیت ۱۰۹۔ ۱۱ رسولوں کے اعمال باب نمبر ۳ آیت ۲۰ تا ۲۳ حتیٰ باب ۳۶ آیت نمبر ۶۳ حتیٰ باب نمبر ۲۳ آیت ۳۰، مرقس باب ۱۳ آیت ۱۹، لوقا، باب ۲۳ آیت ۵۱، یوحنا، باب ۲۰ آیت ۱۷

② ازالدواہام ص ۲۳۸ رخ جلد ۳ ص ۲۲۵

سوال یہ ہے کہ اگر عیسائیوں کا رفع و نزول والا عقیدہ بھی غلط تھا تو قرآن اس عقیدے کا بھی رد کرتا۔ قرآن نے اس کا رد نہیں کیا۔ بلکہ دفعہ اللہ کہہ کر انکے اس عقیدہ کی تائید کر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح الفاظ میں اسکی تائید کی۔۔۔۔۔

تو معلوم ہوا کہ عیسائیوں کا جو عقیدہ صحیح تھا۔ قرآن نے اس کی تائید کی ہے۔۔۔۔۔ اور جو غلط تھا اسکی تردید کی۔۔۔۔۔

چیلنج:

میرا چیلنج ہے کہ قیامت تک کوئی مرزائی عیسائیوں کے عقیدہ رفع و نزول کا قرآن وحدیث سے رد نہیں دکھلا سکتا۔۔۔۔۔

ہم قرآن وحدیث سے اسکی تائید دکھلاتے ہیں۔۔۔۔۔

حالانکہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے۔

”کہ اگر قرآن یہودی وعیسائیوں کے کسی عقیدے کا رد نہ کرے تو ہم کو ماننا پڑیگا کہ ان

کا یہ عقیدہ صحیح ہے۔“ ①

تو معلوم ہوا کہ قرآن اہل کتاب کے جن عقائد کا رد نہ کرے بلکہ خاموش ہو جائے تو ہمیں ماننا پڑیگا کہ ان کا یہ عقیدہ صحیح ہے اور جہاں قرآن ان کے عقائد کی تائید کر دے تو پھر کیا اس میں شک رہے گا۔۔۔۔۔؟؟؟

ہمیں حکمت دریافت کرنے کی اجازت نہیں ہے:

اللہ نے فرمایا کہ:

وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے قتل نہیں کیا تو کیا ہوا۔۔۔؟

بَلَىٰ رَفَعَهُ اللّٰهُ

بلکہ اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا۔

① رویو آف ریلیجیون، جلد ۱۸، شمارہ نمبر ۶ ص ۱۵۰، ۱۵۱

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا۔

اور اللہ بڑے زور والے اور حکمت والے ہیں۔

خدا کیلئے آسمانوں پر اٹھانا کوئی مشکل ہے؟؟؟

حکیم! وہ حکمت والا ہے۔

کوئی شکایت نہیں ہے۔ کیوں اٹھا کر لے گئے؟؟؟

حکمتیں وہ جانتا ہے۔۔۔ کسی کو حق نہیں۔۔۔

کہ وہ رب کے کسی کام کی حکمت پوچھے۔۔۔

رب بتلا دے تو صحیح ہے ورنہ ہمیں حق نہیں ہے۔

اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ کے ساتھ کیوں پیدا کیا؟ اسکی حکمت کیا ہے؟

تم کون ہو۔۔۔ حکمت پوچھنے والے۔۔۔؟

مسلمان کیلئے تو یہ ہے کہ جب قرآن نے کہہ دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے

ہیں تو وہ۔۔۔ بغیر حکمت پوچھے مان لے۔

حدیث نبوی اور مرزا یسویں کو چیلنج:

عیسیٰ علیہ السلام کو (اللہ تعالیٰ) اپنی قدرت کاملہ اور حکمت کے ساتھ آسمان پر لے گیا۔۔۔

عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آئیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا:۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكِيمًا عَدَلًا

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا تم میں ضرور

بالضرور اترے گا۔ ❶

مرزا قادیانی جو کہتا ہے کہ:

میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔

یہ چراغ بی بی کا بیٹا ہے یا مریم کا؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا نازل ہوگا۔۔۔!!!

ایٹم بم نمبر 1:- ”سنہری اصول“

پڑھے لکھے دوستوں اور طالب علموں کیلئے میں ایک قیمتی حوالہ دے رہا ہوں اگر ان کی توجہ ہے تو۔۔۔۔

مرزا قادیانی نے خود ہی ایک اصول گھڑا تھا۔۔۔

اپنے مقصد کیلئے۔۔۔ لیکن وہ ہمیں بڑا فائدہ دیتا ہے۔ اس کا نام میں نے رکھا ہوا ہے۔ ایک ”سنہری اصول“ یا ”ایٹم بم“ وہ اصول یہ ہے کہ مرزا نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے۔

وَالْقِسْمُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْخَبَرَ مَحْمُولٌ عَلَى الظَّاهِرِ لَا تَأْوِيلَ فِيهِ وَلَا اسْتِثْنَاءَ وَلَا فَاتِحَ فَائِدَةٍ كَانَتْ فِي ذِكْرِ الْقِسْمِ۔ ❶

کہ جو بات قسم سے کی جائے تو قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس خبر کو اپنے ظاہر پر رکھو اور نہ اس میں کوئی تاویل ہو سکتی ہے اور نہ استثناء ہو سکتا ہے۔

ورنہ کہتا ہے کہ قسم کا فائدہ ہی کیا ہے؟

تو معلوم ہوا کہ جو بات قسم سے کی جائے اسکو اپنے ظاہر پر رکھو اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں چل سکتی۔۔۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

تو میں نے جو حدیث پڑھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قسم سے بیان کی ہے۔ کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم تم میں نازل ہوں

گے۔ تو یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم سے بیان فرمائی ہے یا نہیں؟ (فرمائی ہے)

تو جو قسم سے بات کی جائے اسے ظاہر پر رکھا جاتا ہے۔

تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم کا بیٹا نازل ہوگا۔ تو اس نے ابن مریم سے چراغ بی بی کا بیٹا بنالیا۔۔۔

مریم کے بیٹے سے چراغ بی بی کا بیٹا کیسے بن گیا؟۔۔۔۔۔

تو مریم کے بیٹے سے چراغ بی بی کا بیٹا مراد لینا۔۔۔۔۔ اور نزول سے مراد یہ لینا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ظاہر سے ہٹانا اور تاویل ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے قسم والی۔۔۔۔۔ اور مرزا نے خود یہ اصول باندھ دیا کہ قسم والے کلام میں تاویل نہیں ہو سکتی ہے اس کو اپنے ظاہر پر رکھو۔ اس میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی۔۔۔۔۔

مرزائی جب نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث میں تاویلیں کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم سے بیان کردہ احادیث کو مرزا کے اصول کے مطابق ظاہر پر رکھا جائیگا۔۔۔۔۔ یا تاویل کی جائے گی؟۔۔۔۔۔ ظاہر پر رکھا جائیگا۔

اور مرزائیوں کا کام تاویل کے بغیر چل ہی نہیں سکتا کہ:

ابن مریم سے ابن چراغ بی بی مراد لینا

نزول سے مراد ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا مراد ہے

وہ مشق سے مراد قادیان ہے۔

زرد چادروں سے مراد وہ بیماریاں ہیں۔

یہ سب تاویلیں ہیں۔

یہ اس کلام کو ظاہر سے پھیرنا ہے کہ نہیں ہے؟

حالانکہ قسم والے کلام میں بقول مرزا کے کسی قسم کی تاویل نہیں چل سکتی۔ اسے ظاہر معنی پر ہی

رکھا جائیگا۔ مرزا قادیانی بغیر تاویلات کے ظاہری معنی کے مطابق ابن مریم قیامت تک نہیں بن سکتا۔ انکی تمام تاویلات اس کے اپنے اس قاعدہ سے باطل ہو جاتی ہیں۔

ایٹم نمبر 2:

میں ایک اور حوالہ عرض کر دوں۔ وہ حوالہ بھی ایٹم بم ہے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے مرزائیوں کے تمام اعتراضوں کا جواب ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے وہ جو سوال کریں اس کا ایک ہی جواب کہتے ہیں سوسنا کی ایک لوہا کی۔

یہ ایک لوہا کی تمہیں دے رہا ہوں

یہ حوالہ یاد کر لیں۔ بالخصوص طلباء ضرور یاد کر لیں اور اگر یہ حوالہ یاد کر لیں تو عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ میں کوئی مرزائی تمہارے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔

آپ کو اور حوالہ چاہے یا نہ ہو یہ ایٹم بم ہے اسے یاد کر کے حرز جان بنالیں۔

ان کے تمام دلائل کا رد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا کے ہاتھ سے اپنی قدرت سے ایک بات لکھوا دی۔۔۔۔۔ وہ لکھتا ہے کہ

هَذَا هُوَ مَوْسَىٰ فَتَىٰ اللَّهِ الَّذِي أَشَارَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ الْإِلَهِ حَيَاتِهِ فَرَضَ عَلَيْنَا أَنْ

نُؤْمِنَ بِأَنَّهُ حَيٌّ فِي السَّمَاءِ وَلَمْ يَمُتْ وَلَيْسَ مِنَ الْمَيِّتِينَ - ①

مرزا کہتا ہے کہ:

یہ موسیٰ علیہ السلام وہی مرد خدا ہے جسکی حیاتی (زندگی) کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب

میں اشارہ کیا اور ہم پر فرض قرار دیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ

موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ نہ وہ مرے ہیں اور نہ وہ مردوں میں شامل ہیں کہاں

زندہ ہیں؟ آسمانوں پر۔۔۔۔۔

إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَانْه رَاجِعُ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ①

کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف نازل ہوں گے

ہیں۔

چیلنج:

میں چیلنج کرتا ہوں کہ مرزا یحیٰا میں تمہیں حدیث سے لفظ ”لم یمت“ دکھاتا ہوں۔

کہ وہ فوت نہیں ہوا۔۔۔۔۔ اگر تم یہ نہیں مانتے تو پھر اسکی ضد دکھا دو۔۔۔۔۔

مات عیسیٰ۔۔۔۔۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گیا۔

دس ہزار انعام دو لگا اور مذہب مرزائی قبول کر لوں گا۔

میں عیسیٰ علیہ السلام کیلئے دکھاتا ہوں۔

”يَمُوت“ مر گیا۔۔۔۔۔

تم کہتے ہو مر گیا۔۔۔۔۔ میں ”يَمُوت“ دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔

”مات“ تم دکھا دو دس ہزار انعام دوں گا۔

تیسرا لفظ ”يُذْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِى“ میں دکھاتا ہوں حدیث صحیح سے عیسیٰ علیہ السلام دفن کیا

جائیگا۔۔۔۔۔

تو معلوم ہوا کہ ابھی تک دفن نہیں ہوا۔

تم کہتے ہو کہ:

دفن ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

میں دکھاتا ہوں کہ:

يُذْفَنُ۔ دفن کیا جائیگا۔۔۔۔۔

تم دُفِنَ کہ دفن ہو گیا دکھا دو۔۔۔۔۔ میں دکھاتا ہوں یا تھی علیہ الفناء کہ اس پر فنا آئیگی۔

کتنے الفاظ ہو گئے چار۔۔۔۔۔

میں نے دکھایا ”لم یمت“ ان سے مانگا ”مات“

میں نے دکھایا ”يَمُوت“ ان سے مانگا ”مات“ (کہ مر گیا)

میں نے دکھایا ”يُذْفَنُ“ دفن کیا جائیگا وہ دکھلا دیں ”دُفِنَ“ کہ دفن ہو گیا۔

میں نے دکھایا ”يَاتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ“ اس پر فنا آئیگی۔

وہ دکھلا دیں ”اتى عليه الفناء“ کہ اس پر فنا آئیگی۔

میں دکھاتا ہوں ”يُنْزَلُ“ کہ وہ نازل ہوں گے۔ وہ دکھلا دیں ”لا ینزل“ کہ نازل نہیں

ہوگا۔

یہ پانچ الفاظ میں نے دکھائے وہ ان کے مقابلے میں پانچوں میں سے کوئی ایک حدیث

دکھلا دیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ لیکن یاد رکھو!

۔ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دعوتِ فکر:

مرزا قادیانی ۵۲ سال کی عمر تک عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ مانتا رہا۔ قرآن کی آیات

سے ثابت کرتا رہا۔ پھر کہتا ہے کہ بارہ سال مجھے وحی ہوتی رہی۔۔۔۔۔ کہ تو عیسیٰ علیہ السلام

ہے۔۔۔۔۔ لیکن بارہ سال تک میں نے خدا کی بات نہ مانی۔۔۔۔۔

میں اپنے رمی عقیدہ پر جمار رہا۔۔۔۔۔ میں نے کہا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں۔۔۔۔۔

میں اپنے سابقہ عقیدہ پر جمار رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اس نے آسمانوں سے نازل ہونا

ہے۔ جب بارش کی طرح وحی ہونے لگی اور بارہ سال تک ہوتی رہی تو میں نے اپنا عقیدہ چھوڑ دیا

تو میں نے سمجھ لیا کہ وہ مر گیا ہے۔ اور وہ میں ہی عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔ ①

جواب چیلنج:

ایک تھوڑا اور۔۔۔۔۔ حدیث کا بھی تمہیں دینا جاؤں
جس حدیث میں لفظ توفی آیا۔ ہے اس میں معنی قبض روح اور موت کا کسی صورت میں بھی
نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

قیامت تک کوئی مرزائی اس کا جواب نہیں دے سکتا دس لاکھ کا یہ حوالہ ہے۔
مرزائی اپنے من گھڑت قاعدہ مذکورہ بالا کا دس ہزار روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ اگر میں نبی کی
حدیث دکھا دوں جس میں یہ تمام شرطیں پائیں جائیں اور معنی موت کے نہ ہوں تو پھر کیا ہم دس
ہزار کے مستحق ہوئے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہوئے
ان کو کہو کہ تم دس ہزار روپیہ رکھو! حوالہ حدیث کا سنو کتاب الحج باب رمی الجمار۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عن ابن عمر واذارمی الجمار لا یدری احد ماله حتی یتوفاه اللہ یوم
القیامہ۔ ①

”کہ جو شخص شیطان کو کنکری مارتا ہے اس کو کوئی علم نہیں ہے کہ اسے کیا ملنا ہے؟ حتیٰ کہ
اللہ قیامت کے دن اسے پورا پورا بدلہ دیگا۔“

توفی باب تفعل ہے اللہ فاعل ہے ذی روح مفعول ہے کیا اس کا یہ معنی ہو سکتا ہے کہ قیامت
والے دن اللہ اسکی روح قبض کریگا۔ (نہیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے توفی باب تفعل اللہ فاعل ذی روح مفعول۔۔۔۔۔

یہاں موت کا قرینہ نہیں ہے

اور نہ یہاں موت کا معنی ہو سکتا ہے

تو مرزا کا چیلنج ٹوٹا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ٹوٹا ہے

تو مرزائیوں کو کہو کہ ہمیں انعام دیں۔

ہمارا چیلنج:

ہمارے اساتذہ کا بنایا ہوا ایک چیلنج ہے وہ سن لو ہم کہتے ہیں باب تفعل سے فعل ہو۔۔۔ اللہ
فاعل ہو۔ مفعول ذی روح ہو۔۔۔ جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو۔۔۔۔۔
وہاں توفی کا معنی سوائے آسمان پر اٹھائے جانے کے اور کوئی نہیں ہے۔
ہے کوئی مرد میدان جو میرا چیلنج توڑ سکے؟
میں نے ان کا چیلنج توڑ دیا ہے۔

مرزائی میرا چیلنج قیامت تک نہیں توڑ سکتا۔۔۔ انشاء اللہ

لیکن مرزائی سوال کر سکتے ہیں کہ تمہارے اساتذہ کا بتلایا ہوا قاعدہ کہاں لکھا ہے؟
تو آپ کہیں کہ یہ نحو کی اس کتاب کے اگلے صفحے پر لکھا ہوا ہے جہاں مرزا کا قاعدہ لکھا ہوا
ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ یہ علم نحو کا مانا ہوا قاعدہ ہے تو جس علم نحو کی کتاب میں مرزا کا قاعدہ ہے اس
کے اگلے صفحے پر لکھا ہوا ہے جہاں مرزا کا قاعدہ لکھا ہوا ہے۔
اس کا بھی گھڑا ہوا۔۔۔ ہمارا بھی گھڑا ہوا۔

ان کے ذمہ ہے کہ وہ اپنے قاعدہ کا حوالہ دیں میرا قاعدہ اسی کتاب کے اگلے صفحہ پر ہے۔
میں نے ان کا قاعدہ توڑ دیا لیکن وہ میرا نہیں توڑ سکتے۔ ان شاء اللہ
اللہ مجھے اور آپ کو حق سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

عیسائیوں اور یہودیوں کے غلط عقائد اور قرآن حکیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده۔

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم و
انه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون هذا صراط مستقيم ولا
يصدنكم الشيطان انه لكم عدو مبين۔

وقال النبي عليه السلام: عن ابي هريرة مرفوعاً ليهبطن عيسى بن مريم
حكما عدلا واما ما مقسطا وليسكن فجا حاجا او معتمرا اوليائين
قبري حتى يسلم علي ولا ردن عليه (مستدرك حاكم) صدق الله
العلي العظيم۔

(مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام سمجھنے کیلئے یہ خطاب مدلل تمہید کے طور پر ہے)
یہ تمہید اجمالی طور پر دوسرے بیانات میں بھی موجود ہے لیکن یہاں مفصلاً حضرت
استاذ یم مولانا چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی وجہ سے درج کی جا رہی ہے۔

﴿عیسائیوں اور یہودیوں کے غلط عقائد اور قرآن حکیم﴾

حضرات محترم! پچھلے جمعہ غیر ملکی دورہ کی تفصیلات عرض کی تھیں۔ آج سورۃ ال عمران کی یہ آیت تلاوت کی ہے۔

غیر ملکی دورہ میں زیادہ تر سوالات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور انکے دوبارہ نازل ہونے کے بارے میں ہوتے ہیں۔ تو جو سوالات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہوئے ہم نے ان کو تسلی بخش جوابات دیے۔

مسئلہ حیات مسیح کی ضرورت:

میں نے کئی دفعہ یہاں بھی تمہارے سامنے یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ لیکن پھر بھی ضرورت ہے۔ کہ اس مسئلے کو بار بار بیان کیا جائے۔ تاکہ آپ اس مسئلہ کو ذہن نشین کر لیں۔ قادیانیوں کے پاس اس مسئلے کے علاوہ اور کوئی مسئلہ نہیں۔ جس سے وہ مسلمانوں کو دور غلانے کی کوشش کریں۔ قرآن کی روشنی میں اس مسئلے کی کیا حیثیت ہے اور عیسیٰ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ قابلِ حفظ اصول:

اس مسئلہ کو بیان کرنے سے قبل بطور عقیدہ آپ ایک بات کو ضرور ذہن نشین کر لیں۔ اور اگر آپ اس بات کو ذہن نشین کر لیں گے تو یہ مسئلہ اور کئی دیگر مسائل آپ اس تمہید کی روشنی میں حل کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی باطل والا آپ کی اس تمہید کو توڑ نہیں سکتا۔ اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو آخری پیغمبر پر نازل ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اور باتیں بیان کیں ہماری بھلائی کیلئے ہماری نجات اور کامیابی کیلئے عقائد بیان کیے اخلاق بیان کیے معاملات پر روشنی ڈالی حکومت کے طریقے ہمیں بتائے۔ حقوق

العباد کی وضاحت کی وہیں قرآن کا ایک دعویٰ یہ بھی ہے۔ کہ اہل کتاب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ عیسائی اور یہودی جو آپس میں اختلاف رکھتے تھے۔ قرآن کریم ان کے بارے میں فیصلہ دیتا ہے۔ کہ یہودیوں کی کوئی بات صحیح ہے یا غلط؟ عیسائیوں کی کوئی بات صحیح ہے یا غلط؟ قرآن کریم میں واضح ہے۔

لِيُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ (بقرہ آیت ۲۱۳)

اہل کتاب جن باتوں میں اختلاف کرتے ہیں قرآن کریم کے فرائض میں ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ کہ کوئی بات صحیح ہے اور کوئی بات غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار کے غلط عقائد کی تردید:

عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان زیر بحث تھی۔ یہودی عیسیٰ علیہ السلام اور مائمریم پر بہت بڑے بڑے اثرات لگاتے تھے۔ عیسائی عیسیٰ کو خدا کا بیٹا سمجھتے تھے اور کبھی کبھی تثلیث کے عقیدہ کے قائل ہوتے ہیں کہ تین خدا ہیں۔ ان میں ایک عیسیٰ بھی ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے جو غلط عقائد تھے انکی کھلے کھلے انداز میں تردید کی ہے انکی جو باتیں صحیح تھیں ان کی تائید کی ہے۔ نہ یہودیوں کی ساری باتیں صحیح اور نہ ساری غلط نہ عیسائیوں کی ساری باتیں صحیح ہیں اور نہ ساری غلط۔ ان کی جو باتیں غلط ہیں قرآن ان کو واضح الفاظ میں کہتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ اگر قرآن انکی کسی بات پر چپ رہ جائے انکی کسی بات کی تردید نہ کرے تو بھی یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ بات صحیح ہے۔ اگر ان کی یہ بات غلط ہوتی تو قرآن دوسری باتوں کی طرح اسکا بھی رد کرتا۔ اگر قرآن کریم یہودیوں یا عیسائیوں کی کسی بات کی تردید نہ کرے تو کیا سمجھا جائیگا کہ ان کی یہ بات صحیح ہے یا غلط؟۔۔۔۔۔ صحیح

اگر غلط ہوتی تو قرآن تردید کرتا۔ اگر قرآن کریم یہودیوں یا عیسائیوں کی کسی بات کی تردید کرنے کی بجائے تائید کر دے تو پھر یہ بات قرآن کی کبھی جائیگی یا عیسائیوں کی؟۔۔۔ قرآن کی

چاہے وہ بات عیسائیوں کی ہے۔ اگر وہ بات صحیح ہے تو قرآن اسکی تائید کرتا ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا ہر عقیدہ غلط نہیں:

ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کیا رہنمائی کرتا ہے صرف اس بات سے کہ یہ تو عقیدہ عیسائیوں کا ہے۔ اس لیے غلط ہے یا فلاں عقیدہ یہودیوں کا ہے اس لیے غلط ہے۔ کیا یہودیوں اور عیسائیوں کے تمام عقیدے غلط ہیں؟ (نہیں) عیسائیوں سے پوچھو آسمان کس نے بنایا۔ تو وہ کیا کہیں گے۔

”اللہ نے“

تو اب ہم کہیں کہ یہ بات غلط ہے۔ (نہیں)

کیا عیسائیوں اور یہودیوں کی تمام باتیں غلط ہیں۔ (نہیں)

عیسائی کہتے ہیں آسمان و زمین بنانے والا، چاند سورج کا نظام چلانے والا اللہ ہے۔ اور انکا عقیدہ قیامت پر بھی ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ بھی قیامت پر ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر نئے سرے سے دنیا کھڑی ہوگی۔ حساب و کتاب ہوگا۔ اہل کتاب اس عقیدہ میں مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں۔ ہمارا عقیدہ قیامت کا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

اب چونکہ عیسائیوں کا بھی ہے تو کیا ہم اسے چھوڑ دیں؟۔۔۔ نہیں

عیسائیوں کی جو بات غلط ہو اس کو چھوڑ دیں جو صحیح ہو وہ مان لیں۔

اہل کتاب اور دوسرے کافروں میں فرق:

آخر اہل کتاب ہیں۔ کسی بچے نبی کے ماننے والے ہیں۔ تعلیمات بگاڑ ڈالیں جتنی بھی بگاڑ ڈالیں کچھ نہ کچھ ان میں حقیقت و اصلیت باقی رہتی ہے۔

اسی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو عقیدے کے بگڑنے کے باوجود شرک کرنے کے باوجود دوسرے کافروں سے ممتاز رکھا ہے۔ فضیلت دی گئی ہے۔ ہندو سکھ بھی کافر۔ یہودی اور عیسائی بھی کافر۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرق کیا کونسا فرق؟

یہودیوں کو دوسرے کافروں سے ممتاز رکھا ہے۔ فضیلت دی گئی۔ کہ یہودی اور عیسائی اگر ذبح کریں تو حلال ہے۔ اگر چہ کافر ہیں۔ ہندو اور سکھ اگر ذبح کریں تو حلال نہیں۔

اگر یہودی اور عیسائی کی عورت سے مسلمان نکاح کریں تو حلال ہے۔ اگر ہندو یا سکھ کی عورت سے مسلمان نکاح کریں تو حلال نہیں ہے۔ دوسرے کافروں میں ان میں فرق ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

انکی کچھ باتیں صحیح ہیں یہ آسمانی کتابوں کو بھی مانتے ہیں۔ یہ خدا کے نبی کو بھی مانتے ہیں۔

شرک میں مبتلا مسلمان:

لیکن بعد میں عقیدے بگڑ گئے شرک آگیا۔ آج اس قرآن اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے شرک کرتے ہیں۔

کرتے ہیں یا نہیں؟۔۔۔ کرتے ہیں

میں آپ کو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں۔ نبی کی بات سچ ہے یا جھوٹ؟۔۔۔ سچ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت بھی شرک کرے گی۔ ہر گناہ کرے گی جس طرح پہلی امتیں کرتی تھیں۔ تم

میری امت والے لوگ پہلی امتوں کے لوگوں کی تابعداری کرو گے۔ جس طرح ایک

جو تادوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ

اگر پہلی امتوں میں سے کسی نے ماں کے ساتھ زنا کیا تو میری امت میں بھی ایسا کیا جائیگا اور

آج کل اس قسم کے واقعات سننے میں آتے ہیں کہ بھائی نے بہن یا والد نے بیٹی کے ساتھ منہ کالا

کیا ہے۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ شرک پہلی امتیں کرتی تھیں میری امت بھی کرے گی۔

لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبياءهم مساجداً ❶

اللہ نے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کی ہے۔ انہوں نے اپنے بزرگوں اور نبیوں کی قبروں پر جگہ شروع کر دی تھیں۔

آج میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلمان قبروں پر جگہ کرتا ہے یا نہیں؟۔۔۔ کرتا ہے حقیقتِ شرک سے ناواقف:

اگر یہودی اور عیسائی آج شرک کرتے ہیں تو آج مسلمانوں میں بھی شرک آگیا ہے۔ شرک والے کام کرتے ہیں اور شرک کو شرک نہیں سمجھتے۔ آج اللہ کے سوا غیروں سے مدد مانگی جاتی ہے یا نہیں؟۔۔۔ مانگی جاتی ہے

”یا علی مد“

”یا دہگیر مد“

ما فوق الا سباب مدد کرنا کون ہے؟۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ

مدد اللہ ہی کرتے ہیں اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے کہ نہیں؟۔۔۔ ہے

آج یہ شرک نہیں ہو رہا؟ میں کہتا ہوں کہ آج سو (100) میں سے نوے (90) نہیں تو اسی (80) مسلمان شرک کر رہے ہیں۔

آج سو (100) بسوں میں سے اسی (80) بسوں میں ترکوں، ویکٹوں پر یا اللہ کی بجائے ”یا علی مد“ لکھا ہوتا ہے۔

ٹرک پشاور سے کراچی تک چلتا ہے۔ شرک کی تبلیغ کر رہا ہے۔ کسی پر اثر نہیں ہوتا کہ یا اللہ مدد کہنا چاہیے تو اگر کوئی یا اللہ مدد کہے تو لوگ اسے برا بھلا کہتے ہیں۔ اول تو کہتا ہی کوئی نہیں۔

”کون لڑائی مول لے“

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ:

آج یہ شرک اس امت میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو شرک سے بچائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ میری امت شرک میں نہ مبتلا ہو جائے۔“ تو یہود و نصاریٰ بھی شرک کرتے ہیں۔

ہم ہر اختلاف کو قرآن کے مطابق پرکھیں:

تو بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا۔ کہ یہود و نصاریٰ کے نہ تمام عقائد صحیح اور نہ ہی تمام عقائد غلط ہیں بلکہ ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی کتاب جو مذہب لیتی ہے کہ

”لِيَسْخَرَكُم بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ“ (البقرہ آیت ۲۱۳)

کہ میں لوگوں کے اختلافات میں ”حکم“ بن کر آیا ہوں

میں فیصلہ دوں گا کون صحیح ہے کون غلط ہے۔ ہم پر فرض ہے کہ ہر اختلاف کو قرآن مجید سے پرکھ لیں۔ قرآن مجید سے پوچھیں کہ اے کتاب تو ہمیں بتا کہ یہودیوں کی یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ جس بات کی تردید کر گئی ہم اس کو چھوڑ دیں گے۔

جس بات کی قرآن تائید کرے گا یہودی کہتے ہوں یا نصرانی ہم کہیں گے کہ یہ اسلام کی بات ہے۔ قرآن نے اس کی تائید کی ہے میری بات سمجھ میں آئی ہے۔۔۔۔۔ اسے سمجھیں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نظریات:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تین جماعتیں ہیں۔

(۱) عیسائی (۲) یہودی (۳) مسلمان

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط یا صحیح نظریات رکھنے والی تین جماعتیں ہیں۔ یہودی کیا کہتے ہیں۔ وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا بیٹا نہیں مانتے ان کو جھٹلاتے ہیں۔ اور انکو محرم قرار دیتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) وہ کہتے کہ مریمؑ کی شادی نہیں ہوئی یہ بات تو صحیح ہے لیکن انکا عقیدہ ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام ناجائز طریقہ سے پیدا ہوئے ہیں اور حضرت مریمؑ کسی مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے۔ اس سے عیسیٰ پیدا ہوئے۔ (العیاذ باللہ) اس لیے وہ نبی اور رسول نہیں ہو سکتے یہ ان کا خیال ہے۔ جب حضرت عیسیٰ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہودیوں نے انہیں جھوٹا قرار دیا ان کی تکذیب کی۔ انہیں مجرم قرار دیا۔ عدالت سے قتل کا فیصلہ چاہا کہ یہ باغی ہے اس لیے اس کو قتل کیا جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ:

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ مریم علیہا السلام کا کوئی خاوند نہیں تھا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا۔ اتنی بات تو عیسائیوں کی اور ہماری صحیح ہو گئی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ (العیاذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ خدا تھا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا تو انہوں نے چاہا کہ خدا کا بیٹا بنادیں اور کہا کہ اس کا باپ خدا ہے۔ مریم علیہا السلام کو عیسائی بھی پاکیزہ مانتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے جس رب نے اپنی قدرت سے آسمان بنایا۔

آسمان کا کوئی باپ ہے؟۔۔۔۔۔ نہیں

چاند سورج کس نے بنایا؟۔۔۔۔۔ اللہ نے

انکا کوئی ماں باپ ہے؟۔۔۔۔۔ نہیں

رب نے جس قدرت سے آسمان، چاند، سورج کو پیدا کیا اسی قدرت سے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ خدا نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا اس بات میں ہمارا اختلاف ہو گیا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اللہ کی کتاب سے پوچھیں کہ کون صحیح ہے کون غلط۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مریمؑ کے بیٹے ہیں۔ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ حضرت مریم علیہا السلام کا تعلق کسی انسان سے نہیں ہوا خدا کی قدرت سے وہ حاملہ ہوئیں۔ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اب ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کر کے فیصلہ لیتے ہیں۔

یہودی بھی غلط ہیں

عیسائی بھی غلط ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ صحیح ہے۔

قرآن سے عیسائیوں کی تردید:

ہمارا عقیدہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ قرآن کہتا ہے:-

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ

مسیح بن مریم اللہ کے رسول ہیں۔

ہماری تائید ہو گئی یہودیوں اور عیسائیوں کی تردید ہو گئی۔ کیا عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَقَالَتِ الْيَهُودُ النَّصَارَىٰ مَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ (التوبہ ۳۰)

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے۔ رب کہتا ہے وہ غلط کہتے ہیں وہ روح اللہ کلمۃ اللہ تو ہیں۔ بیٹا نہیں ہیں۔ وہ رسول اللہ ہیں۔ عیسیٰ کلمۃ اللہ ہیں لیکن ابن اللہ نہیں ہیں۔ اس طرح اللہ نے ہماری تائید کی اور عیسائیوں کی تردید کی۔

یہودیوں کے متعلق قرآن کا حکم:

یہودی بجائے عیسیٰ علیہ السلام کے عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ ہم نے اللہ کی کتاب سے پوچھا اے اللہ کی کتاب یہودیوں کا یہ عقیدہ کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا:-

”وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ“

یہودی بھی کہتے ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ جس طرح عیسائی غلط کہتے ہیں اسی طرح یہودی بھی غلط کہتے ہیں۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

دیکھیں! لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

خدا نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ والد ہے۔ اللہ نے ان کے عقیدہ کی تردید کر دی۔ اب دیکھیے یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے اور ہیں۔ یہودیوں نے مریمؑ پر بہتان باندھا تو اللہ نے فرمایا:

وَعَلَىٰ مَرْيَمَٰ بَهْتَانًا عَظِيمًا

یہودی لعنتی ہو گئے۔

یہودی پھنکارے گئے۔

یہودی میری درگاہ سے روندے گئے۔

کیوں دھتکارے گئے؟

اس لیے کہ ان میں بڑے بڑے گناہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے

وَعَلَىٰ مَرْيَمَٰ بَهْتَانًا عَظِيمًا

کہ انہوں نے مریمؑ خدا کی نیک بندی پاک عورت صدیقہ پر بہتان عظیم باندھا۔

یہودی، مرزائی بھائی بھائی:

اور چلتے ہوئے یہ بات کہہ دوں کہ مریمؑ پر بہتان تراشی میں یہودی اور مرزائی برابر ہیں۔ کیسے؟ یہودی بھی کہتے ہیں کہ مریمؑ کو بغیر شادی کے حمل ہو گیا نا جائز تعلقات کی وجہ سے۔ اور یہ کہتا ہے کہ مریمؑ کی منگنی ہو گئی تھی یوسفؑ ترکھان سے۔ ابھی نکاح نہیں ہوا تھا کہ مریمؑ کو حمل ہو گیا۔ اور منگنی کے دوران وہ آپس میں ملنے تھے سیر و تفریح کیلئے جاتے تھے۔ اسی دوران مریمؑ کو نکاح سے پہلے حمل ہو گیا۔ ❶

نکاح سے پہلے اس بات میں یہودیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ ایک ہوا کہ نہیں؟۔۔۔ ہوا یہودی کہتے ہیں کہ نا جائز تعلقات کی وجہ سے حمل ہو گیا۔ مرزا کہتا ہے کہ منگنی کے بعد نا جائز تعلقات سے حمل ہو گیا۔ مرزا بے ایمان کہتا ہے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا تھا۔ منگنی ہوئی۔ یوسفؑ اور مریمؑ کا میل جول تھا وہ سیر و تفریح پر جاتے تھے۔ اسی دوران حمل ہو گیا۔ سب کانوں کو ہاتھ لگا کر تو یہ کرو (العیاذ باللہ)

حضرت مریمؑ پر ”بہتان“ مرزا کا ”انٹرنیشنل“ کفر:

مرزا قادیانی کے سارے کفر معاف کر دیئے جائیں۔ اس کا دعویٰ نبوت بھی چھوڑ دیا جائے؟ ایمان سے کہو جو اس کو مسلمان کہتا ہے اس کے کفر میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ اس کا مجدد ہونا، مسیح ہونا نبی ہونا، سب چھوڑ دو میں کہتا ہوں کہ اگر مرزا کی یہ بات لکھی ہوئی پیش کی جائے کہ مریمؑ کے اسکے منگنیر کے ساتھ نا جائز تعلقات تھے اور نکاح سے قبل حمل ہو گیا اسی مجبوری سے جلدی نکاح کیا گیا۔ تو ہاؤ مرزا خدا کی اس کتاب کو جھٹلاتا ہے کہ نہیں (جھٹلاتا ہے) اس کا مجدد مسیح یا نبی ہونا کیا وہ تو مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور بے ایمان ہے۔ ہے کہ نہیں؟ (ہے)

لاہوری پارٹی کیوں کافر ہے؟

ہم سے سوال کیا گیا کہ لاہوری پارٹی کیوں کافر ہے وہ تو اس کو مجدد مانتی ہے نبی نہیں مانتی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لاہوری پارٹی مرزا کو نبی نہیں مانتی بلکہ مجدد کہتی ہے۔ تو اس کو کافر کیوں کہتے ہو؟ تو جواب دے رہا ہوں کہ جو خدا کی نیک بندی پر بہتان باندھے کہ وہ نکاح سے قبل حاملہ ہو گئی۔ ایسے شخص کو جو مسلمان مانے وہ بھی کافر ہے۔ ایسے ہی جو شخص بے ایمان ابو جہل کو کہے کہ میں نبی نہیں مانتا صرف مجدد مانتا ہوں۔ کیا اس کا ایمان باقی رہیگا، اسی طرح اگر کوئی کہے کہ میں مسلمان کو نبی نہیں مانتا بلکہ مجدد مانتا ہوں تو مجدد ماننے والے کا ایمان ختم۔ ابو جہل اور مسلمان کے ماننے والے کو کافر بھی مانتا پڑے گا تب جا کے ایمان محفوظ ہوگا۔ یاد رکھو ایک کافر کو مجدد کہنا، ایک کافر کو مسلمان کہنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اور ایک مسلمان کو (اعتقاداً) کافر کہنے سے بھی

آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ تو لاہوری پارٹی مرزا کو مجدد مانتی ہے۔ اس کے کفر میں کوئی شک ہے؟ نہیں۔ پہلے یہ حل کیجئے کہ مرزا کیا ہے۔ اگر مرزا مسلمان ثابت ہو جائے تو لاہوریوں کو گنجائش ہے اگر وہ کافر ہے، بے ایمان کذاب اور دجال ہے تو اس کو جو مجدد مانتا ہے اس کے کفر میں کون سا شک ہے۔

اب یہودیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ حضرت ابن مریمؑ کے بارے میں ایک ہے۔ ایک نعرہ لگاؤ یہودی مرزائی بھائی بھائی۔ آج بھی ان کے تعلقات ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ بھی ان کے تعلقات ہیں۔ وہ اسلام مسلمان پاکستان کے دشمن، لیکن قادیانی کے دوست ہیں۔ تو یہ ایک ہوئے کہ نہیں؟ یہودیوں کے باطل نظریات کا رد:

تو میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ یہودی کہتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کے ناجائز تعلقات تھے۔ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے نکاح سے قبل۔ ہم نے خدا کی کتاب سے پوچھا کہ یہودی سچے ہیں یا جھوٹے؟ قرآن نے کہا کہ وہ ملعون ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ کو کسی انسان کا ہاتھ نہیں لگا۔ وہ تو خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئیں اسی لیے حضرت عیسیٰ کا نام کلمۃ اللہ روح اللہ ہے۔ کسی اور نبی کا نام کلمۃ اللہ ہے؟۔۔۔ نہیں

روح اللہ کی وجہ تسمیہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں حالانکہ ہر ایک اللہ کے امر سے پیدا ہوا۔ لیکن معلوم ہوا کہ دوسرے نبیوں اور عیسیٰ میں کوئی فرق ہے۔ خدا نے کسی اور پیغمبر کو کلمۃ اللہ روح اللہ نہیں کہا۔ یہ ایک قابل غور بات ہے کہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ جب کسی کو بلاؤ تو باپ کی طرف نسبت کر کے بلاؤ۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ اللہ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ نے کس کی طرف نسبت کی۔ (ماں کی طرف)

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی طرف نسبت کیوں کی؟

اگر عیسیٰ کا باپ تھا جیسے مرزا غلام احمد نے کہا کہ مریمؑ کی شادی یوسفؑ کیساتھ ہوئی تھی۔

یوسفؑ سے عیسیٰ علیہ السلام بھی پیدا ہوئے جیسا کہ عام میاں بیوی کے گھر کوئی۔ سوال یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بتائے ہوئے ضابطے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یوسفؑ کی طرف کر کے پورے قرآن میں بیان نہیں کیا۔ قرآن میں خود کہہ رہا ہے جب کسی کو بلاؤ تو اس کی باپ کی طرف نسبت کر کے بلاؤ چاہیے تو خدا خود اپنے اصول کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ عیسیٰ کی باپ کی طرف نہیں بلکہ ماں کی طرف نسبت کر رہا ہے۔ کسی ایک مقام پر بھی اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت باپ کی طرف نہیں کی۔ اس سے سمجھ لو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا جو کہتا ہے کہ باپ تھا وہ بے ایمان اور کافر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت:

اللہ نے قرآن میں دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اے لوگو!

ان عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

میرے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، آدم کا باپ تھا؟۔۔۔ نہیں

پورے قرآن میں دکھاؤ کہ:

اللہ نے آدمؑ کیساتھ عیسیٰ کے علاوہ کسی اور کو مشابہت دی ہو۔ یہ آدمؑ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو عیسیٰ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰ کے سوا کسی اور نبی کو آدمؑ سے تشبیہ نہیں دی۔

حضرت مریمؑ پر بہتان کی حقیقت بزبان قرآن:

ہم نے قرآن سے پوچھا کہ اے اللہ کے کلام! یہودی جو حضرت مریمؑ پر بہتان لگاتے ہیں اس کے اندر کیا حقیقت ہے۔ قرآن نے واضح انداز میں کہا کہ یہودی کذب بیانی کرتے ہیں۔ اور اللہ کی پاک بندی پر بہتان باندھتے ہیں۔ اللہ نے پارہ نمبر ۱۶ میں پوری سورۃ اتار دی پورے قرآن میں صرف سورۃ مریمؑ عورت کے نام پر ہے۔ قرآن میں کسی اور عورت کے نام پر کوئی سورۃ نہیں۔ جب حضرت مریمؑ اپنے بیٹے کو لیکر قوم کے پاس آئی، تو قوم نے کہا کہ:

تیرا باپ بھی برا نہیں تھا۔ تیری ماں بھی بدکارہ نہیں تھی۔ تو تو یہ بیٹا کہاں سے لیکر آئی۔ تو وہ خود

آدی کا فر ہو جاتا ہے۔ تو لاہوری پارٹی مرزا کو مجدد مانتی ہے۔ اس کے کفر میں کوئی شک ہے؟ نہیں۔ پہلے یہ حل کیجئے کہ مرزا کیا ہے۔ اگر مرزا مسلمان ثابت ہو جائے تو لاہوریوں کو گنجائش ہے اگر وہ کافر ہے، بے ایمان کذاب اور دجال ہے تو اس کو جو مجدد مانتا ہے اس کے کفر میں کون سا شک ہے۔

اب یہودیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ حضرت ابن مریمؑ کے بارے میں ایک ہے۔ ایک نعرہ لگاؤ یہودی مرزائی بھائی بھائی۔ آج بھی ان کے تعلقات ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ بھی ان کے تعلقات ہیں۔ وہ اسلام مسلمان پاکستان کے دشمن، لیکن قادیانی کے دوست ہیں۔ تو یہ ایک ہوئے کہ نہیں؟ یہودیوں کے باطل نظریات کا رد:

تو میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ یہودی کہتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کے ناجائز تعلقات تھے۔ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے نکاح سے قبل۔ ہم نے خدا کی کتاب سے پوچھا کہ یہودی سچے ہیں یا جھوٹے؟ قرآن نے کہا کہ وہ ملعون ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ کو کسی انسان کا ہاتھ نہیں لگا۔ وہ تو خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئیں اسی لیے حضرت عیسیٰ کا نام کلمۃ اللہ روح اللہ ہے۔ کسی اور نبی کا نام کلمۃ اللہ ہے؟۔۔۔ نہیں

روح اللہ کی وجہ تسمیہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں حالانکہ ہر ایک اللہ کے امر سے پیدا ہوا۔ لیکن معلوم ہوا کہ دوسرے نبیوں اور عیسیٰؑ میں کوئی فرق ہے۔ خدا نے کسی اور غیر کو کلمۃ اللہ روح اللہ نہیں کہا۔ یہ ایک قابل غور بات ہے کہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ جب کسی کو بلاؤ تو باپ کی طرف نسبت کر کے بلاؤ۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ اللہ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ نے کس کی طرف نسبت کی۔ (ماں کی طرف)

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی طرف نسبت کیوں کی؟

اگر عیسیٰ کا باپ تھا جیسے مرزا غلام احمد نے کہا کہ مریمؑ کی شادی یوسفؑ کیساتھ ہوئی تھی۔

یوسفؑ سے عیسیٰ علیہ السلام بھی پیدا ہوئے جیسا کہ عام میاں بیوی کے گھر کوئی۔ سوال یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بتائے ہوئے ضابطے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یوسفؑ کی طرف کر کے پورے قرآن میں بیان نہیں کیا۔ قرآن میں خود کہہ رہا ہے جب کسی کو بلاؤ تو اس کی باپ کی طرف نسبت کر کے بلاؤ نا چاہیے تو خدا خود اپنے اصول کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ عیسیٰؑ کی باپ کی طرف نہیں بلکہ ماں کی طرف نسبت کر رہا ہے۔ کسی ایک مقام پر بھی اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت باپ کی طرف نہیں کی۔ اس سے سمجھ لو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا جو کہتا ہے کہ باپ تھا وہ بے ایمان اور کافر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت:

اللہ نے قرآن میں دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اے لوگو!

ان عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

میرے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، آدم کا باپ تھا؟۔۔۔ نہیں

پورے قرآن میں دکھاؤ کہ:

اللہ نے آدمؑ کیساتھ عیسیٰؑ کے علاوہ کسی اور کو مشابہت دی ہو۔ یہ آدمؑ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو عیسیٰؑ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰؑ کے سوا کسی اور نبی کو آدمؑ سے تشبیہ نہیں دی۔

حضرت مریمؑ پر بہتان کی حقیقت بزبان قرآن:

ہم نے قرآن سے پوچھا کہ اے اللہ کے کلام! یہودی جو حضرت مریمؑ پر بہتان لگاتے ہیں اس کے اندر کیا حقیقت ہے۔ قرآن نے واضح انداز میں کہا کہ یہودی کذب بیانی کرتے ہیں۔ اور اللہ کی پاک بندی پر بہتان باندھتے ہیں۔ اللہ نے پارہ نمبر ۱۶ میں پوری سورۃ اتار دی پورے قرآن میں صرف سورۃ مریمؑ عورت کے نام پر ہے۔ قرآن میں کسی اور عورت کے نام پر کوئی سورۃ نہیں۔ جب حضرت مریمؑ اپنے بیٹے کو لیکر قوم کے پاس آئی، تو قوم نے کہا کہ:

تیرا باپ بھی برا نہیں تھا۔ تیری ماں بھی بدکارہ نہیں تھی۔ تو تو یہ بیٹا کہاں سے لیکر آئی۔ تو وہ خود

چپ رہی۔ بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے بات کرو تو یہودیوں نے کہا کہ یہ تو بچہ کہاں سے لے کر آئی اسوقت اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو قوت گویائی دی اور عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کے جواب میں بولے۔

انی عبد اللہ آتانی الکتاب و جعلنی نبیا (سورۃ مریم)

ترجمہ: میری ماں سے پوچھنے والے میں تجھے بتاتا ہوں میں کہتا ہوں کہ میں خدا کا ایک بندہ ہوں خدا مجھے کتاب دے رہا ہے۔ اور مجھے نبی بنا رہا ہے۔ یہ سب کچھ بیان کر کے اللہ فرماتے ہیں۔

کہ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا یوسف کا بیٹا نہیں یہ قول ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔

باطل عقائد کی تردید:

اب عیسائیوں کی بات غلط ہوتی ہے۔ فرمایا کہ

خدا کے لائق نہیں کہ وہ اپنا بیٹا بنائے فرمایا کہ اللہ پاک ہے بیٹوں سے۔ عیسیٰ کی پیدائش بغیر باپ کے کیسے ہوئی۔ فرمایا کہ میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ جس کام کا فیصلہ کرتا ہوں تو کن کہتا ہوں وہ ہو جاتا ہے۔ میں نے کہہ دیا کہ عیسیٰ پیدا ہو۔ پس عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ عیسیٰ کلمۃ اللہ ہو گیا میرا کلمہ کن بن گیا۔ بہر حال یہاں پر تفصیلات کی ضرورت نہیں۔

یہود و نصاریٰ کے جو غلط عقائد تھے اللہ نے ان کی تردید کی ہے قرآن کریم اہل کتاب کے بارے میں حکم بن کر آیا ہے۔ جو باتیں غلط ہیں انکی تردید کرتا ہے جو صحیح ہیں انکی تائید کرتا ہے۔ میں نے کہا عیسائیوں اور یہودیوں کے جتنے باطل عقائد ہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کی۔ یہودی کہتے ہیں العیاذ باللہ عیسیٰ ناجائز طریقے سے پیدا ہوئے۔ عیسائی کہتے ہیں عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ قرآن نے تردید کی۔ قرآن کریم اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے عیسیٰ اللہ کا رسول ہے۔ کلمۃ اللہ، روح اللہ ہے، اللہ کا بیٹا نہیں، مریم کی پاک دامنی کو بیان فرمایا کہ

انکے کسی کے ساتھ تعلق نہیں تھے خدا کی قدرت سے حاملہ ہو گئی تھیں۔ اور ان سے عیسیٰ پیدا ہوئے۔ قرآن نے ان باتوں کی وضاحت کی۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ عیسیٰ خود خدا ہے۔ ہم نے خدا کی کتاب سے پوچھا اے اللہ کی کتاب! اس کو بتاؤ درست ہے یا غلط اللہ فرماتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالو ان اللہ هو المسیح ابن مریم

وہ لوگ بھی کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بیٹا مریم خدا ہے۔ اور اللہ ہے۔

عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط ہے۔

رفع و نزول عیسیٰ کے بارے قرآنی فرمان:

عیسائیوں کا ایک عقیدہ اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ عیسیٰ کو سولی دینے کے بعد آسمانوں پر اٹھایا گیا اور آسمانوں پر زندہ ہیں۔ پھر اسی جسم کیساتھ قیامت سے پہلے آسمانوں سے نازل ہونگے۔ انکے اس عقیدہ کو رفع و نزول عیسیٰ کا عقیدہ کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ حضور ﷺ کے دور میں تھا اور اب بھی ہے۔ کہ ان کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا۔ اسی جسم کیساتھ۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اللہ کی کتاب سے یہ بھی دریافت کریں کہ عیسائیوں کا جو حضرت عیسیٰ کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ زندہ جسم کیساتھ آسمانوں پر اٹھائے گئے اور دوبارہ نازل ہونگے آیا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟

اگر غلط ہوتا تو قرآن کہتا:

مَا رَفَعَهُ اللَّهُ

کہ اللہ نے عیسیٰ کو نہیں اٹھایا۔

جس طرح اللہ نے کہا ما قتلوه وما صلبوه

اور دوسرے باطل عقائد کی تردید کی۔ اگر ان کا یہ عقیدہ بھی غلط تھا تو قرآن میں مَا رَفَعَهُ اللَّهُ یہ الفاظ آنے چاہیے تھے یا نہیں؟۔۔۔ آنے چاہیے تھے۔

کہ اللہ نے انکو اٹھایا نہیں۔ تو جس طرح پچھلے باطل عقائد کی تردید کی ہے اسی طرح ان

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده
 اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم
 وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شك
 منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن، وما قتلوه يقيناً - وقال الله
 عز وجل في موضع آخر ومكروا ومكر الله والله خير الماكرين -
 صدق الله العظيم

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر

ایک صاحب کے اشکالات کے جواب میں یادگار گفتگو

برادر محترم!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔ یہ عقیدہ ہر مسلمان کیلئے رکھنا ضروری ہے۔ اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لاکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت پر مہر تصدیق ثبت فرمائیں گے۔
رفع نزول کیلئے بنیادی اصول:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کے بارے میں آپ کو ایک بنیادی اصول بتانا ہوں۔ جس کو سمجھنے کے بعد یہ مسئلہ آپ پر روز روشن کی طرح انشاء اللہ واضح ہو جائیگا۔۔۔ اس کو توجہ سے سماعت فرمانا یہ نایاب اور قیمتی ضابطہ ہے۔
قرآن حکیم اللہ کی ایسی آخری کتاب ہے کہ یہ ”حکم“ اور ”فیصل“ بن کے آئی ہے۔
وانزلنا الكتاب لتحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ۔ (البقرہ)

یہودیوں کا رد:

کہ جن باتوں میں ان کا اختلاف ہے ان میں یہ حکم بن کے آئی ہے۔
اب ہم دیکھتے ہیں کہ

اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے جتنے عقائد اور نظریات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھے ان میں سے جو غلط تھے قرآن نے ان کا رد کیا ہے۔۔۔ مثلاً

یہودی حضرت مریم علیہ السلام پر بہتان باندھتے تھے کہ (العیاذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زنا سے پیدا ہوئے ہیں۔ تو قرآن نے بتلایا۔

وَعَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا۔

کہ یہ ماری مریم پر بہتان عظیم ہے۔

یہودیوں کا ایک یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے کہا کہ:

وَمَا قَتَلُوهُ (النساء ۱۵)

کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

عیسائیوں کے عقائد کا رد:

اسی طرح عیسائیوں کے چند عقائد تھے ان میں سے ایک عقیدہ تثلیث کا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ان تین خداؤں۔۔۔ میں سے ایک تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلاثة (المائدہ- ۷۳)

کہ تثلیث کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔

لا اله الا الله واحد

کہ اللہ ایک ہے۔

دوسرا عقیدہ یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام خود خدا ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا کہ نہیں۔

لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم (المائدہ- ۷۳)

کہ جو کہتے ہیں کہ خدا خود عیسیٰ ابن مریم ہے تو وہ بھی کافر ہیں۔ اس عقیدہ کی بھی تردید ہوئی تیسرا ان کا عقیدہ ”ابنیت“ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ اور اسی طرح یہودیوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔

اس پر فرمایا:

قالت اليهود عزیر بن الله وقالت النصارى مسیح ابن الله ذالک

قولهم بافواہم۔ (سورۃ توبہ- ۲۹)

فرمایا کہ یہودیوں کا جو عقیدہ ہے کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں یا نصاریٰ کا جو عقیدہ ہے

کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔۔۔
فرمایا کہ

ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِإِهْمِ

ان کے منہ کی باتیں ہیں۔۔۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (سورۃ اخلاص)

تو ان کے عقیدہ "ابنیت" کی بھی تردید ہوگئی۔

عیسائیوں کا ایک چوتھا عقیدہ یہ بھی تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو سولی چڑھا کر ہمارے گناہوں کا کفارہ کر دیا ہے ہم کو اب کوئی سزا نہیں ملنی۔۔۔۔

کفارہ کا دار و مدار صلیب پر ہے (سولی پر)

کہ ان کو سولی دی گئی ہے۔ اور ان کے عقیدے کے مطابق ان کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی بھی تردید کر دی کہ:

وَمَا صَلَّوْهُ۔۔۔

کہ عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے سولی نہیں دی۔۔۔

سولی کی تردید سے کفارہ کا عقیدہ خود بخود باطل ہو گیا جسکی بنیاد ہی سولی تھی۔

عیسائیوں کا رفع و نزول کا عقیدہ اور قرآنی تائید:

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں کے جو غلط عقیدے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے تھے ان کی تردید کر دی گئی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ، مریم علیہا السلام کے بارے عیسائیوں کے جتنے باطل نظریات تھے۔۔۔ مثلاً تثلیث، ابنیت، والوحیت اور کفارہ کا عقیدہ۔۔۔ ان کی بھی تردید کر دی۔۔۔

لیکن عیسائیوں کا ایک اور۔۔۔ پانچواں عقیدہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے تھا اور اب بھی ہے چاہے کسی عیسائی سے پوچھ لو۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔

ان کی چاروں انجیلوں میں۔۔۔ آسمانوں پر جانا

اور وہاں سے آنا لکھا ہوا ہے۔۔۔

اور عیسائیوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔۔۔ کہ

عیسیٰ علیہ السلام سولی کے بعد مرے رہے اس کے بعد زندہ اٹھائے گئے پھر قیامت کو آئیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر ان کا یہ عقیدہ۔۔۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا والا اور دوبارہ نازل ہو نیا والا۔۔۔! بھی غلط ہوتا تو قرآن ان کے دوسرے باطل نظریات کی تردید کے ساتھ اسکی بھی تردید کرتا اور

مَارُفَع۔۔۔ لم یرفع۔

مارفع اللہ۔۔۔ ولا یمنزل۔۔۔ کہتا

لیکن قرآن نے اس کا رد نہیں کیا۔۔۔ بلکہ اسکی تائید کی ہے۔ اس وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ بھی غلط تھا تو دوسرے عقائد کی طرح اسکی بھی تردید کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔

قرآن نے تردید نہیں بلکہ تائید کی ہے۔۔۔

مرزا قادیانی سے سوال:

ہم نے مرزائیوں سے یہ سوال کیا ہے۔۔۔ بلکہ مرزا کی زندگی میں اس سے یہ سوال کیا گیا تھا۔۔۔ اور اس نے ازالہ اوہام میں اس کا جواب دیا ہے۔۔۔ وہ جواب بھی تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔

سوال ہمارا یہ ہے کہ قرآن حکیم "حکم" بن کر آیا ہے۔

اور اہل کتاب کے جتنے غلط عقائد ہیں ان کی وہ بیخ کنی اور تردید کرتا ہے عیسائیوں کا اس زمانے میں بھی رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام والا عقیدہ تھا۔

اور اب بھی ہے۔۔۔

اگر رفع و نزول والا عقیدہ دوسرے عقائد کی طرح غلط تھا تو قرآن واشکاف الفاظ (مارفع) میں اس کا رد کرتا کہ

مَا رَفَعُ

وغیرہ کے ساتھ اس عقیدے کی تردید بھی دوسرے عقائد کی طرح ہو جاتی۔۔۔۔۔!!!

تو پھر ہم کہتے کہ یہ عقیدہ بھی غلط ہے

لیکن قرآن نے اسکی تردید نہیں کی بلکہ تائید کی ہے۔۔۔ تو پھر ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ صحیح ہے اور ہم یہ عقیدہ مان رہے ہیں۔۔۔

وہ عیسائیوں کی تائید میں نہیں۔۔۔

بلکہ قرآن وسنت سے ثابت شدہ ہونے کی وجہ سے مان رہے ہیں اور عیسائیوں کا

یہ رفع و نزول کا عقیدہ غلط نہیں تھا۔۔۔

جیسے عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں۔۔۔

تو یہ ان کا عقیدہ صحیح ہے۔ کیونکہ قرآن میں بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں۔۔۔

لیکن خدا کے بیٹا ہونے والا عقیدہ غلط تھا۔۔۔ اسکی تردید کر دی۔۔۔

رفع و نزول کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ تھا اور ہے۔۔۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ غلط ہے تو قرآن کو تردید کرنی چاہیے تھی بلکہ بقول مرزا قادیانی کے۔۔۔

اگر قرآن اہل کتاب کے کسی عقیدہ سے سکوت و خاموشی اختیار کرے تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ یہ عقیدہ صحیح ہے۔ (دیویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۱۹ شمارہ نمبر ۹ ج ۱۸ ص ۱۵۰، ۱۴۹)

کیوں۔۔۔؟ اگر غلط ہوتا تو قرآن اسکی تردید کرتا۔۔۔۔۔!!!

اب بقول مرزا کے۔۔۔ یہاں تک کہ اگر قرآن اہل کتاب کے کسی عقیدہ سے صرف سکوت کرے تو تب بھی مانو کہ وہ عقیدہ صحیح ہے۔

اگر غلط ہوتا تو قرآن اس کا رد کرتا۔۔۔ یہاں ہم کو صرف سکوت نہیں ملتا بلکہ قرآن میں اس عقیدہ کی تائید ملتی ہے۔۔۔ لہذا ہم مجبور ہیں کہ یہ عقیدہ قرآن وسنت کے مطابق عیسائیوں کا صحیح تسلیم کریں۔۔۔

مرزا قادیانی کے دجل بھرے جوابات:

نمبر ۱۔ مرزا سے جب یہ سوال ہوا تو اس نے اس کا دجل بھرا جواب (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۱۹ روحانی خزائن ۳۱۹، جلد ۳) میں دیا کہ یہ عیسائیوں کا اجماعی عقیدہ نہیں ہے۔ دو انجیلوں میں ہے اور دو میں نہیں ہے۔ صحابیوں کی دو انجیلیں یوحنا۔ متی میں نہیں ہے۔۔۔ لہذا جب یہ اجماعی عقیدہ نہیں تو اسکی تردید بھی۔۔۔ اسی لئے نہیں کی گئی۔

اس کے دجل بھرے جواب کو میں نے کئی وجوہ سے باطل ثابت کیا ہے۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے:

کبھی بات تو یہ غلط ہے کہ یہ اجماعی عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ تو اجماعی عقیدہ ہے اور مرزا نے خود اپنی اسی کتاب جس میں کہا ہے کہ یہ اجماعی عقیدہ نہیں ہے اس کے ستر صفحات قبل لکھ دیا ہے کہ یہ عیسائیوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور چاروں انجیلیں متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ ❶

اب مرزا کا جواب خود اس کی اپنی عبارت سے غلط ہو گیا۔

تو کتاب کے ص ۱۲۵ پر لکھ رہا ہے کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ پر چاروں انجیلیں متفق ہیں۔۔۔

اب جب آگے سوالوں کے جواب دینے لگا تو کہنے لگا کہ دو میں ہے اور دو میں نہیں۔۔۔۔۔ لیکن

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے چاروں انجیلیں متفق ہیں۔

❶ ازالہ اوہام ص ۱۲۵ روحانی خزائن ص ۲۲۵ ج ۳

جس کی تائید مذکورہ کتب کے ان حوالوں سے ہوتی ہے۔

نمبر 1:- مرزا قادیانی خود انجیل متی کے حوالہ سے رفع و نزول کو مان رہا ہے۔

اور ازالہ اوہام میں انکار کر رہا ہے۔

نمبر 2:- انجیل متی کی عبارت جس میں موجود ہے کہ رفع و نزول متفقہ عقیدہ ہے اور وہ یہ ہے۔

اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کی

ساری قومیں چھاتی چٹیں گی۔ اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان پر سے

آتے دیکھیں گے۔ (متی باب ۲۴- آیت ۳)

مزید اصل حوالے ان میں دیکھیں:-

متی باب ۲۶ آیت ۲۴

متی باب ۲۴ آیت ۳۰

انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۷

لہذا اس کا یہ جواب تو اپنے قول و اقرار۔۔۔ اور متی یوحنا کے حوالہ جات سے غلط ہو گیا۔

کیونکہ چاروں انجیلیں متفق ہیں۔

مرزا کے دجل کا دوسرا جواب:

میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض چاروں انجیلیں متفق نہ بھی ہوں سب عیسائیوں کا یہ عقیدہ نہ بھی

ہو۔۔۔ بعض کا ہو اور بعض کا نہ ہو۔۔۔۔۔ تو پھر بھی قرآن کو تردید کرنی چاہیے تھی۔ تائید نہیں کرنی

چاہیے تھی۔ تو اجماعی عقیدہ نہ ہونے کے باوجود بھی قرآن نے اسکی تائید کیوں کی؟ بلکہ اگر بقول

مرزا قادیانی بعض کا عقیدہ تھا تو پھر بھی ہمارا سوال قائم ہے کہ بعضوں کے اس غلط عقیدہ کی بھی

تردید کرنی چاہیے تھی نہ کہ تائید جیسا کہ بعض دیگر غلط عقیدے جو متفقہ نہ تھے لیکن غلط تھے ان کی

تردید کی ہے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

مرزا قادیانی کا جب یہ جواب نہ چل سکا اور اپنے ہاتھوں غلط ثابت ہو گیا تو دوسرے جواب کا

سہارا لیا۔

مرزا نے دجل بھر دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ چونکہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت

کی ہے لہذا جب موت ثابت ہوگئی ہے تو رفع و نزول خود بخود باطل ہو گیا۔ جو مرگیا اس کا رفع کیسا

ہوتا ہے۔۔۔؟

تو لہذا جب عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن سے ثابت ہوگئی تو عیسائیوں کے عقیدہ رفع و

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید ہوگئی۔

سہارے ٹوٹ گئے:

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر قرآن سے بالفرض و الحال موت عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہو بھی

جائے تب بھی عیسائی عقیدے کا رد نہیں ہوتا۔ کیونکہ عیسائی تو خود مانتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام

تین دن یا چالیس دن مرے رہے اور اس کے بعد وہ زندہ ہو کر اٹھائے گئے تھے۔ یعنی عیسائی

موت کے تو قائل ہیں۔ موت کے بعد رفع و نزول کا مسئلہ ہے۔ تو صرف موت کے ثابت ہونے

سے رفع و نزول کی تردید کیسے ہوگئی جب تک صراحتاً قرآن سے رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی

تردید نہ ہو۔

عیسائی سائل کو کیا جواب دو گے:

اگر آج آپ کے پاس کوئی پادری آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے قرآن کا مطالعہ

کیا ہے۔ میرا تثلیث کا عقیدہ تھا لیکن قرآن نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اس لئے میں اب اس کو چھوڑ

دیتا ہوں۔ میں عقیدہ الوحیت (عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں) کا قائل تھا۔ قرآن نے اسکی بھی

تردید کی۔۔۔۔۔

لہذا اب میں اسکو چھوڑتا ہوں

جس کی تائید مذکورہ کتب کے ان حوالوں سے ہوتی ہے۔

نمبر 1:- مرزا قادیانی خود انجیل متی کے حوالہ سے رفع و نزول کو مان رہا ہے۔

اور از الد او حام میں انکار کر رہا ہے۔

نمبر 2:- انجیل متی کی عبارت جس میں موجود ہے کہ رفع و نزول متفقہ عقیدہ ہے اور وہ یہ ہے۔

اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کی

ساری قومیں چھاتی چٹیں گی۔ اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان پر سے

آتے دیکھیں گے۔ (متی باب ۲۴- آیت ۳)

مزید اصل حوالے ان میں دیکھیں:-

متی باب ۲۶ آیت ۲۴

متی باب ۲۴ آیت ۳۰

انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۷

لہذا اس کا یہ جواب تو اپنے قول و اقرار۔۔۔ اور متی یوحنا کے حوالہ جات سے غلط ہو گیا۔

کیونکہ چاروں انجیلیں متفق ہیں۔

مرزا کے دجل کا دوسرا جواب:

میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض چاروں انجیلیں متفق نہ بھی ہوں سب عیسائیوں کا یہ عقیدہ نہ بھی

ہو۔۔۔ بعض کا ہو اور بعض کا نہ ہو۔۔۔ تو پھر بھی قرآن کو تردید کرنی چاہیے تھی۔ تائید نہیں کرنی

چاہیے تھی۔ تو اجماعی عقیدہ نہ ہونے کے باوجود بھی قرآن نے اسکی تائید کیوں کی؟ بلکہ اگر بقول

مرزا قادیانی بعض کا عقیدہ تھا تو پھر بھی ہمارا سوال قائم ہے کہ بعضوں کے اس غلط عقیدہ کی بھی

تردید کرنی چاہیے تھی نہ کہ تائید جیسا کہ بعض دیگر غلط عقیدے جو متفقہ نہ تھے لیکن غلط تھے ان کی

تردید کی ہے۔

دو تہے کو تنکے کا سہارا:

مرزا قادیانی کا جب یہ جواب نہ چل سکا اور اپنے ہاتھوں غلط ثابت ہو گیا تو دوسرے جواب کا

سہارا لیا۔

مرزا نے دجل بھر دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ چونکہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت

کی ہے لہذا جب موت ثابت ہوگئی ہے تو رفع و نزول خود بخود باطل ہو گیا۔ جو مر گیا اس کا رفع کیسا

ہوگا۔۔۔؟

تو لہذا جب عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن سے ثابت ہوگئی تو عیسائیوں کے عقیدہ رفع و

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید ہوگئی۔

سہارے ٹوٹ گئے:

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر قرآن سے بالفرض و الحال موت عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہو بھی

جائے تب بھی عیسائی عقیدے کا رد نہیں ہوتا۔ کیونکہ عیسائی تو خود مانتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام

تین دن یا چالیس دن مرے رہے اور اس کے بعد وہ زندہ ہو کر اٹھائے گئے تھے۔ یعنی عیسائی

موت کے تو قائل ہیں۔ موت کے بعد رفع و نزول کا مسئلہ ہے۔ تو صرف موت کے ثابت ہونے

سے رفع و نزول کی تردید کیسے ہوگئی جب تک صراحتاً قرآن سے رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی

تردید نہ ہو۔

عیسائی مسائل کو کیا جواب دو گئے:

اگر آج آپ کے پاس کوئی پادری آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے قرآن کا مطالعہ

کیا ہے۔ میرا تئیسٹ کا عقیدہ تھا لیکن قرآن نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اس لئے میں اب اس کو چھوڑ

دیتا ہوں۔ میں عقیدہ الوحیت (عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں) کا قائل تھا۔ قرآن نے اسکی بھی

تردید کی۔۔۔۔۔

لہذا اب میں اسکو چھوڑتا ہوں

تین ضمیروں کا مرجع۔۔۔ اس کو قتل نہیں کیا۔ اس کو سولی پر نہیں لٹکایا یہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ضمیریں لوٹ رہی ہیں۔۔۔

قتل اور سولی کا فعل اس وقت ہوتا ہے کہ جب روح اور جسم اکٹھے ہوں۔ اگر روح جدا ہو تو پھر قتل کیا ہو؟

اب عربی قاعدہ یہ ہے کہ ضمیر جب آتی ہے تو وہ اسکی طرف لوٹتی ہے جس کا ذکر پہلے آیا ہو۔۔۔ عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اس کو قتل نہیں کیا۔ اس کو سولی پر نہیں لٹکایا۔ بل رفعہ اللہ۔۔۔

اس عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا ہے۔ اب یہ ضمیر بھی ادھر لوٹ جائیگی۔۔۔

جدھر قتل ہو اور صلیب وہ کی ضمیریں گئی ہیں۔

وہ ہے۔۔۔ عیسیٰ علیہ السلام زندہ۔۔۔ روح مع جسم اس (وہ) ضمیر نے بھی ادھر جانا ہے کہ اس کو اٹھایا ہے۔

بل کا یہ طریقہ ہے کہ جس کلام سے پہلے نفی ہو اس کا نکلنے کے بعد اثبات ہوتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام سے قتل اور صلیب کی نفی ہو رہی ہے۔۔۔

اور اسے نکلنے کے بعد کہا جا رہا ہے کہ اس کو اٹھایا گیا ہے۔۔۔

جس زندہ کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔۔۔ جس کو انہوں نے سولی نہیں دی اس کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔۔۔ نکلنے کے طریقہ استعمال کو مثال سے یوں سمجھیں کہ جیسے کوئی کہتا ہے کہ میں نے اسلم کو نہیں مارا بلکہ اکرم کو۔۔۔

جیسے میں نے رونی نہیں کھائی بلکہ چاول کھائے ہیں۔۔۔

نکلنے سے پہلے جس چیز کی نفی ہو رہی ہے تو نکلنے کے بعد اس کا اثبات ہو گیا۔۔۔

نکلنے کا مفہوم۔۔۔ نکلنے رفعہ اللہ میں امید ہے کہ آپ سمجھ چکے ہوں گے نکلنے رفعہ اللہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ رفعہ جسمانی مراد لینے پر دوسرا قرینہ و مکان عزیزاً حکیم ہے۔

یہ جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اللہ زور والا اور حکمت والا ہے وغیرہ۔۔۔ جن آیات کے آخر میں ہوں ان کے بارے علمائے لکھتے ہیں کہ یہ پہلے مضمون کے بارے بطور دلیل ہوتے ہیں۔

عزیزاً میں بتلایا گیا ہے کہ خدا زور والا ہے، غالب، طاقت والا ہے کیوں۔۔۔؟

اگر رفعہ روح کا ہوتا تو یہ عزیزاً کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

اس پر زور جتانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ روح تو ایک لطیف چیز ہے۔ اس نے تو اوپر چلے ہی جانا ہے۔۔۔ یہ زور والی صفت بیان کی ہے۔۔۔ یہ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک اشکال ذہن میں آتا ہے کہ جسم کو اوپر کیسے لے جایا گیا۔۔۔ اس واسطے فرمایا کہ اللہ بڑے زور والا بھی ہے۔

اس کے لئے ان کو اوپر اٹھالے جانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں لے گئے۔ دوسروں کو کیوں نہیں لے گئے تو وہ فرمایا کہ حکیماء کہ وہ حکمت والا ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔ تو یہ دونوں صفات ان دو شبہات کو دور کرنے کیلئے لائی گئی ہیں۔

اگر رفعہ روحانی مراد لیا جائے تو کلام الہی میں دونوں صفات زائد اور بے فائدہ ہو جاتی ہیں۔ قرآن میں ایک حرف اور ایک نقطہ بھی زائد اور بلا فائدہ نہیں ہے۔

رفع روحانی تو تمام انبیاء بلکہ کفار کا بھی ہے انہیں تو کوئی اشکال نہ تھا جس کو دور کرنے کیلئے۔۔۔ ان دو صفات کا لانا ضروری ہو۔ لہذا اثبات ہوا کہ آپ کا رفع جسمانی ہوا ہے نہ کہ روحانی۔۔۔

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام در حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں اور انہوں نے قسم کھا کر یہ فرمایا:

حدیث:-

قال رسول اللہ ﷺ والذي نفسي بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن

مریم حکماً عدلاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الحرب و

يفيض المال حتى لا يقبله احد وحتى تكون السجدة الواحدة خيرا من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة وقروا ان شتمتم وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته ويوم القيمة يكون عليهم شهيدا ①

ترجمہ:- ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور ہر دم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے حاکم اور عادل ہوں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور لڑائی کو موقوف کریں گے اور مال بکثرت تقسیم کریں گے یہاں تک کہ مال قبول کرنے والا کوئی نہ رہیگا۔ اور اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی تائید قرآن سے بھی ہوتی ہو تو یہ پڑھو!

وان شتمتم فاقروا وان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا (آیت ۱۵۹ سورۃ النساء)

اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہیگا مگر ضرور ہر دم میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔

اگر تم سے کوئی اسکی دلیل پوچھنا چاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب آئیں گے اور کیا کریں گے؟؟؟

اسکی دلیل قرآن سے کیا ہے؟؟؟

تو یہ آیت پڑھو۔۔۔

اس آیت کی تفسیر خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ حضرت مولانا اور یس کا نہ صلوٰۃ نے اپنے رسالہ ”حیات عیسیٰ علیہ السلام“ میں بڑی روایات و مثالیں دیکر لکھا ہے کہ اگر

① بخاری جلد ۱ ص ۳۹۰ واللفظ لہ و ابن ماجہ ص ۳۰۸ و مسند احمد جلد ۲ ص ۴۰۶ و مسلم جلد ۱ ص ۸۷

کوئی حدیث بیان کی اور اسکی دلیل قرآن مجید سے بیان کرنی ہو تو فرماتے ہیں کہ: وقال رسول الله ﷺ وان شتمتم فاقروا هذه الآية اور کبھی قال رسول الله ﷺ فرماتے تھے۔ اور حدیث کے ضمن میں بطور دلیل یہ فرمادیتے ہیں کہ:

فان شتمتم فاقروا هذه الآية

یہاں انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا لیکن قرینہ یہ ہے کہ ایسی بات جب وہ حدیث سنا کر۔۔۔ قرآن پیش کرتے ہیں۔

تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا یہی مطلب بیان فرمایا ہے۔۔۔ ①

بالفرض اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا یہ مطلب نہیں کیا تو حضور ﷺ کا شاگرد اور صحابی حدیث بیان کر کے آگے دلیل میں قرآن کی آیت پیش کرتا ہے۔

تفسیر صحابی ہوگئی۔ صرف انہوں نے نہیں بلکہ دوسرے صحابہ و تابعین اور اسلاف نے بھی اس آیت کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اثبات فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۳ جلد ۳)

وان من اهل الكتاب (سورۃ النساء ۱۵۹)

اہل کتاب میں سے ہر ایک عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ایمان لائے گا جب نزول کی حدیث سنا کر انہوں نے یہ آیت پیش کی تو یہ آیت نزول کے بارے میں صریح ہوگئی۔۔۔ اب قرآن کی اس آیت کا خود یہ معنی لینا کہ اہل کتاب اپنے مرنے سے قبل ایمان لے آتا ہے۔ یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ ضمیر اہل کتاب کی طرف لوٹ جائے۔۔۔

لیکن جس وقت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر حدیث سنا کر یہ آیت بطور دلیل پیش کی ہے۔ تو اب اس آیت کا اپنی من مانی سے کوئی اور مفہوم و مطلب نہیں لیا جاسکتا۔ اسی طرح دوسری آیت جس پر تمام مفسرین اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو

① یہ تفسیر صحابی ہوگئی۔ صرف انہوں نے نہیں بلکہ دوسرے صحابہ و تابعین اور اسلاف نے بھی اس آیت کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اثبات فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۳ جلد ۳)

مشہور مفسر قرآن ہیں لکھ رہے ہیں۔

وانه لعلم للساعة (آیت پارہ ۲۶)

ہاتھ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس آیت پر تمام مفسرین، تابعین، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتفاق ہے۔

اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ثابت ہو رہا ہے اور انہوں نے قیامت سے پہلے آنا ہے اور ان کا آنا علامات قیامت میں داخل ہے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وہ قیامت کا نشان ہیں۔

انه لعلم للساعة

اس آیت کی تفسیر جو صحابہ اور تابعین نے کی ہے وہ ہمیں مانتی چاہیے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علامات قیامت میں سے۔۔۔ علامت بتلایا ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں:

اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث ہیں۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث حد تو اتار تک پہنچتی ہیں۔ تقریباً تیرہ صدیوں میں ہر ایک مجدد سے روایت موجود ہے اور جب قرآن و حدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ثابت ہے تو پھر ہم کو وہ ماننا پڑیگا۔۔۔ اس پر اجماع امت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ مزید وضاحت کیلئے علامہ محمد انور کشمیریؒ کی کتاب "النصر یصح بمسا تواتر فی نزول المسیح" کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن سے رفع و نزول کی دوسری دلیل:

اب ایک اور آیت پر غور کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی پیغمبر علیہ السلام کو حضرت آدم سے تشبیہ نہیں دی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تشبیہ دی ہے۔۔۔ کیوں؟
اگر عیسیٰ علیہ السلام کی عام آدمیوں کی طرح پیدائش ہے اور عام آدمیوں کی طرح فوت ہوئے اور ان کی ایسی خاص بات نہیں تو سوال ہے کہ

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

تو یہ مثال تشبیہ من کل الوجوه تو نہیں ہوتی۔ کیونکہ آدم علیہ السلام تو بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہیں تھا لیکن ماں تو تھی یا حضرت آدم جنت میں رکھے گئے پھر دوبارہ جنت میں گئے تو مسئلہ یہ ہے کہ

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

اگر عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرے انبیاء علیہم السلام سے کوئی فرق نہیں تو آدم علیہ السلام سے تشبیہ کیسی؟؟؟ بسیار غور و فکر اور تتبع تفاسیر کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تشبیہ رفع و نزول میں بنتی ہے۔ اور پیدائش میں بھی۔۔۔

کہ آدم علیہ السلام کو بھی پہلے جنت میں رکھا گیا۔

پھر زمین کی طرف اتارا گیا۔۔۔ جس طریقے سے

حضرت آدم علیہ السلام کا رفع و نزول ہوا ہے

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ہوا اور نزول۔۔۔

اس واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تشبیہ دی اور کسی نبی کو آدم سے تشبیہ نہیں دی اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی اور نبی سے تشبیہ دی۔ تشبیہ ان دونوں پیغمبروں میں ہی بنتی ہے اگر بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام نبیوں کی طرح ماں اور باپ سے پیدا ہوتے اور انکی طرح زمین پر وفات پا کر دفن ہو چکے ہیں اور آسمانوں پر نہیں اٹھائے

گئے اور نہ ہی اترتا ہوتا تو پھر آخر آدم علیہ السلام سے تشبیہ کس بات میں ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایک مزید قرآنی دلیل:

ایک اور دلیل سنو!

(اللہ تعالیٰ نے) جو فرمایا ہے کہ اے مریم علیہ السلام میں تجھے پیدا دوں گا۔

وَيَكْلَمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا (آل عمران آیت ۳۶)

کہ وہ لوگوں سے ماں کی گود میں باتیں کریگا اور زمانہ کہولت میں، قیامت کے دن جب اللہ احسان جتلائے گا تو اس وقت بھی کہیگا کہ اے عیسیٰ! تو نے ماں کی گود میں بچپن کے زمانہ باتیں کی تھیں اور زمانہ کہولت میں بھی۔

قیامت کے دن بھی جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر احسان جتلائیں گے تو فرمائیں گے۔ اے عیسیٰ علیہ السلام تو نے ماں کی گود میں بچپن کے زمانہ میں باتیں کی تھیں اور زمانہ کہولت میں بھی۔

تو یہاں مفسرین نے لکھا ہے کہ ماں کی گود میں باتیں کرنا خرق عادت اور معجزہ تھا تب ہی تو احسان تھا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ احسان جتلاتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ہی زمانہ کہولت (ادھیر عمر) کے کلام پر احسان جتلا رہے ہیں۔ اب اگر وہ بھی اسی طرح خرق عادت ہو تب احسان بننا ہے ورنہ عیسیٰ علیہ السلام کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ! ماں کی گود میں تو تو نے مجھ سے باتیں کرائیں وہ آپکا احسان ہے۔ ادھیر عمر (زمانہ کہولت) تو ہر ایک باتیں کرتا ہے وہ تیرا کونسا احسان ہے؟

اسی لئے مفسرین نے لکھا ہے انہوں نے کہولت کا زمانہ ابھی تک نہیں پایا اور رب تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تو نے بچپن میں بھی باتیں کیں اور زمانہ کہولت میں بھی کرے گا۔

تو پھر ماننا پڑتا ہے کہ کہولت کا زمانہ کوئی اور ہے۔ عجوبہ اور احسان تب ہی بنتا ہے کہ جب وہ اس زمانہ پر عرصہ دراز کے بعد آئیں اور کہولت کا زمانہ پائیں اور باتیں کریں۔

یہ امام رازیؒ نے لکھا ہے جیسے بچپن میں عیسیٰ علیہ السلام کا کلام خرق عادت ہے۔ اور ساتھ

ادھیر عمر کے کلام کو بھی خرق عادت کہا ہے ادھیر عمر کا کلام خرق عادت و احسان تب ہی بن سکتا ہے جب وہ عرصہ دراز گزار کر آئیں اور زمانہ کہولت پائیں۔ تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے بھی قبل کہہ دیا تھا کہ اے مریم! تجھے ایک ایسا بیٹا دوں گا جو ماں کی گود میں بھی اور زمانہ کہولت میں بھی باتیں کریگا۔ تو کہولت کا کیا جوڑ بنتا ہے؟ اور قیامت میں بھی رب نے بچپن و کہولت کے زمانہ کی گفتگو کرنے کا احسان جتلاتا ہے تو مفسرین کرام بالخصوص امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ کہولت کے زمانہ میں کلام کرنے کے بارے جو رب نے کہا ہے اور اسے احسان کہا ہے یہ کیا احسان ہے؟ اس زمانہ میں تو ہر ایک باتیں کرتا رہتا ہے تو ماں کی گود میں باتیں کرنا جیسا خرق عادت ہے تو اس وجہ سے ماننا پڑیگا کہ جس زمانہ کہولت میں باتیں کرنے کا احسان رب نے جتلایا ہے وہ بھی کوئی خرق عادت ہے اور یہ خرق عادت

تب بن سکتا ہے کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں آئیں اور کہولت کا زمانہ پائیں اور باتیں کریں۔ اس آیت سے زمانہ کہولت کی وجہ سے انہوں نے انکا دوبارہ آنا ثابت کیا ہے۔ اس آیت میں اس سے قبل فرمایا۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ (آل عمران آیت ۳۸)

کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اس بیٹے کو کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کی تعلیم دی پھر جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔

یاد کر میں نے جب تجھے کتاب، حکمت کی تعلیم دی اور انجیل کی تعلیم دی۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ سے کیا مراد ہے؟

ہم یہ پوچھتے ہیں کہ:

آیت میں

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

سے کیا مراد ہے؟

الکتاب سے کوئی کتاب مراد لی ہے؟

قرآن میں جہاں بھی ”الکتاب والحکمة“ کا لفظ آیا ہے وہاں قرآن مراد ہے۔ اگر انہوں نے دوبارہ اس امت میں نہ آنا ہوتا تو قرآن کی تعلیم سکھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ انکو اس وقت قرآن سکھانے کا کیا فائدہ تھا؟

تورات کی تعلیم اسلئے دی کیونکہ وہ موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ اور الکتاب والحکمة لفظ جہاں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ سے الگ آیا ہے تو اس سے مراد قرآن شریف ہے۔ جیسے حضور علیہ السلام کے بارے آیا ہے

”وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ“

تو یہاں بھی الکتاب والحکمة سے مراد قرآن شریف ہے۔ تو پھر اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر کیساتھ الکتاب والحکمة آیا ہے تو یہاں ”قرآن“ والا ترجمہ کیوں نہیں مانتے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انکو پیدا ہونے سے قبل انکے متعلق فرمادیا تھا کہ میں انہیں قرآن کی تعلیم دوں گا۔ مقصد کیا تھا؟

مقصد یہ ہے کہ انکو قرآن کی تعلیم پہلے دے دی گئی کیونکہ انہوں نے دوبارہ امت محمدیہ میں آنا تھا۔ اسلئے رب نے نازل ہونے سے پہلے تعلیم دے دی کیونکہ انہوں نے کسی مولوی سے تو پوچھنا نہیں ہے۔ تو یہ آیت بھی عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر دلالت کرتی ہے۔

اب ذرا آپ کے دوسرے اشکال کا جائزہ لیتے ہیں۔

نزول مسیح اور ختم نبوت:

کیا عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ تشریف لانا حضور ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف ہے؟ کیونکہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی کیسے آ سکتا ہے؟

تو یہ اٹل عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ انکے بعد کسی نبی نے نہیں آنا۔ پہلے نمبر پر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نمبر پر حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہیں۔ اب اس فہرست

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں اگر وہ آسمانوں پر گئے ہیں اور لمبی عمر پا کر دوبارہ آگئے تو اس فہرست میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب اگر کوئی ایسا نبی مانیں جو انبیاء کی لسٹ میں بھی نہ آیا ہو اور وہ کل پیدا ہوا ہو اور نبی بن بیٹھا ہو کیا اس سے ختم نبوت متاثر نہیں ہوتی؟

اصل تو نبوت پر ڈاکہ بھی اسی نے مارا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آسمانوں سے نازل ہونا حضور ﷺ کی خاتمیت کو متاثر نہیں کرتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے امتی ہو کر آئیں گے۔

آپ مثال سے سمجھیں کہ جیسے آپ کے ملک کا صدر یا گورنر کسی دوسرے ملک میں چلا جاتا ہے۔ وہ اب جس ملک یا حکومت میں جائیگا وہ اس حکومت کے ماتحت ہوگا۔ اسی طرح عیسیٰ نبی ہیں لیکن وہ جب ہمارے بنی علیہ السلام کی امت میں نازل ہو گئے تو حضور کے تو وہ امتی ہو گئے لیکن انکی نبوت اپنی جگہ قائم ہے۔ جیسے معراج کی رات تمام انبیاء جمع ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کروائی تو اس وقت تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کے باوجود ان انبیاء کی نبوت قائم و دائم تھی۔

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور حارون علیہ السلام نبی تھے اور انکے پیر و کار بھی تھے۔ تو ایک نبی کا دوسرے نبی کے تابع ہو جانا یہ اسکی نبوت کے منافی نہیں۔

جس وقت قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونا ہے۔ لڑائی جھگڑے ختم کرنے ہیں۔ دجال کو قتل کرنا ہے۔ تو ان تمام کاموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے وہ (عیسیٰ علیہ السلام) ”خاتم“ آخری نبی نہیں بنتے۔ بلکہ انکی آمد سے تو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت ثابت ہوتی ہے اور حضور علیہ السلام کی اتباع سے عیسیٰ علیہ السلام کے مقام و منصب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب ذرا مذکورہ بالا شبہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد حضور ﷺ کی ختم نبوت کے منافی ہے کو ایک عقلی دلیل و مثال کے ذریعہ زائل کرتے ہیں۔

آپ مثال سے سمجھیں کہ ایک شخص کے تین بیٹے تھے۔

اسلم - اکرم - زید -

زید آخری بیٹا تھا جو سب سے چھوٹا تھا۔ اسلم سب سے بڑا تھا۔ اسلم فوت ہو گیا اور زید بھی وفات پا گیا لڑکپن میں زید آخری لڑکا تھا۔ اب اکرم زندہ ہے تو ہم اسکو اب آخری بیٹا نہیں کہہ سکتے۔ اکرم اپنی جگہ ہے آخری بیٹا زید ہی ہے۔

اکرم درمیان والا ہی ہے اگرچہ اسکی عمر زیادہ ہے اب اکرم کو آخری بیٹا نہیں کہہ سکتے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر لمبی ہو گئی آسمانوں پر ان کے بعد بھی ان کا نمبر وہی رہا ہے۔ انکے نمبر میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اور حضور علیہ السلام کا جو آخری نمبر ہے وہ اسی طرح برقرار ہے اور آپ خاتم النبیین رہے۔ آپکی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

علامات مسیح اور مرزا قادیانی:

اب دیکھنا یہ ہے کہ:

قرآن وحدیث میں وعدہ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ کیا وہ عیسیٰ مرزا غلام احمد قادیانی ہے یا کوئی اور ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی میں تو قرآن حدیث میں بیان شدہ علامات مسیح میں سے کوئی ایک بھی علامت نہیں پائی جاتی۔

ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) نازل ہونے والے ہیں۔ اور یہ مرزا غلام احمد قادیانی نازل نہیں ہوا بلکہ پیدا ہوا ہے۔ لہذا اس حدیث

سے ثابت ہوا کہ جس عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہونا وہ تم میں دوبارہ آنے والا ہے۔

تو موعود وہی ہوا جسکا نبی نے وعدہ کیا ہے۔ اور نازل بھی اسی نے ہونا ہے۔ نیا پیدا ہونا والا کوئی عیسیٰ نہیں ہو سکتا تو مرزا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی یہ مرزا تو کلی پیدا ہوا ہے جبکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

دوسرا یہ کہ جید علماء و آئمہ کی کتابوں سے دکھلا سکتا ہوں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ مسئلہ نزول عیسیٰ پر اجماع ہے۔ بڑے بڑے جید علمائے کرام کے اقوال اس پر موجود ہیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کے بارے مرزائیوں کا دھوکہ دینے کا انداز: مرزائیوں نے:

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ انْ عِبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُمْ عَلَيْهِمْ

شہیدا مَا دَمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي (مائندہ آیت ۱۱۷)

سے ایک تقریر گھڑی ہوئی ہے اور وہ اپنی من گھڑت تقریر کے ذریعہ سے اپنی دلیل بناتے ہیں۔ اور لوگوں کی قرآن کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ قرآن میں اس آیت میں لفظ حیات نہیں ہے۔ مرزائی ہمیشہ یہ تقریر کرتے ہیں۔ مجھے وہ تقریر یاد ہے۔ ہمارے سامنے وہ اکثر یہ تقریر کرتے ہیں انکی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ آنا ہے۔ قیامت میں وہ کہیں گے کہ جب تک میں زندہ تھا تو میں انکا ذمہ دار تھا (یعنی عیسائیوں کا) اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو انکا نگران تو تھا۔

تو اب تمہارے عقیدے کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں تو یہ جو عیسائی اب بگڑے ہوئے ہیں انکے ذمہ دار بھی عیسیٰ علیہ السلام ہوئے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے قیامت کو فرمانا ہے کہ میں جب تک زندہ رہا تو انکا نگران و ذمہ دار تھا۔ اور جب میں مر گیا تو ذمہ دار نہ رہا تو لہذا معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام آجکل کے بگڑے ہوئے عیسائیوں کی ذمہ داری سے اسی وقت

سبکدوش ہو سکتے ہیں جب انکی موت مانی جائے۔

مرزائیوں کے دجل کا جواب:

مرزائیوں کے اس دجل بھرے اشکال کا بڑا ہی آسان سا جواب ہے۔ انہوں نے جو آیت میں ماؤمت کے بعد حیا کا لفظ لاتے ہیں۔ اور حیا کا ترجمہ کیا کہ میں جیتک زندہ تھا تو انکا ذمہ دار تھا۔ یہ لفظ ”حیا“ انکا دجل ہے ہم انکو کہتے ہیں کہ تم لفظ ”حیا“ قرآن میں اس آیت میں دکھاؤ۔ ہمارا چیلنج ہے۔ ”حیا“ یہاں نہیں ہے۔ یہ لوگوں کو لاعلمی کی وجہ سے دھوکہ دیتے ہیں۔ بلکہ قرآن میں اس جگہ ”مَادُمْتُ فِيهِمْ“ ہے کہ میں جب تک ان میں تھا تو۔۔۔ ان پر ذمہ دار رہا۔ یہاں موت و حیات کی بحث نہیں بلکہ قوم کی نگرانی کا تعلق ان میں موجودگی و عدم موجودگی کے ساتھ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں جیتک ان میں تھا تو نگران تھا۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ اس آیت میں حیا کا لفظ لانا قرآن میں بڑی خطرناک تحریف ہے۔

مرزائیوں کا دوسرا اعتراض:

مرزائیوں کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہونا ہے۔

آیت:-

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاٰمِيْیَ الْهٰیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (مائده ۱۱۶)

کیا تم نے ان عیسائیوں کو کہا تھا کہ وہ تمہیں خدا مانیں یا خدا کا بیٹا۔ تو وہ کہیں گے کہ مجھے تو علم نہیں۔ تو جب تمہارے (مسلمانوں) کے خیال کی مطابقت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور انہوں نے آنا ہے۔ تو کیا عیسیٰ علیہ السلام کو علم نہیں ہے کہ یہ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں؟ تو پھر کیا وہ جھوٹ بولیں گے کہ اے اللہ مجھے علم نہیں ہے۔

یہ ہے مرزائیوں کا اعتراض؟ سمجھے ہو؟ (جی سمجھے)

مرزائیوں کی فریب کاری کی نقاب کشائی:

مرزائیوں کے اشکال کے جواب سے پہلے ذرا مذکورہ آیت کا ترجمہ دیکھو!

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ

اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کہیں گے اے عیسیٰ! کیا تم نے انکو کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بناؤ۔

(جواب میں کیا فرمائیں گے) اے اللہ! تو پاک ہے میرے لیے یہ حق نہیں تھا کہ میں وہ بات کرتا جسکا مجھے حق نہیں پہنچتا۔

اب سوال تو یہ ہوتا ہے اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ کیا آپ نے انکو کہا تھا؟

یہاں اللہ تعالیٰ سوال ”قول“ کا کر رہے ہیں یا ”علم“ کا؟

کہ کیا تجھے علم ہے کہ انہوں نے تجھے اور تیری ماں کو خدا بنایا تھا؟

کیا خدا نے یہ سوال کیا ہے؟ (نہیں)

بلکہ خدا نے تو یہ سوال کیا ہے کہ تو نے انکو کہا تھا کہ وہ تجھے اور تیری ماں کو خدا بنائیں؟

سوال قول کا ہے علم کا نہیں۔

مرزائی مبلغین مذکورہ آیت سے اس دجل سے تقریر لے آتے ہیں کہ خدا قیامت میں سوال کرے گا کہ اے عیسیٰ! کیا تجھے علم نہیں تھا؟ تو یہ انداز دجل بھرا ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ جب وہ زندہ ہے اور اسنے آنا ہے تو پھر کیوں کہے؟ کہ مجھے علم نہیں ہے۔ اس صورت

میں کیا عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) جھوٹ بولیں گے؟

ہم یہ کہتے ہیں کہ ان سے سوال قول کا ہونا ہے علم کا نہیں۔

خدا فرماتے ہیں۔

اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ کیا تو نے کہا تھا؟

یہ سوال نہیں ہونا کہ تجھے علم ہے کہ نہیں ہے؟

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے "ما قُلْتُ" میں نے نہیں کہا۔ کیونکہ سوال بھی قول کا اور جواب بھی قول کا۔

عیسیٰ علیہ السلام آگے فرماتے ہیں کہ اِنْ كُنْتُ قُلْتُ فَقَدْ عَلِمْتُمْ اِگر میں نے کہا ہوتا تو تیرے علم میں ہوتا۔ کیونکہ تَعْلَمُ ما فِی نَفْسِی تو میرے نفس باطن کو جانتا ہے۔

میں تیری دل کی باتوں کو نہیں جانتا

عیسیٰ علیہ السلام جو علم کی نفی کر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تَعْلَمُ ما فِی نَفْسِی و لا اعلم ما فِی نَفْسِک۔

کہا اے اللہ! جو تیرے علم میں ہے۔ میں اسکو نہیں جانتا یا اس علم کی نفی کر رہے ہیں کہ میں اسکو نہیں جانتا کہ یہ مجڑے ہیں یا نہیں؟

جب رب تعالیٰ نے سوال ہی بگاڑ کے علم کا نہیں کیا بلکہ قول کا کیا ہے کہ اے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو خدا بناؤ؟

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں نے تو نہیں کہا۔ یہ جواب تو صحیح ہے لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ:

اے اللہ اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ ساری باتوں کو جاننے والے ہیں اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ کو علم ہوتا۔ اب وہ نفی اس بات کی کرتے ہیں کہ میں تیرے دل کی باتیں نہیں جانتا تو انکے جھوٹ کے پلندہ کا پتہ چل گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ قیامت کو جھوٹ بولیں گے؟ عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن قول کا سوال ہوتا ہے انکے بگاڑ کے علم کا سوال نہیں اور انہوں نے جواباً بھی قول ہی کی نفی کرنی ہے۔

بقیہ آیت:-

كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبُ

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں ان پر نگران یا گواہ تھا۔

"مَا دُمْتُ فِيهِمْ" کہ جب تک میں ان میں تھا۔ مَا دُمْتُ حَيًّا نہیں کہا۔

"مَا دُمْتُ فِيهِمْ" کہ جب تک میں ان میں رہا۔ یہ لفظ بتلا رہا ہے کہ ان پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ جس میں انہوں نے ان میں ہونا ہے اور ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ انہوں نے ان میں نہیں ہونا لیکن زندہ ہونا ہے۔

اگر موت، حیات والی بات ہو تو کہتے مَا دُمْتُ حَيًّا کہ جب تک میں زندہ تھا تو میں انکا نگران تھا اور جب میں مر گیا تو نگران نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہے۔

جیسا یوں کا جو بگاڑ ہے اس میں انکا اس زمانہ میں موجود ہونے کا ذکر ہے۔ جب وہ ان میں موجود نہیں ہیں تو وہ زندہ دار نہیں ہیں۔

اس وقت وہ آسمانوں پر ہیں اور زندہ ہیں وہ ان میں نہیں تو وہ زندہ دار نہیں ہیں لیکن وہ زندہ ہیں۔ اگر وہ کہتے کہ مَا دُمْتُ حَيًّا کہ جب تک میں زندہ تھا تو وہ زندہ دار تھا جیسے مرزائی کہتے ہیں۔ لیکن حیا کا لفظ قرآن میں نہیں ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں وہ بے ایمانی کرتے ہیں:

یہاں انکے دو دجل ہیں۔ ایک حیا والا دوسرا جب تک میں زندہ تھا تو میں انکا نگہبان تھا۔ حالانکہ قرآن میں حیا کا لفظ نہیں ہے۔

دوسرا دجل قول والا۔ کہ ان سے رب نے قول کا سوال کرتا ہے۔ علم کا نہیں کرنا۔ جبکہ مرزائی علم کا سوال بنا کر پیش کرتے ہیں۔

کسی قوم میں عدم موجودگی موت کو مستلزم نہیں:

اب یہاں ایک اور اشکال ہوتا ہے کہ جب تک وہ قوم میں رہے تو زندہ رہے۔ جب قوم میں نہ رہے تو معلوم ہوا کہ وہ وفات پا گئے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جب تک عیسیٰ علیہ السلام ان میں تھے۔ تو زندہ رہے اور جب ان میں نہیں رہے تو وہ فوت ہو گئے۔ اسکو ایک مثال سے سمجھیں جیسے مولانا عبید اللہ سندھی ہندوستان سے روس کی طرف چلے گئے۔ یعنی ادھر نہ رہے۔ تو ہم کیا کہیں گے کہ جب تک وہ ہندوستان والے لوگوں میں تھے تو زندہ تھے اور جب ادھر سے چلے گئے تو فوت ہو گئے؟ کیونکہ وہ ادھر نہ رہے؟ (نہیں) یا وہ خود کسی کو کہیں کہ جب تک میں اپنے

ہندوستان والوں میں تھا تو میں انکا نگران و ذمہ دار تھا جب میں انکو چھوڑ کر چلا گیا تو پھر میں انکی کوتاہیوں کا کیسے نگران یا ذمہ دار ہوں؟

لیکن ہندوستانیوں کو چھوڑ جانے سے انکی موت تو ثابت نہیں ہوتی۔ تو بات آیت کی چل رہی تھی۔ اسی طرح اگر اس آیت سے موت ثابت ہوتی تو ”ما دُمْتُ حیا“ قرآن میں آتا پھر عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كَـ جَسَدٍ مَّيِّتٍ فَجُئْتُ رَبِّي فَكَيْفَ تُحْيِيهِ

عیسیٰ علیہ السلام کے ”ما دُمْتُ حیا“ نہ کہنے کی وجہ:

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي سے قبل عیسیٰ علیہ السلام نے جو یہ لفظ ”فیہم“ کہا ہے کہ میں انکا نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ یہ لفظ ”فیہم“ بتلا رہا ہے کہ حیا کیوں نہیں کہا تو یہ بتلاتا ہے کہ ان پر ایسا زمانہ گزرا ہے جس میں وہ زندہ بھی ہوں اور ان میں بھی نہ ہوں۔ کیونکہ وہ اس زمانہ میں انکے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ورنہ سیدھی سی بات ہے یہ بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں صرف قیامت کو یہی کہنا کافی ہوگا کہ اے اللہ! میں جیتک زندہ تھا وہ بگڑتے رہے یا جو کچھ ہوا تو میں ذمہ دار تھا لیکن عیسیٰ فرما رہے ہیں کہ میں جیتک ان میں تھا تو نگران تھا اور جب تو نے مجھے پورا پورا لے لیا یعنی اٹھالیا تو پھر تو انکا ذمہ دار تھا میں تو نہیں ہوں۔ یہ انہوں نے قیامت میں جواب دینا ہے اللہ نے ابھی بتلا دیا ہے کہ قیامت کو یہ مکالمہ ہوتا ہے۔

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كَـ ”ترجمہ“ میں قادیانیوں کی تلخیص اور انکا جواب:

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کا قادیانی ترجمہ وفات کرتے ہیں کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ وہ ایک دلیل دیتے ہیں کہ اتنی متوفیک میں بھی بعض مفسرین نے موت والا معنی کیا ہے کہ میں تجھے موت دوں گا لہذا فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي میں بھی موت والا معنی کیا جائے۔ اس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اسکا جواب سنو فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي میں ایک مفسر نے بھی ”موت والا“ معنی نہیں کیا۔ اتنی متوفیک میں بعض حضرات نے وفات والا معنی کیا ہے کیونکہ

وہاں تو وعدہ ہے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں تجھے پورا پورا لے لوں گا یا میں تجھے وفات دے دوں گا اتنی متوفیک میں جنہوں نے ”وفات“ معنی کیا ہے انہوں نے تقدیم و تاخیر کا اعتبار کیا ہے کہ جسوقت تجھے موت دینے کا وقت آئیگا تو موت دوں گا لیکن اب تجھے اٹھا لیتا ہوں۔ اور فلما تَوَفَّيْتَنِي والی آیت میں کسی مفسر نے موت معنی مراد نہیں لیا تمام مفسرین نے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کا معنی رَفَعْتَنِي کیا ہے کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا یا مجھے پورا پورا لے لیا جسم اور روح کیساتھ اسکے بعد تو نگران تھا۔ مرزا کی کہتے ہیں کہ یہاں معنی موت ہے تو ہمارا جھگڑا اس بات میں ہے کہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي میں موت کا معنی ہے یا نہیں؟ اتنی متوفیک میں تو موت مان لینے سے ہمیں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہاں تو وعدہ ہے کہ میں تجھے موت دوں گا لیکن فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے اندر موت کا معنی نہیں کیا۔

حدیث بخاری شریف سے مرزائیوں کا استدلال:

وفات صحیح علیہ السلام پر مرزائی بخاری شریف کی ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ اور انکی تقریر یوں کرتے ہیں حدیث شریف یہ ہے۔

عن ابن عباس قال خطب رسول الله ﷺ فقال يا ايها الناس انكم محشورون الى الله حفاة عراة غرلا ثم قال كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كذا فاعلم ان الى آخر الآية ثم قال الا وان اول الخلق يكسى يوم القيامة ابراهيم الا وانه يجاء برجال من امتي فيؤخذ بهم ذات الشمال فاقول يا رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول كما قال العبد الصالح و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت انت الرقيب عليهم فيقال ان هؤلاء لم يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم۔ (صحیح بخاری جلد ثانی صفحہ ۶۶۵ کتاب التفسیر، سورة المائدہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا، ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک تم اللہ کی طرف جمع کئے جاؤ گے ننگے پاؤں، ننگے بدن غیر محتون۔

پھر یہ آیت پڑھی ”کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ الْخ“

”جیسے ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا ایسے ہی لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے بے شک ہم کر گزرنے والے ہیں الخ“ پھر فرمایا آگاہ ہو جاؤ مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور حالت یہ ہوگی کہ میری امت سے کچھ لوگ لائے جائیں گے پس انکو جہنم کے فرشتے پکڑے ہوئے ہونگے۔ میں کہوں گا اے میرے پروردگار وہ میرے ساتھی ہیں پس کہا جائے گا۔ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ایجاد کیا پس میں ایسے کہوں گا جیسے عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا۔ میں تو ان پر اس وقت تک کا گواہ ہوں جب تک میں ان میں رہا۔ جب آپ نے مجھے اٹھالیا آپ انکے نگران تھے۔ کہا جائیگا جب سے آپ نے انکو چھوڑا یہ ہمیشہ لائے پاؤں چلتے رہے (یعنی بدعات کو ایجاد کیا)

خلاصہ یہ کہ جسوقت لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائیگا۔ حضور علیہ السلام فرمائیں گے یہ تو میرے امتی ہیں۔ جواب دیا جائیگا کہ آپ کو کیا معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ تو حضور ﷺ فرمائیں گے کہ انہیں مجھ سے دور کر دو۔

آگے آتا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

وَ أَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَلَّيْتَنِي - (مشکوٰۃ ص ۳۸۳)

اسوقت میں ایسا کہوں گا کہ جیسا عبد صالح کہیگا کہ میں جب تک ان میں زندہ تھا تو میں انکا نگران و مددگار تھا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر انکا تو ذمہ دار تھا تو اب یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضور علیہ السلام نے جب پڑھنی ہے اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کلام کرنا ہے تو حضور ﷺ کی تو وفات ہوئی ہے انکا رفع تو نہیں ہوا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد کچھ بگڑے ہو گئے تو حضور ﷺ فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں زندہ تھا تو نگران تھا اور اے اللہ جب تو

نے مجھے وفات دے دی تو میں ذمہ دار نہ تھا۔ وہ ہمارے سامنے بخاری کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں جسوقت حضور ﷺ توفیق نہیں کہیں گے تو وہاں معنی موت مراد اور عیسیٰ علیہ السلام اگر توفیق نہیں کہیں تو وہاں موت مراد کیوں نہیں لی جاتی؟ یہ ہے مرزائیوں کا استدلال۔ اسکے دو تین جوابات ہیں۔

پہلا جواب:

حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

”أَقُولُ كَمَا قَالَ عَبْدُ صَالِحٍ“

میں کہوں گا کہ جیسے عبد صالح کہیگا ”کَمَا“ تشبیہ کیلئے ہوتا ہے تو پھر اگر حضور علیہ السلام نے بھی وہی کہنا ہوتا جو عیسیٰ علیہ السلام نے کہنا ہے تو پھر ”کَمَا“ نہ آتا بلکہ حضور علیہ السلام فرماتے:

”أَقُولُ مَا قَالَ عَبْدُ صَالِحٍ“

میں کہوں گا جو کچھ عبد صالح کہیگا۔ ”مَا“ کے معنی ”جو“ ہیں لیکن حضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جیسے کہیں گے میں ویسا کہوں گا تو عیسیٰ علیہ السلام عذر کریں گے کہ اے اللہ جیک میں ان میں تھا تو میں انکا نگران تھا اور جب تو نے مجھے آسمانوں پر اٹھالیا تو میں انکا ذمہ دار نہ رہا۔ تو حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ:

میں بھی اسی طرح کا عذر کروں گا کہ جب تک میں ان میں تھا تو میں انکا نگران تھا اور جسوقت تو نے مجھے موت دے دی تو میں انکا کوئی ذمہ دار نہ رہا۔

اگر عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کا مقولہ ایک ہوتا تو پھر عربی میں ”کَمَا“ نہ ہوتا بلکہ ”مَا“ ہوتا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام جیسے فصیح و بلیغ عربی دان پیغمبر کبھی بھی ”کَمَا“ کا لفظ نہ بولتے بلکہ ”مَا“ کا لفظ بولتے۔ اور جس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

أَقُولُ كَمَا قَالَ

کہ جیسے وہ کہیگا ویسے میں کہوں گا یعنی جیسے وہ عذر کریں گے ایسے میں عذر کروں گا یہ نہیں کہ جو

عذر انہوں نے کرنا ہے وہی عذر میں کرونگا۔

دوسرا جواب:

دوسرا جواب یہ کہ ہم مان بھی لیں کہ حضور علیہ السلام بھی وہی کلام کرینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کرنا ہے تو پھر بھی مشبہ اور مشبہ بہ کو قائم رکھنے کیلئے فرق کرنا پڑیگا۔ ورنہ تشبیہ نہیں ہوتی۔ جیسے میں اب کہوں کہ بھائی ظہور بھائی ظہور جیسا ہے۔

یہ تو کوئی تشبیہ نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ بھائی ظہور بھائی محمود جیسا ہے۔

حب تشبیہ بنتی ہے۔ کیونکہ تشبیہ میں مغائرت ثابت کرنا ضروری ہے۔

اگر ہم کہیں کہ حضور ﷺ نے بھی وہی بات کرنی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہنی ہے تو یہ تشبیہ کے خلاف ہے۔ تشبیہ کا تقاضا یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی ہم مثل کلام ہونا ہے وہی کلام نہیں ہونا۔

تشبیہ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کے معنی اور ہوں اور حضور علیہ السلام کے کلام کا معنی اور تاکہ کچھ نہ کچھ مغائرت ہو۔ جیسے کہتے ہیں۔

”زیدٌ کالاسد“ کہ زید شیر کی طرح ہے۔

اس میں تشبیہ ہے لیکن کوئی یہ تو نہیں کہتا کہ زید زید کی طرح ہے؟

یا شیر شیر کی طرح ہے؟

کوئی نہیں کہتا کیونکہ جسکو جسکے ساتھ تشبیہ دینا ہوتی ہے ان میں مغائرت ضروری ہے اور اصول بھی یہی ہے کہ جب کسی کے ساتھ تشبیہ دی جائے تو جسکے ساتھ تشبیہ دینی ہو تو اس میں مغائرت ہوتی ہے۔ تو لہذا حضور علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقولہ میں مغائرت ہونی چاہیے یہ تشبیہ کا تقاضا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ حضور علیہ السلام کا مقولہ بھی وہی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا ہے تو پھر فرق کیسے ہوگا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ پھر بھی تشبیہ کو قائم رکھنے کیلئے فرق ضروری

ہے کہ حضور علیہ السلام کا مقولہ الفاظ وہی ہوں لیکن معنی اور ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ وہی ہوں لیکن معنی اور ہوں۔

تیسرا جواب:-

یہ بات بھی ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات دلائل سے ثابت ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کہیں کہ میں جب تک ان میں زندہ تھا تو میں ذمہ دار تھا اور جب مجھے تم نے وفات دے دی تو میں عمران نہ رہا تو وہاں اگر حضور علیہ السلام تو قیثینی کہیں تو وہاں معنی موت ہوگا کیونکہ واقعہ ان پر موت آئی۔

عیسیٰ علیہ السلام جب یہ الفاظ بولیں گے تو یہ ضروری نہیں کہ حضور ﷺ کیلئے موت ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کیلئے بھی موت کا معنی ہو کیونکہ جب دوسرے قرائن خارجہ سے ثابت ہے کہ انکارِ رفع ہوا ہے تو اسوقت لفظ ”تَوَقَّيْتَنِي“ بمعنی رفع ہوگا (جیسے تمام مفسرین نے لیا ہے) اور اگر بالفرض حضور علیہ السلام بھی وہی الفاظ بولیں تو ان کے لئے معنی موت ہوگا دوسرے دلائل کیوجہ سے۔ تو مرزائیوں کے یہ استدلال باطل ہوئے۔

آیت اَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ

سے مرزائیت کا سفیہانہ استدلال

اب مرزائیوں کا ایک اور دجل سنو۔

سورۃ مریم کی آیت ہے۔

وَإِصْنِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَاؤْمَنٌ حَيًّا (سورہ مریم۔ آیت ۳۱)

اللہ نے مجھے وصیت کی نماز اور زکوٰۃ کی حبیب میں زندہ ہوں۔

تو اس آیت کی وجہ سے مرزائی اعتراض کرتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہیں تو نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کس طرح کرتے ہیں؟

جواب نمبر 1:

پہلی بات یہ ہے کہ انکی یہ بڑی فضول بات ہے حضرت عیسیٰ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم تھا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندگی بھر زکوٰۃ نہیں دی۔ کیونکہ انکے پاس انصاب ثابت ہی کوئی نہیں کر سکتا۔

نماز یا زکوٰۃ اسوقت فرض ہوتی ہے جب انکی اہلیت یا وقت ہو۔ یہ تو انہوں نے فرمایا کہ رب نے مجھے نماز، زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔ تو زکوٰۃ انہوں نے اسوقت دینی ہے جسوقت ان پر فرض ہو اور جب انکے پاس مال ہی نہ ہو تو زکوٰۃ کا ہے کی؟ اور نماز فرض ہوگی جب وقت ہو اور یہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کہا تھا کیا ماں کی گود میں جب وہ زندہ تھے تو نماز پڑھتے تھے؟ اور زکوٰۃ ادا کرتے تھے؟ کیوں نہیں کہ وہ فرض ہی نہیں ہے۔

جواب نمبر 2:

دوسری بات یہ ہے کہ اس دنیا کے احکام اور ہیں اور عالم ہالاکے احکام اور ہیں۔

مثلاً: نماز ہے تو اس کیلئے اوقات ہونے ضروری ہیں۔

اگر وہاں سورج کا طلوع غروب ہے ہی نہیں۔ اوقات ہی کوئی نہیں۔ تو پھر نماز کس چیز کی؟

اور زکوٰۃ کیلئے مال کا ہونا اور سال کا گزرنا ضروری ہے تو یہاں سے عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مال،

سونا، چاندی وغیرہ لیکر گئے ہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہو؟

اب جیسے آنحضرت ﷺ کو خود زکوٰۃ دینے کا حکم ہے لیکن اب حضور علیہ السلام کے پاس جو مال آتا تھا وہ راتورات ہی تقسیم کر دیا کرتے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ تو اب کوئی (العیاذ باللہ) کیسے کہہ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس حکم پر عمل نہیں کیا؟ عمل تو جب ہی ہوتا تھا جب آپکے پاس انصاب ہوتا کیونکہ زکوٰۃ تو صاحب انصاب ہی پر فرض ہوتی ہے۔

بعد از نزول عیسیٰ علیہ السلام کا پہلا عمل:

اور نماز کا جب وقت انکو میسر آیا وہ نماز پڑھیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد

سب سے پہلے نماز پڑھیں گے۔ جیسا کہ روایت سے ظاہر ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہو گئے تو فجر کی نماز کا وقت ہوگا۔ مسلمانوں کے امام مہدی اسوقت مصلیٰ امامت پر موجود ہو گئے۔

(مہدی الگ شخصیت ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام الگ شخصیت ہیں)

حضرت مہدی کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام!

تعال صَلِّ لَنَا

کہ اے خدا کے پیغمبر آؤ اور ہمیں نماز پڑھاؤ۔

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے "لا" نہیں

اس امت کی شرافت و عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے آپ نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے پیچھے نماز

پڑھوں گا تو وہ نماز عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے۔ نماز تو ہماری طرح ہی پڑھنی

ہے۔ (مسلم جلد ۲ ص ۳۰۱، مسلم جلد ۷ ص ۸۷، ابن ماجہ ص ۳۰۸)

بعض مواقع پر وہ خود بھی جماعت کروائیں گے لیکن نزول کے بعد پہلی نماز وہ امام مہدی کے

پیچھے پڑھیں گے۔ اگر انکو مالی غنیمت سے مال و دولت حاصل ہو گیا تو زکوٰۃ بھی دیں گے۔

مذکورہ بالا تقریر کی تاثیر حضرت چنیوٹی کی آپ بیتی:

پیر مقرر دین صاحب سرگودھا کے ایک مضافاتی چک (چک منگلا) میں رہتے تھے۔ مولانا

حسین علی واں پھر کوئی کے خلیفہ تھے۔

انکے بڑے بڑے قبیلے مرید تھے جن کو انہوں نے شرک و بدعت سے نکالا تھا۔ لیکن

انکے وفات مسیح کی غلطی لگ گئی اور کہنے لگے کہ اگر مرزا نے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں

تو اس نے یہ بات صحیح کہی ہے اور مرزا کو کافر بھی نہیں کہنے دیتے تھے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ

استے بڑے عالم نے مرزا کو مسلمان مان لیا ہے تو گاؤں کے گاؤں مرزائی ہو گئے۔ شیخ القرآن

مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب انکے پاس جاتے رہے کیونکہ وہ

آپس میں پیر بھائی تھے۔

اور جا کر مناظرہ کرتے رہے اور سمجھاتے رہے۔

دلائل کی کثرت کے بعد آخر کار پیر منور دین نے کہا کہ میں تحقیقاً تو نہیں مانتا مگر تقلیداً حیات عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں۔ کیونکہ تم بھی اور تمام بڑے بزرگ بھی کہتے چلے آ رہے ہیں۔ لہذا تقلیداً مانتا ہوں۔

تو 1962ء میں ختمِ نبوت کانفرنس جو چنیوٹ میں ہوا کرتی تھی اس پر حضرت شیخ القرآن تشریف لائے۔ تقریر کی اور مجھے ساتھ لیکے اور میں نے انکی مسجد (چک منٹا کی جامع مسجد) میں تقریر کی۔

وہ بیٹھ کر سنتے رہے۔ جسوقت تقریر ختم ہوئی تو مجھے گلے ملے اور کہا۔

واہ مولوی صاحب! تیں کمال کر دیتا ہے۔

اسمجھے نہ غلام اللہ پہنچا اے نہ عنایت اللہ کیتھوں دامقدمہ با اور تیں کیتھے دا بنادیتا۔

کہ واہ مولوی صاحب تو نے تو کمال ہی کر دیا۔ یہاں نہ غلام اللہ پہنچا ہے اور نہ عنایت اللہ پہنچا ہے مقدمہ کہاں کا تھا اور تو نے کہاں کا بنادیا۔

تو یہ میرا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ یہ تو میرے اساتذہ کی تقریر ہے۔ جسکو سکر پیر منور دین صاحب تقریر کے بعد مجھے گلے ملے اور کہا کہ آج سے میں تحقیقاً حیات عیسیٰ کا قائل ہوں۔ اسکے بعد میں نے مرزا کے کفر پر ان سے بات کی تو بڑے زوردار انداز میں انکی تکفیر کی اللہ نے آپ کے اس خادم کے ذریعہ ان پر حقیقت کو واضح کیا۔ چکا خلاصہ یہ ہے کہ:

قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کے ہر باطل عقیدہ کی تردید کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کے بارے جو عیسائیوں کا عقیدہ ہے تو قرآن نے انکی تردید نہیں کی بلکہ تائید کی ہے تو معلوم ہوا کہ انکا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ کیونکہ قرآن نے انکے غلط عقائد کی تردید کر دی اور صحیح کی تائید کر دی۔ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے یہ بھی صحیح ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور انہوں نے دوبارہ آنا ہے یہ عقیدہ بھی صحیح ہے۔

باقی یہودیوں اور عیسائیوں کے صلیب و قتل یا مائیک مریم پر بہتان کے عقائد تھے تو قرآن نے

ایک ایک کا رد کیا۔

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر رفع و نزول والا عقیدہ بھی غلط تھا تو اسکا رد کیوں نہیں کیا؟ اگر رد نہیں کیا بلکہ تائید کی ہے تو معلوم ہوا کہ انکا یہ عقیدہ صحیح ہے۔

اگر کوئی عیسائی آپکو کہے کہ میرے چاروں عقیدوں (اہلیت، الوحیت، صلیب و کفارہ) کی تردید ہو چکی ہے میرے اس عقیدہ رفع و نزول کی تردید دکھلاؤ میں تب تمہیں درست مانتا ہوں تو آپ کیا دکھلائینگے؟

لاحالہ طور پامانا پڑیگا کہ انکا یہ عقیدہ صحیح ہے۔

تو یہ ہے خلاصہ میرے اساتذہ کی نایاب تقریر کا۔

مرزائیوں کا وفات عیسیٰ علیہ السلام پر قرأتِ شاذہ سے استدلال:

مرزائی مسلمانوں کو طرح طرح کے شبہات کے ذریعہ ورغلا تے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے انکے ایمان کو متزلزل کیا جاسکے۔

اب وہ وفاتِ مسیح علیہ السلام پر آیت کی قرأتِ شاذہ پیش کرتے ہیں۔

وَ اَنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لِبِوْ مَنْنٍ يَّهْ قَبْلَ مَوْتِهِ

میں ایک قرأتِ شاذہ ہے۔ قبل مَوْتِهِ کی ضمیر ایک قرأتِ شاذہ میں قبل مَوْتِهِم ہے۔ اور معنی یہ ہونگے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے قبل اس پر ایمان لے آتا ہے۔ تو اب ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام نہ رہا بلکہ اہل کتاب ہیں۔ لہذا اس آیت سے حیاتِ عیسیٰ ثابت نہیں ہو سکتی۔

جواب:-

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ قرأتِ شاذہ ہے۔ متواترہ نہیں ہے۔ متواترہ کے مقابلہ میں شاذہ کا اعتبار نہیں ہوتا۔ علماء نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ اگر قرأتِ شاذہ ہو اور وہ متواترہ کے برخلاف ہو تو اسکا ایسا معنی کرو جو متواترہ کے خلاف نہ ہو۔

تو یہاں قرأت متواترہ "موتہ" والی ہے اور اگر قرأت شاذہ موتہم کا اگر معنی لیں تو اس میں ایسی تاویل کرنی پڑے گی جو قرأت متواترہ کے خلاف نہ ہو۔

کہ کوئی اہل کتاب میں سے نہیں مگر وہ ایمان لے آئے عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے مرنے سے پہلے۔
تو پھر یہ آیت اس بات سے نکل گئی کہ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی موت و حیات کی بات ہو۔
اور وہ (حیات) دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔ اور مذکورہ معنی کی صورت میں اس کا یہ مطلب رکھو کہ آیا اہل کتاب جو اپنے مرنے سے پہلے ایمان لے آیا کیا اس کا ایمان معتبر ہے یا نہیں؟

(مولانا اور لیس کا مدحلولی رحمۃ اللہ علیہ نے قرأت شاذہ کے قول کا جواب بڑے ہی عمدہ انداز میں دیا ہے جو انکی تصنیف حیات عیسیٰ علیہ السلام سے بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔ از مرتب)

ترجیح ارجح و تصحیح اصح:

جمہور سلف اور خلف کے نزدیک آیت کی تفسیر میں راجح اور مختار قول اول ہے اور دوسرا قول ضعیف ہے۔ اس لیے کہ اس قول کا دارودار ابی بن کعب کی قرأت پر ہے اور یہ قرأت شاذہ ہے۔ کسی صحیح یا حسن سند سے بھی ثابت نہیں۔ سند کے راوی ضعیف اور مجروح ہیں۔ تفسیر ابن جریر میں اس قرأت کی اسانید مذکور ہیں اور علی بذاس باب میں جس قدر روایتیں ابن عباس سے مروی ہیں وہ بھی ضعیف ہیں امام حلیل و کبیر حافظ عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

و اولی هذه الاقوال بالصحة القول الاول وهو انه لا يبقى احد من اهل الكتاب بعد نزول عيسى عليه السلام الا امن به قبل موته اى قبل موت عيسى عليه السلام ولا شك ان هذا الذى قاله ابن جرير هو الصحيح لانه مقصود من سياق الآية وهذا القول هو الحق كما سنبينه بالدليل القاطع ان شاء الله تعالى وبه الثقة وعليه التكلان۔ ①
ترجمہ: حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ صحیح قول فقط یہی ہے کہ دونوں ضمیریں عیسیٰ علیہ

السلام کی طرف راجع ہیں اور آیت کی تفسیر اس طرح کی جائے کہ آئندہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ایمان لے آئیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام بے شک رسول ہیں اور یہی ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار فرمایا ہے اور کوئی شک نہیں کہ یہی صحیح اور درست ہے کیونکہ سیاق آیت سے عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ذکر مقصود ہے اور یہی قول حق ہے جیسا کہ ہم اس کو دلیل قطعی سے ثابت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

اور دلیل قطعی وہ احادیث متواترہ ہیں کہ جن میں صراحت یہ مروی ہے کہ قیامت کے قریب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور اس وقت کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔

تطبیق و توفیق:

جاننا چاہیے کہ دو قراتیں دو مستقل آیتوں کا حکم رکھتی ہیں ابی بن کعب کی قرأت سے ہر کتاب کا اپنے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانا معلوم ہوتا ہے۔ اور قرات متواترہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے حضرت علیہ السلام پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ان دونوں قراتوں میں کوئی تعارض نہیں دونوں حق ہیں۔ ہر ایک قرات بمنزلہ مستقل آیت کے ہے جو حجت ہے۔ ہر کتابی اپنے مرنے کے وقت بھی حضرت مسیح کی نبوت پر ایمان لاتا ہے اور جب قیامت کے قریب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اس وقت بھی ہر کتابی حضرت مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام پر ضرور ایمان لے آئے گا۔ قرأت متواترہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا ذکر ہے اور اہل کتاب کے اس ایمان کا ذکر جو نزول کے بعد لائیں۔

اور ابی بن کعب کی قرأت شاذہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول کا ذکر نہیں۔ نہ حیات کا ذکر ہے نہ وفات کا، فقط اہل کتاب کے اس ایمان کا ذکر ہے کہ جو اہل کتاب اپنی روح

نکلتے وقت لاتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہر قرأت میں ایک جدا واقعہ کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آلم غلبت السورم میں دو قراتیں ہیں۔ ایک معروف اور ایک مجہول اور ہر قرأت میں علیحدہ علیحدہ واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن حضرات صحابہ اور تابعین سے یہ قرأت شاذہ منقول ہے وہ سب کے سب بالاتفاق حضرت مسیح علیہ السلام کے بجسده العنصری آسمان پر اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب آسمان سے اترنے کے بھی قائل ہیں چنانچہ تفسیر درمنثور میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول سے پہلے مر گئے وہ اپنی موت کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور جو اہل کتاب حضرت مسیح کے زمانہ نزول کو پا لیں گے وہ تمام حضرت مسیح علیہ السلام پر حضرت مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔ لہذا ابی بن کعبؓ کی قرأت نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مرنے والوں کے حق میں ہے اور قرأت متواترہ ان لوگوں کے حق میں ہے کہ جو نزول کے بعد حضرت مسیح کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔

(حیات عیسیٰ علیہ السلام از مولانا اور لیس کا ندھلوی احتساب قادیانیت ج ۲ ص ۲۰۵ تا ۲۰۷) باقی ہم یہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسولؐ نے جو وقت حدیث نزول مسیح بیان کی اور اس کے بعد دلیل میں یہ آیت مذکورہ بالا ان من اهل الکتاب الخ پڑھی ہے۔ تو یہ آیت ہمارے لئے قرآن سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل بن گئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے گئے؟

اب یہ سوال ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے گئے؟

آسمان کیسے پار کر گئے؟

تو میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ جب ہم خدا کو قادر مانتے ہیں تو یہ خدا کیلئے کونسا مسئلہ ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان کیسے پار کر گئے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ واقعہ وہ نہیں جاسکتا۔

اسی طرح کفار نے حضور علیہ السلام کو کہا تھا کہ تم ہمارے سامنے جاؤ اور جا کر کتاب لاؤ تب

ہم مانیں گے تو

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو نہیں جاسکتا۔

تو مرزائی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تو نہ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے چلے گئے؟

ہم کہتے ہیں کہ نہ عیسیٰ علیہ السلام جاسکتے ہیں اور نہ حضور علیہ السلام۔ جانے کا مسئلہ نہیں بلکہ لیجانے کا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بَلِّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ

بلکہ اللہ اسے لے گیا ہے۔ عیسیٰ خود تو نہیں گئے اور اسی طرح آسمانوں پر معراج کی رات

حضور ﷺ کو بھی رب لیٹے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

میں خود تو نہیں جاسکتا میں ایک بشر و رسول ہوں۔

اگر اللہ لیجائیں تو کوئی حرج نہیں۔

تو قرآن وحدیث سے بدیہاً ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ خود آسمانوں پر لیٹے ہیں وہ خود نہیں گئے۔ اور اللہ کی ذات اس پر قادر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ایک اور سوال بھی انکی طرف سے بڑی شد و مد سے ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں؟

اسکے الزامی جواب تو کئی ہیں۔

لیکن تحقیقی جواب یہ ہے۔

علامہ شعرانیؒ نے الیواقیت والجبواہر میں لکھا ہے کہ:

فان قيل: فما الجواب عن استغنائهم عن الطعام والشراب مدة رفعه فان

اللہ تعالیٰ قال وما جعلنهم جسداً لا یاكلون الطعام الاية۔ فالجواب:

ان الطعام انما جعل قوة لمن يعيش في الارض لانه مسلط عليه الهواء الحار والبارد فينحل بدنه فاذا انحل عوضه الله تعالى بالغذاء اجراء لعادته في هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله الى السماء فحينئذ طعامه النسيح وشرابه التهليل۔ (البیواقیت التجوهر ج ۲ ص ۲۲۹)
ترجمہ: ”اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام کی بابت یہ سوال کرے کہ آسمان پر قیام کے دوران انہیں کھانے پینے سے کیسے استغناء ہوگا؟ جبکہ ارشاد باری ہے:

”کہ ہم نے کوئی ایسا جسم نہیں بنایا کہ جو کھانا پیتا نہ ہو“

تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو زمین پر رہنے والا ہے اس کے بدن کی قوت کیلئے کھانا بنایا گیا ہے اس لیے کہ اس کے جسم پر گرم اور سرد ہواؤں کا عمل دخل ہے جن سے جسم تحلیل ہوتا ہے۔ اس اثر پذیری کے پیش نظر قدرت نے کھانے کے عمل کو رکھ دیا ہے۔ باقی جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھالیا پس اس کا وہاں کھانا پینا تسبیح و تہلیل ہے۔“

پس وہاں اس دن رات کے اثرات نہیں پڑتے۔ وہ جس حالت میں گئے ہیں اسی حالت میں واپس آتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ جسوقت وہ آئیں گے پانی کے قطرے انکے بالوں سے ٹپک رہے ہوں گے۔ (مسلم) کیونکہ وہ جسوقت اٹھائے گئے تو غسل کے فوراً بعد والی حالت میں اٹھائے گئے تھے۔ اتنی مدت کے بعد انہوں نے اسی طرح ہو کر آتا ہے۔ اس واسطے انکی حالت میں کوئی تغیر نہیں آتا۔

(۲) آدم علیہ السلام کی طرح جو خوراک انکی دنیا سے قبل تھی وہی ہوگی۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے سے بعض اوصاف میں مطابقت رکھتے ہیں۔

مرزا یوں کیلئے ایٹم بم:

یہ تو تحقیقی طور پر جوابات تھے۔ اب ذرا الزامی طور پر مرزا یوں کا منہ بند کرنے کیلئے مرزا کی

کتابوں سے ایک حوالہ دیتا ہوں جسکا نام میں نے ایٹم بم رکھا ہوا ہے۔ پنجابی میں اسے ”موڑی“ کہا کرتا ہوں (پچانہ)

مرزا یوں کے جتنے اعتراضات ہیں وہ سب ختم ہو جاتے ہیں وہ ایسا ایٹم بم ہے۔
مرزا کی خدانے عقل ختم کی ہوئی تھی اس نے لکھ دیا:-

هذ هو موسى ففى الله الذى اشار الله فى كتابه الى حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حتى فى السماء ولم يمت وليس من الميتين. (نور الحق درو حانی خزائن ص ۴۹ ج ۸)

یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جسکی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ مرزائی جتنی بھی وفات مسیح علیہ السلام پر آیات پیش کرتے ہیں تو آپ کہیں کہ اگر عیسیٰ مر گیا۔

تو پھر موسیٰ بھی مر گیا۔

اگر موسیٰ زندہ رہ سکتا ہے تو عیسیٰ بھی زندہ رہ سکتا ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے چڑھا؟

ان کو کہو جیسے موسیٰ چڑھا۔

اگر موسیٰ کھاتے پیتے ہیں تو عیسیٰ بھی کھاتے پیتے ہیں۔ اگر موسیٰ نماز پڑھتے ہیں تو عیسیٰ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ جو کام موسیٰ علیہ السلام کر سکتے ہیں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی کر سکتے ہیں۔

دوسرا حوالہ:

مرزا کہتا ہے۔

بل حياة كلیم الله ثابت بنص القرآن الكريم الخ۔ (حمامة البشوری در

درو حانی خزائن ص ۲۲۱ ج ۷)

تو مرزا کہتا ہے کہ:

”حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہے کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ کہ جب حضور علیہ السلام معراج پر گئے تھے تو موسیٰ علیہ السلام سے ملے تھے اور ملاقات میں شک نہ کر۔ کیونکہ مردے تو زندہ کو مل نہیں سکتے۔“
تو مرزا کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ:

موسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن سے ثابت ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی حیات پر ایمان لائیں کیونکہ وہ نہ مرے ہیں اور نہ مردوں میں سے ہیں۔
تو میں کہا کرتا ہوں وہ جو اعتراض عیسیٰ علیہ السلام پر کریں۔ آپ آگے موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا کر دیں۔ ہم کو مزید دلائل کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ یہ ایٹم بم ہی کافی ہے۔ بہر حال عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ لکھے اور حضور ﷺ کو بھی وہی لکھے وہ خود نہیں گئے اور رب قادر ہے۔ جو رب کو قادر نہیں سمجھتا وہ کافر ہے۔

سر سید کا نظریہ:

بعض نام نہاد مسلمان بھی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کے قائل نہیں تھے جیسے سر سید احمد خان نیچری تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا بھی منکر تھا۔ رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نہیں مانتا تھا بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں موت کا قائل تھا۔
ہم یہ کہتے ہیں مرزا نے کوئی نئی بات نہیں نکالی۔

مرزا سے پہلے اس نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ اس نے تمام معجزات سے انکار کیا ہے تو مرزا نے بہت سی چیزیں سر سید سے لی ہیں۔

سر سید ہر اس چیز کا منکر ہے جو عقل کے خلاف ہو۔ جتنی چیز یا بات تمہاری عقل میں آجائے بس وہی ہے۔

اسکا معنی یہ ہے کہ: خدا کی کوئی قدرت نہیں۔ وہ محدود ہے۔ وہ نیچری تھا اور نیچر (فطرت) کا

چل تھا حالانکہ دن رات اس دنیا میں ایسے مشاہدے ہوتے رہتے ہیں جو فطرت سے ہٹ کر ہیں۔

جھوٹ آ خر جھوٹ ہے:

اب بعض حضرات کو بیٹھے بیٹھے یہ سو جھٹا ہے کہ نزول مسیح علیہ السلام پر دلائل کی کمی کی وجہ سے مرزا نے دعویٰ نبوت کیا۔

حالانکہ یہ بات غلط ہے۔

ختم نبوة کا عقیدہ تو دو ٹوک ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

لا نبی بعدي

میرے بعد کوئی نبی نہیں

لیکن اسکے باوجود جھوٹے نبی ہوئے ہیں۔ اسکا یہ معنی نہیں کہ ختم نبوة پر دلائل نہیں ہیں۔ ایک غدار و کذاب ”لا“ نامی شخص تھا۔ اسنے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور دلیل یہ دی کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

لا نبی بعدي

کہ میرے بعد ”لا“ نبی ہوگا۔ تو یہ حدیث میری نبوت کی دلیل ہے۔

اسی طرح حجاج نامی عورت نے بھی دعویٰ نبوت کیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیسے نبی بن گئی عورت تو کوئی نبی ہوئی نہیں ہے۔ اسنے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

خاتم النبیین لا نبی بعدي

اسکا مطلب یہ ہے کہ پہلے جو مرد نبی آئے تھے وہ اب ختم ہو گئے اب کوئی مرد نہیں ہوگا بلکہ عورتیں نبی ہوں گی۔ جو بھی باطل ہیں انہوں نے قرآن وحدیث سے کھینچا تافی کر کے اپنا اپنا مطلب تو بنالیا ہے۔ یہ سب باطل تاویلات اور جھوٹے سہارے ہیں۔ سچ بہر حال سچ ہوتا ہے۔ جھوٹ اور باطل کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل طلب کرنا کفر ہے:

اب آپ کو ایک لطیفہ سے قبل امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ سناتا ہوں۔ امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے جو حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ امام صاحب کا فتویٰ ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس سے دلیل اسلئے طلب کی ہے کہ اسے شک پڑا ہے۔ دو اور دو چار ہیں اب اگر کوئی کہے کہ دو اور دو پانچ ہیں تو دو اور دو پانچ کہنے والے سے کوئی دلیل طلب نہیں کریگا بلکہ اسے بے وقوف کہیں گے۔

امام صاحب فرماتے ہیں کہ اسے حضور ﷺ کی ختم نبوت پر شک پڑا ہے جب اس نے دلیل طلب کی ہے۔ لہذا وہ کافر ہو گیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت سے دلیل طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا علاج تلوار صدیقی ہے۔

میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے۔ بڑی تفصیل سے رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر گزارشات عرض کی ہیں اور مرزا نیوں کے چیدہ چیدہ اعتراضات کا تحقیقی طور پر جائزہ لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور اس پر استقامت کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

﴿حیات مسیح اور ”خسوف و کسوف“﴾

مناظرہ کی کامیابی کی مختصر تفصیل

عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم -
اذ قال الله يعيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك وعلى والدتك اذا
بدلتك بروح القدس وتكلم الناس في المهد و كهلاج و اذ علمتك
الكتب والحكمة والتوراة والا انجيل ج-

وقال النبي ﷺ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ينزل
عيسى ابن مريم الى الارض فيتزوج و يولد ويمكث خمسا واربعين
سنة ثم يموت فيدفن في قبر فاقوم انا و عيسى بن مريم في قبري
فاقوم (مشكوة شريف باب نزول عيسى فصل ثالث ص ۲۸۰)

صدق الله مولنا العلي العظيم

و صدق رسوله النبي الكريم

حضرات محترم!

چودھویں صدی میں آپ کے اس گاؤں میں حاضری ہوئی تھی۔ اب پندرہویں صدی ہے۔
زندگی کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ دواڑ حائی سال قبل میرا ایکسڈنٹ ہوا تھا۔ دوسری گاڑی کے پانچوں
آدمی مر گئے۔ ہم چاروں بچ گئے۔ میں شدید زخمی ہو گیا تھا۔ مرزائیوں نے بڑی خوشیاں کیں۔
مٹھائیاں تقسیم کیں، دیکھیں پکائیں۔ ربوہ کے سکولوں میں چھٹی ہو گئی کہ مولوی منظور مر گیا ہے۔
لیکن اللہ کو ابھی انکی خوشی منظور نہ تھی۔ اللہ نے دوبارہ زندگی دے دی۔ شاید اللہ نے ابھی کچھ
اور کام بھی لینا ہو۔

میں اپنی صحت یابی کے بعد دوسرے لندن گیا ہوں دوسرے سعودی عرب کا چکر لگا آیا ہوں۔
ایک دفعہ بنگلہ دیش سے ہوا آیا ہوں۔ ابھی حج سے پہلے اڑ حائی ماہ انگلینڈ رہ کے آیا ہوں۔ تاکہ
مرزا خاں کو بھی پتہ چل جائے کہ ابھی میں زندہ ہوں (الحمد للہ)

تو میں نے کہا کہ چلتے چلتے عنایت پور بھٹیاں کا بھی چکر لگا آؤں اسکی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ
ابھی چند روز قبل مرزائیوں اور مسلمانوں کے مابین مناظرہ ہوا ہے۔ الحمد للہ مناظرہ کے اچھے
اثرات ہوئے بعض کورب نے توفیق دی اور انہوں نے توبہ کر لی۔ اور مرزائیت کو خیر باد کہہ دیا۔
بابا محمد بخش کتنا خوش نصیب ہے کہ ۲۶ تاریخ کو توبہ کی۔ اور ۲۹ تاریخ کو فوت ہو گیا۔ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:

انما العبرة بالخواتم۔

انسان کا اعتبار خاتمہ کیساتھ ہے۔

آدمی ساری زندگی کفر کرتا ہے۔ آخر عمر میں اللہ ہدایت دے دیتا ہے۔ ایک آدمی ساری
زندگی نیکی کرتا رہتا ہے مرنے سے پہلے کوئی ایسی بات بنتی ہے کہ کفر کر کے مر جاتا ہے۔ اسی لئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کو دعا سکھلاتے تھے کہ:

”اے اللہ میرا خاتمہ اچھا ہو“

میں یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے مولانا غلام محمد صاحب سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں بھی حاضر ہو کر ان خوش نصیبوں کو مبارکباد دوں جن کو اللہ نے ہدایت عطا فرمائی۔

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے:

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے یہ نہ مولوی منظور چنیوٹی کے پاس ہے نہ مولوی غلام محمد (خطیب آف عنایت پور بھٹیاں) کے پاس ہے۔ حتیٰ کہ یہ تو حضور اکرمؐ کے قبضہ میں بھی نہ تھی۔ کہ جسکو چاہیں ہدایت دیں۔

اللہ نے چاہا تو بلال حبشی رضی اللہ عنہ و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جیسوں نے کلمہ پڑھ لیا اگر رب نے نہ چاہا تو حقیقی سچے ابولہب اور ابوطالب ہدایت سے محروم رہ گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو اسکی زندگی کے آخری لمحات میں کہا کہ میرے کان میں کلمہ پڑھ لے۔ تاکہ میں گواہی دے سکوں۔ وہ تیار بھی ہو گیا لیکن ابوجہل جیسوں نے کہا کہ ابوطالب!

”مرتے وقت یہ داغ نہ لگوانا“

کہ لوگ کیا کہیں گے کہ مرتے وقت ماں باپ کا دین چھوڑ گیا۔ ان کم بخت کے عار دلانے کی وجہ سے ابوطالب کلمہ نہ پڑھ سکا۔ تو معلوم ہوا کہ برادری کے طعنے بھی قبول ہدایت میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتے ہیں۔

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے چاہے مولوی غلام محمد کے ذریعے کسی کو دے دیں یا کسی اور کے ذریعے سے۔

حسن محمود عودہ کا قبول اسلام:

اس گنہگار کے ہاتھوں پر بڑے بڑے قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ افریقہ میں ہزاروں قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ وہاں ایک پوری جماعت مع انکے امام مسلمان ہو گئی۔ مرزا طاہر کا

سکرٹری حسن محمود عودہ لندن میں ہوتا ہے۔ جسکا دادا، نانا 1924ء میں مرزائی ہوئے تھے۔ یہ عرب تھے فلسطین کے رہنے والے جسکا پورا خاندان مرزائی ہے۔ اسنے تعلیم بھی قادیان جا کر حاصل کی اور شادی بھی وہیں پر کر لی پھر مرزا طاہر جب فرار ہو کر لندن پہنچا تو اسنے اسکو بلوایا اور اپنا سکرٹری بنایا پھر عربی میں ایک رسالہ ”التقویٰ“ نکالا۔ اس کو اس کا چیف ایڈیٹر بنایا۔ 1989ء میں کیم آکٹوبر کو اس گنہگار کے ہاتھوں وہ مسلمان ہو گیا۔

وجہ یہ تھی کہ میرے متعلق مرزا طاہر نے 1988ء میں ایک تقریر کی اور دعویٰ کیا کہ 15 ستمبر 1989ء سے پہلے منظور احمد چنیوٹی نے مرجانا ہے۔ اس پر مہابہ کی دعوت کا اثر پڑتا ہے۔ یہ خدا کی پکڑ میں آئیگا اور مرجائیگا۔

میں 13 اگست 1989ء کو لندن گیا واپس ہال لندن میں گستاخ رسول رشدی ملعون کینٹاف کانفرنس تھی۔ میں نے وہاں تقریر کی پھر جب میں اپنی قیام گاہ پر آیا۔ حسن محمود عودہ رابطہ کر کے ملاقات کیلئے آگیا۔ اس نے کہا کہ مرزائیت کے بارے شبہات کا تو میں پہلے ہی سے شکار ہوں۔ لیکن میں 15 ستمبر دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مرزا طاہر نے کہا ہے کہ پندرہ ستمبر تک منظور چنیوٹی نے مرجانا ہے اگر آپ اس تاریخ تک زندہ رہے تو میں آکر مسلمان ہو جاؤنگا۔ میں نے اسے کہا کہ پندرہ ستمبر تک مجھے موت نہیں آئیگی۔ موت کا علم تو رب کے پاس ہے۔ لیکن مرزائی جب میرے متعلق پیشگوئی کر دیں کہ اس نے فلاں تاریخ تک مرجانا ہے۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اب اس تاریخ تک میں نے مرنا نہیں۔ مجھے دوستوں نے کہا کہ ابھی پاکستان نہ جاؤ اکتوبر قریب ہے پھر آنا پڑیگا۔ میں نے کہا کہ نہیں میں پھر آؤنگا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں نے پندرہ ستمبر تک تو مرنا نہیں ہے۔ اگر مرزا بعد میں مرونگا۔ میں وہاں سے آگیا میں نے آکر اخبارات میں اعلان کر دیا کہ پندرہ ستمبر گزر گئی تو سولہ ستمبر کو میں لاہور کے ”ٹیلیٹی ہوٹل“ میں پریس کانفرنس کرونگا۔

”جنگ“ اخبار والوں نے خبر لگا دی کہ اگر مولانا پندرہ ستمبر تک زندہ رہے تو سولہ ستمبر کو پریس کانفرنس کریں گے۔ میں نے ”اگر“ ”مگر“ نہیں لگائی تھی۔ میں نے واضح کہا تھا کہ پندرہ ستمبر گزر گئی

تو میں سولہ ستمبر کو آکر پریس کانفرنس کرونگا۔ میں نے سولہ ستمبر کو جا کر پریس کانفرنس کی۔ اور زندہ رہا اور ابھی تک زندہ پھر رہا ہوں۔ پھر یکم اکتوبر کو ”لندن ویکیلے ہال“ میں ہماری ختم نبوت کانفرنس تھی۔ تو جب حسن محمود عودہ نے مجھے دیکھا تو وہ سٹیج پر آگیا۔ اور اسے آکر اعلان کر دیا کہ ”مرزا ایت جھوٹا مذہب ہے میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں“

اور میں توبہ کرتے ہوئے مسلمان ہوتا ہوں۔

نعرہ بکیر : اللہ اکبر

اسلام : زندہ باد

حضرات محترم!

میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہدایت اللہ کے پاس ہے۔ ہاں اگر کوئی ضد اور تعصب کو نکال کر حق کا تلاشی ہو کر بات سنے گا تو اللہ اسکے لئے بھی راستے، دروازے کھول دیتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے حق کی تحقیق کیلئے مناظرہ کرایا۔ اور سنا اور پھر انکا شرح صدر ہو گیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ نبی و مہدی تو دور کی بات یہ تو ایک سچا انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ انکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔

مرزا کا کردار مرزائیوں کیلئے موت ہے: (دو واقعے)

میں نے علاقہ کے دوسرے قادیانیوں کی خدمت میں بھی چند گزارشات پیش کرنی ہیں۔ باقی تو پانچ گھنٹے کا مناظرہ بڑا سبب مناظرہ ہے یہ تو ہمارے شاگرد عزیز مولوی غلام محمد صاحب نے کیا ہے۔ ہماری فکر تو مرزا طاہر کے والد مرزا محمود اور انکے رئیس المناظرین قاضی نذیر سے رہی ہے۔

میں حیران اور خوش بھی تھا کہ موضوع ”مرزا کی سیرت“ کیسے رکھ لیا گیا یہ تو انکے لئے موت ہے۔ ایک طرف زہر کا مٹکا رکھ دو وہ تو یہ پی جاتیئے لیکن مرزا صاحب کی سیرت پر بات نہیں کریئے۔

ہم معلوم مولوی غلام محمد نے کیسے منوالیا؟

پہلا واقعہ:

میں نے دو دفعہ انہیں پھنسیا ہے ایک دفعہ ”ڈاور“ (چناب نگر کا مضافاتی علاقہ) میں دو گھنٹے لگا کر یہ موضوع منوالیا مولانا لال حسین اختر بھی تھے۔ مناظرہ کا پہلا موضوع ختم نبوت تھا۔ میں نے کہا کہ ختم نبوت کے بعد مناظرہ مرزا کی سیرت پر ہوگا۔ جسکو تم مجدد، مہدی اور مسیح و نبی کہتے ہو۔ پہلے اسکو دیکھتے ہیں کہ کیا وہ ایک شریف انسان بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ اپنی تحریروں کی بھلائی۔

باتو اسے چپا کر رکھو تبلیغ نہ کرو۔ اگر تم نے جب دعوت دینی ہے کہ مہدی آگیا ہے مسیح آگیا ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسے دیکھیں، پرکھیں یا ایسے ہی آنکھیں بند کر کے مان لیں جیسے تم نے کوئی گائے، بھینس جانور لینا ہو تو پہلے اسکا دودھ دوہتے ہو۔ اسے دیکھتے ہو۔ کوئی گھوڑی لینی ہو تو اسکو پہلے دوڑا کر پھر لیتے ہو یا آنکھیں بند کر کے لیتے ہو؟ اسے مہدی و مسیح اور نبی ماننا ہے اسکو دیکھیں نہیں کہ اسکا بچپن کیسا تھا۔

اسکی جوانی کیسی تھی۔

اس میں کیا کرتا رہا؟

”ڈاور“ میں پھنسیا تو کہنے لگا کہ آج مناظرہ نہیں کرنا پندرہ دنوں کے بعد کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ پندرہ دنوں کی مہلت اس لئے مانگ رہا ہے کہ تو نے آنا نہیں۔ کہنے لگا نہیں۔ ہم نے ضرور آئے۔ میں نے کہا کہ میری پیش گوئی ہے کہ تم نے نہیں آتا۔ یہی بات بنی کہ اس دن ختم نبوت پر مناظرہ ہو گیا۔ دوسری تاریخ پر ہم کتا ہیں لے کر ڈاور پہنچ گئے ہم انتظار کرتے رہے قاضی نذیر تو کیا اس کا کوئی شاگرد یا بچہ تک کہنی بھی نہ آیا۔

دوسرا واقعہ:

ایک دفعہ میں نے اس سے مناظرہ کیا لالیانی میں۔ جو ضلع سرگودھا میں ایک گاؤں ہے۔ تین

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اشہدان لا الہ الا اللہ اشہدان لا الہ الا اللہ

اشہدان محمد رسول اللہ اشہدان محمد رسول اللہ

اوپر سے آوازیں آئیں کیونکہ کزور دل بھی ہوتے ہیں انہوں نے کہا اومولوی چنیوٹی!

کیوں گولی کھانا چاہتا ہے؟

کیوں اذان دے رہا ہے۔

میں نے ایک نسخی اذان مکمل کی۔ اذان کے بعد میں نے کہا کہ میں نے اذان دی ہے گولی کھانے کیلئے۔ اب جس نے نماز یا جماعت ادا کرنی ہو وہ آجائے۔ نماز یا جماعت ہو گئی الحمد للہ دس پندرہ مسلمان آگئے۔ اور پہلی نماز ظہر کی جماعت کیساتھ پڑھی۔ ہماری رپورٹ ہو گئی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایک رہائی تھا۔ اس نے میز کرسی لگا کر عدالت لگائی۔ مجھے بالالیا میرے ساتھ پانچ سات اور بھی چلے گئے۔ اس نے کہا کہ اذان کس نے دی ہے میں نے کہا کہ میں نے دی ہے۔

اس نے کہا کیوں دی ہے؟

میں کہا کہ:

اللہ کا حکم سمجھ کر دی ہے۔ کہ جب نماز کا وقت ہو تو اذان دو۔ یہ اسلامی ملک ہے۔ ہم مسلمان ہیں نماز کا وقت ہوا ہے میں نے اذان دے دی ہے اس نے کہا کہ تجھے پتہ نہیں ہے یہاں مارشل لاء ہے اور مارشل لاء کی خلاف ورزی کرنے والے کی پتہ ہے کہ کیا سزا ہے؟

تو میں نے کہا کہ:

جی گولی سزا ہے۔

تو اس نے کہا کہ:

تو نے کیوں اذان دی؟

میں نے کہا کہ:

گولی کھانے کیلئے دی ہے۔

اس واقعہ کی تصدیق کر لو ہمارے چنیوٹ میں بھی سالار نذر محمد وغیرہ زندہ موجود ہیں۔ جو میرے ساتھی تھے۔ اس نے میرا بیان لکھ لیا۔ اور کوٹھڑی میں مجھے بند کر دیا۔ اور کہا کہ رپورٹ اوپر جائیگی۔ اور آرڈر آ جائیگا۔

عصر کا وقت ہوا تو میں نے کوٹھڑی کے اندر بھی اذان شروع کر دی میں نے کہا کہ گولی تو لگنی ہے چاہے ایک اذان ہو یا دس اذانیں۔ اذان تو دیتا رہوں اور ہر نماز اذان کے ساتھ پڑھوں۔ مغرب اور عشاء کی اذانیں بھی دیں لیکن عشاء کے وقت میرے ساتھ کئی اور بھی اذانیں دینے لگے۔

صبح ہوئی تو ہر کوٹھڑی سے اللہ اکبر کی صدائیں آنے لگیں۔ جنہوں نے کبھی اذان دی بھی نہیں تھی وہ بھی اذان سیکھ کر اذان دینے لگے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں:

حضرات محترم!

اس وقت یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ ہمیں گولی نہیں لگنی۔ گولی لگنے کا یقین کر کے اذان دی تھی۔ گولی کی سزا سنکر اذان دی تھی۔

عنایت پور کے مرزا بھائی!

میں زندہ بیٹھا ہوں، مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ جیلوں کو کاٹ چکا ہوں۔ بھٹو کو میں نے دیوٹ اور بے غیرت خنزیر اعظم اور چنگیز کا بیٹا کہا۔ میری تقریریں نوٹ ہوئیں، مقدمے بنے، ہائیکورٹ گئے۔ چیف جسٹس اقبال نے یہ جملہ دیکھے سرخ لائیں لگی ہوئی تھیں۔

مجھے دیکر کہا کہ مولوی صاحب!

ان جملوں کو پڑھو لیکن دل میں پڑھنا زور سے نہیں تاکہ کوئی اور نہ سنے اور یہ بتلا کہ یہ جملہ تو سنے کہے ہیں یا نہیں؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ جملہ کہے ہیں۔ سناچ پر بھی کہے ہیں۔ اور تیری

عدالت میں بھی کہہ رہا ہوں۔

جیل گئے، بیڑیاں لگیں، ماریں پڑیں، تکلیفیں اٹھائیں۔ شہر شہید بہادر پور جس جیل میں ہے اور قید تنہائی کاٹ رہا ہے۔ ❶

مجھے بھی قید تنہائی میں رکھا گیا۔ اس کو تو بیڑیاں نہیں لگی ہوئیں۔ مجھ کو تو بیڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ جون جولائی کا مہینہ تھا پچھلے اور بلب کا کنکشن کاٹ دیا گیا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوتا ہے جب ایمان کی چنگاری ہو۔

تو مرزا طاہر کیلئے سزائے موت نہیں تھی۔ (اگرچہ وہ اسکا مستحق ہے) کتنی سزا تھی؟ تین سال قید۔ اگر وہ مذہب کو سچا سمجھتا تو اسکو چاہیے تھا کہ سب سے پہلے خود خلاف ورزی کر کے اپنے ایمان کا ثبوت دیتا۔ اب میں مرزائیوں کو کہا کرتا ہوں کہ جو تمہیں مشکلات کے وقت میں چھوڑ گیا۔ مصیبتوں میں ڈال گیا۔ اسکا فرض تھا کہ وہ تمہاری مدد کرتا۔ رہنما اور لیڈر کا فرض ہوتا ہے۔ کہ مشکل وقت میں اپنے کارکنوں کا ساتھ دے۔ وہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ گیا ہے۔ اب تمہیں کوئی مجبوری لگی ہوئی ہے۔ تم بھی چھوڑ دو۔ یا اسکو کہو کہ:

ادھر آؤ واپس پاکستان تمہارا ملک ہے۔

پاسپورٹ بھی تیرا پاکستانی ہے۔

یہاں تم نے اپنا مرکز بنایا ہوا ہے۔

آؤ چیننجوں کا مقابلہ کرو۔

مقدمات کا سامنا کرو۔

تمہاری دلیری کا پتہ چلے۔

جوانے بزدل اور بھگوڑے ہوں وہ اس قابل ہیں کہ آدمی انہیں لیڈر اور مذہبی رہنما مانے۔

❶ یہ بے نظیر بھنڈو حکومت کی بات ہے جب مسلم لیگ پر غائب شای کا نزول تھا

حضرات محترم!

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ رب نے جنہیں ہدایت دی ہے وہ خوش نصیب ہیں۔ ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ میں انہیں مبارکباد دینے کیلئے آیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا سوال و جواب انبیاء کرام سے قیامت کے دن:

میں آج آپ کے سامنے ایک انتہائی اہم اور ضروری مسئلہ بیان کرتا چاہتا ہوں۔

اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ قیامت میں جو باتیں کرنی ہیں وہ سورۃ مائدہ پارہ نمبر ۷ میں ابھی بتا دی ہیں۔ اب اگر کامل توجہ ہوگی تب تو مسئلہ سمجھ میں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (سورۃ مائدہ: ۱۰۹)

کہ جس دن اللہ سارے رسولوں کو اکٹھا کریگا۔ اللہ تعالیٰ ان سے سوال کریگا کہ میرا کلمہ توحید جو تم نے کر گئے تھے اس پر قوم نے کیا جواب دیا تھا۔

قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

سب نبی اس وقت کہیں گے کہ

اللہ ہمیں تو کوئی علم نہیں ہے تو ہی سارے غیب کو جاننے والا ہے۔

اسکے دو معنی ہیں یا تو اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے انبیاء بھول جائیں گے۔ ورنہ جو کچھ قوموں نے ایمان کو کہا (جھوٹا، مجنون، شاعر) انکا علم تو انکو ہے۔ لیکن قیامت کے ڈر کی وجہ سے وہ بھول جائیں گے۔ یا اس لئے کہ اللہ کے علم کے مقابلے میں نبیوں کے علم کا کوئی درجہ نہیں۔ چھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ وہ نبی بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے تقاضا نہیں کہیں گے کہ ہمیں علم ہے۔ بلکہ یہ کہیں گے اے اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جاننے والا ہے ہمیں اسکے مقابلے میں کیا پتہ ہے۔ کیا اسکو کوئی کہہ سکتا ہے۔ پیغمبروں نے جھوٹ بولا ہے۔

آج تک کسی نے کہا کہ:

قیامت کے دن سارے نبی جھوٹ بولیں گے۔۔۔۔۔ نہیں

اب عیسیٰ نے بھی رسولوں کی اس جماعت میں ہونا ہے یا نہیں۔ اگر عیسیٰ نے بھی انبیاء کی جماعت کیساتھ کہہ دیا تو کیا انکا زیادہ جرم ہو گیا۔ جب سب کہہ رہے ہیں ہمیں علم نہیں۔

اعتراض کا انداز:

مرزائی کہتے ہیں کہ تمہارے خیال کے مطابق جو عیسیٰ آئیں گے یہاں آکر دیکھیں گے کہ یہاں بہت سے فتنے ہیں۔ عیسائی خدا کو چھوڑ کر مریم کی پوجا کر رہے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ سے پوچھے گا۔ اور وہ جواب نفی میں دینگے تو جب عیسیٰ کو پتہ ہے کہ وہ بگڑ گئے ہیں۔ تو کیا پھر وہ جھوٹ بولیں گے؟

یہ مرزائیوں کا سوال ہے اور کہتے ہیں کہ:

مان لو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ کیونکہ اگر اس نے آنا ہے اور آکر یہ سب فتنے عیسائیوں کے گر جا گھر اور مریم کی پرستش دیکھنی ہے۔ تو پھر قیامت کو یہ کیوں کہے گا۔ کہ مجھے اسکا کوئی علم نہیں ہے۔

کیا جھوٹ بولیں گے۔

یہ مرزائیوں کا اعتراض ہے؟

اعتراض سمجھتے ہو (سمجھ گئے) اب جواب سمجھو

قادیانیوں کے اشکال کا جواب

جواب نمبر 1: جواب سنو

میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ مذکورہ بالا آیت

مباحثک لا علم لنا

جس سے مرزائی اعتراض کرتے ہیں۔ اس میں وہ جواب صرف عیسیٰ کا نہیں بلکہ ایک لاکھ

چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء کا ہے۔

سارے نبی کہیں گے کہ ہمیں علم نہیں۔ اگر سارے انبیاء کا کہنا جھوٹ نہیں ہے تو پھر عیسیٰ کا بھی کہنا جھوٹ نہیں ہے۔ یہ کہاں کا جرم بن گیا ہے۔ اتنا سوال تھا تمام انبیاء کرام سے پھر آگے دوڑو کہ ہیں جو عیسیٰ کے سوال و جواب کیساتھ بھرے پڑے ہیں۔

نکتہ:

یہاں ایک نکتہ ہے۔ ایک تو مشترکہ سوال ہوتا ہے۔ صرف انبیاء کرام سے پھر اگلا رکوع حضرت عیسیٰ کیساتھ سوالات سے بھر پڑا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ رب نے عیسیٰ سے اتنی طویل باتیں کیوں کرنی ہیں۔

اگر عیسیٰ بھی دوسرے انبیاء کی طرح آکر زندگی گزار کر زمین میں فوت ہو گیا ہے۔ کشمیر دفن ہو گیا ہے۔ تو پھر دوسرے انبیاء سے جدا ہو کر رب نے عیسیٰ سے ان باتوں کا ذکر کیوں کیا؟

رب نے عیسیٰ سے اتنی لمبی کلام کیوں کرنی ہے؟

بقول مرزائیوں کے جبکہ عیسیٰ تو اپنی زندگی گزار کر کشمیر میں دفن ہو گئے دوسرے انبیاء کی

طرح۔

بارگاہ ایزدی میں عیسیٰ کی طویل گفتگو کا راز:

میں کہتا ہوں کہ عیسیٰ دنیا میں دوبارہ آئیں گے دنیا میں اور کوئی نبی دوبارہ نہیں آیا۔ اس واسطے عیسیٰ کو علیحدہ کر کے یہ باتیں کہیں۔ اگر عیسیٰ بھی دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو گئے ہوتے اور دوبارہ نہ آتا ہوتا تو اللہ تعالیٰ دو رکوع الگ عیسیٰ کے ساتھ باتیں نہ کرتا۔

سوال:

میرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کے ساتھ الگ دو رکوع باتیں کیوں کی ہیں؟؟؟

کہ دوسرے انبیاء میں سے کوئی نبی اس دنیا پر دوبارہ نہیں آیا میں تو کہتا ہوں کہ عیسیٰ دوبارہ آئے۔ قوم بگڑی ہوئی دیکھی انکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کیا پھر یہودیوں کیساتھ جنگ کی وغیرہ۔ اس لئے رب نے عیسیٰ سے علیحدہ دور کو عباتیں کیں۔ ہمارے ہاں تو یہ وجہ ہے۔ عیسیٰ ابن مریم کہنے میں راز:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اذ قال اللہ یلعیسیٰ ابن مریم (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۶)

اور جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کہیں گے۔

اذ قال اللہ یلعیسیٰ ابن مریم

عیسیٰ کا قرآن میں جہاں بھی ذکر آیا ہے۔ عیسیٰ ابن مریم کا ہے۔ اب بتلاؤ کہ مریم عیسیٰ کی

ماں ہے یا باپ؟۔۔۔۔۔

قرآن کہتا ہے کہ کسی کو بلا نا ہو تو نسبت باپ کی طرف کرو۔ قرآن پاک میں آتا ہے

اَدْعُوْهُمْ لَا بِأَهَم

جیسے:

یوسف بن یعقوب

یعقوب بن اسحاق

اسحاق بن ابراہیم

ماں کی طرف نسبت نہ کرو باپ کی طرف کرو۔ اگر عیسیٰ کا واقعہ کوئی باپ تھا۔ یوسف نجار

وغیرہ جیسے مرزا کہتا ہے۔ تو پھر قرآن میں یوں بھی آ سکتا تھا۔ عیسیٰ ابن یوسف کیا خدا یوسف سے لڑا ہوا تھا۔ کہ جہاں بھی عیسیٰ کا ذکر ہوتا ہے عیسیٰ ابن مریم کہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ کا باپ کوئی نہیں تھا۔

اب نسبت ماں کی طرف کرنی پڑتی تھی۔ تو عیسیٰ کا باپ کوئی نہیں۔ اسلئے سارے قرآن میں

عیسیٰ کی نسبت ماں کی طرف ہے باپ کی طرف نہیں کیونکہ آپ کا باپ کوئی نہیں تھا۔ اگر باپ ہوتا تو رب ماں کی طرف کبھی بھی نسبت نہ کرتا۔

تو خدا تعالیٰ قیامت والے دن کہیگا۔

”اے عیسیٰ مریم کا بیٹا یا دکر میری نعمت جو میں نے تجھ پر کی اور تیری والدہ پر کی“

والدہ کا ذکر کیوں کیا؟

باپ سے ناراض تھا۔ اگر والد ہوتا تو خدا کہتا کہ میں نے تیری والدہ اور والد دونوں پر نعمت

کی۔

علیٰ والدیک کہتا

لیکن اللہ نے کیا کہا ہے۔ ورنہ اسکا ذکر بھی رب کرتا کہ

یاد کر احسان جو تیرے اوپر اور تیری والدہ کے اوپر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ والد نہیں

ہے۔ مرزا نے لکھا ہے کہ مریم کی معنی ہوئی تھی۔ یوسف نجار کیساتھ اور وہ معنی کے دوران دونوں

نکاح سے پہلے اکٹھے سیر پر جاتے تھے۔ اور اس دوران حضرت مریم کو حمل ہو گیا۔ (العیاذ باللہ)

اس حمل کی مجبوری کی وجہ سے جلدی نکاح کیا۔ (استغفر اللہ) ❶

مرزا بتاؤ!

خدا کا خوف کرو اور صرف اس عبارت پر ہی غور کرو۔ کہ یہ کتنا بڑا کفر ہے۔ مرزا کے سارے

کفر چھوڑ دو یہی سب سے بڑا کفر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی نرالی شان:

اسکے بعد رب الغلین نے فرمایا:

اِذْ يَدْعُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَ تَكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا

اے عیسیٰ! یاد کر اب اللہ تعالیٰ نے احسانات جنکو انے شروع کر دیے جب تو ماں کی گود میں

تھا تو میں نے جبرائیل بھیج کر تیری مدد کی۔ اور تو نے ماں کی گود میں باتیں کیں۔

تکلم الناس فی المهد و کھلہ

تو نے ماں کی گود میں باتیں کیں اور ”کھلہ“ اور پھر میں نے تجھے اوپر بلا لیا۔ اور دوبارہ دنیا میں بھیجا۔ پھر تیری ادھیڑ عمر ہوئی پھر بھی قوم سے باتوں کا موقع ملا۔ دو موقعوں کی گفتگو کے احسانات رب جنتا رہا ہے۔

ایک تو ماں کی گود میں۔ دوسرے اتنی مدت آسمانوں پر رہنے کے بعد دوبارہ آئے۔ اور ادھیڑ عمر میں باتیں کیں۔ یہ شان بھی کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ رب نے یہ دو احسان جتلائے۔

اگر عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ تو ادھیڑ عمر میں تو ہر کوئی باتیں کرتا ہے تو پھر زیادہ احسان کس چیز کا؟ تو پھر کیا عیسیٰ نہ یہ کہیں گے کہ ماں کی گود میں تو واقعہ میں نے باتیں کی تھیں۔ یہ تو تیرا احسان ماننا ہوں لیکن ادھیڑ عمر میں تو ہر کوئی بولتا ہے۔ یہ کونسا کوئی علیحدہ اور نالا احسان کیا ہے۔ جو جتار رہا ہے۔ اگر عیسیٰ نہیں زندگی گزار کر گئے ہیں اور فوت ہو گئے ہیں۔ آسمان پر نہیں گئے اور ایسے نہیں آتا۔ تو عیسیٰ کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ ماں کی گود میں باتیں کرنا تو احسان سمجھ میں آتا ہے لیکن ادھیڑ عمر میں باتیں کرنا کونسا احسان ہے یہ تو ہر کوئی کرتا ہے۔ احسان تو تب بنتا ہے۔ جب اتنی مدتوں کے بعد عیسیٰ آئیں اور پھر ادھیڑ عمر میں باتیں کریں۔

اسی آیت کے تحت مفسرین نے وہی معنی لکھا ہے جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد عیسیٰ کے نزول کے بعد عالم کبولت کی باتیں ہیں۔ ❶

مرزا کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں کونسی باتیں کیں:

مرزا قادیانی بھی مانتا ہے اور اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھتا ہے کہ:

عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کیں تھیں لیکن میرے بیٹے مبارک احمد نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔

دوسری بیوی سے

مرزا کے چار بیٹے ہیں۔

(۱) بشیر الدین محمود

(۲) شریف احمد

(۳) بشیر احمد ایم۔ اے

اور اسکا چھوٹا بھائی

(۴) مبارک احمد

یہ مرزا کا چوتھا بیٹا ہے۔

(۱) مرزا کہتا ہے کہ عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کیں۔ لیکن میرے بیٹے نے ماں کے

پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔ وہ باتیں کیا تھیں؟

باہر آنے سے پہلے کی ہوگی۔ شاید مرزا نے وائرلیس لگائی ہو اور وہ سن رہا ہو وہ باتیں سناؤ۔

میں اب مرزائیوں سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ بتلاؤ کہ وہ باتیں کیا تھیں۔ کیا میں پوچھنے کا حق رکھتا

ہوں۔ کیونکہ عیسیٰ نے جو باتیں ماں کی گود میں کی تھی وہ رب نے قرآن میں بتلائی ہیں وہ قرآن

میں موجود ہیں۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے

پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ ❶

آیت: اِنَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ اَتٰنٰی الْکِتَابَ وَ جَعَلْنٰی نَبِیًّا (مریم ۳۰)

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

تو رب نے ماں کی گود میں کی ہوئی عیسیٰ کی کلام کو بیان فرمایا۔ مرزا نے کیوں لکھا ہے۔ کہ

اسلئے کہ عیسیٰ کا معجزہ ماں کی گود میں باتیں کرنا تھا تو اس نے کہا میرے بیٹے کا معجزہ دیکھو کہ ماں

کے پیٹ میں باتیں کر رہا ہے۔

ہمارا حق ہے کہ ہم وہ باتیں پوچھیں ورنہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جھوٹ ہے۔ قیامت تک وہ باتیں نہیں بتلا سکتے۔ اسکی کبھی ہوئی ہوں تو بتلائیں؟ پیٹ میں فون تھا۔ کوئی وائر لیس لگی ہوئی تھی۔ جس سے وہ (مرزا) سن رہا تھا۔ عیسیٰ نے ایک دفعہ باتیں کیں۔ اس نے دو دفعہ کیں۔ عیسیٰ کی باتیں ہم سے سنو! اپنے صاحبزادے کی ہمیں سناؤ پرانے لوگوں کو یاد ہوگا۔ کہ یحییٰ خان کا زمانہ تھا۔ ایک انڈونیشیا کی عورت تھی۔ ”زہرا فونٹا“ وہ کہتی تھی۔ کہ بچہ میرا پیٹ میں باتیں کرتا ہے۔ وہ یہاں پاکستان کے صدر (یحییٰ) سے ملاقات کیلئے آئی۔ وہ اسلام آباد گئی۔ صدر سے ملاقات ہوئی وہ بڑا خوش ہوا اس نے انعام دیا۔ لیکن اسلام آباد کے ڈاکٹر اسکے پیچھے پڑ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسکا بچہ چیک کرنا ہے۔ ہم بھی باتیں سنیں اب وہ پریشان ہوئی لیکن ڈاکٹروں نے اسے مجبور کر دیا۔ جب تحقیق کے بعد دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس نے ایک چھوٹی سی ٹیپ ریکارڈ رکھی ہوئی تھی۔

زہرا فونٹا کا بھانڈا تو ہمارے ڈاکٹروں نے پھوڑ دیا۔ اب چنیونی مرزا کے بیٹے کی باتوں کا بھانڈا پھوڑنا چاہتا ہے۔ مجھے وہ باتیں بتلاؤ کچھ سمجھ آئی۔ اب آگے سنو۔

الکتاب والحکمة سے مراد قرآن ہے

﴿اعتراض کا جواب﴾

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِذْ عَلَّمْنَاكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ (مائدہ ۷۳)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے احسانات جتلا رہے ہیں۔ اے عیسیٰ یاد کر جب میں نے تجھے الکتاب والحکمة اور تورات وانجیل پڑھائی۔

الکتاب والحکمة جہاں اکٹھے ہو جائیں وہاں قرآن مراد ہوتا ہے۔ اللہ جب عیسیٰ کو دوبارہ بھیجے گا۔ تو خود قرآن پڑھا کر بھیجے گا۔

مرزائی سوال کرتے ہیں۔ کہ جب عیسیٰ گئے تھے۔ اس وقت قرآن تو آیا نہیں تھا۔ اور جب

نازل ہوئے تو پھر کیا کسی مولوی سے قرآن پڑھیں گے؟
اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ دجال سوال کریں گے اللہ تعالیٰ نے پہلے جواب دے دیا۔ کہ میں عیسیٰ کو خود قرآن پڑھا کر بھیجوں گا۔

اللہ تعالیٰ عیسیٰ کو معجزات کا احسان جتلائیں گے:

اب آگے سنو!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی لمبی پیاری باتیں کیوں کر رہے ہیں۔

دوسروں سے صرف ایک سوال اور عیسیٰ علیہ السلام سے اتنے سوالات!

اصل میں دوسرے نبی آئے نہیں۔ اور حضرت عیسیٰ دوبارہ آئے ہیں۔

فرمایا:

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ

کہ یاد کر جب تو مٹی کے پرندے بناتا تھا

فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي

پھر وہ پرندے میرے حکم سے اڑنے لگ جاتے تھے۔

میں نے تجھے دوسرا معجزہ دیا تھا کہ تو مادرزاد اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتا تھا تو میرے حکم سے وہ اندھے بینا ہو جاتے۔

وَتَنْبِئُكَ الْأَكْثَمُ وَالْأَبْهَصَ بِإِذْنِي

اور کورہوں۔۔۔۔۔ ان پر تو ہاتھ پھیرتا ہے تو انکا کوڑھ صبح ہو جاتا ہے۔ اور تو قبر پر کھڑے ہو کر مردے کو کہتا:

قُمْ يَا ذَنْ اللَّه

تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جاتا تھا۔

یہ معجزے رب نے دیئے ہیں اور قرآن میں بتائے ہیں۔

مرزا قادیانی کا عیسیٰ کے تمام معجزات سے انکار:

اب مرزا کی سنو!

کہ عیسائیوں نے عیسیٰ کے بہت سے معجزے ذکر کئے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (العیاذ باللہ) ❶

۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا یہ معجزات عیسیٰ قرآن نے بتائے ہیں یا عیسائیوں نے؟۔۔۔ قرآن نے

۲) دوسری بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا یہ صاف صاف قرآن کا انکار ہے یا نہیں؟۔۔۔ انکار ہے

حضرت عیسیٰ کی شان میں مرزا کی گستاخیاں:

قرآن معجزے بتاتا ہے یا نہیں (بتلاتا ہے) مرزا کہتا ہے کہ عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ بعض اوقات مرزا کی کہتے ہیں کہ:

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو باتیں لکھی ہیں۔ وہ عیسائیوں کے جواب میں الزما لکھی ہیں۔ یہاں تو کہتا ہے عیسائی معجزات ماننے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اگر یہی ہوتا تو بھی کفر ہوتا۔ آگے کہتا ہے کہ

اس دن سے کہ جب آپ نے معجزہ مانگئے والوں کو گندی گالیاں دیں اور حرام کی اولاد پھر دیا اسی دن سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ یعنی جب لوگوں نے عیسیٰ سے معجزے مانگے تو آپ نے انہیں تنگی گالیاں دیں۔

یہ خود بے ایمان، جیسے گالیاں دیتا تھا ایسا ہی الزام انبیاء پر لگایا۔ اور کہا کہ آپ نے انکو حرام کار کہا اس دن سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور یہ نہ چاہا آپ سے معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد دیں پھر ہیں۔ انہوں نے معجزہ مانگنا چھوڑ دیا۔

آگے چلکر لکھتا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کو وغیرہ اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا مگر آپ کی بد قسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہو گئے۔

اس سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اس تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے۔

آپ کے ہاتھ میں سوائے مکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (استغفر اللہ) ❶

کہا کہ خدا کا نبی مکرو فریب والا ہوتا ہے۔

مرزا کی تحریر اور ایمان بالقرآن:

اے میرے ساتھیو! میں نے آپ کے سامنے اس رکوع کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔ آپ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا قرآن کھولیں۔ دوسری طرف مرزا کی کتابیں کھول لیں اور گھر بیٹھ کر فیصلہ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

”عیسیٰ نے ماں کی گود میں بھی باتیں کیں اور بڑھاپے میں بھی“

اور فرمایا کہ:

”عیسیٰ کو تورات اور انجیل میں نے پڑھائی اور معجزات بھی دیئے۔ مرزا ان سب کا

انکار کرتا ہے۔ تو کیا قرآن کا انکار ہے یا نہیں۔ (انکار ہے)“

عیسیٰ کی ذات اقدس پر مرزا کے الزامات:

اور کہتا ہے کہ آپ کی تین دایاں، تانیاں زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جسکے خون سے آپ کا وجود بنا۔ اور آپ کا بچہ یوں سے میلان اور محبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو۔ ①

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

بکھریاں تیل لگاتی تھیں۔ ②

آپ کو ایک اور جواب بھی دیتا ہوں مرزا کی کتاب دافع البلاء میں ہے۔

حوالہ نوٹ کرو:

مسح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یہی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحش عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ کا نام حضور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام رکھنے سے مانع تھے۔ ③ کیا ایسا شخص مہدی، مجدد، عالم یا مسلمان ہو سکتا ہے یا کفار کا ایجنٹ سپہ سالار ہے۔

دوسرا مسئلہ:

خسوف و کسوف کی وضاحت:

ایک چیز بیان کر کے ختم کرتا ہوں۔ اس پر میں نے ایک رسالہ بھی لکھ دیا ہے وہ ہے ”خسوف و کسوف“ مرزائی مخالف دینے کیلئے ایک بات کہتے ہیں۔ یعنی جھوٹ بولتے ہیں۔ ایک بڑا جھوٹ جو مرزا نے خود بولا ہے۔ مرزائی آجکل اسکو بڑا اچھا حال رہے ہیں۔ چناب نگر سے تین رسالے

① ضمیمہ انجام آختم ص ۷۷ رخ ص ۲۹۱ حاشیہ جلد ۱۱

② ملفوظات احمدیہ حصہ ششم ص ۳۷۳ مرتبہ محمد منظور الہی صاحب

③ مقدمہ دافع البلاء ص ۴۴ روحانی خزائن ص ۲۲۰ جلد ۱۸

نکلے ہیں ایک رسالے کا مستقل نمبر 100 صفحہ کا نکلا ہے میں اندن گیا وہاں سے ایک ”انٹرنیشنل الفضل“ نکلتا ہے۔ اس میں چار صفحات کا ایک مضمون چھپا ہوا ہے۔ مرزا نجس (ظاہر) میں اسکو نجس کہتا ہوں جیسے مرزا قادیانی نے مولنا سعد اللہ کو نجس کہا تھا۔ تاکہ تمہیں پتہ چل جائے کہ اگر ظاہر کو نجس کہنا غلط ہے تو سعد کو نجس کہنا بھی غلط ہے۔ میں نے وہاں بھی ایک تقریر کی ہے تو اس میں مرزا قادیانی کے کذب کی ایک دلیل بتائی ہے۔

”خسوف و کسوف“ کے ذریعہ صداقت مرزا پر استدلال:

یہ کہتے ہیں سب نشانی چھوڑ دو۔ آسمان نے گواہی دی جو مرزا کی صداقت کی دلیل ہے وہ کیسے؟

مرزائی کہتے ہیں کہ:

نبی پاک کی حدیث ہے کہ امام مہدی کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا۔

تنكسف القمر لا ول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف

مند۔

یہ مہدی کی نشانی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے زمانے میں رمضان کے اندر چاند اور سورج کو دو مرتبہ گرہن لگا ہے۔ یہ آسمان کی گواہی ہے۔ اس لئے چاہے کوئی اور نشانی ہے یا نہیں یہ نشانی تو ہے لہذا یہ سچا مہدی ہے۔ مرزا بھی کہتا ہے کہ حدیث سند کے اعتبار سے چاہے کمزور ہو یا قوی۔ لیکن سورج گرہن میرے زمانے میں لگا ہے۔ میں مہدی موجود ہوں اس لئے یہ نشانی تو ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صرف چاند گرہن لگا ہے۔ میرے لئے چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں لگے ہیں۔

یہ مرزائی حدیث پیش کرتے ہیں۔

مرزائیوں کے دجل کے جوابات

ایسی حقیقت سنو ویسے تو ہمارے بزرگوں نے صرف اسی حدیث پر سونف کی ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ہے۔ دوسری شہادت آسمانی میں نے بھی اس پر چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جو آپ کو ہمارے ادارہ سے مل سکتا ہے۔ میں نے آپ کو تین باتیں بتلائی ہیں۔ انکو پلے باندھ لو۔

جواب نمبر 1:

پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزائی کہتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ دنیا کی کسی کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔ میرا چیلنج ہے کہ:

جو مرزائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ثابت کر دے۔ قال رسول اللہ علیہ وسلم سے یہ عبارت پیش کر دے۔ تو دس ہزار روپیہ انعام نقد دوں گا۔ اور مذہب مرزائی قبول کر لوں گا۔ اگر نہیں دکھلا سکتے۔ تو پھر اس مذہب پر لعنت بھیج کر سچا مذہب اختیار کر لو ابھی جو ماہنامہ انصار اللہ نے نمبر شائع کیا ہے۔ اس میں چالیس مرتبہ لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضور نے فرمایا میں نے وہاں نشان بھی لگا دیے ہیں۔

مرزائیو!

میرا رسالہ بھی چھپ چکا ہے۔ چناب نگر (ربوہ) بھی قریب ہے۔ مجھے حضور کی حدیث دکھلا دو۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ مہدی کے زمانہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔

تو میرا اعلان ہے کہ میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گا۔ اور آپ کے مذہب کو قبول کر دوں گا۔

نعرہ بکیر : اللہ اکبر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی یہ نہیں فرمایا۔ اگر کوئی مرزائی کہے تو اسکو گردن سے

پکڑ لو۔ کہ اگر تو حلالی ہے تو حدیث دکھلا اور دس ہزار کا انعام بھی لے۔

جیسے میں نے تمہارے بھائی کو پکڑا تھا۔ اس نے حوالہ مانگا۔ کہ یہ حوالہ دکھلا۔ میں مرزا پر لعنت بھیجوں گا۔ میں نے اسے کہا کہ تیرے مرزا بشیر الدین نے اپنی کتاب آئینہ صداقت میں لکھا ہے۔ کہ وہ تمام مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے ان کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ سب کا فر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ حوالہ دکھلا دو۔ میں مرزائیت چھوڑ دوں گا۔

پتہ نہیں اس نے مرزائیت چھوڑی ہے یا نہیں۔ لیکن میں نے اسکا گریبان پکڑ لیا۔ تمہیں بھی اگر کوئی کہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے اسکا گریبان پکڑ لو۔ اور کہو کہ دکھلا حدیث دس ہزار انعام بھی لوقیامت تک نہیں دکھلا سکتے۔

۲ امام کا قول حدیث نہیں ہوتا:

دوسری بات یہ ہے کہ یہ امام محمد باقر کا قول ہے۔ اماموں کے اپنے قول ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے ہیں جیسے امام ابوحنیفہ کا قول، مالک، امام شافعی، ابن حنبل تو کیا جو امام کا قول ہو وہ نبی کی حدیث بن جاتی ہے۔ (نہیں)

یہ دارقطنی کی روایت ہے۔ امام محمد باقر کا قول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے۔ امام محمد باقر زین العابدین کے بیٹے ہیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی۔ تو اس وقت حضرت حسن و حسین پانچ چھ برس کے تھے۔ اور اسکے بعد پیدا ہوئے زین العابدین۔ اسکے بیٹے ہوئے ہیں امام محمد باقر تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کیسے ہوگی؟

امام کا قول نبی کی حدیث نہیں ہوا کرتا۔ عام طور پر لوگ پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ جب وہ پڑھیں کہ یہ نبی کی حدیث ہے تو کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ معلوم یہی ہوا کہ یہ قول ہے اور امام کا قول حدیث نہیں ہوتا۔

سند کے لحاظ سے یہ قول ضعیف ہے:

امام باقر کا قول ہو یا حدیث ہو تو راوی یا سند دیکھنے پڑتے ہیں یا نہیں؟ (دیکھنے پڑتے ہیں) امام باقر کا یہ قول سند کے اعتبار سے انتہائی ساقط اور مردود ہے۔ قول یہ ہے:

عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدينا آيتين
لم تكونا منذ خلق الله السموات والارض تنكسف القمر لا ول ليلة
من رمضان و تنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق
الله السموات والارض ❶

اس عبارت میں پہلا راوی عمر بن شمر ہے جس کے متعلق میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۶۲ میں
لکھا ہے:

ليس بشي، زائع، كذاب، رافضي، يشتم الصحابة ويروى
الموضوعات عن الثقات منكر الحديث، لا يكتف حدیثه متروك
الحديث

علامہ شمس الدین ذہبی امام فن رجال کے ان نو جملوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ راوی ہر
گز قابل اعتبار نہیں ہے۔

دوسرا راوی جابر ہے اس نام کے بہت سے راوی ہیں یہاں کونسا جابر مراد ہے کسی کو کچھ پتہ
نہیں یہ ایک مجہول آدمی ہے ہاں انہیں میں سے ایک جابر جعفی ہے جس کے متعلق امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مجھے جس قدر جھوٹے لوگ ملے ہیں جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا میں نے
کسی کو نہیں دیکھا۔ یہی حال تیسرے راوی کا ہے محمد بن علی نام کے بہت سے راوی ہیں اس کی کوئی
دلیل نہیں اس محمد سے محمد باقر ہی مراد ہوں کیونکہ عمرو بن شمر عادت تھی کہ ثقہ راویوں کی جانب سے
موضوع روایت منسوب کر کے نقل کیا کرتا تھا۔۔۔۔۔ اب بتائیے جس روایت کی سند کا یہ حال ہو

وہ کیسے قابل حجت ہو سکتی ہے؟

مرزا امام باقر کے قول کی مطابقت بھی جھوٹا ہے:

تیسری بات یہ ہے کہ امام محمد باقر نے کہا ہے کہ جب سے آسمان وزمین بنا ہے تب سے ایسے
نشان نہیں ہیں۔ مہدی کے زمانے میں پہلی رمضان کو چاند گرہن لگے گا۔ اور رمضان کے نصف
میں سورج گرہن لگے گا۔ امام باقر نے نشانی کیسے بتائی۔ دوبارہ غور کر لو۔ کہ چاند گرہن رمضان
کی پہلی کو اور سورج گرہن رمضان کی پندرہویں کو۔

اب دیکھو کہ مرزا کے زمانے میں گرہن کیسے لگا۔ مرزا کے زمانے میں رمضان کی ۱۳ کو لگا ہے
چاند گرہن اور ۲۸ کو لگا ہے سورج گرہن ان دو تاریخوں میں اب خود فیصلہ کر لیجئے کہ مرزا قادیانی
امام باقر کی نشانی کے مطابق بھی سچا ہے یا جھوٹا؟۔۔۔۔۔ جھوٹا

مہدی کے زمانے میں چاند گرہن پہلی رمضان کو اور سورج گرہن رمضان کی ۱۵ کو لگے گا۔
جبکہ یہ لگا ہے چاند گرہن رمضان کی ۱۳ کو اور سورج گرہن لگا ہے ۲۸ کو۔

تو امام باقر کے قول کے کی مطابقت بھی یہ جھوٹا ہوا۔ جھوٹا ہوا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہوا ہے

مرزائیوں کی تاویل:

اب مرزا نے تاویل کی ہے اور یہ تاویلوں کے بادشاہ یہ ہوتے ہیں۔ تاویل سے پہلے ایک
حکایت سن لیں۔ یہ مولانا لال حسین اختر حکایت سنایا کرتے تھے۔ مرزائیوں کی تاویل کے بارے
میں کہ یہ کیسے تاویل کرتے ہیں۔ حکایت یوں ہے کہ ایک مالدار آدمی تھا وہ مرگیا اس کا ایک اکلوتا
بیٹا تھا اور خوبصورت بھی بہت تھا۔ ساتھ ساتھ مالدار بھی تھا۔ تو مالداروں سے شادی کی عورتوں کو
بڑی خواہش ہوتی ہے۔ تاکہ ان سے مال کھینچیں۔ ایک کنجری اور بازاری عورت نے اسکی
طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ پیغام لے جانے والے نے اس کنجری کی بڑی تعریف کی۔ کہا کہ بس وہ
تو جنت کی عورت ہے۔ وہ تجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ تو کنجری عورت ہے میں تو
شادی نہیں کرتا۔ آخر جب پانچ دس دس آدمی اس کے پیغام لے کر آئے تو مسلسل پیغام رسانی کی وجہ

سے وہ تیار ہو گیا۔ نکاح ہو گیا۔ رخصتی بھی ہو گئی۔ پہلی رات جب اسٹپے ہوئے تو کجھری کو اپنے کمرے
تو توں کا علم تھا تو اسے انکی ذہن سازی کرنا شروع کر دی۔ کہ دیکھ رب نے تیری اور میری رو میں
ملائی تھی۔ لیکن لوگوں کو بڑا دکھ اور غم ہے۔ کہ شادی کیوں ہوئی ہے؟ اب لوگ میرے پاس آکر
تیری شکایت کریں گے اور تیرے پاس جا کر میری شکایت کریں گے کہ یہ ایسی ہے ایسی۔ جب میرے
پاس کوئی تیری شکایت لیکر آئے گا۔ تو میں سمجھ جاؤں گا کہ وہ تیرا حاسد ہے۔ اور جب تیرے پاس
آکر میری شکایت کریگا تو سمجھنا کہ یہ میرا حاسد ہے۔ وہ چاہتا ہوگا کہ اس عورت سے میری شادی
ہونی چاہیے تھی۔ تو کیا مقصد لگا کہ تو نے میری شکایت اور گلہ کا اعتبار نہیں کرنا۔ جو تیرے پاس
آکر کہے اور میں نے تیرے گلہ کا اعتبار نہیں کرنا جو کوئی میرے پاس آکر کریگا۔ معاہدہ ہو گیا۔
جب عورت نے خاوند کو اس بات پر پکا کر لیا تو پھر جب دوستوں کو پتا چلا تو انہوں نے لعن طعن کی
اور کہا کہ تجھے کجھری کے علاوہ شادی کے لئے اور کوئی جگہ نہ تھی۔ وہ کہتا کہ اچھا کیا! تمہارا ارادہ تھا
کہ ہمیں مل جاتی۔ مجھے کیوں ملی ہے۔ دن گزر رہے تھے تین ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو گیا۔ اب اس کے
دوست آئے انہوں نے کہا کہ اب دیکھ۔ یہ کیا ہو گیا۔ ہم نہیں کہتے تھے کہ یہ کجھری ہے تو نہیں ماننا
تھا۔ وہ گھر گیا مغوم پریشان، بیوی نے کہا کہ خدا نے چاند جیسا بچہ دیا ہے۔ تجھے خوشی ہونی تھی۔
تو پریشان ہے۔ جیسے کوئی فوت ہو گیا ہو۔ اس نے کہا کہ تیری بربادی ہوا اب تک تو میں نالتا رہا۔
لیکن ہماری شادی کے صرف تین ماہ بعد یہ بچہ کیسے پیدا ہو گیا؟

اس نے کہا کہ مجھے یہی خطرہ تھا۔ کہ تو نے آدمیوں کی باتوں میں آ جانا ہے۔ اور تیری عقل
خراب ہو جاتی ہے۔

چاند جیسا بیٹا تو دیکھ! اسے کہا کہ میں نے پہلے نہیں کہا تھا کہ حاسدوں نے دماغ خراب کرنا
ہے۔ تو انکی باتوں میں آ گیا ہے۔

سن! تیری شادی کو کتنا عرصہ ہوا؟ کہا تین ماہ

پھر اس نے کہا کہ میری شادی کو کتنا عرصہ ہوا۔ اسے کہا تین ماہ کہا پھر یہ کتنے ماہ ہو گئے؟
خاوند نے کہا کہ چھ ماہ ہو گئے۔ اس نے کہا کہ یہ بچہ کتنے ماہ بعد پیدا ہوا؟ اس نے کہا تین ماہ بعد۔

تو اس نے کہاں کہ یہ کل کتنے ماہ ہو گئے تو اس نے جواب دیا نو ماہ ہو گئے۔

(سب مجمع ہنس پڑا)

اس عورت نے کہا کہ لوگ ایسے ہی حسد کرتے ہیں یہ تو بالکل پورے نو ماہ کا حلالی لڑکا ہے۔
لوگ خواہ مخواہ تیرا دماغ خراب کر رہے ہیں یہ سب تیرے حاسد ہیں۔

اس چالاک عورت نے حرامی لڑکے کو حلالی بنایا تھا مرزا کی بھی ایسے حلالی بننے ہیں۔
مذکورہ بالا قول کی قادیانی تاویل:

اب مرزا کی دلیل سنو!

امام باقر کے قول کی مطابق چاند گرہن کب لگے گا۔ (رمضان کی پہلی تاریخ کو) سورج گرہن
کب لگے گا۔ (رمضان کی ۱۵ کو) لیکن مرزا کے دور میں رمضان کی تیرہ کو چاند گرہن اور رمضان
کی انھائیس کو سورج گرہن لگا تو مرزا نے کہا کہ قانون قدرت یہ ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ تیرہ،
چودہ، پندرہ تاریخ کو لگتا ہے۔ اور سورج گرہن چاند کی ۲۸، ۲۹، ۳۰ تاریخ کو لگتا ہے یہ قانون
قدرت ہے۔

تو اب مرزا نے کہا کہ امام باقر نے جو کہا کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔ اس
سے مراد رمضان کی تیرہ تاریخ ہے کیونکہ چاند گرہن لگنے کی پہلی تاریخ تیرہ ہے اور جو انہوں نے کہا
ہے کہ رمضان کے نصف میں سورج گرہن لگے گا۔ اس سے مراد ۲۸ رمضان ہے کیونکہ
۲۹، ۲۸، ۲۷ تاریخ میں درمیان والی تاریخ مراد ہے۔ اسطریقے سے تاویل کر کے جان چھڑائی۔

مرزا کی تاویل کے جوابات

جواب نمبر ۱:

میں نے آپ کو دو باتیں بتلائی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ امام باقر نے جو کہا تھا۔ کہ جو مہدی
کی نشانی والا گرہن ہوگا۔ وہ ایسا ہوگا کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں ایسا کبھی نہیں لگا ہوگا۔ وہ
حب ہی درست ہو سکتا ہے۔ کہ یکم سے یکم رمضان مراد ہو کیونکہ جب سے چاند بنا ہے مہینہ کی یکم کو

کبھی بھی چاند گرہن نہیں لگا۔ اور سورج گرہن مہدی کے زمانہ میں نصف رمضان یعنی ۱۵ تاریخ کو لگے گا۔ کیونکہ جب سے سورج بنا ہے ۱۵ تاریخ کو کبھی بھی نہیں لگا۔

جواب نمبر 2:

تیرہ اور اٹھائیس رمضان کو گرہن مرزا سے پہلے بھی ہزار مرتبہ لگا ہے۔ اور اسکے بعد بھی لگا ہے۔ تو پھر یہ نشان کیسے بن گیا۔ ہاں جب سے زمین و آسمان بنے ہیں یکم رمضان کو چاند گرہن نہیں لگا اور ۱۵ رمضان کو سورج گرہن نہیں لگا۔

اگر ان معمول کی راتوں میں لگتا ہوتا تو پھر امام باقرؑ نے یہ کیوں کہا کہ جب سے زمین و آسمان بنا ہے ان راتوں میں کبھی بھی نہیں لگا۔ دو دفعہ کہا ہے کہ جب سے یہ کائنات بنی ہے اس جیسا یعنی نشانی مہدی جیسا گرہن نہیں لگا۔

اب جیسا گرہن مرزا کے زمانے میں لگا ایسا گرہن تو مرزا سے پہلے بھی ہزار ہا مرتبہ لگا ہے۔ صرف مرزا سے ۳۵ برس پہلے چار مرتبہ لگا ہے۔ مرزا نے کہا کہ اس زمانے گرہن تو لگا ہے۔ لیکن اس زمانے مہدی کا دعویٰ ارا تو کوئی نہیں تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ

یہ گرہن بھی لگے اور مہدی کا دعویٰ ارا بھی ہو تو میں نے اپنے رسالہ میں یہ بھی ثابت کیا ہے اور آپ کو بھی بتا تا ہوں کہ چار دعویٰ ارا مرزا سے پہلے گزرے ہیں۔ اور گرہن بھی لگا ہے اور رمضان کی انہی تیرہ اور ۲۸ تاریخ کو لگا ہے اور دعویٰ ارا بھی موجود تھے تو یہ نشان کیسے بنا۔

قول باقر سچا ہو تو بھی مرزا جھوٹا:

اگر امام باقرؑ کے اس قول کو بھی دیکھیں تو پھر بھی مرزا جھوٹا ہے۔ ایک منٹ کیلئے مان لیں کہ واقعہ یہ گرہن مہدی کی علامت ہو گا تو پھر امام باقرؑ کا تو یہ قول ہے کہ:

پھر ایسا گرہن جواب تک نہ لگا ہو اور چاند گرہن پھر رمضان کی ایک تاریخ کو ہو اور سورج گرہن پھر رمضان کی ۱۵ تاریخ کو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے رمضان کی پہلی رات کہا تھا۔ نہ کہ گرہن کی پہلی رات۔ تیرہ رمضان کو کوئی ہے جو کہ یہ پہلی رات ہے۔ اور ۲۸ رمضان کو

کوئی نصف رمضان کہتا ہو۔۔ ان میں فرق ہے یا نہیں؟۔۔ فرق ہے۔ دوسری بات ۲۷، ۲۸، ۲۹ میں سے ۲۸ پر انکا درمیانہ ہے نصف نہیں ہے۔ امام باقرؑ نے تو نصف کہا تھا۔ درمیانہ نہیں کہا تھا۔ پھر اس جیسا گرہن تو ہزار مرتبہ لگا ہے اور مہدی کے دعویٰ ارا بھی موجود ہیں اور پھر اسکا نشان کیسے بنا؟

تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

اگر یہ قول مان لیں تو اول اسکی کوئی سند نہیں۔ دوم یہ نبی کی حدیث نہیں ہے امام باقرؑ کا قول ہے قیامت تک اسے حدیث کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ امام باقرؑ نے کہا ہے آخر وہ خود تو نہیں کہہ سکتے آخر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے بغیر کیسے اپنے پاس سے کہہ سکتے ہیں۔ آخر انہوں نے حضورؐ سے سنا ہو گا۔

لیکن جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تک بھی نہیں ہے پھر تمہارا کہنا کہ "سنا ہو گا"۔ کیسے درست ہو سکتا ہے۔ اگر سنا ہو گا تو پھر سند تو ہوتی کہ وہ کہے کہ میں نے فلاں سے سنا ہے اور وہ کہے کہ میں نے نبی سے سنا ہے ہر بات وحدیث کی سند ہوتی ہے۔ اگر یہ امام محمد باقرؑ کا قول ہے تو اگر انہوں نے نبی سے نہیں سنا تو جن سے سنا ہے ان کا نام لیتے۔ وہ اگلے کا نام لیتا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا۔ قول امام باقرؑ "کو تم نے حدیث بنا دیا۔ پھر جو قول ہے اسکے مطابق گرہن بھی نہیں لگا سند کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہے تو پھر تم ہی تلاء یہ کیسے مرزا کی صداقت کی نشانی بن سکتی ہے۔

دوسری شرائط کہاں ہیں؟

میں ایک بات کہتا ہوں کہ فرض کرو اگر ایک گرہن والی شرط ہو بھی جائے واقع میں ہے کوئی نہیں۔ فرض کر لیں تو پھر باقی شرائط کدھر گئیں۔

کیا مہدی نے حج نہیں کرنا۔

کیا اس نے جنگ نہیں کرنی۔

وہ سب کدھر جا چکی۔

اس میں ایک بھی شرط نہیں ہے۔

ہم کو آپ سے دشمنی نہیں:

مرزا! یو!

خدا کی قسم! ہم کو آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ چڑھتے سورج کی طرح مرزا قادیانی کا کذب دیکھ رہے ہوا سکے جھوٹے ہونے کا تمہیں بھی یقین ہے۔ لیکن ضد اور تعصب کی وجہ سے برباد ہو رہے ہیں۔

ابو جہل اور ابو طالب نبی کو سچا سمجھنے کے باوجود اسلام نہ لے آئے۔ کہ لوگ کیا کہیں گے کہ باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا ہے اب تو مرزائی بھی سمجھ چکے ہیں۔ حقیقت واضح ہو چکی ہے۔

بہر حال ہدایت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ ان سب بیچارے گمراہوں کو راہ ہدایت نصیب فرمائے۔ جنہوں نے اس کفر و ضلالت سے توبہ کی ہے خدا انہیں استقامت بخشنے۔ خدا انکی حفاظت فرمائے۔ خدا ان سب مرزائیوں کو مرزا پر لعنت بھیج کر سچے اسلام کے دامن سے وابستگی نصیب فرمائے۔

ہم اتنے دلائل و براہین کے بعد دعائی کر سکتے ہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ نے دینی ہے۔

اللہ

تمام مسلمانوں کی بھی حفاظت فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

﴿رد مرزائیت پر تاریخی گاؤں میں تاریخی خطاب﴾

بمقام: گوئیگی

گاؤں کا تعارف

خطاب شروع کرنے سے قبل موضع گوہی کا محل وقوع اور اسکی اہمیت بیان کرنا ضروری ہے۔ یہ ضلع گجرات کا مشہور گاؤں ہے۔ مشہور قادیانی شاعر ظہور الدین اکمل اس گاؤں کا رہنے والا تھا۔ جس نے مرزا کی شان میں مشہور قصیدہ لکھ کر اسے پیش کیا تھا۔ جسے سن کر قادیانی دجال نے ”جزاك الله“ کہا۔ اور پھر اس نظم کو اپنے اخبار میں شائع کیا۔

مرزا قادیانی کی جب شہرت شروع ہوئی تو اس گاؤں کے لوگوں نے ظہور الدین اکمل کے والد امام دین کو مرزا قادیانی کے حالات معلوم کرنے کیلئے قادیان بھیجا۔ وہ وہاں جا کر مرزا کی بیعت کر کے مرتد ہو گیا۔ جسکی وجہ سے اس کے تمام مقتدی اور گاؤں والے اسکی اتباع میں قادیانی ہو گئے۔

(منقولہ احمد رضا اللہ عنہ)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَمَّا بَعْدُ
فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هُوَ الَّذِي
أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكُفَىٰ بِاللَّهِ
شَهِيدًا۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

قال النبی ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا رسول بعدي ولا نبي
وقال النبی ﷺ انه سيكون في امتي ثلاثون كذابون وفي رواية
دجالون كلهم يزعم انه نبي الله انا خاتم النبيين لا نبي بعدي۔ وقال
النبي ﷺ لو كان بعدي نبي لكان عمر۔ وقال النبی ﷺ والذي
نفسی بیده لیوشکن ان یترک فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر
الصليب ویقتل الخنزیر ویفج الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله
أحد حتی تكون السجدة الواحدة خیراً من الدنيا وما فیها وقال النبی
ﷺ ان عیسی لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیمة قال علیه
السلام الجها ذو ماض الی یوم القیمة۔

صدق الله العلی العظیم وصدق رسولة النبی الکریم

واجبِ استعظیم علماء کرام، حاضرینِ کرم، قابلِ صدِ تکریم ماؤں اور بہنو!

میں آج پہلی دفعہ بڑھاپے کی حالت میں آپکے مشہور و معروف گاؤں گوہگی میں آیا ہوں۔ جوانی کے زمانہ میں آپکے ارد گرد والے قصبوں (شادیوال، کھاریاں، ڈوگر تہال، سمانکہ وغیرہ) میں آتا رہا بلکہ جہاں جہاں قادیانیت کا پودا تھا وہیں وہیں آتا رہا۔ لیکن مجھے افسوس رہا کہ گوہگی میں حاضری نہیں ہوئی۔

پچھلے سال یہ برخوردار مولوی محمود الحسن میرے پاس سالانہ ترقیاتی رومرزاہیت کو رس کیلئے آئے جو میں ہر سال ۱۰ شعبان سے ۲۵ شعبان تک کراتا ہوں۔ انکا تعارف ہوا تو میں نے از خود آپ کے اس علاقہ میں حاضری کی خواہش کی۔ جس علاقہ میں اکمل قادیانی شاعر ہوا ہے۔ اس نے مرزا کے بارے میں ایک قصیدہ مداحیہ لکھا۔ جسے پوری دنیا میں ہم سناتے ہیں۔

افریقہ کے اندر ہمارا پورا مناظرہ اسی قصیدہ پر ہوا تو بہر حال میری معلومات کی مطابق یہاں ختم نبوت کا یہ پہلا پروگرام ہے۔

بدلتا ہے رک آسمان کیسے کیسے؟

۱۹۷۴ء سے قبل ہم اپنی تقریروں میں قادیانیوں کا کفر ثابت کرنے پر زیادہ زور دیتے تھے کہ مرزائی۔

چاہے نمازیں پڑھیں

چاہے روزے رکھیں

چاہے زکوٰۃ دیں

چاہے حج کریں

یہ کافر ہی ہیں

پیشوردور کے ایک وزیر صاحب جو مولنا بھی تھے۔ انہوں نے تو کہہ دیا کہ ”جو قادیانیوں کو کافر کہے گا اسکی زبان گلدی سے کھینچ لیں گے“

لیکن!

اللہ پاک نے اسی زمانے میں قادیانیوں کی طرفدار بھٹو حکومت سے آئین میں قادیانیوں کو کافر قرار دلوا دیا۔

ایک وقت ہوتا تھا جب مرزائیوں کو ہم کافر کہتے تھے۔ تو جیلوں میں چاہتے تھے۔ ۱۹۶۹ء میں ایوب خان کے دور میں مجھے صرف اس بات پر بیچ نے ایک سال قید بامشقت کی سزا سنائی کہ میں نے ادکاڑہ میں اپنی تقریر کے اندر قادیانیوں کو کافر کہا تھا۔

۱۹۷۴ء کے بعد زمانہ بدل گیا۔ جب یہ آئینی طور پر کافر ہو گئے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے تھے بلکہ کہتے کہ تم سرکاری مسلمان ہو اور ہم سرکاری کافر ہیں۔

اذانیں بھی دیتے

کلمہ بھی پڑھتے

انکا خلیفہ امیر المومنین لکھا جاتا۔ مرزا کی بیوی کو ام المومنین کہتے۔ لیکن ضیاء الحق نے پھر ایک علماء کنونشن بلایا۔ جس میں میں نے پھر بڑی وضاحت سے بتلایا کہ

”قادیانی اسلامی اصطلاحات کیسے استعمال نہیں کر سکتے؟“

الحمد للہ

اسکے بعد ضیاء الحق نے آرڈیننس کے ذریعے انکی تبلیغ وغیرہ پر پابندی لگا دی۔ کیونکہ جب یہ مذکورہ افعال کریں گے تو غلط فہمی کی وجہ سے لوگ انہیں مسلمان سمجھیں گے۔ اسی طرح جب یہ کلمہ کابچ لگائیں گے تو یہ مسلمان سمجھے جائیں گے۔

حالانکہ

یہ کافر ہیں _____ تو یہ دھوکا ہے۔

جیسے

اور کہتا ہے کہ:

زمین، قادیان اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے
(درمیں ص ۱۵۲)

قادیان ”دارالامان“ کہاں؟

اکمل نے قادیان کا نام ہی نہیں لیا۔ بلکہ قادیان کو دارالامان سے تعبیر کیا ہے۔ میں قادیانوں سے پوچھتا ہوں:

کہ اگر قادیان کو دارالامان اللہ نے بنایا تھا تو کسی اور کو امن ملتا یا نہ ملتا مرزا کی اولاد کو تو ملتا۔

جب ۱۹۳۷ء میں ملک تقسیم ہوا تو انکی غداری سے قادیان اور ضلع گورداسپور ہندوستان چلا گیا۔ مرزا محمود اپنی ماں، بھائی، بیوی سمیت جان بچا کر ادھر چلے آئے۔ میرا سوال ہے کہ قادیانیو!

اگر خدا نے اسے دارالامان بنایا تھا۔ تو تم نے اسے کیوں چھوڑا؟

یا جب چھوڑا تھا تو اس وقت اپنے مرزا پر لعنتیں بھیجتے۔

کہ جس نے اسے دارالامان کہا تھا۔ امن تو تم کو ہاں بھی نہ ملا۔ وہ دارالامان آپ کے لئے

صرف ”دارالفرار“ نہیں بلکہ ”دارالہلاک“ بن گیا۔

پھر یہ چنیوٹ کے قریب ربوہ شہر کو بسالیا (جواب چناب نگر کے نام میں تبدیل ہو چکا ہے)

اور ۱۹۸۳ء میں جب ضیاء الحق کا آرڈیننس نافذ ہوا تو اس وقت مرزا طاہر ربوہ چھوڑ کر لندن جا

بیٹھا۔

پناہ ملی کہاں ملی۔ کسی اسلامی ملک میں نہیں جہاں سے یہ پودا کاشت کیا گیا۔ وہیں پہنچ گیا۔

بقول شاعر

۔ چنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

تو قادیان دارالامن ثابت نہ ہوا اور ربوہ دار پناہ نہ بن سکا۔

اگر مرزا ”مہدی“ تھا تو امن قائم کیوں نہ ہوا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی (علیہ الرضوان) کا زمانہ امن کا ہوگا۔ (مشکوٰۃ و مسلم شریف)

مرزا نے مذکورہ حدیث کا اردو شعروں میں ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ بکسر منائے گا
پیوں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گو سپند
کھیلے گے بچے سانپوں سے بے خوف و بے گزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
(ضمیمہ تحفہ گولڑیہ ص ۲۸ رخ ص ۸ جلد ۱)

۔ جب آئیگا تو صلح کو ساتھ لائیگا

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا جنگ کا نہ ہوگا۔ جنگوں کے سلسلہ کو وہ بکسر منائیگا۔

لیکن عالمی دو جنگیں مرزا قادیانی کی آمد کے بعد ہوئی ہیں۔ اگر یہ مہدی تھا تو جنگیں ختم کیوں نہ ہوئیں؟ بھائی کا بھائی سے اختلاف کیوں؟

۔ پیوں گے ایک گھاٹ سے شیر و گو سپند

اب یہ بتلاؤ کہ کیا مرزا کی آمد کے بعد شیر و بکری اور گائے نے کیا اکٹھے ایک گھاٹ سے پانی

پیا ہے؟

کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف بے گزند

کیا بچوں نے سانپوں سے کھلا ہے؟

دو چار سانپ پکڑ کر مرزائیوں کے گھر چھوڑ دیں اور کہو کہ بچو اب ان سے کھیلو۔

”چند بے ماتنگے والا مہدی“

مسح علیہ السلام کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مال کی بہتات ہوگی مال پانی کی طرح بہتا ہوگا۔ لوگ مال لئے پھرینگے کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ اب چندہ ماتنگے والے بہت ہیں دینے والے کم ہیں۔ جب تک تم سے مولوی چندہ ماتنگے رہیں۔ اسوقت سمجھو کہ ابھی سچا مہدی نہیں آیا۔ کیونکہ اسوقت مال کی کثرت ہوگی تم سے چندہ اسوقت کسی نے نہیں لینا۔

یہ اچھا مہدی آیا کہ:

جو خود بھی ساری زندگی چندہ ماتنگتا رہا

اس کی جماعت بھی چندہ ماتنگتی رہی

اور مانگ رہی ہے اور مسلمان بھی چندہ ماتنگتے ہیں۔

دعا کریں کہ:

اصل مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام جلدی آئیں تاکہ ہماری چندہ ماتنگے سے جان چھوٹے اور آپ کی دینے سے۔

چودہویں صدی کا مجدد کون؟

مرزا کے دعوے مجدد سے شروع ہو کر خدا تک جا پہنچتے ہیں۔ پہلے یہ نبی کی بات کرتے ہیں۔

پھر مسیح کی

پھر مہدی کی

پھر مجدد تک آ جاتے ہیں۔

جب کہیں بھی پاؤں نہیں لگتا تو کہتے ہیں چلو مجدد ہی مان لو۔ اور یہ چودہویں صدی کا مجدد

ہے اور مرزائیوں کے ہاں یہ چودہویں صدی آخری صدی ہے۔

اب تک بھی کئی بوڑھے چودھویں صدی کو آخری صدی کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اب چندہویں صدی نہیں ہے بلکہ چودھویں صدی لمبی ہوگئی ہے۔

احادیث میں مہدی کی بہت سی نشانیاں آئی ہیں۔ مرزا قادیانی میں ان میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ مہدی کا نام محمد باپ کا نام عبداللہ حضرت حسن کی اولاد میں سے ہوگا۔ زبان تھوڑی سی لکنت والی ہوگی۔ دائیں رخسار پر کالے تل کا نشان ہوگا۔ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران اس وقت پہچان ہوگی جب وہ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ہوں گے اور بیعت کریں گے، سات سال حکومت کرے گا۔ دنیا کو عدل و انصاف سے پھیر دے گا۔ امن و امان قائم ہو جائے گا۔

آپ بتائیں ان نشانیوں میں سے کونسی نشانی قادیانی میں پائی جاتی ہے۔ مہدی کی سیزھی سے ہٹ کر یہ مجددیت پر آ جاتے ہیں۔ کہ یہ چودھویں صدی کا مجدد ہے۔ کیونکہ حدیث کے اندر آتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ عَلَى كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْ يَجِدُ لَهَا دِينَهَا (ابوداؤد کی حدیث)

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا آدمی بھیجتے ہیں۔ جو دین کی تجدید کرتا ہے۔ وہ مجدد ہوتا ہے۔ مرزائی پہلے ایک سوال چھاپتے تھے تیرہ صدیوں کے مجددین کا نام لکھتے تھے۔ اور آگے لکھتے تھے کہ:

چودھویں صدی کا مجدد کون؟

تاکہ لوگ سوچیں ہر صدی کا مجدد تو ہے۔ اور اس صدی کے مجدد ہو نیکا دعویٰ مرزا نے کیا ہے۔

لہذا اس صدی کا یہی مجدد ہے۔

مرزائیوں کو میں کہتا ہوں!

کہ چودہویں صدی کا مجدد میں ہوں۔

مرزا کے کردار کی چند جھلکیاں:

اپنے مجدد سے میرا مقابلہ کرلو۔ (وہ تو نمازیں کھاتا تھا)

میں نے الحمد للہ کبھی نماز نہیں چھوڑی ایک دن قضاء ہوئی تو دوسرے دن اسکو ادا کر لیا۔
تمہارا مجدد روزے کھاتا تھا۔ جب رمضان آتا تھا۔ حضرت صاحب کو دورہ پڑ جاتا تھا۔ اور دورہ
بھی ایسا دانا تھا کہ جو نبی رمضان آتا دورہ شروع ہو جاتا تھا۔

میرے ذمہ ایک روزہ نہیں۔ ایک سیڈنٹ میں روزے رہ گئے تھے۔ انکی قضاء کر لی۔

میں الحمد للہ ۱۵ جج کر چکا ہوں۔ جبکہ مرزا نے ایک جج بھی نہیں کیا۔ مرزا شراب پیتا تھا۔ میرے
پاس اخبار موجود ہے۔ ①

مرزا تک وائن شراب پیتا تھا۔

میرے پاس الفضل اخبار موجود ہے جس میں اسکا مرید کہتا ہے کہ:

”حضرت صاحب کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے“

ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ مرزا محمود پر ہے:

جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔

الحمد للہ:

میرا دامن اب تک زنا سے بھی پاک ہے۔

مرزا کی خوبصورتی کا معیار:

اور مرزا سے میں خوبصورت بھی زیادہ ہوں۔ مجھ سے زیادہ حسین اور بڑے بڑے موجود
ہیں۔ یہ اسکا فوٹو دیکھو (کتاب سے فوٹو نکال کر مجمع کو دکھایا) کیسی شکل ہے جیسے بارش میں پڑی
رہی چار پائی ہوتی ہے۔

تمہارے اکمل نے اس دجال کو آقا علیہ السلام سے تشبیہ دی۔

کہاں یہ اور کہاں آقا مدنی علیہ السلام

۔ جن یوسف دم بستی بد بیضا داری

آنچہ خواہاں ہمہ دارند تو تنہا داری

حسن مصطفیٰ ﷺ کے کیا کہنے؟

ایک روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ چودہویں کا چاند بھی
چمک رہا تھا۔ میں ایک نظر آسمانوں کے چاند پر ڈالتا اور دوسری نظر عبداللہ کے چاند پر ڈالتا تو
میرے ضمیر نے گواہی دی کہ آسمانوں کے چاند سے عبداللہ کا چاند زیادہ روشن ہے۔

ایک شاعر نے پنجابی زبان میں اس روایت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے کہ:

روایت کر بندائے صحابی مرارا

میں اک دن ڈٹھا محمد مصطفیٰ پیارا

چنوں چودہویں سی تے کوئی کوئی تارا

میں دوہاں نوں ویکھاں دوبارا دوبارا

خدا دی قسم! آسمان دا چن دم ڈیسوے

محمد مصطفیٰ دا چہرہ سوہنرا نظریں آوے

ایک پنجابی شاعر کہتے ہیں۔

عبداللہ دا چن دکھیاں دا چن

جتنوں جتنوں لنگد اگیا رنگ لیند اگیا

یعنی:

جہاں جہاں سے آپ علیہ السلام گزرے بہاروں نے وہیں ڈیرے جمادیئے۔

مرزا کی شخصیت:

اور مرزا قادیانی

”جتنوں جتنوں لنگدا گیا متریندا گیا“

مرزا صاحب: دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرتے تھے۔ جہاں جہاں سے گزرتا گیا وہاں وہاں سے پیشاب کرتا گیا۔ یعنی گمراہی و غلاطت اور جہالت پھیلاتا گیا۔

خود مرزا نے لکھا ہے کہ مجھے دن رات میں سو سو مرتبہ پیشاب آتا ہے۔ ❶

چونیس گھنٹے کا حساب لگانے سے یہ ۵ منٹ بنتے ہیں کہ ہر ۵ منٹ بعد اسکو پیشاب آتا تھا۔ اور شوگر کا اتنا سخت مریض لیکن کم بخت!

شوگر کیساتھ بیٹھائی بھی استعمال کرتا تھا۔ گڑ بھی کھاتا تھا اور کثرت پیشاب کی وجہ سے مٹی کے ڈھیلے جیب میں رکھتا تھا۔ اور اسی جیب میں گڑ بھی ڈالتا تھا۔

مٹی کی جگہ گڑ اور گڑ کی جگہ مٹی (ماشاء اللہ)

یہ کوئی نبی تھا؟

یا کارٹون تھا؟ ❷

اس سے تو میں بھی زیادہ خوبصورت ہوں اور مجھ سے بھی کئی زیادہ خوبصورت ہیں۔

”یہ مقابلہ کرے دو جہانوں کے سردار سے“

میں کہہ رہا تھا کہ مرزا میں مہدی والی تو کوئی نشانی ہی نہیں مہدی کے دور میں تو چندہ کسی نے نہیں لینا۔

مسیح کا نام تو عیسیٰ علیہ السلام ہے

اور والدہ کا نام مریم علیہا السلام ہے۔

❶ ضمیر دار بعین نمبر ۳۲، ص ۳۲، رخ ص ۴۷، ۴۸، ۴۹ جلد ۱

❷ مرزا کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عترتہ، براہین احمد پبلیکیشن ص ۶۷

اس کا نام ”غلام احمد“ اور
ماں کا نام چراغ بی بی ہے
”کیسے مہدی یا مسیح بن گیا“

مرزا نیو!

مرزا قادیانی کی نرالی شان:

مرزا نیو!

آؤ پہلے یہ فیصلہ کریں کہ:

مرزا مرد تھا یا عورت؟

میرے پاس کتاب ❶ موجود ہے۔ جس میں مرزا نے کہا ہے کہ:

عورتوں کو جو ماہواری خون (حیض) آتا ہے وہ مجھے شروع ہو گیا۔

کیا کسی مرد کو یہ خون آتا ہے یا نہیں؟۔۔۔ نہیں

کسی مرزائی سے پوچھو کہ تجھے اپنے نبی کی سنت میں کیا کبھی حیض آیا ہے؟

پھر مرزا کہتا ہے کہ مجھے دس مہینے حمل رہا۔ عورتوں کا تو حمل نو مہینے ہوتا ہے۔ بھینسوں اور

گھوڑوں کا حمل دس مہینے ہوتا ہے۔ تو حمل کس کو ہوتا ہے؟۔۔۔ عورتوں کو یا مردوں کو

تو آؤ پہلے یہ طے کریں کہ مرزا مرد تھا یا عورت؟

یہ قصہ نہ سمجھنے کا اور نہ سمجھانے کا؟

مرزا کا ایک شعر ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد

ہوں بشر کی جائے نفرت اور باعث عار

یہ نظم ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

❶ کشمیتی نوح ص ۴۷، رخ ص ۵۰ جلد ۱۹

شاعری نبوت کے منافی ہے:

یہ بات بھی یاد رکھو کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشُّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ (یسین)

کہ ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھلائے اور وہ اس کے لائق بھی نہیں ہوتا۔

کیونکہ شعر میں مبالغہ ہوتا ہے۔ اور مبالغہ لائق نبوت نہیں ہوتا۔

مرزا نیو!

اگر یہ غل و برد محمد ہے۔ تو جو چیز محمد علیہ السلام کے لائق نہ ہو۔ وہ اس مرزا کے بھی لائق نہیں ہونی چاہئے تھی۔ ہمارے نبی کیلئے شعر عیب اور مرزا کیلئے شعر خوبی اور ان نبوت کی دلیل ہے۔ اسکی الٹی کھوپڑی!

جو چیز نبی کیلئے عیب ہے وہ قادیانی کیلئے خوبی

مرزا کے رنگ و روپ:

مرزا کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد

کہ میں خاکی کیڑا اور آدم کا بیٹا نہیں ہوں۔

(نقرے کے درمیان میں ”نہ“ آجائے تو دونوں کی نفی ہوتی ہے)

ان سے پوچھیں کہ وہ تھا تو آدم کا بیٹا۔ غلام مرتضیٰ اسکا والد محمود اسکا بیٹا، طاہر اسکا پوتا، اور یہ

ہر دہا ہے کہ میں آدم کا بیٹا نہیں ہوں۔ تو یہ اس نے جھوٹ بولا اور جھوٹا نبی نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ کہتا ہے۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں میری نسلیں ہیں بے شمار

اور منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ بھتیجی باشندگا ①

کوئی ایک رنگ ہوتا ہے کوئی دور لگا ہوتا ہے۔ اسکا پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ کیا ہے؟

کرم خاکی والے شعر کے دوسرے مصرعہ میں کہتا ہے۔

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

تو بندے کی نفرت والی جگہ کوئی ہے؟ خود ہی بتلا دیں۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اب مرزائی خود ہی بتلا دیں۔ کہ سر سے پیر تک جائے نفرت کوئی ہے۔ اگر زبان سے بتلاتے

ہوئے۔ شرم محسوس کریں تو ہاتھ لگا کر بتا دیں کہ وہ جگہ کوئی ہوتی ہے۔

جب مرزا سے کہا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو مریم کا بیٹا ہونا چاہئے تو چراغِ بی بی کا بیٹا کہاں سے

مسک ہے؟ تو اس نے کہا کہ:

سنو!

میں خود مریم بن گیا اور میری طرف وحی ہوئی

فاجأه المخاض العی جنزع النخلۃ قالت یالیتنی مت قبل هذا و کنت

نسباً منسباً۔ ②

قرآن میں ہے کہ جب مائی مریم کو بچہ کی تکلیف ہوئی۔ تو وہ پریشان ہوئیں۔ اور جنگل کی

طرف چلی گئیں۔ تو قرآن میں یہ آیا۔

کہ مائی مریم کو بچہ جننے کی تکلیف جنگل لے گئی۔

تو مائی مریم کیلئے لفظ فاجا حیا آیا ہے۔ کیونکہ ”حیا“ ضمیر عورت کیلئے آئی ہے۔ اور مرد کیلئے ”و“

ضمیر آتی ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ میری طرف وحی ہوئی۔ فاجا و۔

تو ”بے وقوف“ جب تو مریم بن گیا ہے تو پھر ”و“ کیسی؟

① اخبار الفضل، ۱۸ موریہ ۱۹۳۰، نمبر ۶۵، جلد ۱، ص ۱۱

② تذکرہ ص ۱۷۱ (الہام نمبر ۱۰۰) تذکرہ ص ۵۳۱ (الہام نمبر ۹۴)

تو ”حا“ ہی رہنے دے۔ تو بچہ جننے کے وقت اور ادھر حمل ہے پھر ”و“ کیسے بن گیا۔ اور کہتا ہے کہ میں خود پھر عیسیٰ بن گیا۔

مرزا اور ”منارۃ المسیح“

علماء نے کہا ہے کہ چلو تجھے بالفرض جعلی طور پر جعلی عیسیٰ مانتے ہیں۔ لیکن عیسیٰ کے بارے ہے:

يَنْزِلُ عَلَى مَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ الْمَشْرِقِيِّ دِمَشْقَ (مشکوٰۃ)

دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینارے پر اتریں گے۔

تو کیا جب تو پیدا ہوا تو اسوقت تیری ماں کسی مینارہ پر چڑھی ہوئی تھی۔ یا جب تو عیسیٰ بنا اسوقت تو کسی مینارہ پر تھا؟

مرزا نے کہا کہ اس چیز کی کمی رہ گئی۔ چلو اب مجھے چندہ دو میں مینارہ بناتا ہوں۔ بے وقوف قوم نے چندہ دیا۔

یہ نہیں پوچھا کہ سچے مسیح کے تو اترنے سے پہلے مینارہ ہونا ہے نہ کہ اترنے کے بعد اس نے بنانا ہے۔

مسیح نے خود تو نہیں بنانا۔

مرزا نے مینارہ بنانا شروع کیا۔ ابھی تکمیل باقی تھی۔ کہ ہیضہ کی موت سے خود لاہور میں مر گیا اور منارۃ المسیح اسکے مرنے کے بعد بنا۔

حضرات محترم!

قادیانیوں کے رسالوں، پیغلوں پر اسی مینارہ کا مونو گرام بنا ہوا ہے۔ تو آپ ان سے پوچھیں کہ قادیان میں جو منارۃ المسیح بنایا ہے۔ کیا یہ مرزا کی پیدائش سے پہلے کا ہے یا مرنے سے پہلے کا ہے یا مرنے کے بعد بنا ہے۔ جب کہیں گے کہ مرنے کے بعد بنا ہے تو پھر یہ مسیح کیسے بنا ہے؟

اور کیا مہدی ہوا جو ”چندہ مینارۃ المسیح“ کا اشتہار چھپوا کر مینارہ بنانے کیلئے چندہ جمع کر رہا ہے؟

امن کہاں؟

اصل میں تو وہ شعر سن رہا تھا کہ مرزا نے قادیان کو دارالامان کہا۔ رب نے قادیان میں بھی اور یہاں پاکستان میں بھی ذلیل کیا۔ مرزا طاہر اب لندن میں بھی بغیر گارڈ کے نہیں چلتا۔ تو کیا یہ امن کا وقت ہے؟

میں نہیں کہتا تمہارا مرزا کہتا ہے۔

ہاں وہ وقت امن کا ہو گا نہ جنگ کا۔

مرزا کو مرے ہوئے اب نوے (۹۰) سال ہو چکے ہیں۔ تو اسکے دعویٰ مہدیت سے لیکر اب تک کیا دنیا میں امن ہوا ہے؟

اکمل کی بقیہ کفریہ نظم

تو اکمل کہتا ہے کہ:

امام اپنا اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالامان میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مقام اس کا ہے گویا لامکان میں

کہا ہے؟

غلام احمد (العیاذ باللہ) رب اکرم کا عرش ہے
اور لامکان کون ہے؟ اللہ جو ہر جگہ ہے۔

اس شعر میں گوئی کے شاعر نے مرزا کو اللہ کہا ہے۔

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق

شرف پایا ہے نورِ انس و جان

قادیانیو!

جو کہتے ہو کہ یہ مجدد و مہدی ہے۔ رسول اللہ نہیں ہے۔ اب سنو یہ تمہارے مرزا کا شاعر اسے کیا کہہ رہا ہے جسکو مرزا نے اپنی زندگی میں اپنے اخبار میں شائع کرایا۔
کہ (العیاذ باللہ) غلام احمد اللہ کا رسول برحق ہے اور سب انسانوں اور جنوں سے بڑا شرف پائیوا ہے۔

غلام احمد مسیحا سے ہے افضل
بروز مصطفیٰ ہو کے جہاں میں
غلام احمد کا خادم جو ہے دل سے
بلا شک جائیگا باغِ جنات میں
(اب پتا چل رہا ہوگا کہ جنت میں ہے یا جہنم میں)
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزہ سے بڑھ کر کیا ہو
خدا ایک قوم کا مارا جہاں میں

کہتا ہے کہ:

عیسائیوں کا خدا مار دیا تھا۔ اس سے بڑا کونسا معجزہ ہے۔ عیسیٰ کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا تھا۔
اس کا معجزہ زندوں کو مارنا تھا۔ یہ کیسا معجزہ ہے؟

آمد عیسیٰ پر یہودیوں کا خاتمہ:

مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر یہودیوں نے بڑا طاقتور ہوتا ہے۔ یہودیوں اور مسلمانوں کی جنگ
ہوتی ہے یہودیوں کا سربراہ دجال ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کا سربراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکو

قتل کرینگے پھر ایک یہودی بھی نہیں رہے گا حتیٰ کہ درخت یا پہاڑ کی اوٹ میں اگر کوئی چھپا ہوگا تو
درخت اور پہاڑ پکار کر کہے گا۔

یعنی ادھر یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔

مرزا نیوا!

اگر یہ سچا مسیح ہوتا تو یہودیوں کا نام و نشان نہ ہوتا۔ یہودی روزانہ طاقتور ہو رہے ہیں۔
امریکہ بھی اسکے تابع ہے۔ بیت المقدس بھی یہودیوں نے چھین لیا۔ اس سے پہلے بیت المقدس
مسلمانوں کے پاس تھا۔ جب سے یہ آیا تو بیت المقدس یہودیوں کے پاس چلا گیا اور یہودی و
عیسائی بڑھتے چلے گئے۔

اگر یہ مسیح ہوتا تو یہودی و عیسائی ختم ہو جاتے جبکہ وہ تو بڑھتے جا رہے ہیں۔ تو یہ کہاں کا مسیح
ہے؟

تصنیف اور نبوت:

آگے اکل کہتا ہے کہ:

قلم سے جو کام کر کے دکھلایا

کہاں وہ طاقت تھی سیف و سناں میں

یہ بات بھی سمجھ لو کہ مرزا نے قلم سے کتابیں لکھیں۔ نئی کتابیں لکھتے نہیں ہیں۔ ان پر لکھی
ہوئی آتی ہیں۔ حضور پر وحی آتی تھی۔ دوسروں سے وہ لکھواتے تھے خود نہیں لکھتے تھے۔ جو کتابیں
لکھے وہ مصنف ہوتا ہے نئی نہیں ہوتا۔ (نہی نہیں)

جو نئی ہوتا ہے وہ مصنف نہیں۔

مرزائیوں نے کہا ہے کہ ہمارا نئی بڑا مصنف ہے ۸۴ کتابیں لکھی ہیں۔

اگر دعویٰ نبوت کثرت تصنیف پر منحصر ہوتا تو حضرت تھانویؒ اس سے زیادہ دعویٰ نبوت کے
حقدار تھے۔ جنہوں نے ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف کی ہیں۔

نظم کے آخری کفریہ اشعار:

آگے کہتا ہے کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور پہلے سے بڑھ کر اپنی شان میں
(العیاذ باللہ)

ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو آمنہ کے گھر میں آئے پھر دوبارہ محمد چراغِ نبی کے گھر قادیان میں آئے۔ (نغوذ باللہ) اور جو چراغِ نبی کے گھر میں محمد آیا ہے یہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر آیا ہے جو پہلے آمنہ کے گھر آیا تھا۔

یہ کفر ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل

غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

کہتا ہے کہ محمد ﷺ جس نے دیکھے ہوں وہ غلام احمد کو اب دیکھ لے۔ بلکہ ساتھ یہ بھی کہا کہ

کامل محمد علیہ السلام (العیاذ باللہ) پہلے ناقص تھے یہ کامل ہے (العیاذ باللہ)

تیری مدح سرائی مجھ سے کیا ہو

سب کچھ لکھ دیا رازِ نیاں میں

خدا سے تو اور خدا تجھ سے

واللہ تیرا تہ نہیں آتا بیان میں

کہ تو خدا سے ہے اور خدا تجھ سے ہے۔ (العیاذ باللہ)

ہم نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ

کہ نہ خدا نے کسی کو جنا اور نہ کوئی خدا سے جنا

اور مرزا کا مرید کیا کہہ رہا ہے؟ کتنا بڑا کفر ہے؟

پھر کہتا ہے کہ تیری تعریف مجھ سے ہو نہیں سکتی۔ میں کہتا ہوں کہ قادیانیوں کے سارے کفر چھوڑ دو۔ یہ نظم جو چوری دنیا میں شائع ہو رہی ہے انکے کفر کیلئے یہ کافی ہے۔ اس سے بڑا اور کفر کیا ہوگا؟

چودہویں صدی کا مغالطہ:

اب میں نے آپ کو ایک بات سمجھانی ہے۔ مرزائیوں نے یہ بات مشہور کی ہے کہ چودہویں صدی آخری صدی ہے۔ اسکے بعد کوئی صدی نہیں۔ میری جہاں بھی چودہویں صدی میں تقریریں ہوتی رہیں وہیں میں کہتا رہا کہ یہ جھوٹ ہے۔ چودہویں صدی کے آخری ہونے کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ مرزا کا یہ بہتان ہے۔

اب بتلاؤ کہ پندرہویں صدی ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔۔

لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے:

میں پندرہویں صدی کے آغاز میں مکہ مکرمہ میں تھا۔

”کوئی حاجی ہے؟“ (صرف چار یا پانچ آدمیوں کے ہاتھ کھڑا کرنے پر فرمایا)

کہ اکثر لوگوں پر حج فرض ہوتا ہے لیکن حج نہیں کرتے۔ یاد رکھو!

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

عن علي قال قال رسول الله ﷺ من ملك زاداً ورأحلةً تبلغه إلى

بيت الله ولم يحج فإليه ان يموت يهودياً أو نصرانياً (مشکوٰۃ ص

۲۲۲ کتاب المناسک)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

بيت اللہ تک سواری اور خرچ پر قادر ہیں اور اس نے حج نہ کیا پس یہودی ہو کر مرے یا

نصرانی ہو کر کوئی نقصان نہیں ہے۔

آج لوگوں کے پاس گاڑیاں ہیں، فرج ہیں، ٹریکٹر، T.V. ہیں، بیلوں بھینسوں کی بڑی تعداد ملکیت میں ہے۔ ہماری بہنوں اور ماؤں نے زیورات رکھے ہوئے ہیں۔ زیورات رکھنا فرض نہیں ہے۔ انکو سچ کرنا فرض ہے۔ زیورات بعد میں بنانا۔ پلاٹ وغیرہ بعد میں خریدنا پہلے یہ اللہ کا فرض ادا کرو۔

اصلی مسیح و مہدی جج کرینگے:

اس ضمن میں یہاں یہ بات بھی سمجھ لیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ مہدی و مسیح علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ جج کریں گے۔ مرزائیوں سے پوچھو کہ کیا مرزا نے جج کیا ہے؟ سیرۃ المہدی میں اسکا بیٹا لکھتا ہے کہ: اس نے جج نہیں کیا، ذکوۃ نہیں دی (کیونکہ وہ بیچارہ غریب تھا) ویسے تو اس نے جائیداد بنائی ہے۔

جب مرزا سے پوچھا گیا کہ حدیث شریف کے مطابق سچے مہدی و مسیح نے توج کرنا ہے اور تم میں کوئی نشانی نہیں چلو جج ہی کر لے۔

کہنے لگا کہ تم بڑے شرارتی ہو۔ میرے خلاف وہاں قتل و مرتد کے فتوے دیئے ہیں۔ مجھے وہاں بھیج کر قتل کرانا چاہتے ہو؟ لہذا امری جان کو خطرہ ہے۔ اور مجھ پر جج فرض ہی نہیں ہوا۔ کیونکہ راستہ کی حفاظت اور جان کی حفاظت جج کے لئے ضروری ہے۔ ❶

ان سے پوچھو کہ اگر یہ سچا مہدی و مسیح ہوتا تو اسکو جان کا خطرہ ہوتا تھا؟۔۔۔ نہیں اسلئے کہ نبی کی بات تو پوری ہوتی تھی۔ سچا مہدی و مسیح توج کر لگا۔ انکو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اسکو خطرہ اسلئے تھا کہ یہ جھوٹا بے ایمان تھا۔ مہدی و مسیح کے جج کرنے والی نشانی کو تو مرزا نے بھی مانا لیکن جج نہیں کیا۔

سوسالہ جھوٹ کا خاتمہ:

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جب چودہویں صدی ختم ہوئی اور پندرہویں شروع ہوئی تو ہم

نے نئی صدی کا استقبال عمرہ سے کیا۔ مغرب کے بعد میں نے وہاں حرم کی میں تقریر کی اور کہا کہ آج سوسالہ جھوٹ ختم ہو گیا۔ جو مرزائی کہتے تھے کہ چودہویں صدی آخری صدی ہے۔ اگر چودہویں صدی آخری صدی ہوتی تو پندرہویں کا سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوتا۔

معلوم ہوا کہ چودہویں صدی آخری صدی نہیں ہے۔ تو میں نے ایک اشتہار ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا۔ کہ چودہویں صدی ختم ہوئی۔

مرزائیو! اب توبہ کرلو۔

سچ بتاؤ اگر مرزائیوں میں کچھ خوف خدا ہوتا تو پندرہویں صدی کے آغاز ہی سے انکو توبہ کرنی چاہیے تھی یا نہیں؟

مرزا پر لعنت بھیجی چاہیے کہ نہیں؟

کیونکہ اگر مرزا سچا ہوتا تو پندرہویں صدی نہ آتی۔ پندرہویں صدی کا ہر مہندہ، ہر ہفتہ، ہر دن، ہر گھنٹہ و منٹ مرزا کے جھوٹا ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

وظیفہ: ”پندرہویں صدی آگئی“

میں نے اکثر جگہ لڑکوں کو ایک وظیفہ بتلایا ہے۔ جنہیں بھی بتلا دوں کہ جہاں بھی کوئی قادیانی ملے تو سات دفعہ کہو کہ

”پندرہویں صدی آگئی“ ”پندرہویں صدی آگئی“

پڑھ کر اسکو اسکی طرف پھونک دو۔ یہ دم بلند آواز سے کرتا ہے۔ جب آپ یہ وظیفہ بار بار دہرائیں گے تو قادیانی سمجھ جائیں گے کہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ

”مرزا جھوٹا ہے“

یہ بھی انکی خیر خواہی کیلئے ہے کہ شاید کسی راستے یہ جہنم کے ابدی عذاب سے بچ جائیں۔ اب میں تمہیں مرزا کے دو چار جھوٹ بنا کر بات ختم کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کذاب آئیں گے پر لے در بے کے جھوٹے۔

ایک ہوتا ہے کاذب "جھوٹا"

ایک ہوتا ہے کذاب بڑا "جھوٹا"

جیسے صادق کا معنی ہے سچا اور

صدیق کا معنی بہت بڑا سچا

تو حدیث ہے کہ میرے بعد تین بڑے بڑے جھوٹے ہونے ہیں۔ وہ دعویٰ نبوت کرینگے فرمایا:

"کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد نبی کوئی نہیں"

میں کہتا ہوں مرزا سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں۔

مرزائیوں کی عبادت گاہ کا نام:

نائیجھریا کے شہر ابدان میں میں اور علامہ خالد محمود صاحب گئے۔ وہاں بڑے مرزائی ہیں۔ مسلم علماء نے ہمیں دیکھ کر بڑی خوشیاں منائیں۔ اور ہم سے مشورہ کئے بغیر مرزائیوں سے مناظرہ کے موضوعات طے کر کے آگئے۔ یہ ان بچاروں نے غفلت سے کام لیا۔ اور مقام مناظرہ مرزائیوں کی عبادت گاہ جہاں ہم نے نام اسی سفر میں "مرزاؤں" رکھا۔ کیونکہ بعض لوگ اب بھی مرزائیوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں۔

جبکہ مسجد مسلمانوں کی ہوتی ہے کافروں کی نہیں۔

عیسائیوں کے عبادت گاہ کو گرجا گھر

ہندوؤں کی عبادت گاہ کو مندر

سکھوں کی عبادت گاہ کو گوردوارا

شیعوں کی عبادت گاہ امام باڑا

مرزائیوں کی عبادت گاہ کو:

"مرزاؤں"-----کہتے ہیں

نائیجھریا میں مناظرہ:

تو جب انہوں نے مناظرہ مرزاؤں کے اندر رکھا تو ہمیں اساتذہ کا ایک پڑھایا ہوا سبق یاد تھا کہ جاننشین کی جگہ پر جا کر مناظرہ نہیں کرنا۔ کیونکہ مناظرہ کے آخر میں لڑائی بھی ہو سکتی ہے۔ وہ کہیں گے کہ یہ از خود لڑنے آئے ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ جگہ بدل دو ورنہ یہ تحریر لکھ کر دیں تاکہ ہمارے پاس ثبوت ہو۔ ابھی ریلوے کے ساتھ عنایت پور بھٹیاں میں مناظرہ ہوا ہے۔ وہاں میرے شاگرد نے (۵) گھنٹے مناظرہ کیا ہے۔ اب تک وہاں پشالیس گھرانے مسلمان ہو گئے ہیں (الحمد للہ) ہدایت رب کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے انشاء اللہ ہم روز روشن کی طرح واضح کر دیں گے کہ مرزا جھوٹا اور جہنمی ہے۔

اگر چاہے تو ہدایت وہ نبی کے چچا کو بھی نہیں دیتا۔ اور دینے پر آئے تو بلال حبشی رضی اللہ عنہ، سلمان فارسی اور صہیب رومی جیسے حضرات کو ہدایت دے کر مقتدا بنادے یہ اسکی مرضی ہے۔

مناظرہ کا عمومی انداز:

پہلے حضرت علامہ خالد محمود صاحب مناظرہ کرتے رہے میری جب باری آئی تو موضوع تھا کہ مرزا مہدی ہے کہ نہیں؟

اس موضوع پر عام طریقہ یہ ہے مہدی کے متعلق احادیث نکال کر مہدی کی نشانیاں بتلائی جاتی ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا مرزا قادیانی کے اندر یہ نشانیاں ہیں؟ قادیانی کے اندر وہ نشانیاں موجود ہیں کہ نہیں؟

مثلاً مہدی کا نام محمد جبکہ مرزا کا نام غلام احمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کے والد کا نام عبد اللہ ہوگا۔ اسکے والد کا نام غلام مرتضیٰ ہے۔

مہدی کی ماں کا نام آمنہ ہوگا جبکہ مرزا کی ماں کا نام چراغ بی بی ہے۔ مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا سید ہوگا۔ جبکہ مرزا مغل ہے۔ مہدی کے رخسار پر تل کا نشان ہوگا۔ زبان میں لکنت ہوگی۔ بات کرتے وقت ہاتھ ہلائیں گے۔ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھ کر لوگوں سے بیعت کریں گے۔

لیکن مرزا کے اندر یہ نشانیاں نہیں ہیں۔ مرزائی کہتے ہیں کہ اس میں کچھ ہیں ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہیں۔ اس طریقہ سے مناظرہ طویل ہو جاتا ہے۔

نئے انداز سے مناظرہ میں دو سوالات:

اللہ پاک نے میرے ذہن میں ایک نیا طریقہ ڈال دیا وہ یہ کہ میں نے افریقی قادیانی مناظرے سے کہا کہ مناظرہ سے پہلے میرے دو سوالوں کا جواب دے۔

(۱) میں نے کہا کہ کیا دوزخی آدمی مہدی ہو سکتا ہے؟

اس نے کہا کہ۔۔۔ نہیں

میں نے کہا کہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعْهُ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ

جو مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ❶

کیا یہ حدیث ہے؟

اس نے کہا کہ ”ہاں“

میں نے کہا کہ مسئلہ حل ہو گیا۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے ہیں۔ اگر ایک جھوٹ مرزا کا حضور علیہ السلام پر ثابت ہو گیا تو حدیث کی رو سے مرزا کیا بنا؟ جہنمی اور جہنمی مہدی نہیں ہو سکتا۔ (یہ ایک منٹ کا مختصر سا مناظرہ ہے)

عامۃ الناس بھی مرزائیوں سے مناظرہ کر سکتے ہیں:

تمہیں بھی کوئی مرزائی ملے تو اسے کہو کیا جہنمی مہدی، مسیح نبی ہو سکتا ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں۔

اس سے پوچھو جو نبی پر جھوٹ بولے کیا وہ حدیث کی رو سے جہنمی ہوتا ہے یا نہیں۔ (وہ مانیں گے کہ ”ہے“)

تو تم کہو کہ ہم حضور علیہ السلام پر مرزا کے جھوٹ ثابت کرتے ہیں۔ اگر جھوٹ ثابت ہو جائے تو مرزا جہنمی بنا اور جہنمی نبی، مسیح، مہدی، مجدد نہیں بن سکتا۔

یہ بات یاد کر لو کوئی مرزائی تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکیگا۔ اگر وہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تو آپ کیوں نہیں کرتے؟

مرزا قادیانی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ:

تو میں نے ثابت کیا کہ مرزا نے حضور علیہ السلام پر جھوٹ بولا ہے۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ضمیمہ کا ص ۱۸۷ نکالا (الطیفہ) اصل کتاب تو ۱۲۰ صفحہ کی ہے۔ اور ضمیمہ ماشاء اللہ ۲۳۵ صفحہ کا ہے۔

گوئی کے مرزائیو!

اپنے مہدی کا جھوٹ کان کھول کر ملاحظہ کرو! جس پر مرزا نے لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وہ چودہویں صدی کا مجدد ہوگا۔

(یہ لفظ احادیث جمع کا ہے) ❶

عربی میں جمع کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) ایک جمع وہ ہوتی ہے جو تین سے دس تک ہوتی ہے اسکو جمع قلت کہتے ہیں۔

(۲) ایک جمع وہ ہوتی ہے جو دس سے زائد اور پینسٹکڑوں ہزاروں اور کروڑوں تک ہوتی ہے۔ یہ

جمع کثرت ہوتی ہے۔

لفظ احادیث کا وزن جمع کثرت کا ہے۔ کہ دس سے اوپر حد پیش ہیں۔

چیلنج

چودھویں صدی والی ایک حدیث دکھلاؤ

میرا چہنچ ہے کہ دس بھی نہیں، پانچ بھی نہیں، تین بھی نہیں صرف ایک حدیث نبوی کوئی مردمانی مجھے دکھلائے۔ جس میں فرمایا ہو کہ مہدی چودہویں صدی کے سر پر ہوگا۔ حدیث صحیح ہی نہ ہو کوئی ضعیف ہی دکھلا دو۔ اور میرا یہ چہنچ ۳۵ سالوں سے یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ گھانا فنی میں چھپ رہا ہے اور اس پر ربوہ (چناب نگر) میں کئی لوگ مسلمان بھی ہو چکے ہیں۔

ۛ میرا دعویٰ ہے کہ پہاڑ ٹوٹ سکتے ہیں

چاند سورج بے نور ہو سکتے ہیں

سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائیگا۔

لیکن نبی کی کوئی حدیث نہیں دکھلا سکتے کہ جس میں ہو کہ مسیح علیہ السلام چودھویں صدی کے سر پر آئیں گے۔
 یاد رکھو!

۱۔ نہ بچراغے گا نہ تلواریں سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قیامت کی گیارہویں تو آجائیگی لیکن قیامت تک چودہویں صدی کی حدیث نہیں ملے گی۔

پوری دنیا نے مرزا ایت کو چیلنج ہے جو بھی یہ حدیث دکھلا دے گا اسکو دس ہزار انعام دوں گا۔ اور مرزا ایت کا مبلغ بن جاؤں گا۔ ہے کوئی اپنے باپ کا حلالی جیٹا ہو تو میدان میں آ کر اپنے مرزا کو سچا ثابت کر سکے۔

مسح و مہدی جہنمی کیسے؟

تو مرزا نے احادیث صحیحہ والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے یا نہیں؟ (بولا ہے)

اور جنہی مہدی مسیح اور نبی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ جنہی

مرزا نیو!

وہ تو جہنمی بن گیا ہے۔ تم اس کے پیچھے کیوں جہنم میں جاتے ہو۔

گوئیگی کے مرزا ہیو!

تم بھی حدیث ڈھونڈ لو۔ قیامت تک انشاء اللہ تمہیں نہیں ملے گی۔

تو آؤ ضد چھوڑ کر توبہ کرلو۔ اور آمنہ کے لال علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ تم
ہمارے بھائی ہو۔

شکست کا عجب نظارہ:

تو اس افریقی کو جب میں نے مرزا کی کتاب کا مذکورہ بالا حوالہ سامنے کیا اور کہا کہ یہ حدیث ہے؟ تو وہ خاموش رہا۔ کیونکہ اگر کہتا کہ حدیث ”ہے“ تو وہ دکھلا فی پڑتی۔ اور اگر کہتا کہ حدیث ”نہیں“ ہے۔ تو پھر مرزا کو جہنمی ماننا پڑتا۔

تو میں نے اسکے صدر کو کہا کہ اسکو کہو کہ کچھ جواب دے۔ یہ خاموش کیوں ہو گیا ہے؟

صدر نے اسے کچھ اشارہ دیا۔ تو قادیانی مناظر نے کہا کہ ہاں یہ حدیث ہے۔

میں نے کہا: کوئی کتاب میں۔

اسنے کہا: جواہر الاسرار میں۔

میں نے کہا: یہ کس کی کتاب ہے۔

اس نے کہا: کہ علامہ شعرانی کی

میں نے کہا کہ وہ تو ایک محدث نہیں ایک صوفی ہے۔ چلیں وہی کتاب دکھائیں۔ آخر انہوں نے کسی حدیث کی کتاب کا حوالہ تو دیا ہوگا۔

اس نے کہا: کہ کتاب ہمارے پاس اس وقت نہیں۔

میں نے کہا: کہ اس طرح تو بات نہیں بنے گی۔ یا حدیث پیش کرو یا جھوٹ مانو یا پھر تیسری صورت یہ ہے کہ مہلت مانگ لو ہم آپ کے ملک میں ہیں۔ کتاب جہاں سے بھی ملے اس مدت میں حاصل کر لو۔ مناظرہ اسی حوالہ پر ختم ہوگا۔ اگر آپ نے حدیث چودہویں صدی کی پیش کر دی تو مرزا سچا مہدی۔ میں دس ہزار روپے انعام بھی دوں گا اور تمہارا مذہب قبول کر کے تمہارے مذہب کا مفت کا مبلغ بن جاؤں گا۔ ورنہ مرزا جہنمی ثابت ہوگا۔ تو تمہیں اس پہ اکت نہ بیچ کر اسے چھوڑنا ہو گا۔

اب وہ بار بار کہتے کہ وہ کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں نے پھر انکے صدر سے کہا کہ یا تو کتاب پیش کریں یا جھوٹا مانیں یا پھر مہلت لے لیں۔ ان کے مناظر نے کہا کہ کتاب موجود ہے۔

یہ اس نے جھوٹ بولا اور بڑی بے شرمی سے یہ بات کی۔

عیسائیوں نے جلوس کے موقع پر ایک نظم میں یہ کہا تھا کہ:

۔ ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوئے ہیں مگر

سب پہ سہقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

تو اس صدر نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کر کے کتاب منگوائی۔ تو میں بڑا خوش ہو گیا۔ کہ

ایک جھوٹ تو ثابت ہو گیا وہ کونسا؟

کہ ابھی تو کہہ رہا تھا کہ کتاب کوئی نہیں اور ابھی کتاب کیسے آگئی۔ تو اس نے مجمع میں کتاب

کھول کر لہرا دی۔ ہم بڑے پریشان ہوئے۔

علامہ خالد صاحب نے کہا کہ آپ نے یہ کتاب دیکھی ہے؟

میں نے کہا کہ دیکھی چھوڑ اس سے پہلے سنی بھی نہیں ہے۔ لیکن انشاء اللہ اس کتاب میں وہ

حدیث نہیں ہوگی۔ کیونکہ میرا اشتہار ۳۵ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ اگر ربوہ (چناب نگر) کے چوہوں کو یہ کتاب نہیں ملی تو افریقائیوں کو کیسے مل سکتی ہے؟

تو جب میں نے یہ کتاب اس (قادیانی مناظر) سے لیکر دیکھی تو دونوں صفحات پر کسی صدی وغیرہ کا ذکر نہیں تھا۔

نہ چودہویں

نہ بارہویں

نہ تیرہویں

کس بے غیرتی سے انہوں نے پورے مجمع میں کتاب لہرا دی؟

تو ہم نے وہ کتاب انکے صدر کے سامنے رکھی اور کہا کہ جناب آپ ہمیں ڈھونڈ کر دیں۔

تو کوئی مرزائی ادھر سے ادھر سے ورق الٹتا ہے۔ لیکن حدیث نہ ملی کیونکہ وہ ہوتی تو تب ملتی۔

مسلمان افریقی بڑے خوش تھے۔ آخر انکے صدر نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ

”افسوس“ اس کتاب کے اندر چودہویں صدی والی حدیث نہیں ہے۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

تاج و تخت ختم نبوت : زمر و باد

وہ منظر قابل دید تھا جب انکے صدر نے اعلان کیا کہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔ جب حدیث

نہیں ملی تو مرزا جھوٹا جہنمی ہوا۔ اور جھوٹا جہنمی مسیح، نبی، مہدی کیسے ہوا؟

مسلمان نوجوانوں نے مجھے کندھوں پر اٹھالیا اور نعرے لگاتے ہوئے آوازیں بلند کرنے

لگے۔

جو پمفلٹ قادیانیوں نے دورانِ مناظرہ تقسیم کئے تھے۔ وہ پھاڑ پھاڑ کر ڈالتے رہے۔ عجیب

منظر تھا سینکڑوں قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے اس مناظرہ کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی۔

الحمد لله على ذلك

مرزا کا دوسرا بین الاقوامی جھوٹ اور:

دوسرا جھوٹ بھی سن لو!

شاید انکو ہدایت آجائے۔ ❶

مرزا نے لکھا ہے۔ کہ انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی۔ کہ مہدی چودہویں صدی کے سر پر آئیگا۔ اور نیز یہ کہ وہ پنجاب میں ہوگا۔

انبیاء گزشتہ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر جھوٹ ہم نے کہا کہ ایک نبی بتلاؤ جس نے کہا ہو کہ مہدی یا مسیح چودہویں صدی کے سر پر آئیگا۔ اور نیز پنجاب میں ہوگا۔ لفظ پنجاب دکھلاؤ۔ (جو کہ بدترین خیانت ہے)

دوسرے ایڈیشن میں انبیاء کی جگہ اولیاء لکھ دیا تو میں نے کہا کہ چلو ۱۳۰۰ سال میں سے مرزا سے پہلے کوئی ایک ولی دکھلاؤ جس نے کہا ہو کہ مہدی چودہویں صدی میں آئیگا۔ اور نیز یہ کہ وہ پنجاب میں ہوگا۔ یہ میرا چیلنج ہے۔

ولی کا حوالہ تم دے دو

دس ہزار روپے انعام بھی دوںگا اور مذہب بھی تمہارا قبول کروںگا۔
یاد رکھو!

کہ قیامت آسکتی ہے لیکن کسی ولی کا یہ حوالہ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

عنایت پور بھٹیاں میں مرزائیوں کی بدترین شکست:

عنایت پور بھٹیاں میں بھی انہی دو جھوٹوں پر شرط لگی تھی۔ مرزائیوں نے ایک میدان کی مہلت مانگی۔ شیعہ ثالث تھا۔

ایک ماہ کی مدت جب گزر گئی۔ تو ایک ماہ کی مزید مہلت لی جب پھر بھی چودہویں

❶ اربعین نمبر ۲ ص ۲۳ روحانی خزائن جلد ۳۷۱ پر

صدی کی کوئی حدیث اور کسی نبی ولی سے پنجاب کا لفظ بھی ثابت نہ کر سکے تو شیعہ ثالث نے لکھ کر دے دیا۔

”کہ مرزا نے جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ نہ کسی نبی سے اور نہ کسی ولی سے چودہویں

صدی والی روایت منقول ہے اور نہ ہی کسی سے پنجاب کا لفظ دکھا سکے ہیں۔

مرزائی مناظرہ ہار گئے اور مسلمانوں کو رب نے فتح عطا فرمائی، تقریباً ۳۵ خاندان اس مناظرہ کی برکت سے مسلمان ہو گئے۔

(فالحمد للہ علی ذالک)

جھوٹ کے متعلق مرزا کے فتوے:

حضرات محترم!

مرزا نے خود لکھا ہے کہ جو کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائیگا اس کا کسی بات میں بھی اعتبار نہیں۔ تو کیا مرزا جھوٹا ثابت ہوا ہے یا نہیں؟

اگر کوئی اب بھی جھوٹا نہیں مانتا تو وہ ثبوت دے۔ میں اسکو سپامان اونگا۔

مرزا نے خود ضمیر تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن ص ۵۶ ج ۱۷ میں لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

تو جب مرزا سے جھوٹ بولنا ثابت ہوا تو مرزا اپنے قول کے مطابق مرتد ہوا۔

مرزا حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶، رخ ص ۴۵۹ ج ۲۲ پر لکھا ہے۔ کہ جھوٹ بولنا گوہ (پاخانہ) کھانے کے برابر ہے۔

تو اب مرزا نے جھوٹ بول کر خود اپنے تحریر کردہ اصول کے مطابق کیا کیا؟ (گوہ ”پاخانہ“ کھایا)

تم مرزائیوں سے کہو کہ تمہارا نبی پاخانہ کھایا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتا تھا اور مرا بھی پاخانہ میں ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی

تو نئی میں ہرگز نہ مرتا کبھی

مرزائیوں سے کہو کہ تمہیں مرزا کی طرح موت آئے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اچھی موت مرا ہے۔ مولوی جھوٹ بولتے ہیں وہ نئی میں نہیں مرا۔ تم ان سے کہو کہ

اللہ تعالیٰ تم سب مرزائیوں کو اپنے نبی کی طرح موت دے۔ اگر یہ آمین کہیں تو ٹھیک ہے۔ اگر آمین نہ کہیں تو معلوم ہوا کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔

اگر ہمیں کوئی کہے کہ تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والی موت آئے تو ہمارا بچہ بچہ آمین کہے گا۔

نبی تو دور، ہمیں کوئی یہ کہے کہ تمہیں احمد علی لاہوری جیسی موت آئے جسکی قبر سے اڑھائی مہینہ تک خوشبو آتی رہی تو آمین کہیں گے یا نہیں؟۔۔۔ کہیں گے ان کو کیسی اچھی دعا ہم دے رہے ہیں۔ کہ رب ان تمام مرزائیوں کو اپنے نبی والی موت دے۔ لیکن یہ اس پر آمین نہیں کہتے۔

مرزا طاہر کا دجل:

آخر میں مرزائیوں کو ایک چیلنج دینا چاہتا ہوں۔ ابھی لندن میں اگست 1995ء میں مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں کہا کہ مولوی چنیوٹی مہابلہ سے بھاگتا رہا ہے۔ میں ان دنوں لندن میں تھا میں نے کہا کہ ابھی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ مہابلہ سے کون بھاگتا رہا ہے تو یا میں؟

میں مرزا طاہر کو بھی اسکے بھائی ناصر اور انکے باپ مرزا بشیر الدین محمود کو بھی مہابلہ کا چیلنج دیتا رہا۔ لیکن یہ بھاگتے رہے۔ میں نے لندن میں ہائیڈ پارک میں ناٹم دے دیا۔ میں اپنے علماء سمیت پہنچ گیا۔ انتظار کرتا رہا لیکن

نہ مرزا طاہر آیا اور نہ ہی اسکا کوئی نمائندہ

﴿دعوت مہابلہ﴾

گو لیگی کے مرزائیو!

میں مسجد میں با وضو ہوں، میں ملک کی چار بڑی دینی جماعتوں کا نمائندہ ہوں۔

(۱) جمعیت علماء اسلام

(۲) عظیم اہلسنت

(۳) اثنائے التوحید والسنۃ

(۴) مجلس تحفظ ختم نبوت کا نمائندہ ہوں

میں مرزا کو دجال و کذاب، بے ایمان اور جہنمی اور مرزا کو ماننے والوں کو بھی جہنمی اور کافر سمجھتا ہوں۔ اور میں ہر جگہ مہابلہ کیلئے تیار ہوں۔ کوئی گو لیگی کا مربی یا مرزائیوں کا سربراہ مرزا طاہر سے یہ نمائندگی حاصل کر لے کہ یہ ہماری جماعت کا نمائندہ ہے اور چنیوٹی اس سے مہابلہ کر لے۔ تو میں اس سے بھی مہابلہ کیلئے تیار ہوں۔

مہابلہ اپنے آپ کو موت کیلئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ دونوں فریقوں کو ایک میدان میں آ کر یوں دعا کرنا ہوتی ہے کہ

”اے اللہ جو جھوٹا ہو وہ برباد ہو“

یہ مہابلہ ہے، مہابلہ گھر بیٹھ کر نہیں ہوتا۔

مہابلہ گھر بیٹھ کر نہیں ہوتا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں سے مناظرہ کیا وہ نہ سمجھے تو دعوت مہابلہ دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری فرمائی تھی۔ اہیت عظام اور ساتھیوں کو میدان میں لے جانے کیلئے تیار کر لیا تھا۔ لیکن پادریوں نے عیسائیوں کو سمجھایا کہ خبردار! ان سے مہابلہ نہ کرنا ورنہ آسمانی عذاب تمہیں ختم کر دیگا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مہابلہ کیلئے میدان میں آجائیں۔ تو ان پر ایسا عذاب

آتا۔ کہ انکے انسان تو انسان حیوان بھی زندہ نہ رہتے۔

مہابلہ گھر بیٹھ کر پمفلٹ شائع کرنے کا نام نہیں جسکا مرزا نے بھی خود اقرار کیا ہے۔ کہ مہابلہ فریقین کا ایک جگہ جمع ہو کر دعا کرنے کا نام ہے۔ ①

مرزا قادیانی کی وصیت:

مرزا طاہر تو ویسے بھی اپنے دادا کی وصیت اور عہد کی وجہ سے مہابلہ کی دعوت دے بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسکے دادا نے ۱۸۹۹ء میں ڈی۔ سی گورداسپور کی عدالت میں تحریر کر کے دیا تھا۔ کہ میں آئندہ کسی کو مہابلہ کی دعوت نہیں دوں گا۔ اور میں اپنی اولاد و امتی اور زیر اثر لوگوں کو کہتا ہوں کہ وہ آئندہ مہابلہ نہیں کریں گے۔ ②

تو اگر مرزا طاہر اپنے دادا کا پوتا ہے اور پیر و کار ہے تو وہ مہابلہ کی دعوت نہیں دے سکتا۔ اگر دے گا تو وہ اپنے دادا کا پیر و کار نہیں۔

مرزائی سربراہوں کی ”پاک دامنی“:

اسی طرح لندن میں میں نے ایک چیلنج دیا تھا۔ کہ مرزائیو! تمہارے سربراہ کا نام طاہر ہے۔ جسکی مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ طاہر میرے نبی علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے۔ (طاہر کا معنی ہے پاک)

اور مرزا طاہر پاک نہیں ہے۔ بلکہ نجس ہے۔ اسکا بھائی، باپ، دادا سب ناپاک تھے۔ ملک راحت گجرات والے نے ”دور حاضر کے مذہبی آمر“ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود اپنی سگی بیٹی کیساتھ منہ کالا کیا کرتا تھا۔

تو میں نے کہا کہ مرزا طاہر تو چار قسمیں اشعادے میں تھے طاہر مان لوں گا۔ (۱) تو نے کبھی زنا نہیں کیا

① حاشیہ انجام آختم ص ۳۰ رخ ص ۳۰ جلد ۱۱

② ۲۳ فروری ۱۸۹۹ء عدالت ہے۔ ایم ڈی۔ ڈی۔ سی گورداسپور شین نمبر ۶

(۲) شراب کبھی نہیں پی

(۳) بد فعلی نہ کی ہو

(۴) بد فعلی نہ کرائی ہو۔

مرزائیوں نے کہا کہ پہلے مولوی چنیوٹی ان چار عیبوں کی قسم اٹھائے۔ میں ہوں تو گنہگار۔ لیکن اسوقت تک مجھے اللہ نے ان چار عیبوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ شاید اللہ نے مجھے مرزائیوں کے اسی چیلنج کے جواب کیلئے بچایا ہو۔ تو میں نے ویسے ہال لندن میں ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں جھوٹے نبی کے پوتے کا حضور علیہ السلام کے پندرہویں صدی کے گنہگار امتی نے چیلنج قبول کرتے ہوئے با وضو ہو کر قرآن سر پر اٹھایا اور ہزاروں کے مجمع میں خدا کی قسم اٹھا کر کہا کہ الحمد للہ میرا دامن ان چار عیبوں سے محفوظ ہے۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

شان رسالت : زندہ باد

سفیر ختم نبوت مولانا چنیوٹی : زندہ باد

تو میں اب مرزا طاہر کو کہتا ہوں کہ:

وہ ان چاروں عیبوں کی نہیں ان میں سے ایک عیب کی قسم اٹھائے کہ اسکا دامن اس سے پاک ہے۔

گو سبکی کے مرزائیو!

میرا چیلنج مرزا طاہر نے قبول نہیں کیا۔ تم اپنے گاؤں کے مربی یا امیر کو کہو کہ وہ یہ قسم اٹھا دے۔ کہ مرزا طاہر مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا غلام احمد پاک تھے۔ یہ میرا چیلنج ہے۔ میں اپنی برأت دے کر جا رہا ہوں۔ میں تو نبی کا پوتا و نواسہ نہیں ہوں بلکہ نبی کا پندرہویں صدی کا گنہگار امتی ہوں۔ یہ میرے نبی کی ختم نبوت کا معجزہ ہے۔

انشاء اللہ انکو جرأت نہیں۔ کہ یہ مسجد میں آکر انکی پاکی کی قسم اٹھائیں گے۔

تو مرزائیو! ایسے گندوں کے پیچھے لگ کر اپنی آخرت کو کیوں خراب کرتے ہو؟

سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1:- (مسئلہ افغانستان)

افغانستان میں مرزائی قتل ہوئے تھے۔ تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا نے بددعا کی تھی کہ اب افغانستان میں کبھی بھی امن نہیں ہوگا۔ اسکی حقیقت کیا ہے۔

انکی پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ جب کوئی واقعہ ہو جائے اسکے بعد۔ یہ بات ٹھیک ہے اسکے مبلغ افغانستان گئے تھے۔ وہاں کے علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ مرتد ہیں انکو سنگسار کیا جائے تو انکو سنگسار کر دیا گیا۔

اور وہاں کے بادشاہ امان اللہ نے مرزا کو قاری میں خط لکھا تھا جسکا ترجمہ خلاصہ یہ ہے کہ ”اگر تو نبی ہے تو میرے پاس آ“

مرزائیوں نے ساری دنیا میں تبلیغ کی لیکن ادھر نہیں گئے کیوں نہیں گئے؟

باقی افغانستان اور کراچی میں فسادات نہیں ہو رہے۔ کیا تمہارے قادیان دارالامان میں امن ہے؟

وہاں کوئی فساد نہیں؟

یہ فساد کس کی بددعا سے ہو رہے ہیں؟

افغانستان کے فساد کیلئے مرزا غلام احمد اور مرزا بشیر الدین محمود کی بددعا پر مبنی تحریر دکھلاؤ کہ جس میں انہوں نے کہا ہو کہ افغانیوں نے ہمارے مبلغین کو قتل کیا ہے۔ لہذا اب امن نہیں ہوگا۔

تحریر دکھلاؤ زبانی بات کا اعتبار کیسے کیا جائے؟

ضیاء الحق کی شہادت کے بعد مرزا طاہر نے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔

مرزا طاہر نے یہ ضیاء الحق کے مرنے کے بعد کہا۔ میں نے لندن میں مرزا طاہر کا یہ پمفلٹ

(مذکورہ بیان والا) صحافیوں کو دکھلایا اور چیلنج کیا کہ 10 جون 1988ء کو مرزا طاہر کے مہبلہ والا

پمفلٹ میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ضیاء الحق ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ جنگ اخبار لندن میں جو مرزا طاہر

کے الفاظ چھپے ہیں ان میں یہ نہیں ہے۔ جب حادثہ ہو گیا تو پھر دعویٰ شروع کر دیتے ہیں۔
پیشگوئی لیکھ رام کے متعلق:

اب اس پر آپ کو ایک اور واقعہ سنا ہوں۔

پشاور کا ایک ہندو آر یہ لیکھ رام ہندو پنڈت تھا مرزا کا اس سے مناظرہ ہوتا رہا جس میں مرزا سے کچھ بھی نہ بن آیا تو پھر مرزا نے کہا کہ چھ سال میں یہ پنڈت خدائی جیت اور خرق عادت عذاب سے مر جائیگا۔ ①

چھ مہینے بعد وہ قتل ہو گیا اس پیشگوئی کو سچا ثابت کرنے کیلئے ایک سازش کیساتھ ایک مرزائی ہندو مذہب قبول کر کے اس پنڈت کا مرید بن گیا۔ وہ مرزائی دن رات اسکے پاس رہتا تھا۔ اسکی خدمت کرتا تھا۔ جب اعتماد جم گیا تو اس مرزائی نے چھری سے اسکا پیٹ چاک کر دیا اور وہ قتل ہو گیا اور قاتل روپوش ہو گیا۔

مرزا نے کہا کہ ہماری پیشگوئی پوری ہو گئی ہے حالانکہ یہ پیشگوئی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی کیونکہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں ”خرق عادت“ اور مرزا خود کہتا ہے کہ خرق عادت وہ ہوتا ہے جسکی دنیا میں نظیر نہ پائی جائے۔ ②

اب چھری سے قتل ہونا اور قاتل کا بھاگ جانا ایسے واقعات دن رات ہوتے رہتے ہیں۔ میرے پاس مرزا کی یہ کتاب ہے۔ اسکے قتل ہونے سے پہلے مرزا نے اسکے بارے جو پیشگوئی کی ہے اس پورے پیشگوئی والے صفحہ پر لفظ چھری نہیں ہے۔ پوری پیشگوئی اسکے مرنے سے پہلے جو مرزا نے لکھی ہے۔

اس میں ہے کہ خارق عادت اور مصیبت الہی سے مرے گا۔ خارق عادت عذاب کا یہ معنی ہے کہ وہ عذاب جسکی دنیا میں کوئی نظیر نہ ہو کیا چھری سے قتل ہونے کی نظیریں کوئی نہیں؟ تو یہ خرق عادت کیسے ہوا؟

اور اصل پیشگوئی کے اندر چھری کا لفظ نہیں۔

جب قتل ہو گیا تو مرزا نے اس کا فوٹو چھاپا۔ اسکی لاش کا فوٹو بھی بنایا۔ تو مرزا نے حاشیہ پر ہاتھ بنا کر لکھا ہے کہ یہ جسکی لاش دیکھ رہے ہو یہ ایک ہندو متعصب آریہ کی ہے۔ جس نے میری نسبت اپنی کتاب میں لکھا کہ یہ شخص تین برس میں ہیضہ سے مر جائیگا۔ میں نے بھی اسکی طرف نسبت کی تھی کہ چھ برس میں چھری سے مارا جائیگا۔ ❶

قتل ہونے کے بعد لفظ چھری لکھا۔

چیلنج

مرزا! تو!

اپنے مرزا کی دیانت دیکھو میرا چیلنج ہے کہ لیکھ رام کے قتل ہونے سے پہلے پیشگوئی میں چھری کا لفظ دکھلاؤ اور منہ مانگا انعام پاؤ یہ اتنا بڑا دجال اور مکار ہے واقعہ ہونے کے بعد کہتا ہے کہ ہم نے یوں کہا تھا۔

سوال نمبر 2:

مرزائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ میں جھوٹے نبی کو بائیں بازو سے پکڑ کر ہلاک کر دوں گا۔ اگر مرزا جھوٹا ہے تو خدا نے اسے ہلاک کیوں نہیں کیا؟

جواب:

قرآن پاک کی آیت ہے کہ:

”یہ قرآن اللہ کا کلام ہے“

وما هو بقول شاعر

یہ کسی شاعر یا مجنوں کا کلام نہیں ہے۔

❶ نزولِ مسیح ص ۵۷، تاریخ جلد ۱۸ ص ۵۵۳

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ لَا خَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ

الْوَتِينَ﴾ (الحاقہ)

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے کوئی بات کہہ دیں تو ہم ان کا دائیں بازو پکڑ کر انکی شہہ رگ کاٹ دیں گے پھر انہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

اللہ نے نبی و قرآن کی صداقت بیان کی کہ قرآن میرا کلام ہے نبی اپنے پاس سے کلام نہیں کرتا اگر اپنے پاس سے بناتے تو میں انکی شہہ رگ کاٹ دیتا۔

اس آیت کا سیاق و سباق دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جائیگی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کسی قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ قضیہ شخصیت ہے۔ اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بات کہی جا رہی ہے اور یہ بھی اس بناء پر کہ بائبل میں موجود تھا کہ اگر آنے والا نبی غیر اپنی طرف سے کوئی جھوٹا الہام یا نبوت کا دعویٰ کرے وہ جلد مارا جائیگا۔ ❶

یہ کوئی عام قاعدہ بیان نہیں ہو رہا۔

یہاں صرف قرآن و نبی کی بات ہو رہی ہے۔ کہ اگر نبی ﷺ اپنے پاس سے بات ملایگا تو میں انکی شہہ رگ کاٹ دوں گا۔

تو قرآن عیسائیوں کے اعتراض کا جواب دے رہا ہے جو کہتے تھے کہ یہ نبی اپنے پاس سے کلام ملاتا ہے۔

تو قرآن بائبل میں بیان شدہ عبارت کی تائید کرتے ہوئے عیسائیوں کو چیلنج کر رہا ہے کہ اگر نبی اپنے پاس سے ملایگا تو اسکی شہہ رگ کٹ جائیگی اور تمہارا جو اعتراض ہے اگر وہ صحیح ہے تو پھر انکی شہہ رگ کیوں نہیں کٹتی؟

یہ دلیل انکو دی

تو مرزا نے یہاں سے اپنی دلیل نکال لی۔

❶ بحوالہ انجیل مقدس عہد نامہ قدیم ص ۱۸۸ کتاب استخوان باب ۱۸ آیت ۲۱ تا ۲۴

مرزا قادیانی کا گمراہ کن اصول:

مرزا نے یہاں سے اپنی دلیل نکال لی کہ جو خدا پر جھوٹ بولے گا تو اسکو 23 سال میں ہلاک ہونا چاہیے۔ اسلئے کہ نبی علیہ السلام دعویٰ نبوت کے بعد 23 سال زندہ رہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو 23 سال کے اندر ہلاک ہو وہ جھوٹا اور جو 23 سال میں ہلاک نہ ہو وہ سچا اور میری وحی کو 23 سال گزر گئے اور میں ہلاک نہیں ہوا۔ لہذا میں سچا ہوں۔

جوابات

مرزا کی بھی بڑے جوش سے یہ بیان کرتے ہیں۔ اسلئے تین جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1:

یہ عام قاعدہ نہیں ہے اگر یہ عام قاعدہ ہو کہ جو جھوٹا ہو وہ تیس سال کے اندر ہلاک ہوگا تو اس سے کئی سچے نبی جھوٹے نبی بن جاتے ہیں اور کئی جھوٹے نبی سچے بن جاتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں ایک ایک دن میں ستر ستر نبی قتل ہوئے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قرآن میں ذکر ہوا ہے وہ نبی تھے دعویٰ نبوت کے بعد تین سالوں میں شہید ہو گئے۔

تو مرزا کے اس قاعدہ کے مطابق کیا وہ (العیاذ باللہ) جھوٹے بنے۔

جواب نمبر 2:

کئی جھوٹے سچے بن جاتے ہیں جنہوں نے دعویٰ نبوت کیا اور تیس سال سے زیادہ زندہ رہے۔ ایمان میں بہاؤ اللہ مرزا کے دور میں نبوت کا دعویٰ کر کے چالیس سال زندہ رہے۔ اسنے نئی وحی بنائی۔ نیا قبلہ بنایا۔ انکی وحی کی کتاب کا نام ہے "البیان" انہوں نے قرآن کو منسوخ قرار دیا۔ اس نے خدا پر افتراء کیا اور وہ چالیس سال زندہ رہا۔

تو اب مرزائیوں کو اپنے مرزا کے بیان کردہ قاعدہ کے مطابق اسکو بھی نبی ماننا چاہیے۔

جواب نمبر 3:

اپنی اس دلیل سے بھی مرزا خود جھوٹا ثابت ہوتا ہے وہ اس طرح کہ مرزا کہتا ہے کہ: جو 23 سال کے اندر مرے وہ جھوٹا۔ اب دیکھنا ہے کہ مرزا دعویٰ نبوت کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہا ہے؟

(۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اسکا دعویٰ نبوت محل نزاع ہے کیونکہ اسکے مرزا کے ماننے والے دو پارٹیوں میں بٹ گئے۔ ایک لاہوری ایک قادیانی۔

لاہوری کہتے ہیں کہ اسکا دعویٰ نبوت بالکل ہے ہی نہیں۔ گو اسکا اپنا دعویٰ نبوت ہر شک سے باہر ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اسکا دعویٰ نبوت ہے۔ اور اس نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا ہے۔

مرزا صاحب نے 1901ء میں دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اور 1908ء میں یہ ہیضہ سے مر گیا۔ اب بتلاؤ کہ 23 سال کے اندر اندر رب نے ہیضہ سے مارا یا نہیں مارا؟۔۔۔ مارا

تو مرزا اپنی دلیل کی مطابق بھی جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ 23 سالوں کے اندر مر گیا۔

مرزا کی یہ من گھڑت دلیل ماننے سے سچے نبی جھوٹے اور جھوٹے سچے بن جاتے ہیں اور مرزا پھر بھی جھوٹے کا جھوٹا۔

جو کچھ عرض کیا ہے اس میں جو (غلطیاں) ہوئیں وہ خدا تعالیٰ معاف فرمائے اور مرزائیوں کو ان گزارشات کے ذریعہ راہ ہدایت اور مسلمانوں کو دین حق پر استقامت نصیب فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

الحمد لله وحده ونحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونؤتمركل
عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهدي الله
فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن سيدنا و سندا و
شفيعنا و مولنا محمدًا عبده و رسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان
الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم - و من اظلم ممن اتري على الله
كذبا و قال الله تبارك ما كان محمدًا أبًا أحدٍ من رجالكم و لكن رسولَ
الله و خاتم النبيين و كان الله بكل شيء عليمًا
قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يبعثوا كذا ابون
دجالون كلهم يزعم أنه نبي الله و انا خاتم النبيين لا نبي بعدى -
صدق الله مولنا العلي العظيم و صدق رسولُه النبي الكريم و نحن على
ذلك ليمن الشهداء و الشكرين و الحمد لله رب العلمين اللهم صل و
سلم دائما ابدًا على حبيبك خير الخلق كلهم اللهم صل على سيدنا و
مولنا محمد و بارك و سلم و صل عليه -

﴿مرزا کی موت و حیات﴾

گوجرانوالہ

واجب الاحترام یادگار اسلاف حضرت قبلہ مفتی صاحب صدر محترم اور دیگر حاضرین مکرم بزرگوں، بھائیو، عزیزو!

۲۶ مئی کی مظلومیت:

آج ۲۶ چھبیس مئی کا دن ہے (جو گزر گیا ہے) اس دن کی مناسبت سے آج کا یہ پروگرام منعقد کیا گیا ہے۔ اس مسجد کا یہ پہلا پروگرام ہے جیسے مسجد خذا کے خطیب مولانا عبدالرحمن محمود صاحب نے اظہار کیا ہے۔ میراجی تو یہ چاہتا تھا کہ چھبیس مئی کا دن کسی بڑی مرکزی جگہ (لاہور) میں منایا جاتا۔ (منایا نہیں تو بتایا جاتا) منانے کے ہم قائل نہیں ہیں۔ ہماری قوم کو آج یہ دن بھول چکا ہے آپ میں سے اکثر حضرات اس سے ناواقف ہیں کہ چھبیس مئی کا دن کتنا بڑا تاریخی دن ہے۔

26 مئی کا دن عظیم تاریخی دن ہے۔

مسلمانوں کی عظیم فتح اور خوشی کا دن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دن

ایک کذاب دجال

اور مسلمہ پنجاب

مرزا غلام احمد قادیانی

کو ذلت سے موت دی تھی

اللہ کی کروڑ ہا نعمتیں ہوں اس پر جو وہ مسلمانوں پر بھیجتا رہا تو آج اس (ملعون) کی وفات کا

دن ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ اس دن کی یاد نہ تو مسلمان مناتے ہیں اور نہ ہی مرزا کو ماننے والے اس

دن کو یاد کرتے ہیں۔

مرزائی اور مرزا کا یوم مرگ:

بڑا تعجب تو یہی ہے کہ ہر قوم اپنے لیڈر کا دن مناتی ہے۔ اسکا تاریخ پیدائش اور موت یاد رکھتی ہے۔ بعض لوگ اپنے لیڈروں کی برسیاں مناتے ہیں۔

لیکن یہ ایسا ”مظلوم“ ہے کہ اسکے مخالف اور موافق دونوں اسکی وفات کا دن نہیں مناتے۔ جن لقوں کو تو چلو ضرورت نہیں ہوتی۔ موافقوں کو تو اپنے لیڈر کے دن منانے کا کچھ اہتمام ہوتا ہی ہے۔

لیکن مرزا کے موافق (مرزائی) بھی اسکا یہ دن نہیں مناتے۔

آج قائد اعظم کا دن منایا جاتا ہے

علامہ اقبال کا دن منایا جاتا ہے

برسیاں کی جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ بعض لوگ آپ کا وہ دن مناتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہے لیکن اسی دن یا اس کے علاوہ کسی اور دن سیرت تو بیان ہوتی ہے یا نہیں؟ (ہوتی ہے)

تو مرزا قادیانی کا آج وفات کا دن ہے کم از کم آج مرزائیوں کو تو اس کی سیرت بیان کرنی چاہئے یا نہیں؟ (کرنی چاہئے)

لیکن اسکی سیرت بیان کے لائق ہووے تو کوئی بیان کرے۔

اسکا کوئی قابل فخر کارنامہ ہو تو بیان کیا جائے۔

جب سے وہ مرا ہے کبھی بھی انہوں نے برسی نہیں منائی۔ کبھی اسکی سیرت کا ذکر نہیں کیا۔ ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پورا سال بیان کرتے ہیں۔

ہر مہینہ بیان کرتے ہیں

ہر جمعہ بیان کرتے ہیں

لیکن اسکی سیرت نہ تو قابلِ فخر ہے اور نہ ہی بیان کرتے ہیں۔ اور ہم مسلمانوں نے بھی بھلا دی ہے۔ اسکی موت جس ذلت سے ہوئی ہے اسکی تفصیل آج مسلمانوں کو معلوم نہیں ہے۔ صرف ایک شعر ہمارے لڑکے پڑھتے رہتے ہیں۔

اگر ہوتا مرزا خدا کا نبی

تو مٹی میں ہرگز نہ مرنے کی

یہ شعر مختلف روایات سے بھی پڑھا جاتا ہے۔

اگر ہوتا مرزا خدا کا پیغمبر

تو مٹی میں ہرگز نہ مرنے کی

تو یہ اشعار یاد ہیں لیکن انکی تفصیلات کا پتہ نہیں ہے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آج کا جلسہ لاہور میں ہوتا۔ جہاں یہ مرا تھا۔ اسکے قرب و جوار میں ہم جلسہ کرتے۔ برائے رتھ روڈ پر ایک مکان تھا جہاں آج کل احمدیہ مارکیٹ بنی ہوئی ہے۔ وہاں یہ مرا تھا۔

اہم موضوع:

انشاء اللہ آئندہ سال بڑی شاندار باٹھ سے وہاں جلسہ کریں گے۔

بہر حال 26 مئی منگل کا دن 1908ء کو مرا تھا۔

کیسے مرا تھا؟

اسنے کیا پیشگوئی کی تھی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ اسنے خدا کا جو آخری فیصلہ لکھا تھا وہ کیا تھا؟ ڈاکٹر عبدالحکیم (جو اسکا بڑا گہرا مرید تھا پھر رب نے اسے ہدایت دی تھی) نے اسکے بارے میں کیا پیشگوئی کی تھی؟ اور پھر اسنے کونسی پیشگوئی کی تھی؟

مرزا نے اپنی عمر کتنی بتلائی تھی اور کہا تھا کہ

اگر میری اتنی عمر نہ ہو تو میں جھوٹا اور بے ایمان ہونگا؟

یہ عمر میری صداقت اور سچائی کا نشان ہوگا۔

پھر اسکی عمر کتنی ہوئی تھی؟

یہ ساری بحثیں وضاحت طلب ہیں لیکن آپ نے بیٹھنا نہیں ہے۔ (بیٹھیں گے مجمع سے آوازیں) تو ان تمام باتوں میں سے میں کوئی صرف ایک آدھ ہی بتلا سکونگا اور میرا کچھ یہ بھی خیال ہے کہ اسکی سیرت پر بھی روشنی ڈالی جائے۔

اسکا کچھ بچپن کچھ جوانی

کچھ بڑھاپا بتلایا جائے

پھر اسکی موت بتلائی جائے۔

پھر بتلایا جائے کہ بقول خود اسکی لاش دجال کے گدھے (ریل گاڑی پر) کیسے گئی؟ کیونکہ مرزا نے خود لکھا ہے کہ ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے۔ پھر اسکی تدفین کرا کر واپس آنا چاہئے لیکن یہ تقریر بڑی لمبی ہے۔ ایک رات میں یہ تو پوری نہیں ہو سکتی کچھ چیدہ چیدہ باتیں عرض کرونگا۔

کذا ابول کی آمد:

پہلے جنہیں اسکی پیدائش سنا تا ہوں لیکن پیدائش سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن لیں تاکہ دیکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کیسے سچی ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تقوم الساعة حتى يبعثوا كذا بون دجالون كلهم يزعم انه نبي الله انا

خاتم النبیین لا نبی بعدی

قیامت اس وقت تک نہیں آئی گی جب تک کہ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں ان میں سے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں۔ فرمایا یا درکنہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

انه سيكون في امتي ثلاثون كذابون
کہ تمیں بڑے بڑے کذاب میری امت میں سے ہونگے۔
لوگو! سن لو کہ وہ میری امت میں سے ہونگے۔

میرا کلمہ پڑھیں گے۔
قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں بھی پڑھیں گے۔

قرآن بھی پڑھیں گے۔

چوری چوری حج بھی کر آئیں گے۔

لیکن ہونگے کیا؟

(کذاب اور دجال)

یہ پیارے نبی کا لقب دیا ہو ہے۔

اس سے بڑھیا لقب کوئی اور ہو سکتا ہے؟۔۔۔ نہیں

ہمیں کم از کم نبی کے دیئے گئے لقب سے کم تو کوئی نہیں دینا چاہئے۔ لہذا مرزا کیلئے کاذب
(جھوٹا) جھوٹا نہیں بلکہ مبالغہ کا صیغہ کذاب بڑا جھوٹا استعمال کرنا چاہئے جو آمنہ کے لال محمدؑ کا
لقب دے گئے ہیں۔

انگریزوں کی ضرورت:

اس تیرہ سو سال میں کئی کذاب گزرے ہیں۔

۔ سب سے پہلا مسلمان کذاب ہوا ہے

اس کے ساتھ اسود غشی اور طلحہ ہوا ہے

یہ سب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گزرے ہیں بعد میں بھی کئی دجال آئے

ہیں اور اپنے انجام کو پہنچتے رہے مسلمانوں کی حکومتیں ہوتی تھیں۔

علماء و مفتیان کرام موجود ہوتے تھے۔

وہ شرعی طور پر حکم بتلاتے اور انکی گردنیں اڑا دی جاتی تھیں۔
بد قسمتی ہماری کہ برصغیر میں انگریز کا زمانہ تھا اسکو اپنی حکومت مضبوط کرنے کیلئے حکومت کو
طلول دینے کیلئے ضرورت تھی کہ:

مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے

ان میں لڑائی کرائی جائے۔

مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کیا جائے

کیونکہ جہاد سے انگریز بڑا لرزہ بر اندام تھا

آج بھی کفر لفظ جہاد سے کانپ اٹھتا ہے۔

آج روس جیسی عالمی طاقت چند افغان مجاہدین سے مقابلہ نہیں کر پاری (ان دنوں روس و
افغانستان کے مابین جنگ جاری تھی)

یہ جہاد کا لفظ بڑوں بڑوں کے جھٹکے چھڑا دیتا ہے۔

جب جہاد کا نام سنا مسلمان میدان میں آتا ہے تو پھر وہ موت کو اپنی محبوب ترین متاع
سمجھتا ہے۔

سر پر کفن باندھ کر آتا ہے۔

موت کی تلاش میں آتا ہے۔

اوز جو موت کو خود ڈھونڈ رہا ہو پھر اس کا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے؟۔۔۔ نہیں

اس واسطے انگریز کو ضرورت تھی کسی ایسے آدمی کی جو نبوت کا دعویٰ کرے اور اپنی امت علیحدہ
بنائے۔

دعویٰ نبوت کا اثر:

نیانی جب آتا ہے تو امت جدا ہو جاتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی امت چلی آ رہی تھی جب عیسیٰ علیہ السلام آئے تو جن لوگوں نے انہیں مانا

تو انکی امت علیحدہ عیسائی بن گئی۔ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو جنہوں نے آپ کو مان لیا تو انکی امت علیحدہ ہو گئی۔

یہودیوں کی ----- علیحدہ امت

عیسائیوں کی ----- علیحدہ امت

اور مسلمانوں کی ----- علیحدہ امت ہو گئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نعوذ باللہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو جو اسے مان لیں تو وہ علیحدہ امت بن گئی۔ گویا مسلمانوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے انگریز چاہتا تھا کہ مسلمان علیحدہ علیحدہ ہوں اسلئے بھی اسے دعویٰ نبوت کی ضرورت تھی اور دوسرا وہ جہاد کو ختم کرنا چاہتا تھا اور جہاد جیسے احکام صریح کو صرف نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے تو اسلئے بھی اسے دعویٰ نبوت کی ضرورت تھی۔ (چٹ آگئی کہ اردو میں تقریر کریں اس سے پہلے حضرت پنجابی میں تقریر کر رہے تھے)

مرزا صاحب کی عظیم خدمت:

تو میں آپکو حدیث سنار ہا تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت سے دجال اور کذاب پیدا ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ آپکی بات سچی ہوئی۔ آپنے پیشگوئی کی تھی۔ آپ کے زمانہ وفات کے بعد متصل میلہ کذاب وغیرہ دجال پیدا ہوئے۔ لیکن اس وقت اسلامی حکومتوں کی بدولت وہ مرتد قرار دیئے گئے اور قتل کر دیئے گئے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہماری بد قسمتی کہ انگریز کا زمانہ تھا اسنے اپنے اقتدار کے تحفظ کیلئے مختلف تدبیریں اختیار کیں جن میں سے ایک تدبیر یہ بھی تھی کہ غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا اور جہاد کو حرام قرار دلایا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے بڑے فخر کیساتھ لکھا ہے کہ میں نے انگریز کی اطاعت اور جہاد کی حرمت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ میں نے پچاس ہزار سے زائد کتابیں اور رسالے لکھ کر دنیا میں تقسیم کئے ہیں حتیٰ کہ میں نے مکہ اور مدینہ میں بھی پہنچا دیئے ہیں انگریز کی اطاعت فرض ہے اور انکی بغاوت حرام ہے اور جہاد کرنا حرام ہے میں نے مسلمانوں کے دلوں

سے جہاد کے خیالات جو نا فہم ملاؤں کی تعلیم سے انکے دلوں میں تھے وہ سب نکال دیئے ہیں۔ اور کہتا ہے کہ یہ ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے جس پر مجھے فخر ہے کہ برٹش انڈیا میں کوئی اسکی نظیر نہیں دکھلا سکتا۔ ❶

فرمان رسول کی صداقت:

بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق امت میں کئی کذاب اور دجال ہو گئے جو ایک طرف امتی ہونے کا دعویٰ کرینگے اور دوسری طرف نبی ہونے کا دعویٰ کرینگے۔ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی اور حدیث کو سچا ثابت کر دیا۔

وہ کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنی ہوں۔ اسکی ایک چھوٹی سی کتاب ہے "ایک غلطی کا ازالہ" اس میں کہتا ہے کہ میں مستقل نبی نہیں ہوں بلکہ مجھے تو بروز ری رنگ کی نبوت عطا کی گئی ہے۔ ❷

امتی بنی ہوں۔ اس نے یہ لکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کیسے سچا ثابت کیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَيَكُونُ فِيَّ اُمْتِي

کہ میری امت میں (وہ دجال) ہونگے۔

اگر یہ حضور کی امت میں سے نہ ہوتا یا امتی بنی ہونے کا دعویٰ نہ کرتا تو حدیث سے واضح مطابقت نہ ہوتی لیکن یہ کہتا ہے کہ میں امتی بنی ہوں۔ تو میرے آقا کی بات پوری ہو گئی یا نہیں؟ (پوری ہو گئی)

بہر حال یہ ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔ ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے اسکی پیدائش، جوانی، بڑھاپا اور موت سب عجائب میں سے ہیں۔

❶ ستارہ قیسریہ ص ۳۳ رخ ص ۱۱۳ جلد ۱۵

❷ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱ رخ ص ۲۱۵ جلد ۱۸

لو آؤاب میں تمہیں اسکی پیدائش سناؤں۔

مرزا کی پیدائش:

مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش لکھی ہے کہ میں اور میری بہن ہم اکٹھا جوڑا پیدا ہوئے تھے پہلے میری بہن نکلی پیچھے میں نکلا تھا۔ اسکے لفظ لکھے ہوئے ہیں میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا۔ اسے پیدا ہونے کو خود ”نکلا“ لکھا ہے کہ پہلے میری بہن نکلی اور اسکا نام جنت تھا تو پہلے جنت نکلی (پھر دوزخ نکلا) اسکے بعد میں نکلا (پیدا نہیں ہوا) ”نکلا“ تو ایسے ہے جیسے اب تم مسجد سے اپنے پاؤں کیساتھ باہر نکلو گے۔

آگے ایک فائدہ کی بات ہے جو آپکو بھی فائدہ دے گی کہتا ہے کہ میرے بعد میرے ماں باپ کے ہاں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا میں اپنے ماں، باپ کے ہاں ”خاتم الاولاد“ تھا۔ یہ (لفظ پکاؤ)۔

کہ میں اپنے ماں باپ کے ہاں خاتم الاولاد تھا کیا مطلب؟

کہ پہلے میری بہن نکلی (اور اس سے پہلے انکا بڑا بھائی غلام قادر نکلا تھا) اور اسکے بعد میں نکلا چلو پیدا ہوا۔

لطیفہ:-

ایک جگہ سرگودھا میں تقریر کر رہا تھا تو میں نے یہی حوالہ سنایا کہ پہلے وہ ”نکلی پھر میں نکلا“ تو ایک قادیانی نے رقعہ دیا کہ مولانا آپ تہذیب کے دائرے میں تقریر کریں۔ یہ آپ نے کیا ”نکلی“ اور ”نکلا“ شروع کیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تہذیب اپنے اسی ”آبا“ کو جا کر سکھلاؤ۔ اگر یہ غیر مہذب باندہ الفاظ ہیں تو میرے تو نہیں ہیں۔ میں تو صرف نقل کر رہا ہوں۔
تو بہر حال وہ لکھتا ہے کہ میں خاتم الاولاد تھا۔ اب اسکا معنی سمجھو۔

آیت خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی:

آیت خاتم النبیین کی جو قرآن میں آتی ہے قادیانی اسکا ترجمہ کبھی کبھی اور کبھی کبھی کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ خاتم میں ”ت“ پر زبر ہے۔ تم معنی غلط کرتے ہو کہ ”ختم کرنے والا“ یہ اسم فاعل کا ترجمہ ہے جبکہ یہ خاتم اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ لہذا تم جو اسم فاعل والا ترجمہ کرتے ہو یہ غلط ہے یہ تو ”آلہ“ ہے اسکا معنی تو ہے ”مہر“ یعنی مہر کا آلہ ”ختم“ کا آلہ۔ فاعل نہیں ہے مہر لگانے کا آلہ ہے۔

تو اسکا معنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں یعنی اب جو نبی آئیں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آئیں گے۔ یہ قادیانیوں نے ترجمہ کیا ہے۔
(کیسے آتو ہیں)

اگر خاتم کا معنی مہر بھی لیا جائے تو اسکا یہ مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں پر مہر ہیں یعنی جب آپ آگئے تو نبیوں کے آنے پر مہر لگ گئی جب خط لکھ کر لفافہ میں ڈال دیا جائے اور مہر لگ جائے تو اب اور کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا تو خاتم کا معنی مہر ہی سہی ہم بھی مانتے ہیں کہ خاتم کا معنی مہر ہے لیکن جب مہر لگ جائے تو آگے تو بات ختم ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ نہیں خاتم کا معنی یہ ہے کہ اب جو نبی آئیں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آئیں گے۔
تو میں آپکو اس کے دو جواب سمجھاتا ہوں۔

پہلا جواب:

ایک توجہ یہ کہتے ہیں کہ یہ خاتم ”ت“ کی زبرد والا ہے۔ اسکا ترجمہ خاتم ”ت“ کی زبرد والا کرنا غلط ہے۔ تو انکو جواب دو کہ مرزا قادیانی کی کتاب ہے ”ازالہ اوہام“ اسکا ص ۲۵۲ ہے۔ اس پر یہی آیت لکھی ہوئی ہے:

مَا سَمَاءَ مُحَمَّدٍ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَ
كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

یہ آیت لکھی ہے اور اسکا ترجمہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔ (لکھا نہیں میرے مولا نے لکھوایا ہے)

”نہیں ہیں محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تم میں سے کسی مرد کے باپ لیکن وہ رسول ہیں اللہ کے اور ختم کرنے والے نبیوں کے“ ❶

سبحان اللہ

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

ختم نبوت : زندہ باد

ختم نبوت : زندہ باد

کیا ترجمہ لکھا ختم کرنے والا نبیوں کا

یہ فاعل والا ترجمہ مرزا نے خود لکھا ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔۔ لکھا ہے

اب اگر قادیانی کہے کہ یہ خاتم اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ اسم فاعل نہیں ہے۔ تمہارے مولوی ختم کرنے والا اسکا ترجمہ غلط کرتے ہیں تو اسے کہو کہ جناب اپنے اپنا کا ترجمہ دیکھو! اسکو خاتم کی ت کے زیر اور زیر کا پتہ نہیں تھا۔ اس سے پوچھو کہ اسنے اسکا فاعل والا ترجمہ ”ختم کرنے والا“ کیوں کیا ہے؟

یہ بات سمجھا گئی ہے؟۔۔۔۔۔ جی ہاں

اب دوسری دلیل سنو!

دوسرا جواب:

اسنے اپنی پیدائش کے متعلق کیا لکھا؟

کہ پہلے میری بہن نکلی پھر میں نکلا اسکے بعد میرے ماں باپ کے ہاں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اپنے ماں باپ کے ہاں خاتم الاولاد تھا۔

❶ ازالہ اوہام حصہ دوم ۳۳۱ روحانی خزائن ص ۳۳۱ ج ۳

تو قادیانیوں سے پوچھو کہ یہاں ”خاتم“ کا کیا معنی ہے؟

یہی معنی ہے کہ میں اپنے والدین کے ہاں اولاد میں سے آخری ہوں اولاد کو ختم کر کے آیا ہوں۔ ❶

میرے بعد نہ کوئی لڑکی نکلی اور نہ کوئی لڑکا۔

تو اب کیا یہاں مہر والا معنی ہو سکتا ہے جو مہر کا یہ معنی کرتے ہیں؟۔۔۔۔۔ نہیں

ہاں ایک معنی جو مہر کا ہم مراد لیتے ہیں وہ ہو سکتا ہے کہ اب اولاد پر مہر لگ گئی اب کوئی اور اولاد نہیں ہوئی۔

لیکن جو مقبوم مرزائیوں نے خاتم النبیین کا کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ اب جو نبی آئیں گے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آئینگے تو کیا خاتم الاولاد کا یہ معنی ہوگا

کہ اب مرزا قادیانی کے ماں باپ کے ہاں جو اولاد ہوگی وہ مرزا کی مہر سے ہوگی؟۔۔۔۔۔ نہیں بلکہ یہاں خاتم الاولاد کا معنی آخری اور ختم کرنے والا ہے تو یہی لفظ جب حضور علیہ السلام

کیلئے آیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔

آنا خاتم النبیین ؑ و مسجیدی خاتم مساجد الانبیاء ؑ (کنز العمال)

کہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور میری مسجد نبیوں کی مساجد کو ختم کرنے والی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد کروڑوں مسجدیں بنی ہیں لیکن مسجد نبوی تو وہی ہے کسی اور مسجد کو

مسجد نبوی تو نہیں کہہ سکتے۔ مرزا قادیانی کی مسجد کو بھی یہ مسجد نبوی نہیں کہہ سکے تو خاتم کا معنی آخری اور ختم کرنے والا ہو گیا یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہو گیا

پیدائش کی پیش گوئی:

خیر یہ تو مرزا کی پیدائش کے حوالہ کی مناسبت سے خاتم کا معنی واضح کر دیا۔ پیدائش کے حوالہ سے ایک پیشگوئی کا ذکر کرتا ہے کہ آنے والا جو مہدی ہوگا وہ جڑواں پیدا ہوگا اور اس سے پہلے اسکی

❶ (تزیین القلوب ص ۸۹ روحانی خزائن ص ۲۱۷ جلد ۱۵)

بہن ہوگی اور اسکے بعد وہ ہوگا اور اسکے پاؤں میں اسکا سر ہوگا۔ بہن کے پاؤں میں مہدی کا سر ”سبحان اللہ“ تو چونکہ میری بہن اور میں اکٹھے پیدا ہوئے ہیں آگے آگے وہ پیچھے پیچھے میں لہذا میں مہدی بن گیا۔

یہ ہے اسکے مہدی ہونے کی دلیل۔

آگے چل کر میں اس کے مہدی ہونے کی دلیلیں سناؤں گا کہ مہدی کیسے بنتا ہے؟ اب وہ پیدا ہو گیا ہے اب اسکے بچپن کی دو تین باتیں سنو! تعلیم اور استاد:

پانچ، چھ سال کا ہو گیا، تو اب مرزا کہتا ہے کہ میری تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ کتاب سیرۃ المہدی جو مرزا کے بیٹے نے اپنے باپ (جعلی مہدی) کی سیرت لکھی ہے۔ اسکے تین حصے ہیں انہیں اسکی تعلیم، بچپن، جوانی، بڑھاپا سب کچھ ہے تو اب مرزا اپنی تعلیم کے بارے کہتا ہے کہ جب میری عمر چھ، سات سال کی ہوئی تو میرے لئے ایک فارسی خواں معلم نوکر رکھا گیا۔ (استاذ نوکر ہوتا ہے؟) استاذ کا احترام ملاحظہ کریں یہ تفصیل اسنے کتاب البریہ ص ۱۳۶ پر لکھی ہے) جنہوں نے (اب ادب شروع ہو گیا ہے۔ پہلے نوکر اور اب جمع کا صیغہ ادب کیلئے لارہے ہیں) مجھے قرآن مجید اور فارسی کی چند کتابیں پڑھائیں۔ اس بزرگ کا نام فضل الہی ہے۔ (پہلے نوکر تھا اب بزرگ بھی بن گیا ہے یہ اسکی اردو تحریر ہے جسکو سلطان القلم کہتے ہیں)۔ پھر جب میری عمر دس، بارہ سال ہوئی تو پھر میرے لئے ایک اور مولوی صاحب رکھے گئے انہوں نے مجھے صرف نحو کی کتابیں پڑھائیں اور اس مولوی کا نام فضل احمد تھا۔

کتنے استاذ ہو گئے؟۔۔۔۔۔ دو

آگے کہتا ہے کہ:

جب میری عمر سولہ، سترہ برس کی ہوئی تو پھر ایک اور مولوی میرے لئے نوکر رکھا گیا اسکا نام گل علیشاہ تھا (جو شیعہ تھا اسنے آکر بیڑائی ”گل“ کر دیا) اس سے میں نے منطق اور فلسفہ کی

کتابیں پڑھیں پھر میں نے اپنے والد سے طب کی کتابیں پڑھیں۔ ①
کتنے استاذ ہو گئے؟۔۔۔۔۔ چار

پھر جب یہ بھاگ کر سیا لکوٹ گیا۔ (وہ حوالہ آگے چلکر سناتا ہوں) تو وہاں یہ کچہری میں ملازم ہو گیا تو وہاں ایک سید امیر شاہ تھے تو ان سے مرزا قادیانی نے انگریزی پڑھنی بھی شروع کی۔ ②

تو انگریزی کس سے پڑھی؟۔۔۔۔۔ سید امیر شاہ سے۔

اور وہاں اسے شوق آیا مختاری کا امتحان دینے کا مختاری ایک وکالت کی چھوٹی سی قسم ہوتی تھی (آج کل نہیں ہے)

تو مرزانے وہاں مختاری کا امتحان بھی دیا لیکن خدا کی قدرت کہ یہ فیل ہو گیا تو نبی صاحب مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے۔ ③

تو اصل جو میں یہاں بات بتانا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ اسکے کل کتنے استاذ ہوئے؟ (پانچ)

① فضل احمد

② فضل الہی

③ والد غلام مرتضیٰ

④ گل علیشاہ

⑤ سید امیر شاہ

تو خدا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر آئے انکا استاذ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں تھا نبی کا استاذ سوائے خدا کے کوئی نہیں ہوتا جو کسی انسان سے لکھنا پڑھنا سیکھے وہ نبی نہیں ہوتا۔

① کتاب البریہ بر حاشیہ ص ۱۳۸ تا ۱۵۰ روحانی خزائن ص ۷۹ تا ۱۸۱ ج ۱۳ بر حاشیہ

② حوالہ سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۵۵ روایت نمبر ۱۵۰

③ حوالہ سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳۸ روایت نمبر ۱۵۶

مرزا قادیانی کا انبیاء علیہم السلام پر بہتان عظیم:

یہاں ایک اور بات بتاؤں مرزا قادیانی کی ایک کتاب ہے۔ ”ایام الصلح“ اس کے ص ۷۷ پر مرزا قادیانی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ایک بہتان باندھا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ملکوتوں میں بیٹھے تھے۔

”اگر کوئی قادیانی بیٹھا ہے تو میری باتوں کو بڑے غور سے سنے اور

ٹھنڈے دل سے سوچے اور جا کر اپنی کتابوں میں دیکھے میری باتیں

اگر صحیح ہوں تو اسے ضد اور تعصب چھوڑ دینا چاہئے اور ایسے کذاب و

دجال کو چھوڑ دے جو خود تو جہنم میں پہنچ گیا ہے جو اس کے پیچھے چل

رہے ہیں وہ بھی جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں“

خدا کے پیغمبروں پر کتنا بڑا بہتان ہے کہ وہ ملکوتوں (چھوٹے سکولوں) میں بیٹھے تھے اور آگے لکھتا ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے پوری توراۃ ایک یہودی عالم سے پڑھی تھی۔

(ان هذا الا بہتان عظیم)

بات لمبی ہو جائیگی اشارہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں دو مقام پر فرمایا:-

ایک مقام پر پیدائش عیسیٰ سے قبل حضرت مریم کو بشارت کے طور پر بتلایا۔

وَعَلَّمَہُ الْکِتَابَ وَالحِمْکَہُ وَالتَّوْرَہُ وَالاِنْجِیلَ

کہ اے مریم! تجھے میں پڑھاؤں گا

کیسا؟

اسے قرآن میں پڑھاؤں گا توراۃ اور انجیل میں پڑھاؤں گا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے احسان جتنا کہے گا اے عیسیٰ یاد کر

اذ عَلَّمْتُکَ الْکِتَابَ وَالحِمْکَہُ وَالتَّوْرَہُ وَالاِنْجِیلَ

ایام الصلح ص ۱۳۷-۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷،

تو مرزا نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ بولا ہے

تو مرزا قادیانی کیا ثابت ہوا؟۔۔۔۔۔ مرتد

اپنی کتاب کی رو سے کیا ثابت ہوا؟۔۔۔۔۔ مرتد

اور ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ کچھر (کیسی پاکیزہ زبان ہے) جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ ❶

(لیکن ہائے افسوس کہ قادیانی کو پھر بھی شرم نہیں آتی)

لیکن مرزا کو شرم آتی ہے؟ (نہیں)

تو پھر یہ کیا ہوا؟ (کچھر اور ولد الزنا)

اسے خدا کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا

اسے خدا کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا

اسے اپنے متعلق جھوٹ بولا

کہ ایک طرف کہتا ہے کہ میں نے فضل الہی سے قرآن پڑھا اور دوسری طرف کہتا ہے کہ میں نے کسی انسان سے قرآن کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا۔

یہ تو میں نے مرزا کے چند استاذ بتلائے۔

واعظین کیلئے انتباہ:

ہمارے لیڈروں اور واعظین میں جو یہ مشہور ہے کہ وہ پرائمری یا مڈل فیل تھا یہ غلط ہے بات وہ کرو جو ان کی کتابوں میں لکھی ہو۔ وہ سکول نہیں گیا۔ اسکو پرائمری یا مڈل فیل کہنے کا ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔

بات وہ کرو جس سے ہم دشمن کو پکڑ سکیں ہم اسے دکھلا سکیں۔

ہاں اسے مختاری کا امتحان دیا وہ فیل ہوا۔ ❷

❶ شہد الحق روحانی خزائن ص ۳۸۶ ج ۲

❷ سیرت المہدی ص ۱۵۶ ج اول روایت ۱۵۰

وہ ہم ثابت کر سکتے ہیں۔

بہر حال گھر مولوی نوکر رکھ کر وہ کتابیں پڑھتا رہا۔

تو جس سے وہ کتابیں پڑھتا رہا وہ اس کا استاذ تو بن جاتا ہے یا نہیں؟ (نہن جاتا ہے)

نوکر کہنے سے استاذی تو ختم نہیں ہوتی؟

بہر حال ایک بات ثابت ہو گئی کہ نبی کا استاذ کوئی انسان نہیں ہوتا اور اپنے آپکو وہ حضور کا

قل اور بروز کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہوں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی فضل احمد یا گل علیشاہ سے کچھ بھی نہیں پڑھا۔

ہمارے پیغمبر کا استاذ کون؟ (اللہ تعالیٰ)

اور اسکے استاذ کون؟ (فضل احمد وغیرہ)

تو اس طرح مرزا نے بچپن میں تعلیم حاصل کی لو اب تمہیں مرزا کے بچپن کی ایک دو روایتیں سنا

دوں۔

بچپن کی بات:

سیرۃ المہدی اول ص ۲۴۳ اور حدیث کا نمبر ۲۴۴ (یہ انکی حدیثوں کی کتاب ہے) بسم اللہ

الرحمن الرحیم (یہ ہر روایت بسم اللہ سے شروع کرتے ہیں)

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے (راویہ حدیث کون ہیں؟ والدہ) مرزائیوں کی ماں نصرت

جہاں بیگم کہ حضرت صاحب سنا تے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا

جاؤ! گھر سے بیٹھالو، میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے (چوری کر کے) ایک برتن سے

سفید "بور" (چینی) اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستے میں ایک مٹھی منہ میں ڈال لی

بس پھر کیا تھا کہ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ

کر کھایا تھا وہ "بور" نہیں بلکہ پیسا ہوا نمک تھا۔ (واہ)

جسے نمک اور چینی میں تمیز نہ ہو وہ بھی نبی ہے حالانکہ آج کل یہ امتیاز تین، چار سالہ بچہ بھی کر

سکتا ہے اور یہ مقابلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا ہے۔

سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت حلیمہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائیں جانب دودھ پلاتی تھی اور اپنے سینے کو بائیں جانب۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر میں کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب سے ہٹا کر بائیں جانب کر دیتی تو محمد مصطفیٰ ﷺ اس طرف منہ نہیں فرماتے تھے۔

ارزے!

نبی تو گود میں بھی دائیں اور بائیں کا فرق کر لے اور تجھے چینی اور نمک کے فرق کا بھی پتہ نہ چلے (فی اللعجب) اور یہ ساٹھ سال کی عمر تک جو تا دائیں پاؤں کا بائیں پاؤں میں اور بائیں پاؤں کا جو تا دائیں پاؤں میں ڈالتا تھا بیوی نے دائیں جوتے پر سرخ اور بائیں پر سبز نشان لگا دیا لیکن پھر بھی دائیں، بائیں کا کوئی پتہ نہیں چلتا تھا۔ ①

بن لگانے لگا تو اوپر کا بن نیچے اور نیچے کا بن اوپر۔ ②

لطیفہ:

ایک دفعہ ایک قادیانی سے میری بحث ہو رہی تھی گرمیوں کا موسم تھا۔ میں نے بن کھول کر نیچے کا اوپر لگا دیا تو وہ جھٹ مجھے ٹوکے لگا اور کہا کہ مولوی صاحب! کیا تمہاری ہوش ہی ماری گئی ہے میں نے کہا کہ کیا ہوا؟

کہنے لگا کہ دیکھو! بن کیسے لگائے ہیں؟

میں نے کہا کہ یہ تو تمہارے حضرت کی سنت پر عمل کر رہا ہوں اگر میرا ایک دفعہ ایسے کرنے سے ”مت“ عقل ماری گئی ہے تو جو ہمیشہ ایسا کرتا تھا تو اسکی عقل کہاں رہی؟

مرزا کوٹ کے بن صدری میں اور صدری کے کوٹ میں لگاتا تھا۔

راکھ سے روٹی:

بچپن کی دوسری روایت سنو سیرۃ المہدی ص ۲۳۵ حدیث نمبر بھی ۲۳۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے (راویہ کون؟ مرزائیوں کی ماں) کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے بچپن میں اپنی والدہ صاحبہ سے روٹی کیسا تھ کچھ کھانے کو مانگا ماں نے کہا کہ گڑ کھالے تو حضرت نے کہا کہ میں یہ نہیں لیتا (کیسی فرمانبرداری تھی)

انہوں نے کوئی اور چیز بتلائی۔ حضرت نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں اور سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ جا کر راکھ سے روٹی کھاؤ مرزا صاحب گئے اور چوبیسے سے راکھ اٹھا کر روٹی پر ڈال کر بیٹھ گئے۔

کیسا فرمانبردار تھا

گڑ اور دیگر اشیاء تو نہ لیں

جب ماں نے تنگ آ کر راکھ کا کہا تو اسے قبول کر لیا

ایسے کو کیا کہا جائے؟

الو کا پنٹھا:

ایک تقریر کا مقدمہ مولانا محمد علی جالندھریؒ پر چلا تھا۔ انہوں نے تقریر میں اسے ”الو کا پنٹھا“ کہہ دیا۔ عدالت میں مقدمہ گیا۔ جج کے سامنے پیشگی ہوئی تو مولانا نے جب اس قسم کی باتیں اس کے سامنے رکھیں تو فرمایا کہ جج صاحب! اب ایسے آدمی کو ہم کیا کہیں؟ تو جج کہنے لگا ایسا آدمی تو الو کا پنٹھا ہی ہوتا ہے۔ مولانا بڑے باعزت طور سے بری ہو گئے۔

جوانی کا واقعہ:

یہ میں نے اسکی پیدائش اور بچپن کی چند باتیں سنا دیں ہے۔ اب اسکی جوانی کا ایک واقعہ سنو! یہی کتاب سیرۃ المہدی ہے اسکا ص ۳۳ حصہ اول اور حدیث کا نمبر ۴۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے (اس حدیث کی روایت بھی مرزا بشیر کی والدہ ہیں) کہ ایک دفعہ حضرت اپنی جوانی کے زمانے میں (دوسری روایات وحوالہ جات سے ملا کر اسکی عمر اسوقت ۲۳

سال بنتی ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پیشین وصول کرنے گئے (مرزا قادیانی اپنے باپ کی پیشین وصول کرنے گئے۔ یہ مرزا کی بیوی اپنے بیٹے کو سنار ہی ہے) اور پیشین اسکی سات سو روپیہ تھی (آج سے ڈیڑھ سو سال قبل آج کے 7 لاکھ سے بھی زیادہ ہیں یہ پیشین کس صلہ میں ملتی تھی۔۔۔۔؟) تو پیچھے پیچھے (مرزا کا چچا زاد بھائی) مرزا امام دین بھی چلا گیا جب آپ نے پیشین وصول کر لی تو اسنے آپکو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔

(کیا مرزا قادیانی پانچ، چھ سال کا بچہ تھا جو پھسلداؤ اور دھوکہ میں آگیا؟)

یا اپنی مرضی سے گیا؟ ----- اپنی مرضی سے گیا

(باہر کہاں لے گیا؟ _____)

اور ادھر ادھر پھرتا رہا۔

(اب کوئی قادیانی ملے تو اس سے ادھر ادھر کی تشریح پوچھیں کہ وہ اسے کہاں کہاں لے گیا؟)

پھر جب اسے سارا روپیہ ازا کر ختم کر دیا تو (کتنا روپیہ؟ سات سو روپیہ) پھر وہ آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا اور حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اگر وہ پیسے اچھی جگہ خرچ ہوئے تھے تو شرم کی کوئی بات تھی؟

کسی بد رسہ، یتیم خانہ یا مسجد کو دیئے تھے تو پھر تو کوئی شرم کی بات نہیں تھی۔

اور وہ پیسہ بھی اڑا کر ختم کر دیا۔ اڑانا کہاں ہوتا ہے؟

شراب، کیا اب اور زنا پر

کنجش خانہ ----- معے؟

کدھر..... گئے؟

وہ سات سو روپیہ۔۔۔۔۔۔ کہاں ختم کیا؟

میں قادیانیوں سے سات سو روپیہ کا حساب مانگتا ہوں۔

سات سو روپے کا ”مصرف“

آؤ! مجھے سات سو روپیہ کا حساب دو!

تمہارا ابا ادا ہے اور کدھر پھر تارہا؟؟؟

ادھر ادھر کی تشریح بتلاؤ؟؟؟

ہمیں حساب دو!

میں نے سراغ لگایا ہوا ہے۔ (بات لمبی ہو جائیگی)

ٹائیک وائٹ شراب پینا۔

کبھی کبھی زنا کرتا۔

وہ حوالے ہمارے یاس موجود ہیں۔

کہ جب سات سو روپیہ پیش ملتا تھا تو کبھی

● مائیں بھانویں۔

سبھی فوجو۔ ②

کبھی نہ تب۔ ۴

اور کبھی پندرہ سال کی عائشہ کنواری۔ ④

آتی تھیں اور خدمت کرتی تھیں۔ اور حضرت صاحب کاروپہ ختم۔

جوانی کا زمانہ ہو (آج سے ڈیڑھ صدی قبل) سات سو روپیہ ہو اڑا کر ختم کر دیا۔ شرم کے

مارے گھر نہیں آیا۔

اور سیالکوٹ کچہری میں جا کر ملازم ہو گیا۔

- میرت المہدی جلد ۳ ص ۴۱ روایت ۸۰۷

- ② حیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۱۳ روایت ۷۸۶

- ③ سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۷۲ روایت ۹۱۵

- ④ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۴۸ء

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پاکی
سمجھ ایسی ہوتی قدرت خدا پاک کی
میرے بت اب سے پردہ میرے ہوتم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی مگر تم کو مجھ سے الفت
تو یہ مجھ کو بھی بتلایا ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا بھید بھی کچھ پایا تو ہوتا
دل اپنا اسکو دوں یا ہوش یا جام
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا ❶

یہ انکی جوانی کے زمانہ کے اشعار ہیں ذرا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نبی صاحب کے لیے
”عمدہ“ و ”نزلے“ اشعار ہیں اسکے بعد اسکے قصیدے اور اشعار ہیں۔

نبی شاعر نہیں ہوتا:

چلتے چلتے ایک بات سن لو کہ اللہ کا نبی شاعر نہیں ہوتا۔ اللہ نے اپنے نبی کے بارے فرمایا:

وما علمناه الشعر وما ينبغي له۔ (طہین)

میرا پیارا پیغمبر شاعر نہیں تھا۔ شعرا کے لائق ہی نہیں تھے۔ پتہ چلا کہ جو شاعر ہو وہ نبی نہیں ہوتا
اور جو نبی ہو وہ شاعر نہیں ہوتا۔

تو مرزا قادیانی شاعر تھا۔ (اچھا یا برا)

تو نبی شاعر نہیں ہوتا۔

معیار نبوت:

اب تک میں نے مرزا قادیانی کے پیدا ہونے کے حالات اسکے بچپن کے حالات اور زمانہ
جوانی کی چند جھلکیاں پیش کی ہیں۔
کیونکہ قادیانیو!

جب تم اسے نبی بنا کر پیش کرتے ہو تو ہم اسکا بچپن، جوانی اور بڑھاپا دیکھیں گے اسکا کردار
قوم کے سامنے پیش کریں گے۔ جسکے اپنے مرید کہتے ہیں کہ حضرت (مرزا صاحب) تو ولی اللہ تھے
اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے اگر حضرت مسیح موعود نے زنا کیا تو کیا ہوا؟
ہمیں اعتراض حضرت مسیح موعود پر نہیں کیونکہ وہ تو کبھی کبھی زنا کرتے تھے ہمیں اعتراض
(ساجزادہ اول) مرزا بشیر الدین محمود (جانشین ثانی) پر ہے جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ ❶

یہ تو اپنی بیٹی سے بھی زنا کرتا تھا۔ ❷

مرزا نیو!

کیا ایسا شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا ہے؟

کیا یہ مہدی کے اوصاف ہیں؟

کیا مسیح علیہ السلام کا کردار ایسا ہی ہوتا ہے؟

مذکورہ اوصاف سے کیا مرزا قادیانی ایک شریف انسان کہلانے کا بھی حقدار ہے؟ (نہیں)

مولانا ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ:

اب وقت کافی ہو گیا ہے۔ آپ بھی تھک گئے ہیں (میرا تو یہ موضوع پورے سال میں بھی
بیان نہیں ہو سکتا) اب ذرا انکی موت کی طرف آئیے۔ واقعہ تو لمبا ہے۔ چلو مختصر کر کے سناتا ہوں۔
مرزا قادیانی کے زمانہ میں اسکے مخالف تو بڑے بڑے علماء تھے اور یہ ان سے تنگ تھا۔ ان

میں سے ایک اسکے بڑے مخالف مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب بھی تھے۔ جو فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت شیخ العالم مولانا محمود الحسن کے شاگرد تھے۔ مسلکاً غیر مقلد ہو گئے تھے۔

تو مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان پر ایک دعا لکھتا ہے۔

کہتا ہے کہ اے اللہ! مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ٹھگ کر دیا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ

میں کذاب۔۔۔۔۔ ہوں

ٹھگ۔۔۔۔۔ ہوں

دجال۔۔۔۔۔ ہوں

بے ایمان۔۔۔۔۔ ہوں

اے اللہ! اگر میں تیری نظروں میں ایسا ہی ہوں

ٹھگ (دھوکے باز) ہوں

کذاب۔۔۔۔۔ ہوں

دجال۔۔۔۔۔ ہوں

بے ایمان۔۔۔۔۔ ہوں تو

مجھے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون کی موت میں سے کسی ایک موت سے مار دے اور مولوی ثناء اللہ اور اسکی جماعت کو خوش کر اور اے اللہ! اگر میں سچا ہوں جو کچھ کہتا ہوں تیری طرف سے سچ کہتا ہوں اور میں تیری طرف سے بھیجا گیا مسیح موعود ہوں۔

تو پھر مولوی ثناء اللہ کو میری زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مار۔ اے اللہ فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک دعا ہے۔ چند الفاظ سن لیں۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!

السلام علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث میں میری کھدیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ ہمیشہ اپنے پرچہ میں مجھے مردود، کذاب، دجال اور مفسد کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ میں نے آپ

سے بہت دکھ اٹھایا ہے اور صبر کرتا رہا ہوں اے میرے مالک! اگر یہ دعویٰ (مسیح موعود ہونے کا) محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظروں میں مفسد اور کذاب ہوں تو اے میرے پیارے مالک!

میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے انکو اور انکی جماعت کو خوش کر دے۔ (آمین۔ آمین)

اے میرے خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں ہے تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں انہیں نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون، ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا! اے میرے پیچھے والے! اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اسلئے اب تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑتا ہوں۔ تیری ہی جناب میں ملتی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا ہو۔

فیصلہ فرما! الخ

یہ دعا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ دعا ہے

”خدائی فیصلہ“

دعارب تعالیٰ شیطان کی بھی قبول کر لیتا ہے۔

یہ دعا اللہ نے مرزا کی بھی قبول کر لی۔

دعا کا خلاصہ کیا تھا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون سے مار دے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے میری زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مار۔ یہ دعا 15 اپریل 1907ء کو مرزا نے اللہ سے فیصلہ کیلئے مانگی۔ آؤ اب اللہ کا فیصلہ دیکھیں کیا ہے؟

اس دعا کے ایک سال ایک مہینہ اور اکیس دن بعد چھبیس مئی 1908ء منگل کے دن مرزا

قادیانی ہمیشہ کی موت سے مرگیا۔

(وہ ابھی میں اسکی کتاب سے بتاؤنگا)

اور مولوی ثناء اللہ زندہ سلامت رہے جب یہ مرا تو اسکے لکھنے کے مطابق بھی اور ویسے بھی مسلمانوں کو خوشی ہوئی انہوں نے اظہار مسرت کیا۔

26 مئی کا دن مسلمانوں کی خوشی کا دن تھا۔ اور آج چھبیس مئی 1980ء کا دن بھی مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن ہے کہ اس دن اللہ نے سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ کر دیا مرزا قادیانی اور اس کی امت کو جھوٹا اور مسلمانوں کو سچا ثابت کیا تو آج کا دن مسلمانوں کی خوشی کا دن ہوا یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہوا

اور مرزائیوں کیلئے ذلت و رسوائی کا دن ہوا یا کہ نہیں؟۔۔۔۔۔ ہوا

مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ۳۰ سال زندہ رہے۔

(سب کہہ دو سبحان اللہ)

کتنے سال زندہ رہے؟۔۔۔۔۔ ۳۰ سال

مرزا قادیانی 1908ء میں مرا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری 1948ء کو پاکستان بننے کے بعد سرگودھا آ کر فوت ہوئے۔

تو کتنے سال زندہ رہے؟۔۔۔۔۔ ۳۲ سال

اب ہم کہتے ہیں کہ مرزا نے اللہ سے چاہا تھا کہ اے اللہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر اللہ نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں ہلاک ہو گیا تو ثابت ہوا کہ مرزا کذاب اور دجال تھا۔

مرزا خدا کی نظر میں منسہد تھا۔

بے ایمان تھا۔

اسلئے اللہ نے اسے سچے کی زندگی میں مار دیا جب وہ مر گیا تو مولانا ثناء اللہ اور سب مسلمان خوش ہوئے مرزائیوں کے تو ایک دفعہ طوطے اڑ گئے۔

حیات ناصر میں لکھا ہوا کہ ایک طرف تو ہمیں مرزا صاحب کی وفات کا غم تھا۔ ہم رو رہے تھے۔ اور دوسری طرف دشمنوں نے شور مچایا ہوا تھا۔ وہ خوشی کے شادیاں بجا رہے تھے کہ مرزا جھوٹا مر گیا تو ہمارے لئے دوہری مصیبت بن گئی۔

اب مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزائیوں سے کہا کہ اب تو تم مرزا کو جھوٹا مانو!

اب تو تو پہ کرلو

اب خدا نے فیصلہ کر دیا ہے۔

اب بھی کوئی شک ہے؟

اب بھی اس بے ایمان کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔

مرزائیوں کی تاویل باطلہ کا جواب:

اب مرزائیوں نے کیا تاویل کی۔ اب وہ سنو!

انہوں نے کہا کہ جناب! بات یہ ہے کہ یہ بات تب تھی جب مولانا ثناء اللہ بھی آگے سے اسی طرح دعا کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! مجھے بھی یہ منظور ہے اور جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرے۔ جب وہ بھی دعا کرتے پھر مرزا مولوی صاحب کی زندگی میں مرتا تو مرزا جھوٹا ہوتا تو چونکہ بالتقابل مولوی ثناء اللہ نے دعا نہیں کی۔ اس لیے مرزا صاحب کا مرنا انکے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں۔ یہ انہوں نے جواب بنایا۔ مولانا ثناء اللہ نے کہا کہ بھائی! اگر وہ مجھے مہابلہ دعوت کی دیتا اور کہتا کہ تو بھی آگے سے دعا کر۔ پھر میں بھی دعا کرتا۔ اسے تو کہا ہے کہ میں نے اللہ سے اب فیصلہ کرایا ہے۔ اللہ سے دعا کر دی ہے۔ اب وہ فیصلہ کرے گا اب اسکے نیچے مولوی ثناء اللہ کی مرضی ہے چاہے کچھ لکھے یا نہ لکھے۔

اسے تو مجھے مہابلہ کی دعوت نہیں دی۔ میں نے مرزا کی ابھی دعا تمہیں پڑھ کر سنائی ہے۔ اس

میں مہابلہ کا لفظ ہے؟۔۔۔ نہیں

میں (مولانا چنیوٹی) نے مرزا کے بیٹے (محمود) کو مہابلہ کی دعوت تھی کہ آؤ! اگر تو سچا ہے تو

میرے ساتھ میدان میں دعا کر میں تیرے باپ کو کذاب

دجال

بے ایمان

اور جہنمی سمجھتا ہوں

اگر تو اسے سچا سمجھتا ہے تو مباہلہ کر۔

وہ نہیں آیا۔

تو مرزا نے مولوی ثناء اللہ کو مباہلہ کی دعوت نہیں دی یہ اسکی یکطرفہ دعا تھی۔ مباہلہ دونوں طرف سے آکر دعا کرنے کا نام ہے۔ مولانا ثناء اللہ نے کہا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا۔ بلکہ یکطرفہ دعا تھی۔ اللہ نے اسکی دعا قبول کی لی اور وہ جھوٹا تھا لہذا مر گیا۔ (دعا قبول ہوگئی)

”تاریخی مناظرہ“

مرزائی کہتے ہیں کہ یہ دعا نہیں مباہلہ ہے۔ اس پر مرزائیوں کے اور مولانا ثناء اللہ کے مابین مناظرہ ہوا۔ (غور سے سنو یہ تاریخی بات ہے)

میر قاسم علی مرزائیوں کی طرف سے مناظرہ پیش ہوا۔

اور مولانا ثناء اللہ امرتسری بنفس نفیس پیش ہوئے۔ مناظرہ اس بات پر ہوا کہ مرزا نے جو ”یہ آخری فیصلہ کے عنوان“ سے لکھا ہے۔ یہ یکطرفہ دعا تھی یا مباہلہ تھا؟

میر قاسم علی نے ثابت کرنا تھا کہ یہ مباہلہ تھا اور مباہلہ نام نہیں ہوا تھا اسلئے مرزا کا مرنا جھوٹے ہونے کی دلیل نہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا۔ یکطرفہ دعا تھی۔ اللہ نے دعا کی قبولیت کی اسے خوشخبری دی تھی اور رب نے یکطرفہ دعا قبول کی اور وہ مر گیا۔ لہذا یہ اسکے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

سردار بچن سنگھ ایک وکیل تھا اسے جج مقرر کیا تین سو روپیہ مولانا ثناء اللہ نے اسکے پاس رکھا

اور تین سو میر قاسم نے رکھا کہ جسکے حق میں فیصلہ ہو۔ ساری رقم اسے مل جائے۔

حالت : غیر مسلم

جھگڑنے والے : دو

ایک مسلمان : ایک مرزائی

لدھیانہ میں مناظرہ ہوا اور مناظرہ بھی تحریری ہوا پرچے لکھے گئے۔ جب تحریری مناظرہ (چھپے، چھپے پرچے) ختم ہوا تو سردار بچن سنگھ نے فیصلہ مولانا ثناء اللہ کے حق میں کر دیا۔ اسنے فیصلہ لکھا کہ مولانا ثناء اللہ نے اپنی بات ثابت کر دی ہے اور ثابت ہو گیا ہے کہ یہ دعا تھی اور مباہلہ نہیں تھا اور اللہ نے اسکی دعا قبول کی ہے اور وہ اس صلہ میں مرا ہے۔ لہذا وہ جھوٹا اور دجال ہے۔ یہ ایک غیر جانبدار اور غیر مسلم نے فیصلہ کیا ہے۔

مولانا ثناء اللہ کو اپنے بھی اور میر قاسم کے بھی تین سو روپیہ مل گئے۔ مولانا نے اس مناظرہ کو جمع کر کے سردار بچن سنگھ کے فیصلہ کے ساتھ چھاپ دیا اور اسکا نام رکھا ”فاتح قادیان“ اور آجکل بھی شاید مل جاتا ہے۔

اب اسکے بعد قادیانیوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ کہیں کہ جناب!

یہ مباہلہ تھا؟

یہ کیا تھا؟

آخری فیصلہ دعا کے ذریعہ مانگا گیا تھا۔

”عبرت ناک موت“

اب مرزا قادیانی ہمیشہ سے مرا ہے۔ ہمیشہ کے کہتے ہیں؟

اسکی دعوائیں ہیں۔

(۱) ایک تے کا آنا۔

(۲) اسہال (دست) آنا۔

یہ دو چیزیں ہوں تو کیا ہوتا ہے؟۔۔۔ ہیضہ

25 مئی کو مرزا قادیانی ٹھیک ٹھاک تھا۔ لاہور آیا ہوا تھا۔ رات کو بیوی کے ہمراہ کھانا کھایا اور گپ شب بھی لگائی۔ پھر ٹھیک ٹھاک سو گیا۔ (تو دعا کی قبولیت کا وقت آ گیا) رات کے آخر میں مرزا کے پیٹ میں درد ہوا اور دست شروع ہو گئے ساتھ قے بھی شروع ہو گئی۔ اگلے دن جب دس بجے کا وقت ہوا تو مرزا اصل جہنم ہو گیا۔ دن منگل کا تھا مرزا اس دن منگل کو منھوں سمجھتا تھا حالانکہ شریعت میں کوئی دن منھوں نہیں ہے۔

مرزا لکھتا ہے کہ:

ایک دفعہ ہمارے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا اور دن منگل کا تھا۔ تو میں نے کہا کہ اے اللہ! یہ دن تو منھوں ہے اس دن تو بچہ پیدا نہ ہو۔ چنانچہ وہ ایک دن بعد بدھ کو پیدا ہوا۔ ① تو جس دن کو یہ منھوں کہتا تھا اللہ نے اسی دن اس منھوں کو موت دی۔ مرزائی کہتے ہیں کہ ہیضہ نہیں تھا بلکہ ویسے ہی مر گیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ویسے ہی مر گیا ہو مولانا ثناء اللہ اللہ ترسری کی زندگی میں تو مرا ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔۔ مرا ہے کہتے ہیں کہ:

اگر ہیضہ سے مرا ہے تو ریل گاڑی پر اسکی نعش بچانے کی اجازت کیسے مل رہی ہے؟ حالانکہ وہ بائی ہیضہ سے مرنے والے کو ریل گاڑی پر ٹکڑے ریلوے کے قوانین کی مطابقت نہیں بچایا جاسکتا۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ انگریز کا زمانہ تھا یہ خود انگریزوں کا ایجنٹ تھا انکی گاڑی پر لادنا مشکل تھا؟ (نہیں)

آج بھی ہو سکتا ہے۔ قائد اعظم کے پانچ دس نوٹ دکھاؤ۔ اس وقت بھی ہو جاتا تھا۔

یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ آؤ ہم مرزا کا ہیضہ مرزا کی زبانی بتلائیں۔

مرزا قادیانی اپنے سر (میر ناصر نواب) کو کہتا ہے کہ میر صاحب!

① سیرۃ المہدی ج ۱ اول ص ۸ روایت نمبر ۱۱۱ دوم ص ۵۰ روایت ۳۶۰

مجھے وہ بائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ ①

نعرہ بحیر : اللہ اکبر

اسکے سر میر ناصر کی سوانح حیات ہے "حیات ناصر" اس میں مرزا کا سر خود کہتا ہے کہ جب حضرت کو دست آرہے تھے اور مرزا صاحب کو شدت سے تکلیف تھی تو مجھے فوراً بلایا گیا اور مرزا صاحب نے مجھے کہا کہ میر صاحب! مجھے وہ بائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ یہ مرزا کا اپنا قول ہے۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی ہے۔ اور مرزا ہیضہ کی موت مر گیا۔

مقام مرگ:

اب ایک بات رہ گئی۔ (باتیں تو بہت رہ گئیں) جسکا میں نے وعدہ کیا تھا وہ یہ ہے کہ مرزا کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔

۔ کہ مرزا ہوتا اگر خدا کا نبی

تو ٹٹی میں ہرگز نہ مرتا کبھی

مرزائی کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے وہ ٹٹی میں نہیں مرا۔ اب میں تمہیں مرزا کے بیٹے کے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب سے ثابت کر دیتا ہوں کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔ یہ کتاب سیرۃ المہدی کا حصہ اول ہے۔ مرزا کا بیٹا لکھتا ہے۔ عنوان ہے

"حضرت مسیح الموعود کی وفات کا ذکر"

والدہ صلابہ (یعنی مرزا کی بیوی) نے بیان کیا (جو موت کے وقت ساتھ تھی) کہ حضرت موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اسکے بعد تھوڑی دیر تک ہم آپکے پاؤں دباتے رہے پھر حضرت بھی سو گئے اور میں بھی سو گئی (رات کو بھی سوئے رہے اب صبح پھر یہ سو گئے) لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر آپکو حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اسکے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے بیدار کیا۔ تو آپ میں اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں بھی سو گئی۔

لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے بیدار کیا۔ میں انھی تو آپ میں اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد حضرت نے مجھے کہا کہ سو جاؤ! میں نے کہا کہ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہیں جاسکتے تھے۔

(یہاں غور کرنا)

(پہلے تو پاخانہ کیلئے چل کر جاتا تھا اب چل نہیں سکتا تھا)

اسلئے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا۔ (کہ ساتھ ہی اینٹیں رکھ کر پردہ کر دیا جیسا کہ عام طور پر گھروں میں ضرورت کی وقت کیا جاتا ہے)

اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔

(جہاں آدمی ایک دفعہ نئی کر دے وہ نئی خانہ بنتا ہے۔ یا نہیں؟) (بنتا ہے) لیکن مرزا نے یہاں ایک دفعہ سے زیادہ دست کئے ہیں)

اور پھر انھکر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اسکے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔

(دست تو پہلے آرہے تھے اب قے بھی آگئی)

جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور آپ کی حالت دگرگوں ہو گئی۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ چار پائی کیساتھ جو انتظام کیا گیا تھا اسے دوست تو وہاں کئے ہیں؟ اور وہیں اٹھتے ہوئے گر گیا اور چار پائی سے سر ٹکرایا گیا تو اب بتاؤ وہ کہاں گرا؟ (انہیں اینٹوں پر)

اب ہم اسکو ”نئی خانہ“ نہ کہیں تو قادیانیوں کی مسجد کہیں۔ اس جگہ کو کیا نام دیں؟

جس جگہ دو دست کئے ہیں۔ اسی جگہ گرا اور مر اس کو کون سا نام دیں؟

چلو اتنا ہے کدش سسٹم نہیں تھا عارضی نئی خانہ تھا لیکن مر تو نئی میں ہے کہ نہیں؟ (جی مرا ہے)

اور یہ اسکا عبرت ناک انجام ہے

کذاب-----تھا

دجال-----تھا

دنیا کو گمراہ کیا-----تھا

اللہ نے فیصلہ کر کے دنیا کے سامنے عبرت بنا دیا کہ دیکھو! اس نے خود مجھ سے فیصلہ چاہا تھا کہ اے اللہ سچے اور جھوٹے میں فیصلہ کر تو اب میں نے فیصلہ کر دیا اور اس دعا کے ایک سال ایک مہینہ ۲۱ دن بعد ہیضہ کی موت سے مار دیا اور مولانا ثناء اللہ اسکے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

نغش قادیان کی طرف کس طرح؟؟

اب اسکی نغش ریل گاڑی پر رکھی گئی جسکو مرزا نے دجال کا گدھا کہا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے قریب دجال آئیگا جسکو تم کھر جتال کہتے ہو۔ اسکا ایک گدھا بھی ہوگا تو مرزا نے کہا کہ دجال انگریز ہیں اور گدھا یہ ریل گاڑی ہے اسی گدھے پر مرزا کی لاش لادی گئی اور اسکو قادیان پہنچایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا۔

آخری بات کہہ کر ختم کرتا ہوں۔

نبی کی تدفین (دعوتِ فکر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے آپکی قبر کا مسئلہ درپیش آیا کہ کہاں بنی جائے بعضوں نے کہاں کہ جنت البقیع میں بنی جائے۔ بعضوں نے کہا کہ مکہ لیجا کر بیت المعلیٰ میں دفن کریں۔ بعضوں نے کہا کہ بیت المقدس پہنچائیں۔ وہاں دفن کریں جہاں اور نبی بھی دفن ہیں۔ تو اختلاف ہو گیا۔ موطا امام مالک میں ہے کہ:

فجاء أبو بکر الصديق رضي الله عنه فقال سمعت رسول الله ﷺ

يقول ما دُفن نبي قط الا في مكانه الذي توفى فيه (موطا امام مالك ص ۸۰)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ نبی جہاں فوت ہو وہیں دفن ہوتا ہے۔

صدیق اکبر نے فرمایا ہمارے نبی وہیں دفن ہو گئے جہاں فوت ہوئے ہیں۔

نہ جنت البقیع میں

نہ جنت المعلیٰ میں

نہ بیت المقدس میں

کہیں بھی اور دفن نہیں ہو گئے۔

لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے حجرہ میں فوت ہوئے ہیں لہذا دفن بھی وہیں ہو گئے تو حضرت صدیق اکبر کی اس حدیث سنائے پر سب صحابہ معظمین ہو گئے اور چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حجرہ میں دفن کیا گیا جہاں آپ فوت ہوئے تھے۔

اب میں یہاں سے ایک دلیل بتلاتا ہوں (توجہ سے سنیں) قادیانیوں کے سامنے اور کوئی دلیل یاد نہ رہے تو صرف اسے ہی پیش کر دو کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی خدا کا نبی تھا تو جہاں فوت ہوا تھا وہیں دفن ہوتا۔ جبکہ یہ مرالا ہور میں ہے اور دفن کہاں ہوا ہے؟۔۔۔ قادیان میں

دوسو میل دور قادیان میں

میں قادیانیوں سے کہتا ہوں کہ تمہاری عقل ماری گئی ہے کہ مرزا میں اور تو کوئی انسانوں والی بات تھی نہیں کبھی صرف اسی بات کو سوچ لیتے کہ جہاں مرا ہے دفن بھی وہیں کر دیتے اور تم کہتے کہ دیکھو بھائیو! جہاں مرا ہے وہیں دفن کیا ہے یہ اس کے چاہو نے کی دلیل ہے۔

حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ جو جہاں مرے اور وہیں دفن ہو جائے تو وہ نبی بھی ہو جاتا ہے

یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

نبی کیلئے ہے کہ وہ جہاں مرے وہیں دفن ہوگا لیکن ہر آدمی کیلئے نہیں کہ جو جہاں مرے اور وہیں دفن ہو تو وہ نبی بھی ہو جائے۔ (یہ بات نہیں ہے)

لیکن اگر مرزائیوں کو عقل ہوتی تو کم از کم یہ جہاں مرا تھا وہیں دفن کر دیتے تو کہتے کہ دیکھو! جہاں یہ مرا ہے وہیں دفن ہوا ہے۔ تو آخر اسکی موت بھی بتلا گئی کہ یہ جھوٹا ہے کہ مرالا ہور میں اور دفن قادیان میں ہوا تو یہ اسکا لاہور مرنا اور قادیان دفن ہونا اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری ہو گئی کہ میری امت میں سے دجال و کذاب ہو گئے جو دعویٰ نبوت کرینگے ان میں سے ایک انگریز کی سازش سے چودھویں صدی میں غلام احمد بھی ہوا۔ جو 26 مئی 1908ء بروز منگل بوقت دس بجے ہیضہ کی موت سے مرا۔ آؤ اب اس پر دعا کریں کہ اے اللہ اسکو جہنم کے سب سے نیچے خانہ میں جگہ عطا فرما۔

اللہ اس کو سخت سے سخت عذاب دے

جو امت کو فتنہ و آزمائش میں ڈال گیا

اور اسکے ماننے والوں کو ہدایت عطا فرما

اگر ان کے مقدر میں ہدایت نہیں تو انکو بھی تباہ و برباد فرما۔ (آمین)

ہماری حکومت کو خدا ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ امت کو قادیانی دجل و فریب سے محفوظ فرما۔ اے اللہ جو بھٹک چکے ہیں ہم انکے خیر خواہ ہیں۔ ہم نے مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کو اسکی تحریروں اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے۔ اسکے ذریعہ اللہ قادیانی امت کو ہدایت عطا فرما۔

اے اللہ انکے دلوں سے ضد اور تعصب کو دور فرما۔

اے اللہ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما۔

وما علینا الا البلاغ المبین

تعارفِ تقریر

یہ مقدمہ ہے نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَجَاهِدْ فِيْ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبٰكُمْ

محترم قارئین حضرات:

راقم (قاری محمود الحسن تو حیدی) کا تعلق گولیکی ضلع گجرات سے ہے۔ گولیکی گجرات میں جانی (ربوہ) چناب نگر تھا۔ یہاں کے مرزائی دنیاوی دولت سے مالا مال تھے۔ گاؤں میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ گاؤں کے چوہدری لوگ ان کو ہر محفل میں مدعو کرتے تھے۔ یہاں 1903ء میں تقریباً مرزائیت آئی ہے۔ جامع مسجد کا پیش امام جب کا نام بھی امام دین ہی تھا۔ مرتد ہو گیا تھا۔ پھر کافی حد تک مقتدی بھی اسکے مرتد ہو گئے تھے۔ اس مسجد پر مرزائی قابض ہو گئے۔ مسلمان الگ ہو گئے۔ اس مسجد کو حافظ غلام محمد رسولدی نے تعمیر کروایا تھا۔ غالباً ایک اندازے کی مطابق 1935ء میں یہ مسجد تعمیر ہوئی۔ بہر حال مرزائیت خوب بڑھی پھلی پھولی۔ پھر نئے سرے سے 1991ء میں آکر مرزائیوں نے اسکو تعمیر کروایا۔ اور 1994ء میں سپیکر لگا کر شعر پڑھنے شروع کر دیے۔ جس پر گولیکی کے مسلمان مشتعل ہو گئے۔ ہم نے اکٹھے ہو کر مرزائیوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور جمعیت نو جوانان تو حید و سنت کے نام سے ایک تنظیم بنائی۔ اس تنظیم کے شیخ سے مرزائیت کا مقابلہ ہوا اور مرزائیوں کو ہر میدان میں ذلت و رسوائی اٹھانا پڑی۔ جمعیت کے ساتھیوں کو میں نے ترغیب دی کہ میرے استاد محترم سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی کی بڑی خواہش تھی کہ میں گولیکی جاؤں۔ اسلئے کہ گولیکی میں امام دین کا لڑکا ظہور دین اکمل تھا اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی شان میں انتہائی غلیظ اور کفریہ نظم تحریر کی تھی۔

جسکی وجہ سے حضرت چنیوٹی صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ میں اکمل کے گاؤں میں

﴿مرزا کا کردار﴾

گولیکی

مرتب: محمود الحسن تو حیدی

جاؤں۔ بہر حال پہلا جلسہ 1995ء میں ہوا۔ مولانا نے اس تقریر میں بہت جرأت سے مرزائیوں کو چیلنج دیے اور ایک تاریخی تقریر کی۔ (جو کہ پہلے گزربچی ہے)

دوسری تقریر 1996ء میں ہوئی انہیں زیادہ اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمان علماء کو اور عوام کو کتنی غلیظ اور گندی گالی دی ہیں۔ تیسری تقریر 131 اکتوبر 1997ء میں ہوئی۔ ایک تاریخی اور ہر لحاظ سے مدلل جواب تقریر تھی۔ جو لفظ بلفظ میں نے نکھی ہے۔ اور آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ لیکن اس مرتبہ حالات بڑے عجیب تھے۔ کن حالات میں یہ تقریر ہوئی۔ اور کس طرح اللہ پاک نے مدد فرمائی۔ اور مرزائیت پورے علاقہ میں ذلیل و رسوا ہو گئی۔ اس تقریر کے بعد مرزائیوں کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کے سلسلہ میں بات کر سکیں۔

جلسہ گاہ میں پہنچنے سے قبل کے وہ واقعات و حالات جو ہم کو پیش آئے اور مجاہدانہ انداز میں حضرت چنیوٹی کا گولیگی میں درود مسعود ہوا۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی گولیگی میں جرأت مندانہ آمد:

میں نے لاہور میں مولانا سے میوہ پیتال میں ملاقات کی۔ ان دنوں اسمبلی کا اجلاس بھی تھا۔ حضرت چنیوٹی صاحب پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ اور زیر علاج بھی تھے۔ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور گولیگی کیلئے تاریخ لے لی۔ میں نے درخواست کی کہ اسعد اللہ پور کیلئے آپ نے تاریخ دی ہے۔ اسکے آگے پیچھے تاریخ ہو جائے اسعد اللہ پور اور گولیگی قریب قریب ہیں تاریخ طے کرنے کے بعد میں نے گولیگی ٹیلیفون پر بتا دیا کہ تیاری کریں۔ 131 اکتوبر کو انشاء اللہ جلسہ ہو گا۔ جمعیت کے ساتھیوں نے تیاری شروع کر دی۔ اشتہار چھپ گئے۔ ادھر مسلمانوں نے جلسہ کروانے کی تیاری شروع کر دی۔ اور ادھر قادیانیوں نے جلسہ کو انے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ تیاریاں ابھی شروع ہی تھیں۔ کہ گولیگی کے بظاہر ایک مسلمان چودھری نے (جو مرزائیوں کی

حمایت میں پیش پیش تھا) جامع مسجد کے پستیکر کی چابی مسجد کے موزن فضل الہی سے چھین لی اور پستیکر کا اسمبلی فارغ تھا کر لے گیا اور اعلان کر گیا کہ اب کوئی جلسہ وغیرہ نہیں ہوگا۔ مسلمان مجاہدوں نے دوسرا پستیکر لگا کر اذان دی اور اعلان کیا کہ انشاء اللہ جمعیت کا اجلاس ہوگا۔ اجلاس میں طے ہوا کہ اس سے چابی اور اسمبلی فارغ واپس لیا جائے۔ دو مجاہد گئے اس نے انکار کر دیا۔ پھر تمام جمعیت کے ساتھی نعرے لگاتے ہوئے:

مرزائی کا جو یار ہے۔

وہ نبی کا خدا ہے۔

مرزائی اکتھنی نہیں چلے گی۔

وہاں جب اس کے پاس گئے تو اسکے پاس کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ اسی موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ جمعیت کے صدر سرفراز احمد نے کہا ہم نے ہر حال میں پستیکر لینا ہے۔ تجھ میں طاقت ہے تو میدان میں آ جا۔ بس اتنے میں چوہدری صاحب حویلی سے باہر نکل گئے۔ اور اپنے حمایت یافتہ باقی مسلمان چودھریوں سے مدد مانگی، انہوں نے انکار کیا تو چوہدری اینڈ پٹواری نے آ کر صدر جمعیت کی منت کی کہ واپس چلے جاؤ۔ صبح پستیکر میں خود رکھ آؤں گا۔ مسلمانوں میں کافی لوگ لالچ میں آ کر مرزائیوں کی اکتھنی کر رہے تھے۔ لیکن سب ہی ذلیل ہوتے رہے گئی بات ہے۔ نئے مجاہدوں کیساتھ رب کی مدد تھی۔

یہ منصوبہ قادیانیوں کا میرے اللہ نے ناکام کیا۔ بلکہ یہ شخص مسلمانوں کی خلاف تمنا میں بھی گیا۔ وہاں تھا نیدار ٹیک تھا۔ اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ اس نے خوب کھری کھری سنائیں۔

دوسرا منصوبہ یہ طے ہوا کہ مولانا کے داخلے پر پابندی لگوا دی جائے۔ ڈی۔ سی خیر محمد ٹوانہ صاحب مرزائیوں کی باتوں میں آ گئے۔ انہوں نے مولانا چنیوٹی پر دو ماہ کیلئے داخلہ پر پابندی لگا دی۔ لیکن یہ پابندی اتنی خفیہ تھی کہ اسکا پتہ کسی کو بھی نہیں تھا۔ اور قادیانیوں نے سازش کر کے 130 اکتوبر کو یسر لنگوا یا۔ ادھر لاہور میں 26 اکتوبر کو میری ٹیلیفون پر مولانا کے ڈرائیور سے بات

ہوئی اور طے ہوا کہ میں جمعۃ المبارک پڑھا کرتی تھی۔ جبے میوہ ہسپتال پہنچ جاؤں گا اور انشاء اللہ ملکر جائیں گے۔ اسکے بعد تین دن تک فون پر رابطہ کرتا رہا لیکن ملاقات نہ ہو سکی بہر حال جمعہ کی نماز پڑھانے کے بعد میوہ ہسپتال حاضری ہوئی اور دل میں دعائیں مانگتا جا رہا تھا۔ کہ اللہ کرے ملاقات ہو جائے۔ مولانا کا کمرہ کھلا تھا۔ کافی لوگ وہاں بیٹھے تھے۔ میں نے جا کر سلام دیا اور مولانا نظر نہ آئے پریشانی ہوئی لیکن فوراً ایک آدمی بولا آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا حضرت نے گولی کیلئے قائم دیا ہوا تھا۔ بس وہ سمجھ گیا اور کہنے لگا کہ بالکل حضرت نے گولی جانا ہے۔ وہ اسبلی ہال میں خطاب کرنے کے بعد شاد باغ میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمائے گئے ہیں۔ بس تھوڑی دیر ہی گزری کہ کمرہ میں وہ ہستی پہنچ گئی جس کا سب کو انتظار تھا۔ آتے ہی حضرت نے فرمایا جلدی کرو گولی والے آئے ہوئے ہیں۔ ہم نے جانا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے چینیوٹ سے ڈاک آئی تھی۔ وہ ساری ڈاک گاڑی میں رکھ لی۔ گاڑی میں بیٹھے اور چل پڑے۔ ٹکلیل بھائی ڈرائیونگ کر رہے تھے۔ اور مولانا چینیوٹی نے ڈاک پڑھنی شروع کر دی۔ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق کا خط پڑھنے کے بعد مجھے دیا اور پھر دوسرا لیٹر پکڑا

”اور کہنے لگے مولوی محمود الحسن تو حیدی“

میں نے کہا! جی

فرمایا! یہ لیٹر دیکھ! مجھ پر دو ماہ کیلئے ضلع گجرات میں داخلہ پر پابندی کا آرڈر ہے۔

یہ بات سن کر دلی صدمہ ہوا۔ اور میں نے عرض کی استاذی سنا تھا آپ بھی حلیہ بدل کر پہنچ جایا کرتے ہیں۔ فرمانے لگے انشاء اللہ جائیں گے لیکن یہ آرڈر مجھے بہت لیٹ ملے ہیں ورنہ میں انکا بندوبست کر سکتا تھا۔ پیر بنیا مین اور حزب اختلاف کے لیڈر سعید منھیس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہوا۔ پھر چلتے رہے۔ گو جرنالہ میں آ کر فرمانے لگے۔ گجرات سید ضیاء اللہ شاہ بخاری سے فون پر رابطہ کرو۔ وہاں بھی بات نہ ہو سکی۔ ہاں گولی میں تھوڑا سا رابطہ ہوا صورتحال کا جائزہ لیا اور چلتے رہے۔

شاہین چوک گجرات پہنچے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ کفر کے مقابلے میں ہماری مدد

فرما۔ اور یا اللہ مرزائیوں کو رسوا فرما۔ بس یہ دعا مانگتے مانگتے نہرا پر جہلم پہنچ گئے۔ جو کنجاہ سے تھوڑا پہلے آتی ہے۔ جونہی پل پر پہنچے آگے پولیس کا ناکہ لگا ہوا تھا۔ وہاں سے دور استے تھے۔ جو راستہ منڈی بہاؤ الدین کی طرف جا رہا تھا۔ اس پر ناکہ تھا۔ اور جو لوکل راستہ گولیکی کو جا رہا تھا۔ وہ وہاں سے خالی تھا۔ اور دور آگے جا کر ناکہ لگا ہوا تھا۔ پروردگار نے ہماری مدد فرمائی۔ کہ کنجاہ کی طرف جانے والی سڑک پر پولیس کے پاس جا کر گاڑی روکی پولیس والے نے پوچھا کون صاحب ہیں تعارف کروائیں ڈرائیور ٹکلیل نے جواب دیا یہ صاحبزادہ ابو اور لیس صاحب ہیں اب اسکے ذہن میں مولانا چینیوٹی کا نام تھا بہر حال چپک کرنے کے بعد اسے سینئر افسر کو رپورٹ دی کہ یہ صاحبزادہ ابو اور لیس ہیں، ہم دعائیں کر رہے تھے یا اللہ مدد فرما، پوچھا کہاں جانا ہے؟ جواب دیا چھالیہ کنجاہ جا رہے ہیں وہاں سے چل پڑے کنجاہ سے ہوتے ہوئے ایک لوکل سڑک پر چڑھ گئے۔ اور راستے میں مختلف مشورے ہوتے رہے کہ کیسے پہنچیں۔ بہر حال گولی ہسپتال کے قریب پہنچ کر بائیں کو موڑ گئے۔ اور گولی اڈے کے اوپر نو جوانان تو حید و سنت کے ساتھی اور پولیس والے سب جمع تھے ان سے کوئی دس فرلانگ دور ایک کچے پر کار کو ہم نے ڈال دیا۔ اور صدر جمعیت کا ڈیرہ قریب تھا۔ اس پر پہنچے اور گاؤں کے بالکل قریب آگے ایک مرتبہ گاڑی کی لائنیں بند کر دیں۔ لیکن نظر کچھ بھی نہیں آ رہا تھا۔ جہاں لائنیں بند کی تھیں وہاں بالکل ساتھ اسل کے باپ کی قبر تھی اور ہمارے صدر کا ڈیرہ بھی یہیں تھا۔ لائنیں آن کر لیں وہاں سے چلکر گاؤں کے قریب آئے۔ ایک آدمی باہر اپنے ڈیرہ پر ہی مل گیا۔ اسکو میں نے کہا آپ دو عدد چادریں لے کر آجائیں۔ کار اور ڈرائیور کو یہاں ہی ڈیرے پر رکھیں۔ آگے آگے میں درمیان میں مولانا چینیوٹی صاحب پیچھے انکا گن مین تھا۔ ”ڈیرے“ کے اوپر سے ہوتے ہوئے میرے گھر میں پہنچ گئے۔ میں نے حضرت کو بٹھایا۔ مجھے کہنے لگے۔ جلدی کریں۔ مسجد کا راستہ صاف کریں اور مجھے جلسہ گاہ میں پہنچائیں۔ گھر سے میں سید صاحب جامع مسجد پہنچا۔ عشاء کی نماز کیلئے لوگ تیاری کر رہے تھے۔ اور کچھ باہر سے آئے ہوئے مہمان روٹی کھا رہے تھے۔ بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے۔

اے۔ سی، بمبٹرٹ الیاس گل صاحب تھانیدار صاحب اور بہت زیادہ نفری پولیس کی بھی

آئی ہوئی تھی۔ اور سارے گاؤں میں گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ گلیوں میں پولیس پھر رہی تھی۔ عصر سے نو جوان توحید و سنت کے کارکن مولانا کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اور جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جب کوئی قادیانی نظر آتا۔ فوراً نعرے لگاتے۔ قادیانی ذلیل و خوار ہو کر سر نیچا کر کے آگے چلا جاتا تھا۔ مولانا کی گرفتاری کیلئے اعلیٰ افسر اڈے پر کھڑے تھے۔

عجیب منظر تھا۔ جوں جوں ناظم زیادہ ہو رہا تھا کارکن پریشان ہو رہے تھے۔ مرزائی خوش ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے اندر مایوسی چھا رہی تھی۔ ہر بندے کی زبان پر ایک ہی سوال تھا۔ کہ مولانا تشریف لائے ہیں یا نہیں؟

مسلمان کبھی چنیوٹ فون کرتے۔ کبھی لاہور مجھے فون کرتے کہیں سے جواب نہ ملتا تھا۔ صورتحال غیر تسلی بخش ہوتی جا رہی تھی۔ عشاء کا ناظم ہو چکا تھا۔ بعض لوگ گھروں میں بیٹھ کر کہہ رہے تھے۔ اتنی پولیس آئی ہوئی ہے۔

آج جلسہ نہیں ہوگا۔

ادھر مولانا چنیوٹی صاحب کو مسجد میں پہنچانے کا انتظام کچھ یوں کیا۔

گنن مین پر بھی چادر ڈالی اور حضرت استاد مکرم پر بھی چادر کی۔ عام ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ فیصل آفتاب کی میں نے ڈیوٹی لگائی۔ کہ حضرت چنیوٹی صاحب کو کچھلی جانب سے لیکر جانا اور میں مسجد کے مین گیٹ پر پہنچتا ہوں۔ اگر کوئی خطرہ ہوا میں اشارہ کروں گا۔ آپ مولانا کو روک لینا اور واپس مسجد کے ہمسائے عزیز احمد کے گھر لیجا کر ٹھہرانا۔ بہر حال راستے میں وقت پیش نہ آئی۔ عام آدمیوں کی طرح مولانا چنیوٹی ہجوم کے اندر سے ہوتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ اور جاتے ہی فوراً حضرت نے نماز کی نیت باندھ لی۔ کسی کو پتہ ہی نہ چلا اور نہ ہی کسی سے آپ نے سلام لیا۔ راستے میں اگر کوئی آگے ہو کر سلام لینے کی کوشش کرتا ہے تو میں اس کو روک دیتا نماز عشاء ادا ہوئی۔

نماز کے بعد اسٹیج پر کھڑے ہو کر میں نے اعلان کیا کہ ابھی فوراً انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کی باقاعدہ کاروائی ہوگی۔ اور معزز مہمان تشریف لائے چکے ہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ خطاب ہوگا

لیکن اس اعلان سے مرزائیوں کے حوصلے مزید بڑھے کہ محمود الحسن تو حیدی بھی آگیا ہے لیکن اسے بھی مولانا کی آمد کا اعلان نہیں کیا۔

ادھر نعیم بھائی کو میں نے اڈے پر بھیج دیا تھا۔ کہ ان ساتھیوں کو اب لے آؤ۔ اور صرف صدر جمعیت کو صورتحال سے آگاہ کرنا۔ انہوں نے جا کر اطلاع دی۔ صدر جمعیت نے وہاں کارکنوں کو کہا:۔

چلو بھائی آج ہم سب ہی چنیوٹی بنیں گے
اس پر اے۔ سی صاحب نے کہا:۔

اچھا یا مولانا تو آئے نہیں میں اب چلتا ہوں

انہوں نے کہا ٹھیک ہے مجسٹریٹ الیاس گل صاحب ایک نیک سیرت انسان ہیں۔ پیچھے بڑے افسروں ہی تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ انہوں نے ڈی۔ سی کیساتھ رابطہ کیا ہوا تھا۔ وقفہ وقفہ سے انکو صورتحال سے آگاہ کر رہے تھے۔ پھر میں نے اسپیکر پر اعلان کیا۔

۔ کس شیر کی آمد ہے کہ دن کانپ رہا ہے
دن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

حضرات ایک ضروری اعلان شیئے!

جس شیر کی آمد پر ملت مرزائیت کے ایوانوں میں زلزلہ طاری تھا۔ اور انکی فیندیں حرام ہو چکی تھیں۔ اور ساری ضلعی انتظامیہ کئی گھنٹوں سے ناکے لگا کر کھڑی تھی۔ وہ مرد مجاہد سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ تمام ناکے توڑتے ہوئے بڑی جرأت کیساتھ گولگی کی جامع مسجد میں اسٹیج پر رونق افروز ہو چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ مفصل خطاب فرمائیں گے۔

بس اس اعلان کو سنتے ہی تمام پولیس مین مسجد کی طرف دوڑنے لگے۔ مسجد کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ بلکہ ایک حوالدار نے خوش ہو کر کہا:

مجاہدوں کو کوئی ماں کالا نہیں روک سکتا

مرزائیوں کی خوشیاں ایک دم تجسس اور غم میں بدل گئیں، منہ لٹک گئے
ذلت و رسوائی چہروں پر چھا گئی

مجسٹریٹ صاحب نے فوراً گجرات اطلاع کی۔ ڈی۔ سی ناراض ہوا کہ وہ کدھر سے آگئے
ہیں۔ گل صاحب نے کہا سر تمام زمینی راستے بند ہیں۔ وہ شاید دریائے چناب کی جانب سے آئے
ہیں۔ بہر حال مجسٹریٹ صاحب اور تھانیدار صاحب کربھی کیا سکتے تھے؟ مجبور تھے جلسہ گاہ میں جا
نہیں سکتے تھے۔ چونکہ مسلمان تھے۔ اندر سے خوش بھی تھے۔ بہر حال جلسہ بڑا کامیاب ہوا۔ اور
آپ نے بڑی تاریخی تقریر کی رکاوٹوں کو توڑ کر آنے کی وجہ سے دنیا جلسہ گاہ میں سیلاب کی طرح اٹھ
آئی۔ باقی قرب و جوار کی بستیوں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ اور پھر مزے کی بات یہ ہے
اس تقریر کے دوران پسینہ بھی چلتے رہے۔ تقریر کا رخ بدلنے کیلئے میں نے چند سوالوں کا ایک رقعہ
بنا رکھا تھا۔ وہ بھی حضرت کو دے دیا۔

تقریر کے بعد پولیس حفاظت پر مامور ہو گئی۔ 12 بجے دن تک گولیوں میں رہے اور پھر ساتھ
گاؤں ہے سدو کی وہاں پہنچ گئے۔ سدو کی مرزائیوں کا مرکز ہے۔

وہاں بھی مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا۔ یہ خدا کی خاص مدد تھی۔
مسلسل خطاب کر رہے تھے۔ حالانکہ بیمار بھی تھے۔ اور پھر وہاں سے جلوس کی شکل میں سیدھے
اسعد اللہ پور پہنچ گئے۔ پولیس کی گاڑی بھی ساتھ تھی اور اسعد اللہ پور گولیوں والے رات کو بسوں
ٹرایلوں پر بڑی تعداد میں گئے۔ اور بڑا کامیاب جلسہ ہوا۔ اس پٹی پر مرزائیوں کے تین ہی مرکز
ہیں۔ تینوں جگہ الحمد للہ حضرت کا بیان ہوا۔ مرزائی اپنی موت آپ مر گئے۔

۔ تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب

یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جنگی خدا پر ہو

ظالم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(راقم حروف محمود الحسن توحیدی، تحصیل ضلع گجرات، بمقام گولیوں)

مرزا کا کردار

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه
ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من من يهدي الله فلا
مضلل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله لا شريك له
ونشهد ان سيدنا ومولانا وشفيعنا محمد عبده ورسوله اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم واذ قال عيسى بن مريم يابني اسرائيل
انني رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدي من التوراة ومبشرا برسول
ياتي من بعدي اسمه احمد فلما جاءهم بالبينات قالوا هذا ساحر متبين
ومن اظلم ممن افترى على الله الكذب وهو يدعي الى الاسلام والله لا
يهدي القوم الظالمين - يريدون ليطفنوا نور الله بافواههم والله متم
نوره ولو كره الكافرون هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق
ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون -

قال النبي ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي
ولا نبي وقال النبي ﷺ لو كان بعدي نبي لكان عمرو قال النبي ﷺ
انه سيكون في امتي ثلاثون كذابون وفي رواية دجالون كلهم يزعم
انه نبي الله وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي وقال النبي ﷺ والذى نفسي

بیدہ لبوسکن ان ينزل فيكم ابنُ مريمَ حَكَمًا عَدَلًا يَكسرُ الصليبَ و
يقتلُ الخنزيرَ و يَضَعُ الجزيةَ و يغيدُ المالَ حتى لا يَقبلَهُ احدٌ و قال
البنی النَّبِيَّةُ من ارْتَدَّ فاقْتُلُوْهُ اِصْدَقَ اللّٰهُ العَلٰی العَظِيْمُ و صدق رسولہ
النَّبِیُّ الامِیُّ الکریمُ و نحنُ عَلٰی ذلِکَ مِنَ الشّاهِدِیْنَ و الشّاکِرِیْنَ
و الحمد لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ - اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ
خَیْرِ الْخَلْقِ کُلّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا و مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ و عَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ و بَارِکْ و صَلِّمْ و صَلِّ عَلَیْهِ -

☆☆☆

مرزائیت سے تائب ہونے والے افراد کو مبارکباد:

حاضرینِ مکرم: بزرگوں و ستون بھائیوں عزیز و پیار بچوں قابلِ صدر احترام ماؤ بہنو بیٹیو!
میں آج تیسری مرتبہ آپکی خدمت میں (گوئیگی) حاضر ہوا ہوں۔ میں دوسرے پہلے حاضر
ہوا ہوں۔ الحمد للہ اسکے اثرات ہیں۔ اللہ پاک نے کچھ لوگوں کو ہدایت عطا فرمادی۔ قرآن و
حدیث سکر اور مرزا قادیانی کی عبارات اور اسکی باتیں سکر ان لوگوں کو خدا نے توفیق عطا فرمائی۔
ان لوگوں نے باطل مذہب چھوڑ کر حق کو قبول کر لیا۔ میں انکو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا
ہوں۔ اس وقت اعجاز نے تمہارے سامنے اعلان کیا۔ اللہ پاک اسکو استقامت عطا فرمائے۔
(بندہ محمود الحسن تو حیدی نے حضرت چنیوٹی کو بتایا کہ ساری فیملی مسلمان ہوگئی) ماشاء اللہ ما
شاء اللہ (مسکرا کر) اسی وجہ سے تو مرزائیوں کو تکلیف بہت ہو رہی ہے۔ کہ ہمارے آدمی کم ہوتے
جارہے ہیں۔

حق بات سمجھ کر جنتی بنتے جارہے ہیں۔ میں مبارک دیتا ہوں۔ اس سارے خاندان کو اللہ
نے ہدایت عطا فرمائی۔ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے۔ وہ جسکو چاہے ہدایت عطا فرمادے۔ یہ
کام بڑا مشکل ہوتا ہے کہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں آنا۔ جس مذہب پر زندگی
گزاری ہو اسکو چھوڑنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ بڑی مجبوریوں ہوتی ہیں۔ ان سب مجبوریوں کو
چھوڑ کر صرف اپنے اللہ کی رضا کیلئے اور نجات کیلئے کہ میری عاقبت سنو جائے۔ اور جہنم سے بچ
جاؤں۔ اس کے لئے سابقہ مذہب کو چھوڑ دینا۔ یہ اللہ پاک کسی کسی کو توفیق عطا کرتے ہیں۔ کچھ
ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو سمجھے بیٹھے ہیں کہ مرزائیت مذہب باطل ہے۔ جھوٹا مذہب ہے انکے پاس
ہماری باتوں کا جواب نہیں۔ سمجھتے ہیں ہم جھوٹے ہیں لیکن مجبوریوں کی بنا پر جرأت نہیں کرتے۔
اور مرزائیت چھوڑتے نہیں۔ اللہ پاک انکو استقامت عطا فرمائے۔ اور جواب مسلمان ہو گئے
انکے جو پہلے گناہ تھے وہ سب معاف ہو گئے اور آج ایسے ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے

مرزائیوں ضد چھوڑ دو!

ابھی مجھے پتہ چلا ہے کہ ولید لیا ل چکوال کا ایک قادیانی حرم شریف منافق بکر جھوٹ بول کر گیا ہوا ہے۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر گیا ہوا تھا۔ میں نے تحقیق کر کے اسکے متعلق چند معززین کی گواہیاں لیکر سعودی حکومت کو خط بھیجا ہے۔ انہوں نے فوراً کان سے پکڑ کر نکال دیا ہے۔ تم تو جانتے ہو۔ تمہارے لیے مکہ اور مدینہ کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ جیسے دجال کیلئے بند ہو جائیں گے۔ دجال ساری دنیا پھرے گا۔ مکہ اور مدینہ داخل نہیں ہو سکے گا۔ قادیانی اس دجال کے پیروکار ہو۔ تم بھی مکہ مدینہ داخل نہیں ہو سکتے۔

جو جاتا ہے جھوٹ بول کر جاتا ہے۔

منافق بن کر جاتا ہے۔

ضد چھوڑ دو اور عاقبت کی فکر کرو

میں کوئی تمہارا دشمن ہوں؟

خدا کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں قرآن پاک میرے ہاتھ میں ہے میں تمہارا دوست ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔

تم میرے ساتھ مناظرے پہلے کر بیٹھے ہو۔ تمہارے وڈیرے قاضی نذیر جیسے مناظرے کر بیٹھے ہیں تمہارے مناظروں کا وہ استاد تھا۔

بیا بیس سال ہو چکے ہیں کہ میں مقابلے کا چیلنج کر رہا ہوں

تمہارے کسی خلیفہ کو جرأت نہ ہوئی میرے سامنے آنے کی۔ خدا سے فیصلہ کرانا ہے جو جھوٹا ہے اس پر عذاب نازل ہو۔

کیوں نہیں میدان میں آتے؟

کیوں نہیں فیصلہ کراتے؟

مرزائیوں سے نبٹنے کا آسان طریقہ:

میں پچھلی مرتبہ تم کو ایک آسان طریقہ بتا گیا تھا۔ میدان میں آئے سامنے آنے کی وہ جرأت نہیں کر رہے۔ وہ اپنے گھر بیٹھ کر مرزا ظاہر (مرزا نجس) اپنے عبادت خانہ میں بیٹھ کر قسم دے کہ:

میں نے آج تک زنا۔۔۔ نہیں کیا

میں نے شراب۔۔۔۔۔ نہیں پی

میں اتنا بڑا الزام لگاتا ہوں اس کا باپ بشیر الدین محمود بد معاش تھا۔

زانی شرابی بد فعلی کرنے والا

اور بد فعلی کروانے والا تھا

میں نے انکی کتابیں اور رسالے اخبارات آپ کو پچھلی مرتبہ دکھائے تھے۔ آج بھی میرے پاس حوالے موجود ہیں۔

کسی مائی نے بیٹا نہیں جنا کہ جو میرے حوالے کا رد کر سکے۔

لکار ہے لکار ہے

شیر کی لکار ہے ❶

مرزا قادیانی ٹانگ واٹن شراب پیتا تھا۔ آؤ میدان میں ثابت کروں۔ اگر تم کہتے ہو وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ تو تمہارا مربی اس گولی کی مسجد میں آجائے وہ وضو کر کے قرآن مجید سر پر رکھ کر کہے کہ مرزا قادیانی نے کبھی شراب نہیں پی۔

میں مان لیتا ہوں وہ سچا میں جھوٹا

وہ آکر کہے مرزا قادیانی نے کبھی زنا نہیں کیا

مرزا محمود نے کبھی زنا نہیں کیا

مرزا ظاہر نے کبھی زنا نہیں کیا

یہ پاک لوگ ہیں تم قسم اٹھا دو

تم بھی قسم نہیں اٹھا سکتے

تم کو بھی پتہ ہے کہ یہ گھرانہ کیسا ہے

۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب است

شراب پینے والا، بد فعلی کرنے والا، کبھی شریف انسان نہیں ہو سکتا مذہب کا لبادہ اوڑھ کر شکار کرتا تھا۔ حج نے لکھا کہ موجودہ خلیفہ تقدس کے پردہ میں معصوم بچیوں اور لڑکوں کا شکار کھیلتا ہے۔ آؤ تو سہی میدان میں یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ مولوی چنیوٹی کا ضلع گجرات میں داخلہ بند کراؤ۔ یہ بارے ہوئے لوگوں کی بات ہوتی ہے جسکے پلے کچھ نہیں ہوتا جن کے پاس جواب کوئی نہ ہو وہ یہ حرکت کرتے ہیں۔ یہی دلیل ہے تمہارے جھوٹے ہونے کی۔

یہی دلیل ہے کہ تمہارے پاس میری باتوں کا کوئی جواب نہیں اپنے ضمیر کی گواہی قبول کر لو اگر جواب ہے تو میدان میں آؤ۔

ضمیر کی آواز:

میری کیسیٹیں ریکارڈ ہیں میری تقریریں رپورٹ ہو گئی ہیں۔ میری دنیا کی ہر تقریر رپورٹ ہو جاتی ہے میں ابھی پر نکال میں چیلنج کر آیاؤ نماز اور ناروے میں چیلنج کر آیا ہوں میری ہر تقریر مرزا طاہر کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اگر اسکو بھی جرأت نہیں بات کرنے کی اور تمہیں بھی جرأت نہیں تو پھر خدا کا خوف کرو ضد چھوڑو تمہارے دل جانتے ہیں۔ تمہارے ضمیر جانتے ہیں کہ یہ گندے انسان ہیں نبی تو کجا، مہدی تو کجا، مسیح موعود ہوتا تو کجا، مجدد ہوتا بھی کجا وہ تو شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتے۔ میں تو گنہگار امتی ہوں مجھے انہوں نے چیلنج دیا تھا۔

میرا دامن صاف تھا میں نے قسم دے دی یہاں گولیگی میں بھی قسم اٹھاتی تھی۔

(مجمع سے آواز آئی۔ قسم دی تھی)

میں تو پندرہویں صدی کا حضور ﷺ کا امتی ہوں۔

میرا دامن زنا سے پاک

میرا دامن شراب سے پاک

میرا دامن بد فعلی سے پاک

آؤ تو سہی میدان میں

میرا مقابلہ کرتے ہو

میرے مقابلے میں تمہارا اظہارِ نفس پلید آ سکتا ہے۔

ان باتوں سے گھبراتے ہو کہ یہ نہ آئے یہ یا ٹیم ہم ہے اگر آتا ہے تو ایٹم بم چھوڑ دیتا ہے۔

میرے پاس کوئی بم نہیں

میرے پاس یہی بم ہے

کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب (سبحان اللہ) میں خدا کی کتاب پیش کرتا ہوں۔ دوسرا بم مرزے کی کتابیں پیش کرتا ہوں۔

تمہارا سر اور تمہارے جوتے

۔ انہیں کی مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات ان کی

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ آؤ تم کو ایک بات سناؤں عیسائیوں نے ایک کتاب لکھی ہمارے نبی پاک کی شان میں گستاخی کی ملک میں ہنگامے ہوئے انگریز کی حکومت تھی۔ انگریز نے سپورٹ کی تھی مسلمانوں نے کہا ہمارے نبی کی شان میں گستاخی پر کتاب لکھی گئی ہے۔ لہذا اس کتاب پر پابندی لگائی جائے۔ مرزا محمود نے خطبہ دیا جمعہ کے موقع پر۔ میرے پاس وہ خطبہ موجود ہے۔

ماں نے چٹا نہیں جتنا جوا نکار کرے

مرزا محمود نے کہا کتاب کو ضبط کروانے کا مطالبہ صحیح نہیں

ہم کو ان اعتراضات کا جواب دینا چاہیے۔

اگر ہم ضبط کروائیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ ہمارے پاس ان اعتراضات کا جواب نہیں۔

ایک لحاظ سے اس نے بات ٹھیک کی ہے۔

مرزا محمود "تاریخ محمودیت" کے آئینے میں:

لیکن مرزا کے خلاف کتاب چھپی، مظہر ملتانی نے چھاپی کتاب اسکی زنا کاریاں شراب نوشیاں مرزا محمود کے وہ واقعات لکھے اور شہادتیں پیش کیں۔ حتیٰ کہ اپنی بیٹی امۃ الرشید کے ساتھ منہ کالا کرتا تھا۔ اس نے وہ سارے واقعات لکھ کر چھاپ دیے۔ اس نے کہا تین طریقے ہیں ابھی بھی وہ کتاب چھپی ہوئی ہے میرے پاس موجود ہے اس نے کہا مرزا محمود تجھ پر میں نے بڑے بڑے الزام لگائے ہیں۔ میں نے شہادتیں نقل کی ہیں جن لڑکوں کے ساتھ تو نے بد فعلی کی۔ ان لڑکوں نے قسم اٹھا کر مجھے یہ شہادتیں لکھ کر دی ہیں وہ میں چھاپ رہا ہوں۔ اسکے اب تین طریقے ہیں۔

(1) اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ واقعات غلط ہیں تو میرے خلاف عدالت میں مقدمہ کر میں سارے گواہ عدالت میں پیش کروں گا۔ عدالت ان گواہوں کی گواہیاں لے گی۔ اگر یہ گواہیاں صحیح ثابت ہو گئیں تو پھر میرا الزام سچا ہوگا۔ اگر عدالت یہ کہے کہ یہ گواہ غلط اور جھوٹے ہیں تو پھر جو سزا عدالت مجھے دینا چاہے مجھے منظور ہے۔

(2) اگر تو عدالت میں نہیں جانا چاہتا۔ تو پھر تو خود ہی قسم اٹھا دے۔ مؤکد بعد اب قسم اٹھا کہ میرے اوپر الزام جھوٹے ہیں۔ میں ان الزاموں سے پاک ہوں۔ تجھے اپنی صفائی دینی چاہیے۔

(3) اگر تو مندرجہ بالا دونوں کام نہیں کرتا تو پھر اپنی جماعت میں سے پانچ آدمیوں کا کمیشن بنا۔ میں اس انکوائری کے سامنے پیش ہوں گا اور تمام گواہ پیش کروں گا اگر جھوٹا ہو گیا۔ تو کمیشن جو مجھے سزا دے گا مجھے منظور ہے۔

اگر وہ کمیشن بھی تیرے خلاف فیصلہ دیوے تو پھر تیرا کیا علاج؟

مرزا بشیر الدین نے ان تینوں کاموں میں سے ایک کام بھی نہ کیا۔

بلکہ انگریز ماں باپ کو جا کر کہا۔

اس کتاب کو ضبط کرادو۔

انگریز نے کتاب ضبط کر دی۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ جب حضور اکرمؐ کے خلاف کتاب چھپے تو اس وقت تو کسی کتاب کی ضبطی کا مطالبہ صحیح نہیں۔ ہمیں جواب دینا چاہیے۔ جب تیرے خلاف چھپے تو تو ان اعتراضات کا جواب نہ دے۔ بلکہ ضبط کروادے پتہ چلا کہ تیرے پاس ان الزامات کا کوئی جواب نہیں۔ حضرات محترم ضد کا کوئی علاج نہیں۔ مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ لوگ تائب ہو رہے ہیں۔ میں ابھی پرنگال گیا ہوں۔

زندگی میں پہلی دفعہ گیا ہوں۔ وہاں ہمارے کوئی عالم نہیں قادیانی دھڑ ادھر تبلیغ کر رہے ہیں لوگوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ الحمد للہ میرے جانے کے بعد چار پانچ خاندان وہاں بھی مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے وہاں جو اعلان اور چیلنج کیے ہیں وہ ان تک پہنچ رہے ہیں۔ نوجوان بھی قادیانیت سے متذبذب ہو گئے ہیں۔

کہ بھائی یا اس چٹیوٹی کی باتوں کا جواب دو؟

ورنہ ہم چھوڑتے ہیں۔

ہم گالیاں نہیں دیتے:

میں نے آج آیت پڑھی ہے 28 پارے کی مجھے ایک پرچہ بھی محمود الحسنؒ تو حیدی نے دیا ہے۔ کہ میں مرزے کی بعض پیش گوئیاں سناؤں میرا پنادل بھی تھا۔ اب پرچہ بھی آ گیا ہے۔ اس واسطے میں کچھ پیش گوئیاں بھی سناؤں گا۔ اور جو سوالات تمہیں کیے گئے ہیں میں کوشش کروں گا انکے جواب دوں۔

لیکن اس سے پہلے میں حضور اکرمؐ کی ختم نبوت پر ایک آیت سنانا چاہتا ہوں۔ میں پہلے بھی ایک دو آیتیں سنا گیا تھا۔ پہلے پارے کی آیت سنا گیا تھا۔

مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ

اب توجہ کر کے سنو!

مرزائی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں گالیاں نکالی جاتی ہیں میں نے ابھی تک کوئی گالی نہیں دی۔ لیکن اگر جو گالیاں مرزے نے ہمیں دی ہیں۔ وہ اگر دے لیں تو پھر جائز ہیں یا نہیں۔

جی۔۔۔۔۔

مرزا پر لعنت خدا بھیج رہا ہے:

اب بعض لڑکے نعرے لگاتے ہیں کہ مرزے پر لعنت بے شمار یہ بات مجھے اتنی اچھی نہیں لگتی۔ لیکن (جس نے بیشار جھوٹ بولے ہوں) اس پر لعنتیں بھی بے شمار ہونی چاہئیں یا نہیں؟ ہونی چاہئیں۔

مرزا قادیانی نے جھوٹ بھی بے شمار بولے اس پر لعنتیں بھی بے شمار یہ میرے بچوں کا قصور نہیں۔ یہ تو رب نے کہا ہے۔ کہ

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

جتنے بے شمار جھوٹ بولے اتنی بے شمار لعنتیں۔

ایک اور بات کہوں کہ قادیانیوں کو تکلیف تو بہت ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی نے ایک کتاب لکھی، نور الحق سبحان اللہ

”اے انہی تے ناں نور بھری“ ”آنکھوں سے تو ناپینا ہے۔ لیکن نام ہے نور سے بھری ہوئی“

اس کتاب میں ایک ہزار لعنت لکھی ہے۔ اور پانچ صفحے مکمل لکھے ہوئے ہیں۔

لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔

جیسی کہو ویسی سنو

تمہارا دادا قادیانی ہمیں یہ گالی نہ لکھ جاتا تو آج اس کو گالی نہ پڑتی۔ لیکن میں پھر بھی کہتا

ہوں کہ اسے گالی نہ دو اور لعنتی نہ کہو کیونکہ لعنت تو پڑ رہی ہے۔ اسکی اب کیا ضرورت ہے اس پر پھینکا ر اور لعنتیں پڑ رہی ہیں۔ بلکہ دن رات پڑ رہی ہیں۔ تم نے کیا کرنی ہیں؟ وہ جہنم کے اندر پڑا ہوا ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ میں گالی دیتا ہوں۔ گالی دیتا نہیں ہوں۔ بلکہ مرزے کی گالی بھی سمجھی سنا دیا کرتا ہوں۔ اب وہ بھی چھوڑ دی ہیں۔ اب میں قرآن مجید کی کوئی آیت اور ساتھ کوئی حدیث سناؤں گا۔ پھر مرزا کی کتابوں کے واقعات بیان کروں گا۔ درود شریف پڑھ لو قادیانیوں کے ایک ایک شہ کا جواب بھی دوں گا کہ چنیوٹی کی تقریر بند کرو انہیں۔ تو اعتراض ہوتا ہے۔ جبکہ ہماری تقریریں اور تبلیغ پر تم نے پابندی لگوائی ہے؟ مرزائی اب تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہ ہمارے مولانا صاحب پر کیوں پابندی لگائی گئی ہے؟

قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی کی وجوہات:

شہ کا جواب۔ یہ ہے کہ تم ہو جھوٹے نبی کے ماننے والے پاکستان ہے اسلامی ملک۔ اسلامی ملک میں جھوٹے نبی اور اسکے اتنی کو تبلیغ کا حق نہیں۔

سن لیا تمہارے لیے اس وجہ سے پابندی ہے۔

دوسری اس وجہ سے پابندی ہے کہ عیسائیوں کو بھی تبلیغ کا حق تو نہیں ہونا چاہیے۔ اسلام میں تبلیغ کا حق نہیں قانون میں ہے۔ آئین پاکستان میں عیسائیوں کو تبلیغ کا حق ہے۔ مرزائیوں کو نہیں اس پر قادیانی بہت شور ڈالتے ہیں۔

فرق یہ ہے عیسائی جب اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس پر لیبیل عیسائیت کا لگاتا ہے۔ کسی کی مرضی ماننے نہ مانے۔

لیکن جب مرزائی تبلیغ کرتا ہے تو وہ اپنے کفر پر اسرار کا لیبیل لگاتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے خنزیر پر بکرے کا لیبیل لگا دیا جائے۔

ہم لندن جاتے ہیں۔ وہاں ہر قسم کا گوشت پڑا ہوتا ہے۔ ہر۔ ہر خنزیر کا گائے کا بھی۔ جسکی

مرضی مکرے کا خریدے یا خنزیر کا خریدے۔ الگ الگ شوکیس پڑے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر گوشت ہو خنزیر کا اور پھیل لگا دو بکرے کا۔

یہ دھوکا ہے یا نہیں۔ جی۔۔۔

اور زانیو!

عیسائی خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچتا ہے۔ اور تم خنزیر کو بکرا کہہ کر بیچتے ہو۔ دھوکا دیتے ہو۔

اس وجہ سے تم پر پابندی ہے۔

تم اپنے گندے کفر پر اسلام کا لیبل لگاتے ہو۔ جبکہ عیسائی عیسائیت کی ہی تبلیغ کرتا ہے۔ اور لیبل بھی عیسائیت کا ہی لگاتا ہے۔ تو تم پر تمہاری دھوکہ دہی کی وجہ سے اسلامی شعائر کے استعمال کرنے پر پابندی لگی ہے۔ اب آیت کا ترجمہ سنو!

یہ 28 پارہ ہے سورۃ الصف ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ایک خوشخبری دی ہے۔ پہلے بھی تم نے سنی ہوئی ہوگی۔

میں آج اسے دہرانا چاہتا ہوں۔ تاکہ تم یاد رکھو۔ اور قادیانیوں کو بھی دعوت دیتا ہوں خدا خو فی کر کے غور کریں۔

میں پہلے بھی کہہ گیا تھا۔ تم کو بھی اور قادیانیوں کو پھر کہتا ہوں۔

کوئی سوال، کوئی اعتراض، کوئی شبہ ہو، سب کو کھلے عام اجازت ہے۔ کہ وہ لکھ کر میرے پاس بھیج دیا کریں۔ تاکہ میں اس کا جواب دوں۔

چنیوٹی تم کو سمجھانے کیلئے آیا بیٹھا ہے۔ قیامت والے دن یہ بہانہ نہ چلے گا۔ کہ ہمارا تو یہ شبہ تھا۔ ہماری تو یہ دلیل تھی۔ ہمارا تو یہ سوال تھا۔ آؤ کھلے دل سے پیش کرو تا کہ قیامت والے دن کوئی عذر نہ پیش کر سکو۔

حضرات محترم اللہ پاک فرماتا ہے۔

إِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔۔۔

یاد کرو اس وقت کو جب کہا عیسیٰ بن مریم نے۔۔۔

بنی اسرائیل۔۔۔

اے بنی اسرائیل کے لوگو۔۔۔

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ۔۔۔

میں خدا کا رسول بکرا آیا ہوں تمہارے پاس

عیسیٰ صرف بنی اسرائیل کے لئے نبی بکرا آئے۔

عیسائی، پادریوں سے مسئلہ کفارہ پر گفتگو:

ہمارے چنیوٹ میں پادری آگئے تبلیغ کیلئے کالج کے لڑکے مجھے لے گئے کہ ان سے بات کروں۔ بڑی پرانی بات ہے۔

پادری تھے کالے بھی گورے بھی۔ میں نے مسئلہ کفارہ پر ان سے گفتگو کی۔ وہ لمبی بحث ہے۔ میں نے انکو کہا تم مارے مارے پھر رہے ہو۔ تمہارا عیسیٰ تو کہتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کیلئے ہوں۔

ہم کوئی بنی اسرائیلی ہیں۔

ہمارے پاس تم کیوں آئے ہو؟

ہم کو کیوں تبلیغ کرتے ہو۔

ہاں ہمارے نبی مصلیٰ علیہ السلام کی انسانیت کیلئے نبی بکرا آئے ہیں صرف عربوں کیلئے نبی بکرا نہیں آئے۔ قرآن کہتا ہے۔

كَافَّةً لِلنَّاسِ

قیامت تک آنیوالے ہر انسان کیلئے نبی بن کر آئے ہیں۔

لہذا مسلمان کو تو حق حاصل ہے کہ وہ ہر قوم کو دعوت دے۔ لیکن عیسائی کو سوائے بنی اسرائیل

کے کسی کو دعوت دینے کا حق حاصل نہیں۔ قرآن میں یہی ہے۔

عیسیٰ فرماتے ہیں کہ

اے بنی اسرائیل میں تمہارے لیے رسول بکرا آیا ہوں۔ ساری دنیا کیلئے نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

تو میں آپکو آیت سنارہا تھا۔

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ

میں جو موسیٰ پر کتاب نازل ہوئی ”تورات“ میں اسکی تصدیق بھی کرتا ہوں کہ وہ سچی کتاب تھی اور موسیٰ خدا کا سچا نبی تھا۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔۔۔

پہلے نبیوں کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور آگے ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں۔

يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي۔۔۔

ایک نبی کی خوشخبری جو میرے بعد آئے گا۔

اسْمُهُ أَحْمَدُ۔۔۔

اسکا نام بھی احمد ہوگا

یہ عیسیٰ نے بشارت دی ہر نبی نے آمنہ کے لال کی بشارت دی۔

عیسیٰ نے کہا میرے بعد نبی نے آنا ہے۔ پہلے انبیاء کہتے رہے کہ آخر میں ایک نبی نے آنا ہے۔ عیسیٰ نے فرمایا میرے بعد آئے گا۔ میرے اور اس نبی کے درمیان اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اسکا نام احمد ہوگا۔

آگے فرمایا:

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

جب وہ روشن دلائل لیکر آگیا۔

قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ

کفار نے کہا یہ جادوگر ہے۔

اس آیت سے دو باتوں کا پتہ چلا۔

(1) عیسیٰ نے اپنے بعد احمد نامی ایک نبی کی بشارت دی۔

(2) دوسرا پتہ یہ چلا یہ قرآن اترنے کے وقت وہ نبی آگیا تھا۔ اس نبی کی تصدیق نے آکر یہ کہا۔ کہ میں

آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي بعدي

لو کان بعد نبي لكان عمر

رسالت بھی ختم نبوت بھی ختم نہ میرے بعد کوئی نبی نہ رسول

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ بننا۔ (الحدیث)

لو کان بعدی بنی نعاش ابراهیم

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا ہوتا۔ تو میرا بیٹا زندہ رہتا میرے بیٹے کو اللہ نے بڑا نہیں ہونے

دیا۔ اس واسطے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ (الحدیث)

حضرات محترم!

یہ بڑی واضح آیت ہے کہ:

عیسیٰ کے بعد ایک نبی آنا ہے

وہ آمنہ کا لال آگیا، اسنے آکر کہا میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزا سچا ہے یا اسکا بیٹا؟

مرزا قادیانی خود کہتا ہے یہ جو بشارت عیسیٰ نے دی ہے اسکا مصداق آمنہ کا لال محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مرزا قادیانی نے خود یہ لکھا ہے۔

لیکن اسکے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب آئینہ صداقت صفحہ 35 پر لکھتا ہے۔

یہ بشارت میرے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ہے۔

پہلے تو مرزائیوں سے میں یہ پوچھتا ہوں۔ بتاؤ کہ باپ سچا ہے یا بیٹا؟

دونوں میں سے ایک تو جھوٹا ضرور ہے۔

پرانی ایک حکایت تم کو سناتا ہوں دلچسپی کیلئے

ایک آدمی تھا اسکی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹی کی اسنے کہہ مار کے گھر شادی کر دی دوسری کی زمیندار کے گھر۔ کچھ عرصہ بعد بیوی نے کہا کہ جا بیٹیوں کا حال پتہ کر کے آ۔ وہ پہلے کہہ مار کے گھر گیا اور پوچھا بیٹی کیا حال ہے اسنے کہا۔ تیرے داماد نے بھٹی چڑھائی ہوئی ہے لیکن یہ کچھ بادل نظر آ رہے ہیں اباجی دعا کریں اللہ تعالیٰ بارش نہ دے۔

اسنے ہاتھ اٹھائے دعا کر دی۔

”یا اللہ بارش سے محفوظ فرما“

دوسری کے پاس گیا پوچھا کیا حال ہے۔ اسنے کہا دعا کریں اب بارش ہو جائے۔ فصل کو سخت بارش کی ضرورت ہے۔ اگر بارش نہ ہوئی تو ہر چیز سڑ جائے گی۔ اسنے ہاتھ اٹھائے دعا کر دی یا اللہ بارش نازل کر!

تاکہ میری بیٹی کے ہاں سبزہ ہو جائے۔ گھر گیا بیوی نے پوچھا بتا کیا حال ہے بیٹیوں کا؟ اسنے کہا دونوں میں سے ایک تو اجڑ جائے گی۔

اگر کہہ مارنی والی دعا لگ گئی۔ تو زمیندار والی اجڑ جائے گی۔

اگر زمیندارنی والی دعا لگ گئی۔ تو کہہ مارنی اجڑ جائے گی۔

مرزائیو!

تمہارا تو بیڑہ فرق ہو گیا ہے۔

اگر باپ کو سچا مانو تو بیٹا جھوٹا ہے۔

اگر بیٹا سچا مانو تو باپ مرزا قادیانی جھوٹا۔

حضرات محترم!

یہ فیصلہ مرزائیوں پر چھوڑ دیں۔ ان سے پوچھنا کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ اس کا مصداق محمد مصطفیٰ ہے۔

اگر کوئی قادیانی کہے کہاں لکھا ہے اسکا حوالہ میں دکھاؤں گا اور گولی آ کر دکھاؤں گا۔

قادیانیوں پر فیصلہ میں چھوڑتا ہوں کہ مرزائیو! تم گولی کے مسلمانوں کو بتا دینا کہ ان میں جھوٹا کون ہے اور سچا کون؟

حضرات محترم!

اس بات میں ویسے اسکا بیٹا محمود ہی جھوٹا ہے باپ اس بات میں سچا ہے۔

میرے نبی پاکؐ نے آکر ارشاد فرمایا:

محمد علیہ السلام دعاء ابراہیمی کا شمر ہیں:

اَنَا دَعْوَةُ اٰبِي اِبْرٰهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰی (الحدیث)

میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا کا شمر ہوں۔

جب ابراہیم اور اسماعیل نے رب کا گھر بنایا تھا اور دعا کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ

اے رب مانگتے ہیں ہم ایک رسول انہی میں سے

ایک عظیم الشان رسول مانگتے ہیں تیرے گھر کو آباد کرنے والا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی

اولاد میں سے کوئی نبی نہیں ہوا۔ یاد رکھو حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق دونوں حقیقی بھائی تھے۔

حضرت ابراہیم انکے والد ہیں۔ سارے نبی حضرت اسحاق کی اولاد سے آئے ہیں حضرت اسحاق

کے بیٹے حضرت یعقوب انکے آگے بارہ بیٹے ان میں نبی آتے رہے

حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام آئے

وہ ایسے نبی آئے انکا باپ کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی بیٹا ہے۔ انہوں نے شادی ہی نہیں کی۔

اب آکر شادی کریں گے۔ چالیس سال رہیں گے اور اولاد بھی ہوگی۔ ❶

خانہ کعبہ بناتے وقت حضرت اسحاق اپنے والد کیساتھ شامل نہیں تھے۔ حضرت اسماعیل شامل تھے۔ دونوں نے ملکر ایک رسول مانگا۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی۔ وہ ایک رسول حضرت اسماعیل سے آگیا۔ وہ آگیا آمنہ کالال جن کو باپ بیٹا نے مانگا تھا۔ حضور نے فرمایا تھا:

أَنَا دَعَوُهُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ

میں ہوں اپنے باپ ابراہیم کی دعا
جو رسول انہوں نے مانگا تھا وہ میں آگیا۔

حضور علیہ السلام ہی بشارت عیسیٰ کے مصداق:

نمبر 1:- أَنَا بَشَارَةُ عِيسَى (الحدیث)

اور عیسیٰ جس رسول کی خوشخبری دے گیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا میں وہی رسول ہوں عیسیٰ علیہ السلام جس رسول کی بشارت دی تھی۔ مرزا محمود کہتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ میرا باپ ہے۔

اور زیادہ غور کریں۔

قرآن پاک میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے

يَا بُنَيَّ مِنْ بَعْدِي

میرے بعد آوے گا

اب دیکھیں مرزا قادیانی عیسیٰ کے بعد آیا ہے یا محمد مصطفیٰ کے بعد آیا۔

مرزا قادیانی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد آیا ہے۔ عیسیٰ کے بعد محمد مصطفیٰ ﷺ آئے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان اور نبی کوئی نہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مرزا

قادیانی کے درمیان نبی ہے۔ اور وہ ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

لہذا انہوں نے یہ کہا کہ میرے بعد مراد محمد مصطفیٰ ہیں۔

نمبر 2:- ایک رسول آوے گا۔ اب اگر قادیانی محمد مصطفیٰ کو بھی رسول مانتے ہیں اور قادیانی کو بھی رسول مانتے ہیں۔ پھر ایک نہ ہو او دو بن گئے۔ عیسیٰ کے بعد آنا ایک نے تھا۔ بن دو گئے۔ ایک ہم سب مانتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ سچے اور آخری رسول ہیں۔ پھر دوسرا کدھر سے آگیا۔ ہوا بنا بیٹی یا نہیں۔

نمبر 3:- عیسیٰ نے کہا۔ اِسْمُهُ أَحْمَدُ اس کا نام احمد ہوگا۔

جبکہ مرزے کا نام غلام احمد ہے۔ خدا احمد کی جگہ پر غلام احمد ہی کہہ دیتا۔ تاکہ کوئی اعتراض ہی نہ رہتا۔ ایک لفظ سے قرآن کوئی بڑا ہو رہا تھا۔

غلام کا لفظ پہلے کئی مرتبہ قرآن پاک میں آیا ہوا بھی ہے۔ یہ کوئی برا لفظ بھی نہیں۔ غلام احمد کیوں نہ کہا۔ کسی مت ماری ہوئی ہے مرزا محمود کی۔ اور پھر مت ماری گئی ان چیلوں کی۔ یہ نہیں سوچتے کہ باپ کیا لکھ گیا ہے۔ اور بیٹا کیا لکھتا ہے؟
سچے نبی کی ہر پیشگوئی سچی:

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

جب وہ روشن دلائل لیکر آگیا

پتہ چلا نزول قرآن کے وقت وہ نبی آگیا تھا۔ اس نبی نے آکر کہا نبوت ختم اور اب میرے بعد نبی کوئی نہیں ہاں میری امت میں سے جو نے نبی پیدا ہوں گے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ اذانیں دیں گے۔ نماز پڑھیں گے قرآن پڑھیں اور چھاپیں گے۔ لیکن نبوت کا دعویٰ کر کے کافر اور بے ایمان بن جائیں گے۔

أَنَّهُ سَيَكُونُ فِيَّ أُمَّتِي (الحدیث)

میرے نبی کی ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں اور مرزے قادیانی کی ایک بھی پیشگوئی سچی

نہیں۔

چیلنج:

میں چیلنج کرتا ہوں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بے شمار پیش گوئیاں کی ہیں۔ پیشگوئی اسے کہتے ہیں جو وقت سے پہلے بات کی جاوے۔ یہ نبی ہی کر سکتا ہے۔ اور خدا کے بتانے سے کرتا ہے۔ اور نبی کے سوا جو کوئی پیشگوئی کرے گا۔ وہ انکل بچو مارے گا لگ گیا تو لگ گیا نہ لگا تو نہ سہی حضور کی کوئی ایک پیشگوئی غلط ثابت کرو؟؟؟

”نبوی“ ایمانی ڈاکو:

یہ جو نبوی بیٹھے ہیں۔ ہاتھ دیکھ کر قسمیں بتاتے ہیں۔ یہ سب بے ایمان ہیں۔ اگر قانون ہو اسلامی تو حکومت انکی گردنیں اڑا دیں

یہ خدائی کا دعویٰ ہے ”جو چاہو وہ پوچھو“

خدا کا نبی بھی نہیں کہہ سکتا۔

اللہ اپنے نبی اکرم ﷺ کو فرماتا ہے۔

لَا تَقُولُ لَنْ لِّسِيءٍ اَتٰنِي فَاَعْلَ ذٰلِكَ عَدَاۤءِ اِلَا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ

مگر یہ کہا کریں انشاء اللہ اگر میرا خدا چاہے گا۔ تو میں کل یوں کروں گا۔ یہ خدا ہیں کہتے ہیں ”جو

چاہو سو پوچھو“

باتیں کرتے ہیں چالاکی والی جو آدمی جائے گا اس سے پیسے پہلے لے لیتے ہیں۔

اور باتیں ایسی کریں گے جسمیں مایوسی نہ ہو بڑے چالاک ہیں، ڈاکو چور ہیں انکے پاس مت

جاؤ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”جو آدمی کسی نبوی کے پاس جا کر اپنی قسمت معلوم کرے گا

اسکی چالیس دن کی عبادت قبول نہ ہوگی“

مسجد میں ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ کریں کبھی کسی نبوی کے پاس نہیں جائیں گے۔ یہ ٹھگ ہیں۔ جھوٹے بے ایمان، کسی کے پاس مت جاؤ۔

جعلی پیر کا واقعہ:

ایک پیر صاحب تھے۔ اسکے پاس لوگ جاتے کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں اولاد دو (مت ماری ہوئی ہے)

اولاد۔۔۔۔۔ خدا کے پاس ہے

کسی پیر کے پاس اولاد تو نہیں ہے

رب دیتا ہے۔۔۔۔۔ اولاد

جسکو چاہے بنادے یا بنی دے

جسکو چاہے۔۔۔۔۔ ہاتھ کر دے

فرعون ساری عمر بادشاہ رہا۔ لیکن اولاد نہ پیدا کر سکا۔

اور خدائی کا دعویٰ بھی تھا اپنے ہاں اولاد نہ پیدا کر سکا۔

بہر حال پیر کے پاس عورتیں جائیں۔ وہ انکو تعویذ لکھ دیتا تھا اور حکم کرتا تھا کہ اسکو کھولنا نہیں

جب پیدا ہوگا پھر مجھے بتانا اور میں خود آ کر یہ تعویذ کھولوں گا۔ شیرینی لوں گا۔

لکھتا تھا تعویذ میں تین لفظ

لڑکانہ لڑکی

جب کسی کے ہاں پیدا نش ہوئی تو پیر صاحب جاتے۔۔۔ 100 آدمی کو تعویذ دیا جائے تو

کچھ نہ کچھ لڑکے پیدا ہوتے ہی ہیں۔ جو تعویذ نہیں لیتے انکے بھی اولاد تو ہوتی ہے بہر حال

مریدوں کے ہاں جاتا۔ رجسٹر بنایا ہوا تھا۔ نام وغیرہ لکھا ہوتا تھا جا کر کہتا اب کھولو تعویذ۔ جب

تعویذ کھولتے۔ اگر لڑکا ہوتا تو کہتا دیکھو تعویذ کی مطابق لڑکا ہوا ہے۔ دیکھو نہ لکھا ہوا ہے۔

لڑکا۔۔۔۔۔ نہ لڑکی

میری شریٹی لے آؤ جب لڑکی پیدا ہو پھر بھی جاوے۔ اور کہتا تعویذ کھولو۔ پھر کہتا تعویذ میں لکھا ہے۔

لڑکانہ۔۔ لڑکی

اب ”نہ“ پیچھے لگا دیا۔ لہذا میری شریٹی لے آؤ۔

میری شریٹی کھری ہے خدا کی حکمت اگر کوئی کھسرا (بجڑا) پیدا ہو پڑے پھر بھی جاتا تھا۔ جا کر کہتا کھو تعویذ۔ پھر کہتا میں نے پہلے ہی لکھ دیا ہے۔

لڑکانہ لڑکی۔۔ لڑکانہ لڑکی

پیشگوئی کی سچائی ”علامت نبوت“ نہیں:

یہ بے ایمان ٹھگ ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے سچے نبی کی کوئی پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔ اور جسکی پیشگوئی جھوٹی ہو جائے۔ وہ نبی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی کی بات یا پیشگوئی سچی ہو جائے وہ نبی نہیں ہوتا۔

بعض نجومیوں کی بعض پیشگوئیاں سچی ہو جاتی ہیں۔

کافروں کی بعض پیشگوئیاں سچی ہو جاتی ہیں۔

میری پیش گوئیاں سچی ہوتی رہتی ہیں۔

میں جو بھی مرزائیوں کے بارے میں پیشگوئی کرتا ہوں وہ سچی ہو جاتی ہے۔ لہذا میں کوئی نبی تو نہیں لکھی ہوئی ہیں۔ گولیگی میں پیشگوئی کرنے لگا ہوں میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ گولیگی کے مربی اور امیر جماعت گولیگی کی جامع مسجد میں آکر قرآن مجید سر پر رکھ کر قسم نہیں اٹھائیں گے کہ ہمارے حضرت صاحب پاک ہیں۔

میں پیشگوئی کر رہا ہوں۔

گولیگی کے مرزائی کبھی بھی قسم نہیں اٹھائیں گے۔

چلو کرو جھوٹی، میں تو کہتا ہوں کرو جھوٹی۔

جھوٹی کرو۔ لیکن جھوٹی ہوگی نہیں۔ میری پیشگوئی انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔ سچی ہے۔

تو کیا اب میں نبی بن گیا کیونکہ میری پیشگوئی سچی ہو گئی ہے

تو بھائیو! ایسا ہرگز نہیں ہے

چیلنج:

مرزائیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ آئیں میدان میں اور آکر قسم اٹھائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی زنا نہیں کیا۔ کبھی شراب نہیں پی۔ اسکا بیٹا مرزا محمود بھی پاک تھا۔

مرزا ناصر اور مرزا طاہر بھی پاک ہے انہوں نے بھی زنا نہیں کیا۔

کبھی شراب نہیں پی، میرے چیلنج کو قبول کرو۔

دنیا میں ابھی تک کوئی مرزائی پیدا نہیں ہوا۔ جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے۔ سورج ختم ہو سکتا ہے قیامت کی صبح آسکتی ہے لیکن مرزائی صفائی نہیں دے سکتے۔

(راقم کہتا ہے واقعی ایسا ہی ہے۔ یہ تقریر 31 اکتوبر 1997ء کو ہوئی تھی اور آج 15 جنوری

2000ء ہو گیا ہے۔ ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ تو پیشگوئیاں چلیاں۔۔۔ ہوئی)

بات یہ سمجھا رہا ہوں کہ اگر کسی کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہو جائیں تو وہ نبی نہیں بن جاتا۔

مرزے قادیانی کے بارے میں کہتے ہیں۔ فلاں پیشگوئی اسکی سچی نکل آئی۔

حالانکہ ایک بھی پیشگوئی مرزے کی سچی ثابت نہیں ہوئی۔

چلو مان ہی لو اگر وہ چار سچی ثابت ہو گئی ہیں۔ اس سے وہ نبی تو نہیں بن سکتا اگر دس

پیشگوئیاں سچی ثابت ہو جائیں۔ لیکن اگر ایک جھوٹی نکل آئی تو وہ جھوٹا ہوا یا نہیں؟ اگر خدا کا نبی

ہے تو ایک پیشگوئی بھی جھوٹی نہیں نکلی چاہیے۔ خدا کے سچے نبی کی پیشگوئی ایک بھی پیشگوئی جھوٹی

نہیں ہوتی۔ ہم بیسیائیوں اور باقی کافروں کو بھی چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ

علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی دکھاؤ جسکا وقت گزر گیا ہو اور وہ سچی نہ نکلی ہو۔ ایک پیشگوئی بھی پیش

نہیں کر سکتے۔

میں ثابت کروں گا کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔

جہاں دست کر رہا تھا وہاں ہی مرا ہے۔

لیکن اگر کوئی مرزائی کہے نہیں یہ منظور چنیوٹی تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہمارے حضرت صاحب تو رب کے بڑے پیارے تھے اور نیک تھے ان کو رب نے بری بیماری موت دی تھی تو پھر اس مرزائی سے کہیں اچھا آپ ہاتھ اٹھائیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ سارے مرزائیوں کو موت دے جیسے انکے حضرت کو دی تھی۔ اس پر تو آمین کہے۔ کبھی کوئی مرزائی آمین نہ کہے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں۔ ہمارے نبی پاک ﷺ جیسی موت ہم کو نصیب فرما۔ نبی تو کہا۔ ہمارا تو دل کرتا ہے۔ احمد علی لاہوری جیسی ہی موت ہم کو نصیب فرما۔ جس کی قبر سے اڑھائی ماہ تک خوشبو آتی رہی۔

ہمیں موت شہادت کی آئے مولانا حق نواز جھنگوی کی طرح۔ ہم دعا کریں گے ہمیں۔ موت شہادت کی آئے۔

آؤ میں دعا کرتا ہوں تم سب مرزائی آمین کہو۔

یا اللہ سب مرزائیوں اور مرزندیوں کو موت دے جیسے انکے حضرت کو آئی کہو آمین کوئی بھی دعا نہیں کرتا نہ آمین کہتا ہے۔ پتہ چلا کوئی کالا کالا ہے۔ مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ سب کہو۔

لَعَنَتُ اللّٰہَ عَلٰی الْکَاذِبِیْنَ

پیشگوئی نمبر 2:-

مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ مہدی کی نشانی ہے کہ مکہ اور مدینہ میں مہدی کے زمانے میں ریل گاڑی چلے گی۔ اس وقت ترکی کی حکومت نے شام کے ملک سے مدینہ تک ریل گاڑی چلا دی تھی۔ لائن بچھ گئی۔ اسٹیشن بن گئے۔ گاڑی چل رہی تھی مدینہ تک آگے انکا پروگرام بنا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان بھی ریل گاڑی چلائی جائے۔ صحرائی علاقہ ہے۔ آمین بڑی محنت کی ضرورت

ہے راستے میں پہاڑ بھی آ جاتے ہیں۔ چندہ کیا گیارل گاڑی کیلئے۔ اس وقت سعودی عرب میں سونے کی کانیں نہیں نکلی تھیں۔ غریب ملک تھا۔ ہندوستان میں بھی چندہ ہوا۔ مسلمانوں نے اس ریل گاڑی کیلئے چندہ کیا۔ پروگرام بن گیا ریل گاڑی کا۔ مرزا نے سوچا۔ چلو پروگرام تو بنا ہوا ہے۔ لہذا اپنی پیشگوئی کر دوں۔

مرزا نے کہا یہ ریل گاڑی میری صداقت کا نشان ہے۔

اللہ نے فرمایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا۔ مہدی کے زمانے میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ اب گاڑی چلے گی۔ جو حاجی حضرات پہلے اونٹوں پر جاتے تھے۔ مکہ سے مدینہ راستے میں بدو لوگ حاجیوں کو لوٹ لیتے تھے۔ اب وہ ریل گاڑی پر جائیں گے۔ اور فروٹ وغیرہ کھاتے جائیں گے۔ اگر مرزا قادیانی یہاں تک ہی رکھتا۔ شاید کوئی بات بن جاتی کبھی نہ کبھی گاڑی چل جاتی۔

مرزے نے کہا۔ یہ گاڑی تین سالوں کے اندر چلتی ہے۔

یہ مرزے کی کتاب تحفہ گولڑہ یہ ہے۔ ①

یہ کتاب مرزا نے لکھی 1902ء میں ریل گاڑی 1905ء تک چلتی چاہیے تھی۔

اب میں تم سے پوچھتا ہوں۔ اب 1997ء ہو گیا ہے۔ 92 سال اوپر گزر گئے ہیں۔ ابھی تک ریل گاڑی نہیں چلی۔ جو پہلے چلتی تھی شام سے مدینہ تک وہ بھی اس منحوس کی محنت کی وجہ سے بند ہو گئی۔ اس کی لائنیں بھی ختم ہو گئیں۔

نہ یہ جھوٹی پیشگوئی کرتا۔ وہ گاڑی چل گئی تھی۔ اس نے بھی چل جانا تھا۔ اس نے ضرور چلنا تھا۔ رب نے اسلئے نہ چلنے دی کہ یہ جھوٹا سچا نہ بن جائے۔ یہ جھوٹا ثابت ہو جائے۔ چیلنج کرتا ہوں گوئی کے مرزا نیو! ریل گاڑی دکھاؤ۔ مکہ مدینہ میں چلتی ہوئی۔ 92 سال ہو گئے وہ نہ چلی جھوٹا ہوا کہ نہیں؟ ہو گیا۔۔۔ جی

لَعَنَتُ اللّٰهَ عَلٰی الْكَافِرِيْنَ

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

پیشگوئی نمبر 3:-

مرزے نے پیشگوئی کی مجھے الہام ہوا ہے۔

بکرو و تہیت ❶

ایک مجھے بیوی کنواری ملنی ہے اور ایک بیوہ "کنواری" تو مرزے کو ایک مل گئی۔ نصرت جہاں بیگم۔ مرزا محمود کی ماں، کنواری ملی۔ وہ اسکو کیسے ملی۔ یہ بھی ایک لمبی کہانی ہے۔ پھر کبھی سناؤں گا۔ کیسے ملی؟

یہ پچاس سال کا بوڑھا وہ 15 سال کی۔ وہ جس طریقہ سے اس نے پھنسائی وہ میں اس وقت بیان نہیں کرتا۔ بہر حال وہ آگئی۔ اولاد بھی ہو گئی۔ مرزے نے کہا میری آدمی پیشگوئی پوری ہو گئی۔

کنوری آگئی پھر والا الہام پورا ہو گیا۔

اور دوسرا حصہ ہے بیوہ ملے گی۔ لہذا بیوہ کا انتظار کرو وہ کوئی آئے گی۔ وہ محمدی بیگم تھی۔ پہلے محمدی بیگم کنواری نے ہی آنا تھا۔ جب اسکا نکاح ہو گیا۔ اب کہنے لگا یہی بیوہ نکلا آ جائے گی۔ الہام پورا ہو جائے گا۔

محمدی بیگم کا قصہ بنیادی طور پر تھوڑا سا سن لو۔

یہ نبی تھا یا بازاری آدمی تھا۔

ذلیل انسان تھا۔

محمدی بیگم کا قصہ:

محمدی بیگم کا والد احمد بیگ مرزا قادیانی کے پاس آیا۔ اور ایک درخواست لے آیا۔ کہ میری بہن اپنی جائیداد میرے بیٹے کے نام ہبہ کرنا چاہتی ہے۔ اسکی بہن مرزا قادیانی کے چچا زاد بھائی کی بیوی تھی۔ چچا زاد بھائی غلام حسین تھا۔ وہ لا پتہ ہو گیا۔ اسکا کچھ عرصہ سے کچھ نہ پتہ چل رہا تھا۔ انگریز کے قانون کے مطابق وہ جائیداد غلام حسین کی بیوی کے نام لگ گئی۔ غلام حسین کی اولاد وغیرہ کوئی نہ تھی۔

غلام حسین کی بیوی مرزا قادیانی کی (بھابھی) گئی۔ اس نے ارادہ کیا کہ میری اولاد نہیں ہے۔ لہذا میں اپنی جائیداد اپنے بھتیجے کے نام ہبہ کر دیتی ہوں۔ لیکن ہبہ تو تب مکمل ہوتا تھا۔ جب مرزا قادیانی بھی دستخط کرتا۔ اس لیے کہ آخر مرزائے وارث بننا تھا۔

اس واسطے محمدی بیگم کا والد آیا۔ اس نے کہا مرزا صاحب آپ بھی مہربانی کر کے اس پر دستخط کر دیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔

اچھا میں خدا سے مشورہ کر لوں۔ میں تو رب کے مشورے کے بغیر کوئی کام کرتا نہیں ہوں۔ مرزے کو موقع مل گیا۔ رشوت کا اور بہت موقع مل گیا۔ ہفتہ گزر گیا محمدی بیگم کا بھلپ پھر آیا۔ اس نے پوچھا حضرت صاحب پھر کیا رائے بنی ہے۔ دستخط کرتے ہیں یا نہیں۔ کوئی استخارہ ہوا ہے یا نہیں۔ مرزے نے کہا میں نے رب سے مشورہ کیا ہے۔

رب نے مجھے کہا ہے جو تیری لڑکی ہے محمدی بیگم اسکا نکاح کر کے مجھے دے دے تو میں ہبہ نامے پر دستخط کر کے دے دوں گا۔۔۔

ایمان سے بتائیں کسی شریف آدمی کا یہ کام ہے۔

کوئی شریف انسان ہو وہ کسی کے پاس جائے گواہی کیلئے یا دستخط کیلئے وہ کہے مجھے رشتہ دے تب میں دستخط کرتا ہوں۔

کتنی بے غیرتی اور بے حیائی ہے۔

مرزا قادیانی کی عمر پچاس سال اور محمدی بیگم 14 یا 15 سال کی تھی۔ احمد بیگ نے کہا۔
حضرت صاحب کوئی اور بات کریں۔

جائداد کے پیچھے میں آپکو رشتہ دوں تو لوگ مجھے کیا کہیں گے۔
جائداد کے لالچ میں آکر بوڑھے قادیانی کو بیٹی دے دی۔

مرزے نے کہا نہیں مجھے تو رب نے کہا ہے۔ یہ شادی اگر میرے ساتھ ہوگئی۔ بڑی برکتیں
آئیں گی۔ اللہ کی رحمتیں آئیں گی۔ اس نے کہا میں نے رشتہ نہیں دینا۔ مرزے قادیانی نے کہا
اگر کسی اور کو رشتہ دیا تو تیرے اوپر بھی عذاب آئے گا اور جسکو رشتہ دیا اس پر بھی عذاب آئے گا۔ اسنے
کہا عذاب آتا ہے تو آئے تجھے ہم رشتہ کسی صورت میں نہیں دیں گے۔

فراڈی جہاں کا

دنیا مجھے کیا کہے گی؟

احمد بیگ نے محمدی بیگم کی منگنی کر دی۔ انکی برادری کا ایک فوجی نوجوان سلطان بیگ تھا۔
اسکے ساتھ منگنی ہوگئی۔

مرزے نے کہا خبردار۔ یہ میری بیوی ہے اسکے ساتھ نکاح نہ کرنا۔ مجھے رب نے کہا ہے۔
اے مرزا

دُوجُنْگہا ❶

میں نے تیرا نکاح آسمانوں پر محمدی بیگم کے ساتھ پڑھ دیا ہے۔ اب یہ میری بیوی بن گئی ہے
جس طرح ہمارے نبی پاک کا ایک نکاح آسمانوں پر ہوا تھا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھی حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) اُن کا نکاح
حضرت زید کے ساتھ کیا تھا۔ زید نے طلاق دیدی۔ زید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ بولا بیٹا تھا۔
حضرت زینب کا دل رنجیدہ ہوا۔ اللہ نے انکی دلجوئی فرمائی۔ اور عرش پر حضرت محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینب سے کر دیا۔ وہ حضور کی بیوی بن گئی۔ ہماری ماں بن گئی۔ جب امہات

المؤمنین آپس میں بیٹھتی تھیں۔ تو حضرت زینب فرمایا کرتی تھیں۔ تم میرا مقابلہ کیسے کر سکتی ہو۔ میرا
نکاح عرش پر پڑھا گیا۔ اور تمہارا نکاح فرش پر پڑھا گیا۔

میرا نکاح اللہ نے پڑھایا۔ تمہارا نکاح انسانوں نے پڑھایا۔
یہ آیت ہے۔

دُوجُنْگہا

مرزے نے کہا یہ آیت مجھ پر بھی آئی ہے اے مرزا تیرا نکاح ہم نے محمدی بیگم کے ساتھ عرش
پر کر دیا۔ ہو گیا۔ محمدی بیگم کا نکاح مرزے سے ہو گیا۔
”حسرت“ اور ”غیرت“

مرزے نے کہا خبردار یہ میری بیوی ہے۔

کسی اور جگہ نہ کرنا اگر تو نے نکاح کر دیا تو پھر تیرا داماد اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔
تیری بیٹی بیوہ ہو جائے گی۔ پھر بیوہ ہو کر میرے پاس آئے گی۔ اور پھر تین سال کے بعد تو مر
جائے گا۔ پہلے تیرا داماد مرے گا۔

یہ بیوہ ہوگی۔ یہ میرے گھر آئے گی۔ ❶ پھر تو مرے گا۔

احمد بیگ نے کہا ہم سارے مر جائیں تجھے نہیں دیں گے۔

مرتے ہیں تو مرنے دے۔ اس نے شادی کی تاریخ مقرر کر دی۔ اس نے کہا دیکھتے ہیں کہ
تیرا عرشوں والا نکاح غالب آتا ہے یا میرا نکاح طاقتور ہوتا ہے۔

اس نے نکاح خواں بلوایا۔

اپنی بیٹی کا نکاح پڑھوایا۔

سلطان محمد پنی والے کو ڈولی میں ڈالکر دے دی۔

سلطان محمد اپنی بیوی لے کر چلا گیا اور مرزا قادیانی منہ دیکھتا رہ گیا۔ اور سارے قادیانی منہ

مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو مرگیا۔ بیٹے کی موت سے مرعہ تھا۔ اور سلطان محمد پھر بھی کوئی نہ مرا۔ نہ وہ بیوہ ہوئی اور وہ مرزے کے مرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہا 1948ء میں جا کر فوت ہوا۔

مرزے کی زندگی میں اس کے بیٹے پر مونگ ڈل رہا۔

بیوی تیری نکاح آسان پر تیرا ہوا اور ہے میرے پاس۔ لگا لے زور نہیں دیتا میں۔

سارے مرزائی زور لگا لو

بیوہ کا الہام:

اور اب میں پوچھتا ہوں۔ ویسے تو یہ پیشگوئی بڑی لمبی ہے لیکن اتنی جڑ پکڑو شب کو دیکھیں چلو محمدی بیگم تو نہ بنی بیوہ کوئی اور ہی بیوہ لے آتا۔

کوئی اور اگر بیوہ کر لیتا تو تب بھی الہام تو پورا ہو جاتا۔ اور بھی کوئی نہ ملی۔ رنڈیا تو بہت ہوتی ہیں۔ لیکن اسکو کوئی نہ ملی۔ اگر مل جاتی کوئی بیوہ تو چلو ہم بھول جاتے اور چھوڑ دیتے۔ اور مرزائیو! وہ بیوہ کدھر گئی۔

کوئی بیوہ نہ آئی۔ پیشگوئی جھوٹی ہوئی

مرزا رسوا ہوا کہ نہیں۔ مرزے پر لعنتیں پڑیں کہنا

اور مرزا بیو محمدی بیگم نہ ملی تھی تو کوئی اور ہی کر لیتا

آدھا الہام پورا ہوا۔ آدھا کدھر گیا وہ کب پورا ہوگا

وہ کہتے ہیں۔ وہ جنت میں پورا ہوگا وہ کیسے

نبی پاک نے فرمایا تھا

واہ کہاں نبی پاک اور کہاں قادیانی

”ذات“ دی کوٹ کر لی

تے جھتیراں نوں چھپے“

حضورؐ نے فرمایا۔ مائی آسیہ فرعون کی بیوی۔ فرعون کا فر تھا۔ آسیہ مسلمان تھی۔ وہ تو جنت میں جائے گی۔ حضرت مریم کا خاوند نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ دونوں میری بیویاں ہوں گی۔ جنت میں۔ مرزائیوں نے کہا جیسے نبی پاکؐ کو جنت میں دونوں ملیں گی۔ ایسے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کو جنت میں محمدی بیگم ملے گی۔ الہام پورا ہو جائے گا۔

”جنت“ اور ”جہنم“ کے بار تاقی:

میں کہتا ہوں یہ کام بڑا مشکل ہے اس نے آتا تو تھا دنیا میں۔ چلو آخرت کا ہی مان لیتے ہیں۔ جوڑ کیسے ملے گا مرزائیوں کے خیال کی مطابق مرزا صاحب جنت میں ہونگے۔ محمدی بیگم اسکا خاوند اور اسکا باپ جہنم میں ہونگے۔ کیونکہ وہ تو مرزے پر ایمان نہیں لائے۔ محمد اور مرزا صاحب کی بارات چلے گی جنت سے اور سارے مرزائی بار تاقی ہوں گے۔ کہ ڈولی لینے جا رہے ہیں۔ اپنے نبی کی، دو لمبے کے ساتھ یہ بارات جنت سے نکل کر کدھر جائے گی؟ جہنم میں جوڑ کیسے جڑے گا۔

اور اگر یہی مرزائی جہنم میں ہوئے۔ اور وہ جنت میں ہوئی پھر جوڑ کیسے جڑے گا۔

مسئلہ:-

جنت والے جہنم میں نہیں جائیں گے

بلکہ کئی ایک جہنمی جنت جائیں گے

لہذا قیامت میں جوڑ نہیں جڑے گا

شرمناک تاویل:

دوسری تاویل۔ حکیم نور دین انکے خلیفہ اول نے بھی کی ہے۔ اسنے کہا بعض اوقات پیشگوئیاں والدین کرتے ہیں اور وہ پوری ہوتی ہیں۔ اولاد کے حق میں۔ بیشک کرتے ماں باپ ہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ اگر محمدی بیگم مرزا صاحب کو نہیں ملی تو کوئی بات نہیں ہو سکتا ہے محمدی بیگم کی بیٹی کا نکاح مرزا صاحب کے بیٹے سے ہو جائے تب بھی پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔ کمال ہے

جی۔ اور مرزے کے ساتھ آسمانوں پر نکاح ہو رہا ہے۔ اور ادھر بیٹی بیٹا مل رہے ہیں۔ اچھا پھر کہتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہوا تو پھر مرزا صاحب کے بیٹے کے بیٹا کا نکاح محمدی بیگم کی بیٹی کی بیٹی سے ہو جائے گا۔

اگر یہ بھی نہ ہوا

تو پھر مرزا صاحب کے بیٹے کا بیٹا کا بیٹا کا بیٹا کا بیٹا اور محمدی بیگم کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی جہاں جا کر جوڑ لگ گیا۔ وہاں ہی ہماری پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سب کو بوجھان اللہ۔ کبھی پیاری تاویل ہے۔

مرزا بھائی! میں تم سے محمدی بیگم کا سوال نہیں کرتا۔ اگر چہ کر سکتا ہوں۔ وہ جس نے آنا تھا۔ چلو اسکو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ کوئی اور ہی بیوہ دکھا دو۔ جو مرزے کے نکاح میں آئی ہو۔ الہام تو سچا ہوتا۔ لہذا مرزے کی پیشگوئی سچی ہے یا جھوٹی۔ جھوٹی تو پھر ملکر کہو۔

لَعْنَتُ اللہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

مرزا کی زندگی کا اخلاقی معیار:

میر محمد منظور لدھیانوی تھا۔ اسکی بیوی کا نام بھی محمدی بیگم تھا۔ یہ تھا مرزے کا مرید۔ اور مرزے کا کاروبار عورتوں کے ساتھ بہت تھا۔ ہر وقت مرزے کے ساتھ رہتی۔

اور گھر بہت آنا جاتا تھا۔ مٹھی بھرتی تھیں، بدن دباتیں تھیں۔ بچے جھٹلتیں خدمتیں بہت کرتی تھیں۔ عائشہ نامی لڑکی 15 سال عمر دو سال تک حضرت کی خدمت میں رہی۔ منٹیاں بھرتی تھیں۔ لکھتا ہے حضور کو مرحومہ کے پاؤں دبانے کی خدمت بہت پسند تھی۔ کیوں نہ ہو وہ 15 سال کی لڑکی پاؤں دبائے تو پسند تو آتی ہے۔ اور مائی گوجرانوالہ کی غشیانی۔ اہلیہ بابوشادہ دین یہ رات کو پہرہ دیا کرتی تھیں۔ ماشاء اللہ مرد مر گئے تھے۔ مرد کوئی نہ تھے پہرہ دینے کیلئے۔ عورتیں رکھی تھیں۔ میرا سوال ہے یہ عورتیں مرزے نے کیوں رکھی ہوئی تھیں؟

”مرزا صاحب کا انتخاب حسن“

﴿گول اور لمبا منہ﴾

پھر ایک گول منہ والی اور ایک لمبے والی یہ دونوں گھر میں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ پہلے واقعہ سنا ہوگا (مجمع سے آواز آئی۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں)

اچھا اب سنا دیتا ہوں۔

ظفر احمد کپور تھلوی مرزے کا مرید تھا۔ اسکی بیوی مر گئی۔ مرزے نے کہا تیری شادی کر دیتے ہیں۔ تو رنڈ وا ہو گیا ہے مرزے نے شادیاں کرانے کا بڑا کاروبار کر رکھا تھا۔ اب بھی چھو کری اور نو کری کا بڑا کاروبار ہے۔

مرزا صاحب نے کہا تو میرے گھر آنا۔ لہذا میں تجھے لڑکی دکھاؤں گا۔ اب اسکو لڑکی کنواری مل رہی ہے۔ وہ کب چھوڑتا ہے وہ تو فوراً تیار ہو گیا کہ میں آؤں گا اور پسند کر لوں گا۔ اسنے کہا حضرت بڑی مہربانی اب ظفر احمد مرزے کے گھر چلا گیا۔ اور مرزا صاحب نے دو جوان لڑکیاں گھر سے منگوائیں۔ اور یہ بیٹھک میں بیٹھ گئے۔ دروازے کے آگے چمک لگی ہوئی تھی۔ یہ اندر بیٹھ گئے۔ اور وہ چمک کے سامنے باہر کھڑی ہو گئیں۔ مرزے نے کہا انکو دیکھ کوئی تجھے پسند ہے۔

”یہ بیویوں کے کام ہیں۔ یہ بیویوں کے کارنامے ہیں“

وہ لڑکیاں کون تھیں۔

اوگو لکی کے مرزا بھائی! مجھے انکار شدہ بتاؤ۔ وہ کون تھیں۔ وہ مرزے کی بیٹیاں تھیں یا بیٹھیاں تھیں یا بھانجیاں تھیں۔ یا کوئی محرم اور رشتہ دار تھیں۔ وہ کون تھیں۔ وہ گھر کیوں رکھی ہوئی تھیں؟ میرا حق پہنچتا ہے کہ میں سوال کروں یہ سب کچھ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے (سیرت المہدی میں لکھا ہوا ہے) ظفر احمد نے ایک لڑکی پسند کی۔ مرزا صاحب نے کہا۔ ظفر دوسری لڑکی ٹھیک ہے۔ وہ اس سے بہتر ہے۔ اسکی وجہ بھی مرزا صاحب نے بیان کی۔

مرزا صاحب نے کہا جسکو تو نے پسند کیا ہے۔ اسکا منہ ذرا لمبا ہے۔ اور لمبے منہ والی جب بیمار ہو جائے تو حسن برقرار نہیں رہتا۔ اسکے حسن اور جمال میں کمی آ جاتی ہے۔

مثلاً بچپش لگ جائیں تو کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔

دوسری گول منہ والی ہے وہ ٹھیک ہے۔ اس وجہ سے کہ جب یہ بیمار ہو گئی۔ تو اسکا حسن برقرار رہے گا۔ اسمیں لمبو تر اپن نہیں آئے گا۔ ❶

سبحان اللہ کیسا نکتہ حضرت صاحب نے نکالا ہے۔

اور مرزا نیو! ذرا چنیونی پوچھتا ہے کہ وہ لمبے منہ والی اور گول منہ والی کون تھیں۔ اگر حضرت صاحب کا نکتہ اور پسند ہو تو پھر جس بیچاری کا منہ لمبا ہو وہ کدھر جائے؟

مولانا لال حسین اختر کا ”مقولہ“

ہمارے مولانا لال حسین اختر صاحب (سابقہ قادیانی مبلغ) فرمایا کرتے تھے۔ کہ چلو جن مرزائی عورتوں کا منہ لمبا ہو وہ ہمیں دے دیا کریں۔ تم نے تو گول منہ والی ہی تلاش کرنی ہیں۔ لمبے والی ہمیں دے دو۔ عورتوں کا کاروبار کرتا تھا۔

یا خدا میں استغراق؟؟؟

مرزا نیو!

اگر مرزا خدا کی یاد میں مست تھا تو گول منہ اور لمبے منہ کا کیسے پتہ چل گیا ویسے کہتے ہیں اوجی حضرت خدا کی یاد میں اتنے مست ہوتے تھے۔ کہ حضرت دائیں اور بائیں جوتے کی تمیز نہ کرتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیتے تھے۔ ❷

حضرت صاحب خدا کی یاد میں ایسے مستغرق رہتے تھے کہ اوپر والا بن نیچے والے سوراخ میں اور نیچے والا اوپر والے سوراخ میں ڈال لیتے تھے۔ ❸

❶ سیرۃ المہدی ص ۲۵۹ روایت نمبر ۲۶۸ ❷ سیرۃ المہدی ص ۵۸ ج ۲ روایت نمبر ۳۷۵

❸ سیرۃ المہدی ص ۱۳۶ روایت نمبر ۴۴۳ ج ۲

اور مرزا نیو! جو اتنا ہی مستغرق رہتا تھا۔ اسکو گول منہ اور لمبے منہ کا کیسے پتہ چل جاتا ہے۔ جوتی کا پتہ نہیں گول منہ کا بڑا پتہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو آدمی شراب پیتا ہو نفی ہو اسکو پھر دائیں بائیں کا پتہ نہیں چلتا۔ اور منہ وغیرہ کی تمیز نہیں رہتی۔ عقلمند عاقل بالغ اور سمجھ دار تو یہ کام نہیں کرتا۔ چار سال کا بچہ ہو تو وہ دایاں بایاں دیکھ لیتا ہے اور مرزے کی عمر 60 سال ہو گئی ہے اس دجال کو ابھی بھی دائیں بائیں کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

دایاں پاؤں بائیں اور بایاں دائیں میں ڈال لیتا تھا۔

”ذات دی کوٹ کر لی تے جھتیر ان نوں چھے“

اور مقابلہ آمنہ کے لال کا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ بیان کرتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کو میں دائیں جانب دودھ پلاتی تھی اور اپنے بچے کو بائیں جانب سے۔ اگر کسی دن جلدی میں یا دندہ رہے تو میں حضور اکرم ﷺ کو بائیں جانب دودھ کیلے کرتی تو حضور ﷺ منہ نہیں لگاتے تھے۔ سبحان اللہ

حضرت آمنہ کا بیٹا تو ماں کی گود میں دائیں اور بائیں کی تمیز کرے۔ اور چراغ بی بی کا بیٹا اس دجال کی عمر 60 سال ہو گئی پھر بھی دائیں بائیں کا پتہ نہیں۔

یہ نبی ہے۔ شرابی نفی ہر وقت نشہ میں رہتا تھا۔

عورتوں کا بڑا ماہر تھا۔

پیش گوئی نمبر 4:

بات کر رہا تھا پیر محمد منظور کی۔ مرزے کو پتہ چلا کہ اسکی بیوی۔ جسکا نام محمدی بیگم تھا۔ اسکو حمل ہو گیا۔ وہ عورتیں گھر آتی تھیں نا۔ حضرت صاحب نظر رکھتے تھے۔ بوقت ضرورت استعمال بھی کرتے تھے۔ خدمت بھی لیتے تھے۔ سارے پتے ہوتے تھے۔ کہ فلانی حاملہ ہو گئی ہے۔

فلانی کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہے

قلانی-----خالی ہے

مرزا نے کہا پیر محمد منظور کے ہاں لڑکا ہوگا۔ ❶

یعنی اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی ہر پیشگوئی محبوتی ثابت کرنی تھی۔

شاید لڑکا بھی پیدا ہو جاتا۔ لیکن وہ لڑکی پیدا ہوئی۔

لڑکا پیدا نہ ہوا

لوگوں نے کہا حضرت صاحب آپ نے تو کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ تو لڑکی پیدا ہو گئی ہے۔

اب مرزا چالاک بہت تھا۔ کہنے لگا میں نے کب کہا ہے کہ اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔؟ پھر کبھی لڑکا

پیدا ہو جائے۔ چلو اب اگر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو آئندہ لڑکا ہوگا۔

قدرت خدا کی اسکے بعد اسکو حمل ہی کوئی نہ ہوا اور بغیر بیٹا جنے وہ مر گئی۔ ②

او مرزا انہو!

پیر منظور کے ہاں بیٹا کب پیدا ہوا۔ کہاں پیدا ہوا۔ جو پیدا ہوئی وہ لڑکی پیدا ہوئی لڑکا کوئی نہ

پیدا ہوا۔ کہاں گئی پیشگوئی۔ کافی تو ایک بھی ہے۔

کیونکہ ایک پیشگوئی جھوٹی تو مرزا جھوٹا۔

عبداللہ اکھتم والی پیشگوئی:

پیش گوئی نمبر 5:-

عبداللہ اعظم والی پیشگوئی۔ مرزا ہر ایک کیلئے پیشگوئیاں بناتا تھا۔ کبھی ہندوؤں کیلئے اور کبھی

سکھوں کیلئے کبھی عیسائیوں کیلئے کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر پیشگوئی جھوٹی کرتا تھا۔ عبد اللہ آتھم ایک

عیسائی پادری تھا۔ پندرہ دن مرزائے اسکے ساتھ مناظرہ کیا پندرہ دن بھی کوئی مناظرہ ہوتا ہے۔

مناظرہ تو ہوا ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے یا ایک دن یا پندرہ دن بھی کوئی مناظرہ ہوتا ہے؟

① حقيقة الوقي حاشية برخ ٢٢ ص ١٠٣

تذکرہ مجموعہ الہامات طبع دوم ص ۵۹۱، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۲۰، ۶۵۱

اور اس مناظرہ میں شکست کھا گیا۔ مرزا ہمیشہ ہار جاتا تھا۔

لیکن پھر اس بار کو کسی طریقے سے کور کرتا تھا۔

عبدالرحمن کے بعد مرزا صاحب نے کہا کہ رات کو میں نے اللہ کے سامنے دعائیں کی ہیں اور

میں نے اللہ سے کہا ہے یا اللہ کوئی نشانی دکھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

کہ حق تعالیٰ دن مناظرہ رہا ہے۔ اتنے مہینوں کے اندر عبد اللہ آتھم ہلاک ہو جائے گا۔

یعنی سندرہ ماہ میں حاوہ میں گرے گا۔ ہلاک ہوگا۔

اگر یہ پیشگوئی نہ ہوتی تو میرے پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ اگر مرزا مناظرہ میں کامیاب تھا

تو پھر پندرہ دن ضائع تو نہیں ہوئے۔ بہر حال پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ عبد اللہ ہلاک ہو گا۔ دنیا

کی کوئی طاقت اسکو بچا نہیں سکتی۔ پیشگوئی لکھ کر حجاب دی اگر عبد اللہ نہ مرے اگر میری یہ پیشگوئی

جھوٹی نکلے تو میرا منہ کالا کرنا میرے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالنا۔

مجھے گلیوں میں گھسیٹنا۔

مجھے سولی چڑھانا ❶

عبداللہ اعظم نے پیشگوئی سن لی۔ وہ بھی بڑا حالاک تھا۔ اسنے احتیاط شروع کر دی۔ وہ کھانا

خود اپنے ہاتھوں سے ایکا کر کھائے تاکہ مرزا کہیں مجھے زہر ہی نہ دے دے۔ گھر بھی بدلتا رہا۔

سمجھ کے سمجھ کے کہ ہم نے انا کو مجھ قتل کر دیا۔ جسے اس نے لکھ رام کو قتل کروا دیا تھا۔ انا ایک

[illegible]

گزارش آتی در دسترس است. ان کا مطالعہ ہر شخص کی زندگی میں ہونا چاہیے۔

[illegible]

اسی دن 5 سبرھا عابا 998 اٹھا۔ ہمارے ہم جوں۔ یہاں سے اس ہمارے

ہوئے لے بعد یاب ہا کی لائے۔ اور چالہ سہریں ایک بہت بڑا جوں لگا لگا۔ سرور کے گاریاں چاہتا

سارے بنا لے شہر میں اسکو پھیرایا۔

عبداللہ آتھم کو بائیس پر چڑھایا۔ اسکے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ اور اسکے آگے ڈھول والے ڈھول کوٹنے لگے۔ جلوس نکالا بڑا بھاری۔ اور مرزے کے پتلے کو بہت جوتے مارے سارے شہر میں پھرانے کے بعد۔ مرزے کے پتلے کو سولی پر چڑھا کر آگ لگا کر جلا کر رکھ کر دیا۔

حضرات محترم یہ بتاؤ یہ پیشگوئی سچی ہوئی یا جھوٹی۔

پندرہ ماہ گزر گئے عبداللہ آتھم کوئی نہ فوت ہوا۔

مرزائیوں کی تاویلات اور انکا جواب:

مرزائیوں کا جواب:-

مرزے نے کہا یہ اندر اندر سے ڈر گیا تھا۔ جو نبی پاک کی شان میں گستاخی خیال کرتا تھا۔ وہ چھوڑ گیا۔ پیشگوئی سکر ڈر گیا تھا۔

عبداللہ آتھم نے کہا میں تو کوئی نہیں ڈرا اگر میں ڈر جاتا تو میں عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جاتا۔ میں تو اپنے مذہب پر قائم ہوں۔ اب مرزا کہے کہ نہیں تو ڈر گیا ہے۔

عیسائی کہے میں نہیں ڈرا۔ اب اسکا کیا علاج؟ جی۔۔۔

آخر مرزے نے ایک داؤ کھلیا۔ اسنے کہا اچھا اگر تو نہیں ڈرا تو اب تو پھر قسم اٹھا اب وہ عیسائی مذہب سے جاتا ہے۔ اگر قسم نہیں اٹھاتا تو مرزا کہتا ہے کہ تو جھوٹا ہے۔ وہ بیچارہ بھنسن گیا۔

(کیونکہ عیسائی مذہب میں قسم اٹھانا جائز نہیں)

اب اسنے بھی ایک داؤ سوچا۔ کہتے ہیں۔

”نیلے پے دہلا“

عبداللہ آتھم نے کہا کہ مرزا صاحب تم کہتے ہو کہ مسلمان ہوں۔ اور مسلمانوں کا نمائندہ ہوں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کافر ہیں۔ لہذا اب مجھے یقین دلانے کیلئے تو ایک کام کر کہ تو میرے سامنے خنزیر کا گوشت کھاؤ۔

ورنہ میں یقین نہیں کروں گا۔

اب اگر مرزا خنزیر کھائے تو مسلمان رہتا ہے؟

لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزانے خنزیر کوئی نہ کھایا۔

اور عبداللہ آتھم نے قسم کوئی نہ اٹھائی۔

آتھم نے کہا:

”جیسے جھکو خنزیر کھانا مشکل ہے تیرے مذہب میں اسکی اجازت نہیں“

اسی طرح قسم اٹھانی میرے لیے مشکل ہے۔ کیونکہ قسم اٹھانی میرے مذہب میں جائز نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزائی کہتے ہیں۔ ادبی ڈر گیا تھا۔ عذاب نہ آیا۔

ہم سوال کرتے ہیں۔ وہ کب ڈر تھا۔ وہ تاریخ بتاؤ جب وہ ڈر گیا تھا۔ تم نے کوئی اشتہار یا

اعلان کیا تھا۔ مرزا قادیانی تو آخری وقت تک دعائیں کرتا رہا۔

حکیم نور الدین کی بیوی کا خواب:

ایک دن رہتا تھا۔ حکیم نور دین کی بیوی کو خواب آیا۔ خواب میں ایک بزرگ آئے۔ انہوں نے کہا

ایک ہزار پنے کے دانے لے لو اور اس پر اَلَمْ تَوْحِیْف کی آیت پڑھو

پڑھنے کے بعد یہ دانے کسی ویران کنویں میں پھینک آنا۔ یہ خواب سویرے حکیم نور دین کی بیوی

نے سنایا۔ حکیم نور دین صاحب نے فوراً مرزا صاحب کو سنایا۔ اور کہا مرزا صاحب یہ کام بھی کریں

تاکہ عبداللہ ”مر جائے جان چھوٹے مرزا صاحب“ نے کہا جلدی کرو۔ عبداللہ سنواری صوفی کو

بلاؤ۔ ایک اور صوفی ہے۔ اسکو بھی بلاؤ دونوں کو بلایا اور حکم دیا۔ جلدی کرو ایک ہزار دانہ پنے کالے

لو اور جلدی جلدی جنگل میں جاؤ۔ وہاں پڑھ کر فلاں جگہ پر کنواں ہے ویران انہیں پھینک آنا۔ اور

خبردار پیچھے مڑ نہ دیکھنا۔ عذاب آنا ہے جلدی دونوں صوفی گئے۔ وغیرہ پڑھتے رہے اور پڑھ کر

کنویں میں پھینک کر جلدی جلدی بغیر پیچھے دیکھے دوڑ کر آ گئے۔ کہ عذاب آ رہا ہے۔ عبداللہ آتھم

پھر بھی نہ مرا۔ ❶

چنیوٹی پوچھتا ہے اور مرزا انیوا! اگر وہ ڈر گیا تھا۔ تو آخری دن وظیفے کیوں پڑھا ہے؟

مرزے نے کیوں نہ کہا کہ اب وہ ڈر گیا ہے۔ اب وہ نہیں مرے گا۔ جی

مرزائیوں کی تاویلات کا تیسرا جواب:

تیسرا جواب:-

مرزا بشیر الدین محمود پراعتراض ہوا کہ خلیفہ صاحب آپ دعائیں کرتے ہیں۔ وہ قبول کیوں نہیں ہوتی۔ آپ کیسے خلیفہ ہیں؟ مرزا محمود قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ تھا۔ 1914ء میں بنا تھا۔ خلیفہ جس قسم کا تھا وہ میں نے بتایا ہے۔ کہ اس نے نہ بیٹی چھوڑی نہ بیٹا اس نے کہا یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔

حضرت مرزا صاحب قادیانی کی دعائیں قبول نہ ہوتی تھیں۔ مرزا محمود کہتا ہے۔ میں چھوڑا سا تھا۔ عبداللہ آتھم والی تاریخ ختم ہو رہی تھی۔ آخری رات تھی۔ ہماری مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور سارے مرزائی رو رو کر دعا کر رہے تھے۔

یا اللہ عبداللہ آتھم مر جائے

یا اللہ عبداللہ آتھم مر جائے

یا اللہ مر جائے مر جائے

مر جائے ہائے مر جائے

ہائے اللہ جی

عبداللہ مر جائے ❶

اور حضرت مرزا صاحب بھی مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر دعا کر رہے تھے اور فجر تک دعا کرتے رہے۔ اور انکی دعا قبول نہ ہوئی۔ جب وہ کوئی نہ مرا۔ پھر اب تاویلیں کرنے شروع ہو گئے لہذا عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جھوٹی ہوئی یا نہ؟ (جھوٹی ہوئی جی)

پھر کہو

لعنت الله على الكاذبين

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

اب آگے عروالی پیشگوئی لکھی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے عروالی پیشگوئی کل پر چھوڑ دیتے ہیں باقی باتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی دشمن لینے گیا تھا اور امام دین بھی ساتھ تھا۔ جو بھلا بھلا کر لے گیا تھا۔ اور ساری رقم اڑا کر ختم کر دی تھی رقم اس وقت 700 روپیہ تھی۔ ❶

یہ انشاء اللہ کل سناؤں گا۔

عروالی پیشگوئی کل سنائیں گے مانی فوج اور باقی عورتوں کا بھی ذکر ہو گیا ہے۔ ایک سوال ہے قادیانی امت کے کتنے فرتے ہیں۔

مرزائی جماعتیں (گروپ)

اور انکے کیا اختلافات ہیں۔ یہ ایک سوال۔ جسکا میں جواب دوں گا۔ کل بھی پروگرام ہے نا۔

(جی ہاں)

ہر نبی کے زمانے میں دو پارٹیاں بنی ہیں۔ ایک ماننے والی اور ایک نہ ماننے والی۔ مرزے کے بارے میں یا زمانے میں کتنی پارٹیاں ہیں۔ ایک ہم ہوئے نہ ماننے والے اور دوسرے جو ماننے والے ہیں۔ انکی تین چار پارٹیاں بن گئیں۔ دو بڑی جماعتیں ہیں۔

(1) محمودی گروپ جسکو قادیانی گروپ بھی کہتے ہیں۔

(2) لاہوری گروپ یہ محمد علی لاہوری کا گروپ ہے۔

حقیقت پسند پارٹی وغیرہ اور بھی ہیں۔

لیکن بڑی دو ہی پارٹیاں ہیں۔

کیوں بنی ہیں۔ یہ جھگڑا مسئلہ کا کوئی نہ تھا۔ یہ جھگڑا اقتدار اور کرسی کا تھا۔ جب حکیم نور دین

مرا۔ 1914ء میں مرزا بشیر الدین محمود مرزا غلام احمد کا بیٹا تھا۔ وہ بھی خلافت کا امیدوار بن گیا۔

اور محمد علی لاہوری پڑھا لکھا آدمی تھا۔ وہ بھی امیدوار بن گیا۔ پڑھے لکھے لوگ محمد علی کے ساتھ تھے۔ اور چچہ گیر صاحبزادہ پرست مرزا محمود کے ساتھ تھے۔ مرزا محمود کی ماں نصرت جہاں بیگم بھی ادھر ہی یعنی بیٹے کے ساتھ تھی تو مرزا محمود کا پلہ بھاری ہو گیا۔ اسکی بیعت ہو گئی۔ اسکو دوسرا خلیفہ مان لیا گیا۔ محمد علی لاہوری اور اسکے ساتھیوں نے بیعت نہ کی۔ لیکن یہ رہے قادیان ہی میں۔ کام جماعت کا کرتے رہے۔ انکا نام رکھا گیا۔ (غیر مبہین) 1920ء تک 6 سال تک یہ وہاں رہے۔ کام کرتے رہے اس وقت تک اور کوئی اختلاف نہیں تھا۔ جب محمد علی لاہوری نے دیکھا۔ اب میرا کام بننا تو نظر نہیں آتا۔ اب یہ قابض ہو گیا ہے میں اب اپنی الگ دکان کھولوں تب کام چلے گا۔ لہذا محمد علی لاہوری جماعت چھوڑ کر لاہور آ گیا۔ اپنے جماعتی ساتھی بھی لاہور لے آیا۔

اور لاہور آ کر اپنی الگ جماعت بنائی۔ اسکا نام رکھا۔ ❶

قادیانیوں کا اختلاف حقیقی نہیں:

جب دو کانیں دو ہو جائیں اور جماعتیں دو بن جائیں تو پھر کچھ نہ کچھ عقیدہ الگ بنانا پڑتا ہے۔ تاکہ دوکان چل سکے اگر فرق کوئی نہ ہو تو پھر ادھر کون آئے۔

اب محمد علی نے کہا کہ مرزا صاحب مہدی بھی تھے اور مسیح بھی تھے۔ مجدد بھی تھے۔ لیکن نبی نہیں تھے۔ مرزا محمود نے کہا نہیں مرزا غلام احمد قادیانی بنی تھا۔ اور جو اس پر ایمان نہ لائے وہ نبی کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ محمد علی نے کہا نہیں وہ کافر نہیں ہے۔

کیوں اس لئے وہ نبی نہیں ہے۔

لہذا اب لاہوری گروپ کہتا ہے کہ وہ مہدی۔ مجدد اور مسیح موعود تو ہے۔ لیکن نبی نہیں ہے۔ جبکہ دوسرا قادیانی گروپ کہتا ہے۔ وہ مہدی بھی ہے۔ مسیح موعود بھی ہے۔ مجدد بھی ہے اور نبی اور رسول بھی ہے۔

حضرات محترم یہ اختلاف حقیقی اختلاف نہیں۔

یہ ایک ہی درخت کے پتے ہیں۔

یہ ہاتھی کے دانت ہیں۔ دکھانے کے اور کھانے کے اور

اندھ سے دونوں پارٹیاں ایک ہی ہیں۔

جھگڑا صرف کرسی کا ہے۔ خلافت دونوں فریق لینا چاہتے ہیں۔ سو چوڑا ربا ت کو۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھے۔ اور لاہوری پارٹی اسکو نبی نہیں مانتی تو نبی کا انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ کفر ہے نا۔

تو پھر قادیانی جماعت کو لاہوریوں کو کافر کہنا چاہیے یا نہیں لیکن قادیانی انکو کافر نہیں کہتے۔

میرا سوال ہے۔ جب لاہوری نبوت کے منکر ہیں۔ تو پھر جس طرح قادیانی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اس طرح لاہوریوں کو کافر کیوں نہیں کہتے

دوسرا جواب:-

لاہوری کہتے ہیں مرزا نبی نہیں جو نبی نہ ہوا۔ اسکو کوئی شخص نبی مانے (یعنی جھوٹے کو نبی مانے) وہ کافر ہے یا نہیں کافر ہے۔ پھر چاہیے ناب لاہوری پارٹی قادیانیوں کو کافر کہے۔ کیوں کہ وہ غیر نبی کو نبی مان رہے ہیں۔ قادیانی لاہوریوں کو کافر نہیں کہتے اور لاہوری قادیانیوں کو کافر نہیں کہتے۔

ایک ہی چھتے کے بے ہیں۔ جھگڑا کرسی اور اقتدار کا ہے۔

حضرات محترم!

دو گھنٹے ہو گئے۔ کل بھی میں نے بیان کرنا ہے۔

مرزا سیو! چنیوٹی تمہارا خیر خواہ ہے:

کچھ میں نے تمہاری فرمائش پوری کی ہے۔ اور کچھ میں نے اپنی باتیں کی ہیں۔ اب بھی تمہارا اگر کوئی سوال ہے بے شک ابھی لکھ کر بھیج دو۔ کل تمہارے پڑوس میں ہی ہوں۔ اتنا کوئی زیادہ فاصلہ تو نہیں۔ مرزائی دوستوں کو بھی کہوں گا۔ اگر تمہارا کوئی سوال ہے اسکو لکھ کر اپنا نام و پتہ

نیچے لکھ کر بھی بھیج دو تو بھیج دو۔ رات بھی ادھر ہوں کل کا آدھا دن بھی ادھر ہی ہوں۔
 اگر کوئی میرے پاس آکر تسلی کرنا چاہتا ہے۔ تو آئے میں دعوت دیتا ہوں۔ اگر شک و شبہ ہے
 میرے پاس آجائے۔ ماروں گا نہیں، گالی نہیں دوں گا۔ پیار و محبت سے سمجھاؤں گا اس واسطے کہ
 میرے دل میں درد ہے۔ تم لوگ بھٹکے ہوئے ہو۔ تم غلط راستے پر ہو۔ میں چاہتا ہوں تم راہِ راست
 پر آ جاؤ۔ جہنم سے بچ جاؤ۔ اس واسطے میں دعوت دیتا ہوں۔ کہ کوئی لکھ کر سوال کرنا چاہے تب بھی
 حاضر اگر میرے پاس آکر سوال کرنا چاہے تب بھی حاضر۔ اگر ادھر نہیں تو کل میں اسعد اللہ پور ہوگا
 وہاں آ جاؤ۔ اگر انکا کوئی سوال ہے تو مسلمانو تم لے آؤ۔ قیامت والے دن یہ کہیں۔

مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ

ہمیں کوئی سمجھانے والا نہ آیا

الحمد للہ چنیوٹی آیا ہے اور تم کو سمجھایا ہے۔ اس جھوٹے کذاب کو چھوڑو۔ وہ جہنم کا ایندھن بن
 گیا ہے۔ تم بچ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے دعا کر کے جاؤ بھائی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ❶

﴿ لَا اَكْرَاهُ فِي الدِّينِ ﴾

کا مطلب اور مرتد کی سزا

وقال النبي ﷺ من ارتد فاقْتَنُوهُ
صدق الله مولانا العلي العظيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده
اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم -
لا اكره في الدين قد تبين الرشد من الغي (سورة بقره)

حضرات محترم!

یہ تیسرے پارے کی ابتدائی آیات ہیں جو کہ سورۃ بقرہ سے تلاوت کی گئی ہیں۔ آیۃ الکرسی جہاں شتم ہوتی ہے اسکے آگے آیت ہے لا اکرہ فی الدین۔ یہ بڑی مشہور آیت ہے لیکن اسکو غلط مفہوم اور غلط معنی میں لیکر پڑھا جاتا ہے۔

تعلیم یافتہ طبقہ کی جہالت:

ہمارے ملک کا وہ طبقہ جو اپنے آپکو پڑھا لکھا تصور کرتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں (دیندار طبقہ کے ہاں) تو پڑھا لکھا اسکو کہتے ہیں کہ جو قرآن وحدیث کو جانتا ہو اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو قرآن وحدیث سے جاہل ہو چاہے وہ P.H.D ہو یا L.L.B ہو لیکن اللہ اور اسکے رسول کی نظروں میں جاہل ہے۔

لیکن آجکل اکثر لوگ دنیوی علوم والو کو دانشور اور پڑھا لکھا کہتے ہیں اور قرآن وحدیث کا جو عالم دنیوی علم نہیں رکھتا وہ جاہل سمجھا جاتا ہے۔ الٹی ہی گنگا بہری ہے۔

تو ہمارے یہ دین سے جاہل دانشور حضرات ”لا اکرہ فی الدین“ کا غلط معنی لیتے ہیں حتیٰ کہ ہائیکورٹ کے بڑے بڑے ججوں نے بھی اس کا غلط معنی لیا اور کہتے ہیں کہ ”لا اکرہ فی الدین“ کہ دین میں جبر نہیں ہے لہذا مرتد کو قتل کرنا یہ آیت مذکورہ کے خلاف ہے۔ پچھلے جمعہ مجھے تراشہ ملا تھا جس میں مرزا یوں کے نئے سربراہ کی انکے سالانہ جلسہ پر تقریر کی بیڈ لائن یہ تھی۔

”کہ مرتد کو قتل کی سزا دینے کا عقیدہ اسلام کے منافی ہے“

ابھی جو کل ہفتہ روزہ ”چٹان“ شائع ہوا ہے۔

اس میں پاکستان کے مشہور صحافی م ہش (محمد شفیع) کا خط شائع ہوا ہے۔

اور اسکے دین کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کیا ہے؟

لیکن اسکی رگ ہمیشہ قادیانیوں کے لئے پھڑکتی رہتی ہے۔

ہمارے حضرت ہزاروی (م۔ش) کو ”جسمِ شیطان“ کہتے تھے۔ کیونکہ م۔ش تو ہر کوئی لکھتا ہے ہر کوئی اسکا اپنا ترجمہ کر سکتا ہے۔

یا تو واضح محمد شفیع لکھے۔

اسلامی مطالبات کے خلاف ہرزہ سرائی:

اب ملک میں مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ چل رہا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کی اصطلاحات اذان، نکلہ وغیرہ استعمال نہ کریں کیونکہ جب یہ کافر ہیں تو پھر یہ بھی مسلمانوں والی اصطلاحات استعمال کریں اور مسلمان بھی وہی کریں تو مسلمانوں اور مرزائیوں میں کوئی فرق نہیں رہنا۔ لہذا قادیانی ان اصطلاحات کو استعمال نہ کریں۔

م۔ش کہتا ہے کہ یہ مطالبہ غلط ہے اور یہ لا اکراہ فی الدین کے خلاف ہے۔ یہ تو جبر ہے۔ مرزائیوں کا ایک مذہب ہے۔ انکا ایک بنی ہے۔ چاہے وہ تمہارے خیال میں جھوٹا تھا وہ تو اسے سچائی مانتے ہیں اب وہ قادیانیوں کو جو بتاتا ہے تو وہ اس دین کے پابند ہیں اور پاکستان میں مذہبی آزادی ہے۔

ہندو، سکھ، عیسائی اگر اپنے مذہب کی مطابق عبادت کر سکتا ہے تو قادیانیوں کو بھی آزادی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں اور انکے مذہب کے مطابق نماز اذان ہے تو انکو اسکی اجازت ہونی چاہئے تو یہ مطالبہ غلط ہے۔

تین عنوان:

اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آج کے جمعہ میں اس غلط فہمی کو دور کر دیا جائے۔ تین باتوں کی وضاحت کرنی ہے۔

1 ﴿ لا اکراہ فی الدین کا کیا معنی ہے؟

2 ﴿ ہم قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات سے منع کرنے والا مطالبہ کیوں کر رہے ہیں؟

3 ﴿ آیا مرتد کی سزا قتل ہے یا نہیں؟ کیا یہ سزا اسلام کے مطابق ہے یا نہیں؟

لا اکراہ فی الدین (دین میں جبر نہیں) کی تشریح:

پہلی بات تو یہ ہے کہ لا اکراہ فی الدین کا کیا معنی ہے؟۔۔۔۔۔ بڑی توجہ سے سنیں

لا اکراہ فی الدین

دین میں جبر نہیں۔

”قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ“

ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ:

آپ کا کام تھا کہ آپ نے حق کو واضح طور پر بیان کر دیا اور باطل کو بھی واضح کر دیا۔ اب کسی کو دین میں داخل کرنے کیلئے جبر کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ نے دونوں راستے واضح کر دیئے کہ یہ حق ہے اور یہ باطل۔

یہ جنت کا راستہ ہے۔

یہ جہنم کا راستہ ہے۔

یہ ہلاکت کا راستہ ہے۔

یہ نجات کا راستہ ہے۔

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

اب جو کوئی جو نہایت راستہ اختیار کرتا ہے تو اسکو اپنی مرضی سے کرنے دو۔ اب آپ کو اور یا ڈنڈے کے زور پر کسی کو مسلمان کریں تو آپ کو اس کا حق نہیں ہے۔ لہذا جو غیر مسلم ہے اس پر جبر نہیں ایمان لے آئے اپنی مرضی سے ایمان نہ لے آئے اپنی مرضی۔

”لا اکراہ فی الدین“

کہ دین میں کوئی جبر نہیں

یہ ہے اس اُیت کا معنی۔

کیا اسکی کوئی اجازت ہوگی یا نہیں؟۔۔۔ نہیں

جب تک تم مسلمان نہیں تھے تو تم آزاد تھے لیکن کلمہ اسلام پڑھ کر تم نے تمام پابندیاں اپنے گلے میں ڈال لیں ہیں۔ اب ان تمام پابندیوں کو نبھانا ہوگا۔ اگر اب کسی حد کو توڑو گے تو تم پر حد آجیگی۔

بہترین مثال:

اسکی مثال کچھ یوں ہے کہ آپ فوج میں داخل نہیں تو جو فوجیوں کے قوانین ہیں وہ آپ پر لاگو نہیں ہوتے لیکن جب آپ فوج میں بھرتی ہو جائیں اور فوجی بن جائیں۔ وروی پابن لیں تو اب فوج جو حکم کر دے گی وہ آپ کو ماننا پڑیگا۔ چاہے وہ حکم آپ کی مرضی کے موافق ہو یا مخالف جو فوجی نہیں بننا اس کیلئے فوجی افسر کا حکم ماننا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جو اپنی مرضی سے بھرتی ہوا ہے اب اس کیلئے تو پابندی ضروری ہوگئی اگر وہ پابندی نہیں کرتا تو اس کو سزا ملے گی۔

یعنی یہی مثال ہے کہ لا اکراہ فی الدین کی۔ کہ دین میں لانے کیلئے کسی پر جبر نہیں ہے لیکن وہ جب دین کو قبول کرتا ہے تو دین کے تمام احکام کو قبول کرتا ہے۔ اگر قبول کرنے کے بعد بغاوت کرے تو اسکو بغاوت کی سزا ملے گی۔

جو لوگ ہر جگہ ”لا اکراہ فی الدین“ پڑھ دیتے ہیں تو یہ انکی جہالت و نادانی ہے۔

دین تماشا نہیں:

اب لا اکراہ کا معنی سمجھ میں آیا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ آیا ہے

اسکے کیا معنی ہیں کہ کسی جگہ پر بھی جبر نہیں ہے؟۔۔۔ نہیں

کیا باپ بیٹے پر بھی جبر نہیں کر سکے گا؟

بیٹا جو بھی کرتا رہے۔

جو اسلام میں آکر بغاوت کرتا ہے اس پر کوئی جبر نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ جبر ہے

نماز نہ پڑھے تو کچھ نہ کہو؟

روزہ نہ رکھے تو کچھ نہ کہو؟

چوری کرے تو کچھ نہ کہو؟

زنا کرتا رہے تو کچھ نہ کہو؟

”لا اکراہ فی الدین“

کیونکہ

دین میں جبر نہیں ہے۔

اگر دین ایسا ہوا تو پھر یہ تو تماشا ہوا دین تو نہ ہوا۔ تو اس آیت کو غلط سمجھا جاتا ہے۔ اور غلط معنی

لیا جاتا ہے۔

مرتد کون؟

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مرتد کون ہے؟ مرتد کی سزا کیا ہے؟

اگر مرتد کی سزا قتل ہے تو کیوں ہے؟

کیا یہ سزا اسلام کے مطابق ہے؟

مرتد وہ ہے جو اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہوا۔ اسکے بعد سارے اسلام کو چھوڑ جائے یا

اسلام کے کسی رکن کا انکار کر دے تو اسکو کو مرتد کہتے ہیں۔

سارے اسلام کو چھوڑ دیا تب بھی مرتد۔ اسلام کے کسی عقیدہ کو چھوڑ دیا تو تب بھی مرتد۔

اسلام کے کسی رکن کا انکار کر دیا تب بھی مرتد۔

مسلمان تقاضا یہ سائی بن گیا تو مرتد ہوا کیونکہ سارا دین چھوڑ گیا۔

ایک آدمی پورے قرآن کا انکار کر دے تو بھی کافر

سارا قرآن مانے مگر ایک آیت کا انکار کر دے تو بھی کافر

ایک انسان سارے نبیوں کو نہ مانے وہ بھی کافر

ایک انسان سارے نبیوں کو مانے مگر ایک کو نہ مانے

تو وہ بھی کافر۔

تو دونوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ کوئی فرق نہیں

تو ایک آدمی مسلمان ہو کر سارے دین کو چھوڑ دے وہ بھی مرتد

اگر سارے دین کو نہ چھوڑے ایک رکن کو چھوڑ دے تو بھی مرتد

مرتد کی سزا بزبانِ نبوت:

مرتد کی سزا حضور علیہ السلام نے بتلائی ہے۔

من ارتد فاقتلوه (بخاری شریف)

کہ جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔

مرزا طاہر نے جھوٹ کہا ہے کہ

”مرتد کی سزا قتل نہیں ہے اور جو قتل کہتا ہو وہ سزا اسلام کے خلاف ہے۔“

اب حضور علیہ السلام مرتد کی سزا قتل بتلا رہے ہیں تو کیا وہ غلط بتلا رہے ہیں؟۔۔۔۔۔ نہیں

بخاری کی روایت ہے کہ جو مرتد ہوا اسے قتل کر دو۔ یہ نبی کا ارشاد ہے۔

تو کیا یہ اسلام کے مطابق ہے یا اسلام کے خلاف ہے؟۔۔۔۔۔ مطابق ہے

خلافت صدیقی کا پہلا اجماع:

سیدنا صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں زکوٰۃ اور ختمِ نبوت کے منکر کلمہ پڑھتے تھے۔ نمازیں پڑھتے

تھے لیکن پھر بھی انکو قتل کرایا گیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں پہلا اجماع دو

مسکوں پر ہوا۔

1 ﴿مرتد کون ہے؟﴾

2 ﴿مرتد کی سزا کیا ہے؟﴾

3 ﴿کسی عقیدہ یا اسلام کے کسی رکن کا انکار کر دینا تو مرتد ہو جائیگا۔

زکوٰۃ کا انکار کیا تو مرتد

ختمِ نبوت کا انکار کیا تو مرتد

دوسرا یہ فیصلہ کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کسی ایک صحابی کا اختلاف نہیں ہے۔

کیا یہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کو نہیں سمجھتے تھے؟۔۔۔۔۔ نہیں

کیا انہوں نے اسلام کے خلاف کیا تھا؟۔۔۔۔۔ نہیں

کیا یہ لا اکراہ فی الدین کا معنی نہیں سمجھتے تھے؟۔۔۔۔۔ سمجھتے تھے۔

کیا لا اکراہ فی الدین کا معنی صرف ۱۴ سال بعد مرزا طاہر کی سمجھ میں آیا ہے؟۔۔۔ نہیں

فہم قرآن کی ضرورت:

جدید پڑھے لکھے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ قرآن و سنت جانتے ہیں؟

جنہوں نے انگریزی پڑھ کر ایل ایل بی (L.L.B.) یا کوئی اور ڈگری حاصل کر لی انکو قرآن زیادہ

سمجھ آیا ہے۔ یا جنہوں نے قرآن خود تاجدار رسالت علیہ السلام سے براہ راست سنا تھا۔ انکو سمجھ

میں نہیں آیا؟ (انکی سمجھ میں آیا تھا)

جن شخصیات کیلئے خود رب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ

”آپ علیہ السلام انکو قرآن پڑھائیں اور سمجھائیں“

جذکا استاد خود محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہوا انہوں نے تو مرتد کو قتل کیا۔

22000 بائیس ہزار مرتد قتل کئے۔

وہ مرتد کلمہ پڑھتے تھے

نمازیں پڑھتے تھے

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو کیوں قتل کرایا؟ کیونکہ وہ مرتد تھے۔

تو کیا ابوبکر اسلام کے خلاف کر رہے تھے؟۔۔۔۔۔ نہیں

صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کے خلاف تھے؟۔۔۔۔۔ نہیں

مسجد کا افتتاح فرمائیں

حضور علیہ السلام نے وعدہ فرمادیا کہ میں غزوہ تبوک سے واپس آکر نماز پڑھا دوں گا۔ جب آپ واپس آئے اور وعدہ کی مطابقت جانے کا ارادہ بھی کر لیا تو فوراً آیت نازل ہوئی۔

لا نقم فیہ ابدًا

کہ اے پیغمبر! آپ مسجد میں کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔

یعنی آپ ادھر جا بھی نہیں سکتے۔

نبی کو رب نے اجازت نہیں دی پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا۔ کہ نماز سے روک دیا بلکہ مسجد کو گرا دیا گیا۔

۱۔ اسکو آگ لگا دی گئی۔

۲۔ اسکا نام و نشان مٹا دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ وہ کافرو منافق جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ قادیانیوں کی طرح وہ مسجد کے نام سے عمارت نہیں بنا سکتا۔ اگر بناوے تو وہ قائم رکھنا جائز نہیں ہے تو ہم اسے کیسے اجازت دے دیں؟

اگر کافر قادیانی بھی مسجد بنائے وہ بھی اذان دے

وہ بھی اسلامی شعائر استعمال کرے

اور ہم بھی کریں تو دونوں میں فرق و امتیاز کیا ہوگا؟

وجہ نمبر 2

مرزائی اور دیگر کافروں کا فرق:

اچھا وہ جو کر رہا ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور ہمیں کافر سمجھتا ہے۔ اور حقیقت ہی میں وہ اپنے آپ ہی کو مسلمان کہتا ہے۔

ہمیں وہ کافر کہتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ:

حقیقی اذان ہماری ہے

حقیقی مسجدیں ہماری ہیں

حقیقی نماز ہماری ہے

یہ دوسرے سب جھوٹے اور بے ایمان ہیں۔

تو جب وہ غیر مسلم ہیں تو پھر انکو اسلامی اصطلاحات سے روکنا ہوگا اور اگر مسلمان ہیں تو بے شک کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہم مسلمان لوگ نکلے پڑھتے ہیں۔

مسجدیں بناتے ہیں لیکن ہمیں بھی وہ کافر اور جہنمی کہتے ہیں۔

کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں اور انکا وہ لٹریچر اب بھی بدستور

چھپتا ہے۔

انہوں نے اپنے لٹریچر سے رجوع کر کے اسے جلایا نہیں۔

اسے بند نہیں کیا۔

اگر وہ ہمیں کافر اور کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں۔ ❶

اور وہ لٹریچر بھی چھپتا رہتا ہے تو کیا ہمیں یہ حق نہیں کہ ہم یہ مطالبہ کریں یا تو قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں؟ یا پھر انکا لٹریچر مت شائع ہو۔

جب وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو اب کیا حکم رکھتے ہیں؟ اگر اپنے آپ کو کافر نہیں مانتے

بلکہ مسلمان کہتے ہیں تو اب انکا حکم معلوم کرنا ہے کیونکہ کافروں کی کئی اقسام ہیں یہ کس قسم سے تعلق

رکھتے ہیں۔

کفار کی اقسام:

اب یہ کس قسم کے ہیں۔

ایک کافر ہوتے ہیں ذمی۔

ذمی :- ذمی وہ کافر ہوتا ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہتا ہے اور اسکی جان، آبرو، مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے لیکن وہ اپنے آپ کو کافر مانتا ہے۔ اور اسلامی ملک کے آئین کو تسلیم کرتا ہے اور جزیہ ٹیکس دیتا ہے۔ جو غیر مسلم دیا کرتے ہیں۔

عیسائی، ہندو، پارسی یہ ذمی ہیں۔ یہ اپنے آپ کو کافر کہتے ہیں۔ ہمیں ٹیکس دیتے ہیں، ہم انکی جان، مال اور آبرو کے محافظ ہیں۔

لیکن قادیانی!

یہ ذمی نہیں کہلانے کیونکہ جب تک قادیانی اپنے آپ کو کافر نہ مانیں اس وقت تک یہ ذمی نہیں کہلا سکتے۔

یہ تو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں۔

کافروں کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک کافر مرتد ہوتا ہے اسکی سزا قتل ہے۔ عیسائی، یہودی بھی کافر ہیں۔

لیکن انکے ہاتھ کا ذبیحہ اور انکی عورتوں سے نکاح حلال ہے تو یہ فرق ہوا ہے یا نہیں؟۔۔۔

فرق ہوا ہے

حرابی:

اسی طرح ایک کافر وہ ہوتے ہیں جو کافروں کے ملک میں رہتے ہیں انکو حرابی کافر کہتے ہیں اور ایک کافر وہ ہوتے ہیں جو اسلامی ملک میں رہتے ہیں۔ انکو ذمی کہتے ہیں۔ انکا حکم اور ہے۔ حریوں کا حکم اور ہے۔

کافروں کے احکام میں فرق کی مثال:

باپ ہندو پاکستان میں رہتا ہو۔ اسکے بیٹے اور بیٹیاں ہندوستان میں رہتے ہوں۔
باپ ہماری رعایا ہے۔ اسکی جان مال کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے وہ ہم کرے گی لیکن جو اسکی

اولاد ہندوستان میں رہتی ہے اسکی حفاظت ہمارے ذمہ نہیں ہے بلکہ انکی جان مال ہم پر حلال ہو گیا۔ تو دونوں میں فرق ہو گیا۔

یہ بھی کافر

وہ بھی کافر

مذہب بھی ایک یہ اسلامی ملک میں رہتا ہے وہ کافروں کے ملک میں رہتا ہے۔

اسکا حکم اور اس کا حکم

تو کافروں کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر قسم کا علیحدہ حکم ہے۔

مرزا نیت کا حکم:

اب یہ دیکھنا ہے کہ قادیانی کس قسم کے کافر ہیں۔ قادیانی حکومتی سطح پر تو کافر ہو گئے۔ اب ان پر حکم کیا لگے گا؟ میں اس سلسلہ میں پاکستان و سعودی عرب کے مفتیوں سے بھی مشورے کر چکا ہوں اور اس پر ان کے ساتھ بحث بھی کر چکا ہوں۔

اصل میں قادیانیوں کی دو قسمیں ہیں۔

ایک وہ ہیں کہ جو خود مرزائی ہو رہے ہیں وہ تو مرتد ہیں۔ انکا مسئلہ تو آسان ہے۔ دوسرے وہ مرزائی ہیں جو نسلی ہیں جنکا باپ مرزائی ہوا تھا۔ یا دادا مرزائی ہوا تھا جو خود نہیں ہوئے بلکہ نسلی اولاد در اولاد مرزائی ہیں وہ مرتد نہیں لیکن کافر ہیں اس بات پر تمام علماء متفق ہیں کہ یہ محارب کافر ہیں۔

قادیانی ”محارب“ کافر ہیں:

محارب کافر وہ ہیں جو اسلامی ملک میں رہ کر بغاوت کرتا ہو تو یہ قادیانی جب تک اپنے آپ کو کافر تسلیم نہ کر لیں وہ محارب کافر ہیں۔ انکا حکم بھی مرتد والا ہے۔

انکی خیر خواہی اس میں ہے کہ یہ اس قانون کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم سمجھ لیں اور حکومت کا بھی اسی میں بھلا ہے کہ وہ اس ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے جو سیدنا صدیق اکبرؓ نے جاری کی ہے اور جس سز کی سفارش اسلامی مشاورتی کونسل نے بھی کی ہے کہ انہوں نے

کی کہ انکا علاج سزا و مرتد کے اور کوئی نہیں۔

مرتد کی سزا نافذ کی جائے:

ہمارا بھی پرزور مطالبہ ہے کہ مرتد کی سزا قتل جو قرآن، حدیث اور اجماع صحابہؓ سے ثابت ہے اور آپ کی مشاورتی کونسل بھی سفارش کر چکی ہے اسکو نافذ کرو۔ جو عمل سیدنا صدیق اکبرؓ نے ختم نبوت کی حفاظت کیلئے کیا تھا حکمرانوں! وہ جرأت ایمانی سے تم بھی کر دو۔ خدا کی غیبی مدد تمہارے ساتھ ہوگی۔

جس کے ساتھ خدا کی مدد ہو! امریکہ و روس کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

۔ فضائے بدر پیدا کر فرشتے تری نصرت کو

اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

☆☆☆

الْمِيزَان

الْمِيزَان